از حسن توفیق خلاق زمین و زمان و مبدع سخن بر زبان

چکیده کلک دشخوار پسند نتیجه طبع آسمان پیوند مکاتبات علامی

ابوالفضل

فهامی بعد تصحیح و تنقیح بر وجه کمال هر سه دفتر متحلی بزیور انخلال

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مزین بطبع گردید

(باهتمام بابو منوهر لال بهارگو سپرنتندنت)

اطلاع - اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہو جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہو جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہو اِس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُن مین بعض کتب درسی انشاء فارسی دانندو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب انشاء فارسی		ریاحین عظیم - مکتوبات عبارت رنگین از ملا غیاث الدین مصنف غیاث اللغات نادر فقرات	۴ر
انشائے بہار عجم - عبارت فارسی بغیر لفظ عربی	ار	دستور الصبیان - مشہور عام -	۹ پائی
انشائے فیض رسان - مفید تعلیم طلبہ -	۲ر۳ پائی	دستور المکتوبات - درسی کتاب -	۶ پائی
انشائے خلیفہ - تعلیم اطفال کا خلیفہ مع حواشی اُردو دو قسم خط -		انشائے دلاویز - تلازمۂ شطرنج از مولوی عبد العزیز آروی -	ار۶ پائی
اول - بخط نستعلیق -	۲ر	انشائے عجیب - خالص فارسی الفاظ از منشی محمد جعفر -	ار
دوم - بخط شکستہ -	۲ر	ظہیر الانشاء - از منشی نامی ظہیر الدین بلگرامی -	۵ر۶ پائی
انشائے تمیز - از منشی کالی رائے -	ار۳ پائی	انشائے صفیر بلبل - مع صحت نامہ عبارت متین عمدہ ہے -	۲ر۶ پائی
انشائے مادھو رام - مشہور عام بخط نستعلیق	۱ہر۳ پائی	انشائے دلکشا - مشہور درسی کتاب جامع اقسام تحریرات -	ار۶ پائی
ایضاً - حسب مراتب بالا بخط شکستہ -	۳ر۳ پائی	رقعات عالمگیری - بیشل عالی عبارات از عالمگیر بادشاہ	ار۹ پائی
نوباوۂ منیر - نادر انشا از میر صافی منیر لاہوری -	ار۶ پائی	رقعات عزیزی - از منشی عبد العزیز آروی -	۹ پائی
نثر الدرر - از مولوی روح الامین عبارت متین نہایت عمدہ -	ہر	رقعات مرزا قتیل - مشہور درسی -	۳ر
انشائے بہار ہند - از منشی عبد العزیز آروی -	۹ پائی	رقعات ابو الفضل - از میر سلطان اکبر -	۴ر۳ پائی
انشائے مولانا جامی - بلیغ مشہور درسی -	۲ر۹ پائی	انشائے خیالات نادر - مضامین لطیف -	۲ر
انشائے طاہر وحید - بلیغ مشہور درسی	۴ر۹ پائی	شرح ابو الفضل - از مولانا غیاث الدین مرحوم مصنف غیاث اللغات -	۴ر
انشائے فائق - مشہور درسی -	ار	انشائے ہر سہائے - عمدہ عبارت طرز مفید	۲ر
انشائے دولت رام - مشہور عام	۹ پائی		
انشائے صفدری - رقعات فارسی و مقابل مین رقعات اُردو عمدہ طرز تعلیم -	۲ر۹ پائی		
انشائے گلزار عجم - از مولوی مقبول احمد فاروقی -	۲ر۳ پائی		

از حسن توفیق منان مفضلات زود بادمید عنان سخن زبان

چکیده کلک رد نتحوار پشه فتیجه طبع آسمان پیوند مکاتبات علامی

ابوالفضل

فهامی بعد تصحیح و تنقیح بر وجه کمال هر سه دفتر متحلی بزیور انخلال

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکهنو مزین به طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحیم

گوناگون ستایش مر داوری را که وجود بشر را از کارخانهٔ عنایت خود کسوت حیات پوشانید و
تیره درونان کوی ضلالت را چراغ هدایت براه افروخت رباعی نامش بزبان گفتنم از بیخردیست
وصفش بدهان گفتنم از بیخردیست ٭ فی الجمله چنانست که دائم گفتن ٭ انصاف چنان گفتنم از بیخردیست
و جهان جهان ستایش مر شمع سفارت را که سر فرازان انجمن خرد و یقین را فروغ ایمان و نور دین بخشیده
و جانبازان بساط معرفت و کمال را پروانهٔ جمال جهان آرای خود گردانید رباعی آن سرور کائنات
وآن فخر بشر ٭ جبرئیل امین ز قربش او دست بسر ٭ خاک کف پاش سرمهٔ دیدهٔ نجم ٭ خاشاک سر رهش
افسر اسکندر ٭ بر دانشوران و سخنوران سینه و ژرف نگهان پایه بلند پوشیده نماند که چون از بوقلمونی روزگار نیرنگی
زمانه هنجار واقعهٔ شهادت اورنگ نشین بارگاه شکوه و تمکین فرد و نوروز شاهراه علم و یقین قطعه عالم و عامل
و علامهٔ عصر ٭ عارف کامل و فیاض زمان ٭ آصف هند و فلاطون سخن ٭ شیخ ابوالفضل وزیر خاقان ٭ موج
زان فرمانیان شیخ و تیغ قضا زندگانی گسار آن گزیده انفس و آفاق گشت عالم در چشم جهانیان تیره نمود و قبای حیات

در بر اهل معنی تنگ آید بیت شهنشاه جهان زادر وفاتش دیده پر نم شد + سکندر اشک حسرت ریخت

که افلاطون ز عالم شد + مفاوضات آن صدر نشین چار بالش فضل و کمال که کارنامهٔ قضا و قدر و

دستور العمل مدارج کمالست پراگنده افتاده بود ومنکه عبد الصمد افضل محمدم و در والا دیدآن ارسطوی سکندر

منش و رای رابطهٔ همشیره زادگی نسبت فرزندی داشتم و منظور نظر تربیتا و بودم این گلدستهٔ فرهنگ را دست آویز

شنگرف بهجت ادراک سعادت خود دانسته در فراهم آوردن آن کمر سعی بربستم و در انتظام آن نظر همت بر گماشتم

اگرچه من هیچ نشناس را چه یارا که جرم قمر را پیراهن از کتان دوزم و بهشت را انجل خز زهره آرایش دهم و خورشید را

مشعل افروزم و نمایش ماه به سجنجل کنم لیکن این پردگیان خیال و ابکار افکار را از کمال صباحت و ملاحت بیش

ازین طاقت مستوری ندیدم خواستم که جمال جهان آرای آنها را بر صاحبان سخن و طالبان این فن جلوه گر سازم

و این عروس زیبا و خریدهٔ رعنا را اشاطگی نموده بمردان معنی و انمایم لاجرم بهزار تگاپوی و جستجوی فقره فقره از

هر جا بهم رسانیدم و بنوشتن آن دست را نگار بستم و دیدهٔ نکته بین را که خو کرده تماشای عرائس

معنویست جلای وافر بخشیدم و عنوان هر یک را بقدر دریافت خود نگاشته سه قسم ساختم نخستین مکاتبات

و فرامین که از زبان حضرت شاهنشاهی بملوک ایران و توران و امرای عالیشان بر قم زدهٔ کلک

معانی سنج گردانیده اند دوم عرائض و خطوط که خود بحضرت خاقان زمان و خوانین بلند مکان

نگارش فرموده اند سوم خطب و اختتام و انتخاب کتب و بیاضها و نثرها و دیگر بعضی مطالب و مقاصد که

در حیز عبارت در آورده اند همگی را در فرصت اندک انتظام دادم و فراوان بهره فرا اندوختم و تاریخ اتمامش

بدینگونه از کشور عدم بشهرستان وجود جلوه گر ساختم و از نهانخانهٔ ضمیر بر فراز پیدائی آوردم رباعی

این نسخه که زد علم و ادب نامی شد + یک موج ز بحر طبع فهامی شد + در ساعت نیک چون سرانجام گرفت +

تاریخ مکاتبات علامی شد + سبحان الله این چه نازنینان هوش افزا اند که بر منصهٔ شهود جلوه گری را

مستعد اند و دلفریبی را چالاک اما بلند نظری را باید که از نظارهٔ اینها دل را که خلوتکدهٔ پردگیان قدس است

نام کتاب	قیمت
تلخیص انشاے ابوالفضل - نہایت نفیس خلاصہ فرامین وخطوط بعبارت طبع رنگین خوشخط واضح کاغذ سفید گندہ -	۸ر
انشاے فیض رحمانی - از حکیم حافظ عبدالرحمن حیرت بیمثال نہایت مفید اطفال -	۱۱ر
انشاے بے نقاط - مصنفہ منشی کامتا پرشاد متخلص بہ نادان -	۶ پائی
انشاے راحت جان - جامع اقسام تحریرات	۲ر
مجمع الانشار - مشہور متقدمین ومتاخرین اساتذہ مثل استاد ناصر علی سرہندی وغیرہم وخطوط سلاطین عظام مثل شہنشاہ عالمگیر وغیرہم کے خاص خطوط وفرامین بعبارت رنگین وبلیغ متین صنائع وبدائع کا عظیم الشان مجموعہ از منشی محمد امین بخط شکست نہایت مفید طلبہ -	عہ ر
انشاے منیر - از میر صافی منیر لاہوری بخط نستعلیق	۱ر۹ پائی
ایضاً - حسب مراتب بالا بخط شکستہ -	۲ر
سہ نثر ظہوری - مشہور درسی -	۳ر۹ پائی
شرح سہ نثر ظہوری - از ملا صہبائی نہایت عمدہ شرح -	۹ر
شرح نورس ظہوری - از مفتی علامہ سعد اللہ مرحوم	۲ر۳ پائی
پنج رقعہ ظہوری - مع دو شرح داخل درس -	۱ر۶ پائی
شرح پنج رقعہ - از مولانا صہبائی دہلوی -	۶ر
پنج رقعہ ولایت - از منشی ولایت حسین -	۹ پائی
مینا بازار - از اولاد خان مشہور درسی -	۱ر۶ پائی
شرح مینا بازار - از مولانا صہبائی دہلوی -	۴ر۳ پائی
شبنم شاداب - ظہیرائے تفرشی درسی -	۲ر

نام کتاب	قیمت
شرح شبنم شاداب - از مولانا صہبائی -	۶ر
رقعات بیدل - از استاد بےنظیر مرزا بیدل	۵ر
رقعات لچھمی نرائن - مشہور درسی -	۴ر۳ پائی
رقعات امان اللہ حسینی - مشہور درسی -	۱ر۳ پائی
رقعات نظامیہ - مشہور درسی -	۲ پائی
رقعات گلستان حکمت - صنعت اقتباس عبارت گلستان سعدی رح -	۱ر۳ پائی
رقعات فیاض بستان - از منشی ولایت حسین	۹ پائی
توقیعات کسری - محشی درسی طباطبائی دستور نوشیروان عادل -	۳ر۳ پائی
حسن وعشق نعمت خانعالی - مشہور درسی -	۹ پائی
مجموعہ تحقیقات - استاد صہبائی دو جلد مین جلد اول چار کتابون کی شرح اور جلد دوم آٹھ شروح وقواعد وبلاغت وغیرہ دو قسم کاغذ -	
(۱) سفید گندہ -	ے۸ر
(۲) سفید معمولی -	ے ر
کلیات نثر - مرزا غالب دہلوی مثل سہ نثر ظہوری -	۱۴ر
مظہر العجائب - مرادف فقرات از مرزا قتیل -	۸ر
مفتاح الصفات - تعریف اشیاء از رام نرائن	۱ر۹ پائی
منشآت برہمن - چندر بھان بخط شکستہ -	۲ر۶ پائی
گفتگو نامہ - اطفال کی تعلیم فارسی گفتگو	۹ پائی
رسائل طغرا - مع رقعات محشی از مولانا طغرا مشہور درسی -	۸ر۹ پائی
انشاے تحفۃ الحمید - ہمرنگ طاہر وحید قابل دید -	۵ر
نگارنامہ منشی - از ملکزادہ منشی شاہانہ کلام -	۶ر

نام کتاب	قیمت
تاج المدائح - رنگین فقرات مدحیہ از منشی انوار حسین آشاد -	۳ر۳ پائی
صحیفۂ شاہی - از ملا حسین واعظ کاشفی بفرمایش سلطان حسین صفوی ہر قسم کے القاب و آداب ودعائیں واشعار عربی و فارسی -	عہ ر
انشائے لطیف - از منشی ہیرا لال -	۵ ر
ہادی الصبیان - حصۂ اول یعنی زبان فارسی کے چھوٹے چھوٹے رقعات از سید غلام حیدر صاحب	۶ پائی
ایضاً - حصۂ دوم -	۹ پائی
منشآت و منتخبات درسی بندیان اردو	
انشائے خرد افروز - رقعات وعرائض وپروانہ نویسی وغیرہ کا طریق آموز مصنف منشی قمر الدین -	۹ پائی
مکتوبات حسن - بخط شکستہ از مولانا ابو الحسن فرید آبادی مرحوم کاغذ حنائی -	۴ر
ایضاً - کاغذ سفید -	۵ر پ
گلشن ہند - یعنی سوال جواب جغرافیہ ہل صاحب حصۂ اول مولفہ منشی جگمندر داس صاحب کاغذ حنائی -	۹ پائی پ
انشائے مادھو رام - خط شکستہ اردو پورا ترجمہ -	۴ر
انشائے مسرور - بہت عمدہ انشا ہے جسکی بول چال کا لطف موافق محاورہ اردو ہے مصنفہ مرزا رجب علی بیگ متخلص بہ سرور -	۴ر
انشائے بہار بےخزاں - رنگین عبارت اردو مسجع مصنفہ مولوی غلام امام شہید -	۲ر۳ پائی

نام کتاب	قیمت
دستور الصبیان - کا اردو ترجمہ -	۹ پ
انشائے یادگار اصغری - مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری -	۵
رقعات اردو - ہر قسم کے مراتب کے رقعے مصنفہ منشی محمد عطا علی متخلص بہ خاک -	۱
عود ہندی - رقعات مشہور سلیس عبارت موافق روزمرہ بول چال اردوئے معلی کے مصنفہ مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مرتبہ چودھری عبد الغفور -	۴
[illegible]ت الافہام - ہر رنگ کے فقرات اردو بعض فارسی ہر طرز کی عبارت کارآمد انشا پرداز[ان] اسد علی خان معروف بہ نواب دولھا -	[illegible]
انشائے دلربا - مصنفہ منشی ریوتی پرشاد -	۶ پا
[نم]ونہ کارروائی عدالت - بخط شکستہ [یعنی] مجموعہ کاغذات کارروائی -	۵
تفرقۃ الکاملین - مولفہ لالہ شیو پرشاد صاحب	۱
[لیٹر] رائٹر - اردو معروف بہ نگار نامہ انگریزی انگریزی طرز پر قواعد خطوط نویسی مولفہ منشی رامجی داس صاحب بہار گو -	۴ر
اردوی معلی غالب کا کارنامہ فصاحت یعنی اردو رقعات مصنفہ مرزا نوشہ اسد اللہ خان غالب دہلوی مطبوعہ دہلی -	۴
کتب قواعد فارسی	
گلشن فیض - قواعد زبان فارسی	
نہر الفصاحت - محشی از مرزا قتیل	۲ر

~~حدائق مبانی در ابیض مضامین و معانی آن شمائم فیض اتقاع و ... تازه ...~~

گردون ساخت انبساط ضمیر نضارت بی اندازه پذیرفت و ریاض محبت و قرابت قدیمی سرسبز گشت

و اساس خلوص و وفاق ضمیمی استحکام یافت الحق این صحیفه رفیعه که بحقیقت ملاقات روحانی و مکالمه

زبانی ست مسرت افزای دل مشتاق و طرب پیرای ضمیر صافی همان تواند بود و مجالست

صوری و مصاحبت ظاهری را بدل عدیم البدل تواند شمرد و آنکه رقم پذیر خامه مواخات شمامه

گردیده بود که در توکید مبانی صلح و تصفیه مناهل وفاق از جانبین اهتمام رود و هندوکوه فیما بین

باشد بر منظر استحسان جلوه نموده پیدا است که امری شریف تر در عالم کون و فساد و نشأه تعلق غیر

از تودد و توافق نشان نداده اند که انتظام سلسله کائنات بآن منوط و مربوط است و هرگاه این معنی

در طبقه سلاطین که اساطین بارگاه جبروت اند بظهور آید هر آینه مثمر برکات و منتج حسنات حال و مآل

خواهد بود و الوف نفوس و صنوف ذی حیات در مهاد عافیت آرام خواهند یافت در اظهار

مراسم مصالحت و ابراز لوازم مصادقت ما را بایستی بادی شد که همگی همت حق طویت ما از

مبادی انکشاف صبح سعادت بر خلاف اکثری از فرمانروایان گذشته باصناف بنی نوع

همواره بر منهج ایتلاف و ارتباط بوده و هرگاه که بادی این وادی آن والاقدر شده باشند

درین مرتبه چند از چند بر ذمت همت ما مراقبت این نسبت و مراعات این رابطه لازم ست انهاز دیر

ایام که حاکم ایران نظر بر سوابق معرفت و سوالف حقوق آشنائی داشته یادگار سلطان شاملو را فرستاده

استعانت نموده بود بموقف قبول نرسید و نیز شاهرخ مرزا آرزوی آن داشت که در کابل یا در کشمیر یا

در سواد بجور و تیره که از ولایت سردسیر ست جاگیر داشته باشد ملاحظهٔ قرب جوار فرموده ملتمس او

باجابت مقرون نشد در صوبهٔ مالوه جاگیر دادیم و نیز میرزایان قندهار را بدرگاه والا طلبیده اشته

حراست آن دیار که از قدیم داخل ممالک محروسه است بملازمان بابری تفویض یافت که مبادا

شاهرخ مرزا که از آن نقاوهٔ دودمان مخالفت که برنیاورده و بهمین غلط در نظرات دیگر مراعات بعید الشرفان ثابت کرده ۱۲

جنود توران آن حدود را از منسوبات ایران اندیشیده قصد نمایند و نیز خلط عظیم در میان ولایت
آن والا شکوه و ممالک محروسه واقع شود و نیز یکی از اوباش بدطینت در کوهستان بدخشان
سر بشورش برداشته مدعی آن باشد که فرزند شاهرخ مرزا ام و زمینداران آن ناحیه با و پیوستند
هرچند عرائض فرستاده استمداد نمود و توجه نفرمودیم تا آنکه آوارهٔ دشت ادبار شد از آنجا که این سخن
ناگزیر همت والاست چون نخستین حرف صلح در میان آمده دل چنان میخواهد که صورت این ساخته
چنان معنی گراید که شایان بزرگ کردهای ایزدی باشد فی الواقع اگر تحقیق آن سخنان دلاویز که
قاصد و نامه گزارش نماید صورت بندد از این چه بهتر و الا جائی مقرر باید ساخت تا در آن قرارگاه
بزم یکجهتی آراسته شود و بی میانجی و غیری مقاصد دینی و دنیوی و مطالب صوری و معنوی بیان تنقیح
و طراز تحقیق روشن گردد و چنان بمسمع همایون رسید که جمعی از مگس طینتان بودن مارا در حدود پنجاب
دست آویز سخن ساخته آئینی که مخالف مبانی دوستی باشد مذکور کرده اند حاشا امری که
در خلوتسرای دل بنا شده به پیشگاه زبان ظهور یابد و آنچه بطراز تقریر و تحریر پیوندد و عمل بر خلاف آن
رود با آنکه آب و هوا و سیر و شکار این دیار خوش آمده بود چنان بخاطر میرسد که بصوب دار الخلافه آگره
نهضت فرمائیم تا زبان ژاژخایان بسته آید و آنکه بتحریری رفته بود که به نسبت شاهرخ مرزا همان غبار
در خاطر است موجب تأمل شد که هرگاه در بواطن قدسیه فرمانروایان والا شکوه که مطالع انوار الهی
و مظاهر اطوار صفویت و صفا اند غبار اکفاء و همسران انطباع و استقرار نمی پذیرد از سائر طبقات چگونه
قرار گیرد علی الخصوص که منشاء آن خردسالی و نادانی باشد چرا بزلال عفو و صفح محو نگردد و او از خودکامی
مورد تقصیرات نسبت باین دودمان والا شده و بمکافات آن سرگشته بادیهٔ غربت شد چون پناه باینجا
آورد نقوش ندامت از ناصیهٔ حال او ظهور داشت درگذرانیده شد و آنکه ایمائی رفته بود که التجا نمودن
شاهرخ مرزا و فرزندان محمد حکیم مرزا باین آستان دولت از آثار محبت آن نقاوهٔ دودمان مجد و اعتلاست

چگونه درود این شعبان خاص باینجانب آنچنان تصور نموده آید و آنکه بمقتضای محبت و یگانگی تفصیل فتوحات رقم پذیر خامه اتحاد شده بود آنرا از نتایج حسن نیت آن والا نژاد شمرده خوشوقت شدیم و آنکه بمصحوب مولانا حسینی نگاشته کلک محبت بود که فرزند عزیز بموجب خرد سالی خواهشی چند که نه در خور او باشد نموده است دل نگرانی دارد که مبادا اغباری بر دامن محبت نشسته باشد و در استعذار آن تفصیلی رفته بود قاصد پیشتر از ورود در اثنای راه در آب فرو رفت و مضمون معلوم نشد خاطر حق گزین ما از سنوح این واقعه تاسف داشت روابط قرابت قدیم با ضوابط محبت جدید بدانگونه انتظام و التیام یافته است که بالفرض چیزی میبود غبار ملال بر دامن مصادقت نشیند فرزندان را با پدران حقیقی نازگونه میباشد خصوصاً بآن والا دستگاه اگر با پدران مجازی نیز اینمعنی بظهور آید چه دور ست سعادتمند فرزندی که رضا جوئی پدر وجه همت او بوده در نگهبانی این سررشته تکاپوی نماید همان جلائل عهود و شرائف مواثیق که بذریعه ایلچیان کاردان مرة بعد اخری قرار یافته در خاطر حق پسند مرتسم و منتقش است و در رسم اسلام و آئین کرام از برای القای ارکان دوستی و تبجیل عامه حقیقت گزینان فوت منش را اعتبار عظیم آن وافی و کافیست و آنکه مرقوم بود که بعضی یورشها با آمدن احمد علی اتالیق موقوفست بوضوح پیوست حقیقت پدر و دگرون ادهان گذرانیده بسمع شریف رسیده باشد که بعد از رخصت این امر ناگزیر بهیش آمد یکذاتی و آگاه دلی بود اگر بمحفل قدسی رسیدی بما اسرار مصادقت و غوامض محبت از زبان راستگوی او معلوم آن والا گوهر میشد هر اراده که مکنون ضمیر صواب اندیش باشد از مکامن قوه بفعل آورند و هر گونه معاونتی که لازم نشاء دوستی بخاطر حقیقت طراز رسد ابلاغ نمایند که دران مساعی مشکوره لوامع ظهور دهد بعد الحمد که از عنفوان جلوس همایون تا حال که سنه عاشره است از قرن ثانی و اوائل انکشاف صبح اقبال و مبدا ابتسام بهار اجلال ست همگی نیت حق اساس این نیازمند درگاه الهی آنست که اغراض خود منظور نداشته بموره التیام و انتظام

جهانیان کوشد و از میامن این کردار سعادت پرتو مملکت وسیع هندوستان که بر چندین فرمانروایان
والا شکوه انقسام یافته بود در حیطهٔ تصرف و احاطهٔ اقتدار ما در آمد و طبقات انام که در جبال مرتفعه و قلاع
حصینه و محال مشکله تارک استکبار و استجبار بر زمین اطاعت ننهاده بودند راه مخالفت میسپردند بمقتضای
درستی نیت راه اطاعت و ارادت مسلوک میدارند و طوائف اناس را با یکدیگر با وجود تباین اوضاع
و تخالف اطوار روابط پیوند پدیدار شد چون سخنان دلاویز از نتائج درستی نیت و راستی گفتار
و حسن اعمال تا باینجا کشید ناگزیر بذکر برخی از نعم الٰهی بنیایش ایزد و ستایش دادار بتقدیم رسانیده
بزم بهجتی را شادی آمود میگرداند بر مرآت ضمیر که انطباع پذیر اشراقات عالم قدسی ست مخفی و محتجب نماند
که درینولا که ورود موکب والا بصوب ممالک پنجاب اتفاق افتاد اگرچه نخستین نظر بسیر و شکار اینحدود
بود اما تسخیر ولایت دلکشای کشمیر که تا این زمان قدم سلاطین روزگار دران سرزمین که در استحکام و
استحسان سهیم و عدیل ندارد و در نزهت و لطافت ضرب المثل نظارگیان و شیخوار پسند ست نرفته بود
نیز مرکوز باطن بود که همواره بیداوی حکام آن دیار بمسامع قدسیه میرسید بتائیدات سماوی بهادران پرکیش
غازیان شهامت اندیش در اندک فرصتی آن ملک را در احاطهٔ تصرف در آوردند اگرچه حکام آنجا در جنگ و
جدال تقصیر نکردند اما چون نیت حق اساس محض خیر بود باحسن وجوه مفتوح شد و خود هم دران زمین
خجسته آئین که از عطیات مجدده الٰهی بود رسیده شکر پروردگار بجا آوردیم و نیز چون سیر و شکار کابل
و گلگشت آن عشرت سرای مانوس طبعی بود تا اقصای کوهستان کشمیر و تبت سیر نموده و نوادر آن
نگارستان صنع الٰهی را بچشم عبرت بین نظاره کرده از راه ولایت پگلی و دمتور که از تصادم
جبال و تراکم گریوه و مغاک بحدیست که افکار آسمان سیر و اوهام بلندی پیمای عبور از آن طریق
بالمره دشوار میداند جریده بعرصهٔ دلنشین کابل رسیده شد و نیز از مکنونات خاطر حق پرست آن بود که
حاکم تهته را که غربی مملکت روز افزون بساحل دریای شور ست و بر زبردستان آن مرز و بوم رواد معدلت

نمی سپرد نخستین نصائح هوش افزا فرموده بشاهراه فرمان برداری رهنمون گردد اگر از ناهمساعدی
بخت گوش نصیحت نیوش نداشته باشد آن ولایت را که مملکتیست وسیع و ولایتیست آبادان
بیکی از دادگران فرمان پذیر سپرده آید چون عقل صلاح اندیش و دیده دوربین وگوش شنوا
نداشت داستان موعظت را افسانه انگاشته از بادهٔ خودکامی سرشته هوشمندی گسیخت لشکرے
شایسته بدان ناحیت فرستادیم و تا قریب دو سال بهادران اخلاص مند در هر گونه قطره و تردد
اهتمام نموده چه در دریا و چه در صحرا اقسام جنگ و جدل کردند چون همگی نیت حق پذیر برفاهیت
عالمیان بود همه جا نصرت و فیروزمندی قرین حال فرخنده مآل آن گروه عقیدت منش گشت
و از انجا که آیین قدیمست که کار معامله ناشناسان کوتاه بین تباه گردد حاکم آنجا را
شکست بر شکست افتاد چون در نهاد او مایهٔ سعادت بود بزنهار رو بهمان اولیای دولت در آمد
و تمامی آن مملکت وسیع و قلاع آن دیار داخل ممالک محروسه شد و با آنکه چندین جنگ و جدل کرده بود
و بعد از انکه بخدمت مشرف شد از ناصیهٔ احوال او نقوش سعادتمندے فرا گرفته باز آن
ملک را که بجنگ عظیم بدست آمده بود باو مکرمت نمودیم و نیز از مطویات ضمیر صواب اندیش
تنبیه و تادیب افغانان وحوش سیرت بهایم سرشت که از مور و ملخ بیش بودند و در جبال حصینهٔ سواد
بجور و تیراه مساکن ساخته همواره متعرض قوافل راه توران میشدند آن نیز بمقتضای عدالت صورت
شایسته پذیرفت اکثری حلقهٔ اطاعت و انقیاد بگوش هوش کشیدند و گروهی از ان قطاع الطریق
که بخار شقاوت و انحراف در دماغ آنها پیچیده بود پایمال پیلان کوه نهیب شدند و بسیاری
بحبال سطوت قهر الهی اسیر شده بفروخت رفتند و نیز از مکنونات بطون حقیقت شیون اصلاح
و افلاح بلوچان بد نهاد بود که پیوسته در خوف و رجاے انحراف و اطاعت مانده
در بادیه پیمایان ایران راه میگرفتند و یغما را تمغا نام نهاده اکثری بندهای خدارا بی برگ و بی مایه

پیاختند آن هم بدستور دلپسند نقش بست و هرگونه صورت دلپذیر که در حجلِ ضمیر مخفی بود خوشتر از آن

بر منصهٔ ظهور جلوه نما شد و از برکات نیک نیتی ما آنکه رایات اقبال در پنجاب بود سلطان مظفر

گجراتی که با چهل هزار کس هم نخوت مینر دبسعی مجاهدان نصرتمند گرفتار آمد و جمیع سرکشان و گردن فرازان

آن دیار زنهار خواسته غاشیهٔ خراج بر دوش کشیدند و از بدائع سوانح آنکه در هنگام آوردن او

بعتبهٔ خلافت خود را خود کشت و هما نان مصلحت چنان بود که خاطر مهرگزین بر کشتن آدمی و هدم بنیان

ربانی ملاحظهٔ تمام دارد و غالب آن بود که چون در پیشگاه نظر می آوردند بسلامت میماند و نیز باهتمام

مبارزان پیکار طلب سومنات مشهور و جونه گڈھ و سائر ولایت سورت که جنوب رویه بر ساحل

دریای عمان ست در تصرف در آمد و نیز برهان الملک برادر نظام الملک که معظم ولایت دکن داشت

و از حوادث روزگار پناه باینجانب آورده بود ما و اینکه خبر معدلت آن بلاد بمسامع حق نیوش

میرسید او را بعواطف جلیله استمال فرموده تسخیر دکن را موقوف داشته بودیم چون خبر طغیان و

ستم رسیدگی رعایا رسید امرای ولایت مالوه و خاندیس حکم والا را کاربند شده برهان الملک را

حکومت آن ولایت داده معاودت نمودند چون کوتاه حوصله بود تاب بادهٔ مردم آزمائی

نیاورده دم استقلال زد از آنجا که بر مسلک ناسپاسی شتافتن استیصال خویش

نمودن ست در اندک زمانی اثری از او و از فرزندان او نماند و سران آن دیار یکی از منسوبان

آن سلسله را بر داشته نخوت آرای شدند بتائیدات ایزدی عساکر ظفر طراز بسرکردگی غرهٔ ناصیهٔ

اقبال قرهٔ باصرهٔ دولت و اجلال فرزند سعادتمند سلطان مراد را رخصت فرمودیم بسیاری

آن ملک وسیع را که هندوستان دیگرست در حوزهٔ تصرف در آوردند و نیز نبرد آزمایان

حقیقت مند در اقصای بلاد شرقیه ولایت وسیع اوڈیسه که متصل بدریای شورست

تسخیر نمودند و چندین هزار سپاهی امان یافته در سلک ملازمان عتبهٔ خلافت در آمدند چون

[illegible] نعمای ایزدی داستانی درازست برای انبساط خاطر آن عظمت دستگاه همین قدر بسنده نموده در دیباچهٔ اعلان مینگارد که چون مولانا حسینی بملازمت استسعاد یافت دران نزدیکی بکارپردازان اشغال سلطنت اشارت شد که بزودی رخصت ارزانی دارند درین اثنا چندی از واژگونی بخت در عرصهٔ دلنشین کشمیر آغاز فتنه و فساد نموده با دولت خداداد دم مخالفت و منازعت زدند موکب اقبال با جمعی از مقربان بساط عشرت برسم شکار برآمده بر مظاهر قدرت ایزدی چشم عبرت بین گشوده بود که آن شورش مسموع شد با وجود طغیان باد و باران بطریق ایلغار متوجه شدیم پیشتر از آنکه غازیان نصرت‌مند قطع کریوه‌ها نموده بآن ملک درآیند بعضی از سعادت‌اندوزان حقیقت‌مند که بحسب ضرورت دران طوفان بی‌تمیزی افتاده بودند قابو یافته سرگروه آنها آوردند چون مواکب جلال نزدیک شده بود مجدداً بآن باغستان بی‌خزان عبور افتاده بران گل‌زمین فیض‌بخش استلذاذ صوری و معنوی نمود فرستادن ایلچی در تعویق ماند چون رایات همایون مراجعت نمود در اثنای راه خبر واقعهٔ مولانا حسینی رسید که بابتلای امتلا درگذشت موجب مزید تاسف گشت بنابران بعضی سخنان محبت‌افزا بسلالة الاولیاء العظام و خلاصة الاصفیاء الکرام خواجه اشرف که از قدیمیان این دودمان جلالت گفته فرستاده شد تا همه حقیقت حال را مشهود ضمیر انور گرداند و هم مبین روابط عهود و مواثیق که بوسائل رسل و رسائل تنصیص و ترصیص یافته بود گردد و ترصد از جلائل آثار محبت و یگانگی آنکه پیوسته مژده‌های مسرت‌افزا حدیقهٔ باطن را طراوت بخشد بعبدالله خان اوزبک رقیمه از روی اتحاد مرقوم شد رابطهٔ خلت و صفا و اسطهٔ محبت و ولا یعنی کلام مصافات پیام موالات التیام که در مطاوی رقیمهٔ کریمه و فحاوی نمیقهٔ انیقه عالی مرتبت و معالی منقبت سلطنت و ابهت پناه رفعت و شوکت دستگاه فارس مضمار شهامت و ایالت مرتقی مدارج نصفت و عدالت نقادهٔ دودمان عز و علا عضادهٔ خاندان مجد و اعتلا مطرح اشعهٔ بوارق الهی مجلی انوار شوارق

آگاهی امید ارکان شجاعت و حشمت موسس بنیان بسالت و عظمت مسند نشین محفل عز و اقبال صدر آرای
بارگاه جاه و جلال الفائز من مبادی الفطره بمعالی الهمم المختص بیامن الفوز بجلائل النعم قطعه

گوهر افزای نگین و تیغ عبدالله خان	آنکه تیغش برده از آئینه امید زنگ
اشهب اورا بمیدان تهور کار شیر	ادهم اورا بدریای وغا کام نهنگ

لا زالت ارکان محبته مشیدة بالدوام و دعائم دولته موسسة بحسن الانتظام مندرج و منبع بود و نسبت
قرابت و محبت سابقه را تاکیدی و تشییدی و قواعد صداقت صمیمی را تمهیدی رفته بود و بظهور پیوست
موشح صفای خاطر و مثمر انجلای باطن و ظاهر شد مبانی یکجهتی و یگانگی استحکام پذیرفت و قوائم
دوستی و یکتا دلی انتظام گرفت بر مرآت ضمیر انور و خاطر ضیا گستر که از اشراقات عالم قدس و
الهامات معالم انس انطباع می پذیرد مخفی و محتجب نماند که از ابتدای جلوس بر اورنگ جهانبانی
تا حال که مبادی قرن ثانی ست بمساعدت توفیق ازلی و معاضدت تائید سماوی در خاطر
حق پرست چنان جلوه نمایش داده که مقصود از سلطنت و فرمانروائی و ابهت و کشورکشائی
تقدیم مراسم شبانی و اقدام بر لوازم پاسبانی ست نه جمع مال و منال کردن و در حظوظ نفسانی و
مستلذات جسمانی فرو رفتن لهذا طریق سلوک و سلوک طریق این نیازمند درگاه الهی با دوست و
دشمن و خویش و بیگانه بغیر از مدارات و مواسات و معاطفت و مماسات امری دیگر نبوده و
همواره خاطر در ترفیه احوال و آسودگی اوضاع عموم خلائق و جمهور انام مصروف ست و عنان
توجه باطن باین مقصد بلند و مطلب ارجمند معطوف حق جل و علی شاهد است و کفی بالله
شهیدا که تسخیر و تفتیح ممالک هندوستان که مساحان ربع مسکون و سیاحان کوه و هامون
سواد اعظم و چهار دانگ عالم تشخیص کرده اند و از سه طرف بدریای محیط اتصال دارد
بمقتضای هوا و هوس نبوده است بل پیش نهاد همت غیر از رعایت ملهوفان و حمایت مظلومان

امری دیگر مخطور نگشته و از ینست که روی همت همایون بهر جا که آورد دولت و اقبال بعزم استقبال پیش آمد و عنان عزیمت مبارک بهر جا که معطوف داشت فتح و نصرت بطریق استعجال اقبال نمود هرگاه که شیمهٔ قویمه و سجیهٔ مرضیهٔ ما با سائر عباد الله چنین باشد بآن سلطنت دستگاه که از عمدهٔ تائید یافتگان درگاه کبریای الٰهی اند و معهذا روابط آشنائی جانبین و ضوابط محبت فیما بین متحقق و متمکن ست و قرابت قریبهٔ سابقه ضمیمهٔ نسبت لاحقه شده باشد و بر هوشمندان حق شناس ظاهرست که یکی ازین روابط در التیام محبت و ولا کافیست فکیف که اینهمه دواعی جمع شده باشد غیر از دوستی و یکجهتی منظور نظر حق بین حقیقت آئین نخواهد بود و پیداست که بیامن و برکات این موافقت و موالات وسیلهٔ انتظام احوال عالم و عالمیان و نظام اوضاع جهان و جهانیان خواهد شد ایمائیکه در وادی موانع ارسال رسل و رسائل مرقوم شده بود هر چند در نظر عقل دوربین سخن در آن باب نا کردن ترجیح بر سخن کردن داشت اما اغماض از آن وادی در رنگ تطویل کلام در آن مقام نا ملائم پنداشته باین قطعه که از اجلهٔ اکابر دین منقول ست اکتفا نمود قطعه

قِیْلَ اِنَّ الْاِلٰهَ ذُوْ وَلَدٍ + قِیْلَ اِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ کَهَنَا + مَا نَجَا اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ مَعًا + مِنْ لِسَانِ الْوَرٰی فَکَیْفَ اَنَا +

الحمد لله که از بدو انکشاف صبح ایجاد و تکوین و ظهور شعشعهٔ نیر سلطنت سعادت قرین همواره مطمح نظر منهج قویم ملت و دین و مسلک مستقیم حق و یقین بوده لاجرم بموجب الملک والدین توامان ارتقای مدارج سلطنت همایون و اعتلای اعلام دولت روز افزون بکمال دینداری ما را دلیلی قاطع و حجتی ساطع ست الله تعالی همگنان را در مرضیات خویش راسخ دم و ثابت قدم داراد و چون جوامع همم سلاطین عدالت انتما که صدر نشینان ارائک اعتلا اند آنست که کافهٔ خلائق و جمهور برایا که بدائع و دائع حضرت صمدیت اند در مهاد امن و امان بوده در لوازم عبادات الٰهی و مراسم معاش خیرخواهی جهد بلیغ نمایند بنا بر آن همت در تنسیق و انتظام این ممالک

وسیع و فسیح که مقر چندین سلاطین عالیمقدار و حکام ذوی الاقتدار بود سعی نمود و بعنایت
ایزدی که شامل حال این نیازمند درگاه آلهی بوده از سرانجام مهام این ممالک فراغ کلی دست داد
اکثر و محال که از زمان طلوع نیر اسلام الی هذه الایام حوافر خیول سلاطین کشور کشا و لمعات
سیوف خواقین فرمانروا پیرامون آن نگردیده بود مساکن و مواطن اهل ایمان شد و کنایس
و معابد اهل کفر و ضلالت مساجد طاعت و مشاعر عبادت ارباب ایقان گردید الحمد لله تقدس
و تعالی آنچنان که دل میخواست انتظام و التیام یافت و حسب المدعا سامان و سرانجام
پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از جنود هنود و غیرهم حلقه اطاعت بگوش
اعتقاد کشیده داخل عساکر نصرت مآثر شدند و طوایف انام را با هم ارتباط و انضباط تمام
دست داد و ما نیز بمصداق احسن کما احسن الله الیک همگی توجه به تمهید قواعد رافت و تاسیس
مبانی نصفت و اشاعت انوار عاطفت مبذول داشته حدائق امانی و آمال ایشان را
از رشحات سحاب مکرمت و احسان و قطرات مطرات فضل و امتنان تازه و سرسبز میداریم و
پیش نهاد همت خاطر فیاض آن بوده است که چون ازین جهات فراغ کلی دست دهد بتایید
عنایت آلهی و هدایت ازلی کفار فرنگ که در جزایر دریای شور آمده سر بشور انگیزی بر آورده اند
دست تعدی بر زائران حرمین شریفین زادهما الله شرفا دراز کرده و جمعی کثیر انبوه گشته
سنگ راه زائر و تاجر شده اند خود بتوفیق ایزدی متوجه شده آن راه را از خار و خس پاک سازد
لیکن چون شنیده میشود که بعضی از امرای عراق نسبت بوالی خود در مقام بی اخلاصی
شده از عروه وثقای حسن عقیدت که باعث ارتقای ایشان به مراتب علیه بود عدول
نموده بعضی بی اندامیها کرده اند در خاطر حق شناس می گذشت که یکی از
فرزندان کامگار نامدار که بارقه سعادت از ناصیه حال ایشان روشن

و آثار رشد از زائچه طالع اقبال شان مبرهن است بدان جانب تعیین فرمائیم و تا خاطر از
معاضدت آنها جمع نشود بامری دیگر متوجه نشویم الحال که سلطان روم عهود و مواثیق جد و پدر
خود را کان لم یکن انگاشته نظر بضعف صوفی والی عراق کرده بدفعات افواج فرستاده اند
قطع نظر از آنکه از شاهراه سنت و جماعت انحراف ورزیده اند بمحض انتساب بنبوت بخاندان
نبوت خود متوجه شده معاونت فرمائیم سیما که تعارف اسلاف منظور باشد علی الخصوص در ین وقت
که مسموع میشود که فرمانروای ایران علی قلی سلطان همدان اوغلی را با تحف و هدایا بالتماس کمک
و مدد روانه کرده است بر همت عالی نهمت ما واجب و لازم ست که عنان عزیمت بصوب عراق
و خراسان منعطف شود بخاطر خیان میرسد که چون رابطه محبت و نسبت بآن قرابت پناه
سلطنت دستگاه از قدیم الایام است و تجدید از فرستادن مکتوب محبت اسلوب مصحوب سیادت و نقابت پناه
میر قریش ضوابط وداد و قواعد اتحاد استحکام گرفته است در آن زمان که حدود خراسان
مخیم سرادقات اقبال و مضرب خیام عز و جلال گردد آن سلطنت پناه نیز از ولایت خود
متوجه شده بآن حدود تشریف ارزانی دارند تا آن سرزمین مجمع البحرین عز و علا و
مطلع السعدین مجد و بها گردد و بالمشافهه بی وساطت قاصد و پیغام اساس محبت و یگانگی
مستحکم تر ساخته بعضی سخنان دلاویز و اسرار حقیقت آمیز که مخزون و مکنون خاطر ست و شرح
خداشناسی و حق پرستی که بقدر استعداد با فاضت فیاض علی الاطلاق دریافته است مذکور
مجلس انس سازد و از نفائس حقایق آلهی و شرائف دقائق آگهی که بر خاطر عاطر آن ابهت دستگاه
پرتو انداخته باشد نیز استماع نماید که خلاصهٔ زندگانی و زبدهٔ کامرانی صحبت اشباح انسانی و موانست
اجسام روحانی است فکیف که اینمعنی در میان دو برگزیدهٔ خداوند و نظر کردهٔ بارگاه کبریا
متحقق شود هر آئینه اینمعنی باعث شمول فیض و عموم فضل خواهد بود و در آن زمان که

بعنایت الهی این آرزو بوقوع آید چون همت منظوران الهی و سرفرازکرده های خدا بر تحصیل
رضای حق تعالی ست نه استحصال نام و تسلط بر افراد انام بنا بر آن مرکوز خاطر حق جو آنست
و امید که مطلب و مقصد ایشان نیز آن باشد که در یکی که حق شناسی و حق طلبی بیشتر باشد آن دیگری
استرضای خاطر او را لازم دانسته در مقام کمال یکجهتی بوده از صلاح او در نگذرد و الحال
که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر و آشکارا شده است در بارهٔ امداد و کمک
حاکم عراق و خراسان انچه صلاح دید ما و شما خواهد بود از مکمن بطون بعالم ظهور خواهد آمد و معذرتی که
در باب قضیهٔ فرزند شاهرخ مرزا رقمزدهٔ کلک محبت نگار شده بود مستحسن خاطر انصاف گزین افتاد
الحق که مشار الیه بواسطهٔ خردسالیها و خودپسندیها از رهگذر کم فطرتی و بد مصاحبتی منشاء
چندین امور نالایق گردیده بود که هر کدام از آنها بانفراده مستدعی آن بوده که کار او باین جه
رسد چه اولاً بواسطهٔ اغوائی بعضی کوته بینان از لوازم اطاعت و مراسم عبودیت ما بسیار
تساهل نمود و ثانیاً بآن عظمت دستگاه که قطع نظر از مواد مودت و قرابت که میان ما و آن
رفعت دستگاه واقع است از روی حالت و رتبت طرف نسبت نمیتواند شد بی ادبانه پیش آمد ثالثاً
بجد بزرگوار خود که چندین حقوق دینی و دنیوی بر ذمهٔ او داشت آنچنان سلوک نمود
هر تنبیهی که نسبت باو واقع شد از قسم القای ربانی و الهام یزدانی بود الحال چون
شاهرخ مرزا از خواب غفلت بیدار و از مستی غرور هشیار شده التجا و اعتصام بعروهٔ وثقای
عاطفت نمود غیر از آن که تفقدات و تلطفات عزامتیاز بخشم امری دیگر محظور نمیگردد و مامول
از مراسم مودت و قرابت آن عظمت دستگاه نیز آنست که از زلات اقدام او اغماض نمایند
و نکهت تشییدهٔ مبانی محبت و استحکام قواعد مودت افاوت و حکمت پناه زبدهٔ مقربان
نیکخواه و عمدهٔ محرمان کار آگاه حکیم همام را که مخلص راست گفتار و مرید درست کردار است

و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب بوده دوری او را بهیچ وجه تجویز نکرده بودیم برسم رسالت

فرستادیم چون در ملازمت ما او را آن نسبت متحقق ست که مدعیات را بی واسطهٔ دیگری

بموقف عرض میرساند اگر در مجلس شریف ایشان هم این اسلوب مرعی باشد گویا فیما بین مکالمه

بیواسطه خواهد بود و بجهت پرسش واقعهٔ غفران پناه رضوان دستگاه اسکندر خان انار الله برهانه

سیادت مآب نقابت نصاب میر صدر جهان را که از اعاظم سادات کبار و اجلهٔ اتقیای این دیار است

مقرر کرده بودیم و بواسطهٔ بعضی امور در حیز تراخی افتاده بود درینولا برفاقت حکمت پناه

مشار الیه فرستادیم و انموذجی از تحف و هدایا بتحویل عمدة الخواص محمد علی بموجب تفصیل علیحده

ارسال نمودیم باید که بمقتضای غرای تهادوا تحابوا عمل فرموده همواره از طرفین طریق ارسال

رسل و اتحاف تحف مسلوک باشد و از فرغانه طلب داشتن و فرستادن کبوتران پری پرواز و امداد

جیب عشقباز طائر ذی بال شوق در انتعاش و اهتزاز آمده استشمام شمائم مکجهتی و وداد نموده اگرچه

توجه باین مشتی پرندها که در نظر اولی از لهو و لعب بیش نمی نماید و لیکن در نظر ثانوی چرخ و بازی

آنها را از نسبت شوقی و مناسبت ذوقی ارباب وجد میدهد و موجب توجه بمبدا میشود و گرنه

حضرت واجب تعالی بر سرائر ضمائر آگاه است که اشتغال صوری احیاناً بامثال این امور

برکمال توجه بمبدا رجحانی بیش نیست و بمجرد بال و پر ظاهری اکتفای خاطر حق اندیش نه امید که

همواره بارسال شرائف صحائف محبت و جلائل رسائل مودت تحریک سلاسل اخلاص و

تاسیس مبانی اختصاص نمایند شعر نامه بر حرف اختصاص تمام گرده شد والسلام والاکرام

به عبد الله خان اوزبک سپهدار ملک توران در جواب

استشمام گلدستهٔ بهارستان یکدلی و یگانگی و استطلاع کارنامهٔ نگارستان دوربینی و فرزانگی

که آراسته نخلبندان بوستانسرای آشنائی و نگاشتهٔ نقش پیوندان نگارخانه

دل افروزی و دلگشائی آن والا دودمان خجسته خاندان گوهرافزای افسر داورنگ پژمرده گشتا
چهرهٔ دانش و فرهنگ صدر نشین ایوان شهریاری چابک خرام پیشگاه سپهداری سپه سالار
نبردگاه دلاوری و دلیری شهسوار جولانگاه شیرمردی و شیری خدیو کامگار کشور
دادگستری نوآئین نامدار جهان دانش پروری فروزندهٔ چراغ خانی فرازندهٔ چتر کیانی
بود در خوشترین هنگامیکه کوس نوروزی آوازه جهان افروزی در گنبد نیلگون بلند
ساخته و نیر اعظم عطیه بخش عالم یعنی آفتاب جهانتاب که سلطان چهار بالش ایام و قهرمان
هفت اقلیم عناصر و اجرام ست سایهٔ فرخی و فرخندگی بر تارک جزو کل انداخته بود
و باد بهاری روح نباتی در کالبد نورسان شهرستان آب و گل دمیده و ابر آذاری
پای نورسیدگان لشکر بهار را از گرد راه شسته و شستشو داده بپرایهٔ خوشدلی و خرمی
و سرمایهٔ دلگشائی و شادمانی شهر بنیاد دوستی از سرنو بلندی گرفت و آئین یکتا دلی تازه
ارجمندی یافت سخنان ولا و برازدوستی و خویشی و یگانگی و نیک اندیشی که بنجامهٔ عنبرین
شمامه نگارش یافته بود و بکلک گوهرین سلک گزارش پذیرفته بوضوح پیوست بر دل
دانش پسند و دیدهٔ آسمان پیوند که گنجینهٔ راز خداوندی و آئینهٔ چهرهٔ هوشمندی است
پوشیده نخواهد بود که این نیازمند درگاه بی نیاز درین سی سال که از نیروی آسمانی
بتخت کامرانی رسیده همیشه پیش دیده دانش دهش آن داشته که این همه جهانگیری
و فرمانروائی و تیغ گزاری و کشورگشائی برای بجا آوردن گیر و دار شبانی و سرکردن
کار و بار پاسبانی ست نه گرد آوردن گنجهای زر و سیم و آراستن تخت و دیهیم و
پابگل ماندن در خواهشهای ناپایدار و سر فرو بردن در گریبان آرزوهای نا استوار
چنانچه همیشه با دوست و دشمن و خویش و بیگانه جز نیکی و نیکخواهی چیزی دیگر در دل نبوده

وهمواره درآسودگی جهانیان از خرد و بزرگ و مهربانی با مردم روزگار از نزدیک و دور کوشش مینمود خدا آگاه است که پاک ساختن چهار دانگ هندوستان و خس و خاشاک رفتن ازین بوستان که از سه پهلو بدریاے شور پیوسته است از سر خودخواهی و خودکامی نبوده و پیش نهاد آرزو جز نوازش خاکساران و گزارش ستمگاران نبوده و ازین نیت بهر سو که رو آورده کار هاے دشوار بآسانی گشایش یافته و چهره آرزو از پرده امید بخوبی نمایش پذیرفته هرگاه که شیوه فرخندهٔ ما با دیگر بنده های خدا چنین باشد بآن والا دودمان که از بزرگ باریافتگان درگاه خداوندی اند و با یمعنی پیوند دوستی قدیمی و خویشی نزدیکی درمیان باشد بر هوشمندان خرده بین هویدا است که یکی ازینها در یگانگی و یکدلی بسند است هرگاه این همه یکجا شده باشد پیدا است که جز یگانگی درمیان نخواهد بود و این یگانگی و یکدلی سرمایه آبادانی جهان و پیوند جهانیان خواهد شد و آنکه در دیر فرستادن نامه هاے گرامی و عدم اظهار لوازم دوستی ایمانی از موانع غریبه رفته بود همچنان در پرده کتمان پوشیده و پنهان ماند چه دل نگرانی ایشان از دشمنان دگیر و دار نبرد با سرکشان روزگار چون برین خواهد داشت و گفتگوے چندے از سخن سازان بیباک و تبه کاران بگج نهاد نظم بیخردے چند زخود بیخبر عیب پسند بر غم هنر دود شوند ار بدماغی رسند باد شوند از بچراغی رسند که از تیرگی درون و کوتاهی دریافت در یجا ساخته بودند و گروهے از ساده دلان هیچدان را رو گردان گروه سخنان ناشایسته بفتراک این کس بسته اند خود چه گنجایش این معنے داشته باشد چه دروغ بفروغ این گروه بے سرانجام بر مردمی که اند ک پرتو دریافت دارند پیدا است آن والا دودمان که برگزیدهٔ درگاه خداوندے اند و دور اندیشی و باریک بینی ایشان بر همه روشن چه گنجایش داشته باشد که گوش هوش

برین سخنان ناسزا انداخته از نامه و پیغام دوستی باز ایستند و اگر چندی از رانده های درگاه
و درمانده های گمراه از هندوستان آزرده دل رفته باشند و براه سالوسی درآمده دروغ را
راست وانموده خواهند که راه سخن یابند و خواهش دم زدنی کنند و بران شوند که گردی بر
دامن دوستی نشیند و سرچشمهٔ یگانگی بخاشاک بیگانگی انباشته شود سزاوار دوستی آن بود که
ایلچیان دانا فرستاده مغز سخن دریافته و از تهٔ کار آگاه میشدند خدا ناخواسته باشد اگر بوئی
از سخنان دوراز کار می یافتند روش دوستی آن بود که دانشوران سنجیده را فرستاده از
چگونگی آن می پرسیدند باری آنچه گذشت اکنون چون لاله زار دوستی بتازگی خرم
و سرسبز شده دل بینش بران شد که اندکی از سرگذشتهای پیشین نگاشتهٔ خامهٔ راز ساز و پوشیده
نماند که از نیرین کتاب و سنت بر ساحت ضمیر آگاهان تافته و بشهادت نظر دقیق و اشارت
ارباب کشف و تحقیق اعتضاد یافته و بالجمله باتفاق اهل ملل و نحل مقرر شده آن ست
که عمده در موجبات شرف رتبت و رفعت منزلت نوع گرامی انسان که مثالش اقبالش
بتوقیع وقیع فضلناهم علی کثیر ممن خلقنا مزین ست گوهر شبچراغ عقلست که شناخت
خداوندی باو وابسته است و دریافت کارگاه آفرینش باو بازپیوسته و باتفاق اصحاب
نقل و ارباب عقل نورانیت این گوهر شب تاب بادشاهان بزرگ منش و شهنشاهان والانژاد
ازهمه روشن تر دارند و دانشوری تاجداران بخت بلند و بختیاران دانش پسند ازهمه بیشتر
است چه هرگاه که در کارخانهٔ آفرینش هر کس را فراخور احتیاج و استعداد دانش
میداده باشند هر آینه این طائفهٔ علیه بمزید فهم و ذکا موصوف خواهند بود اکنون که دانش پناه
و بینش دستگاه مولانا مرزاجان سرآمد دانشمندان نامدار و یگانهٔ اوستادان روزگار
و از اکابر علمای دین و اعاظم اصحاب یقین است هرچند بادشاهان دانشور را

همنشینی با این نوع مردم میباید اما پیداست جائیکه خرد و دوربین و دانش خدا آفرین آن عظمت و دستگاه
خواهد رسید فهم افادت پناه مذکور با و نخواهد رسید و چون بر فطرت صاحبان این نکته لازم است که
این یاقوت بی بها و فیروزه خاتم کبریا را معطل نگذارند و همواره در مسالک معاش و معاد
استعانت و استمداد از وطلبند خصوصا در وقت صحبت با خوانده های سیاه دل و سیه کاران
تیره درون که از برای خواهش جاه و زبردستی و خودی و خودپرستی چشم بر کاغذ دوخته اند
و فرمان آسمانی و نامه جاودانی را که فرستاده خدا و رساننده پیغمبر است از شاهراه گردانیده
برنگ دیگر وامی نمایند و مجملات نصوص را تاویلات و تسویلات نموده میخواهند
که در فرمانروائی و کارگزاری شریک پادشاهی باشند از این رهگذر دل دانش گزین
همواره در تحصیل مرضیات الهی میباشد چون اختلافات بسیار در هر باب بسمع همایون میرسید
در مطالب علمی و عملی طلب دلائل و براهین می نماید و همواره استکشاف غوامض
مسائل دین و تنقیح مقاصد مجتهدین و استنباط عقائد سلف و مآخذ اقاویل خلف و تفحص
موارد خلاف و تصفح مواقع اختلاف و منشاء خلافی که درین یکهزار سال میان علمای امت
متنازع فیه بود چنانچه کتب متداوله مبسوطه بر تفاصیل آن مشتمل است مینماید و در مبادی احوال
گفتگوی این معنی باعث بیرونقی و کساد بازار ناتوانان که به تلبیس و تزویر در لباس ارباب
دانش در آمده اعتبار تمام پیدا کرده بودند می شود و موجب پیش آمدن جمعی از ارباب دانش
و اعتبار گرفتن آنها که بواسطه بدنفسی طائفه اولی در زوایای خمول بودند میگردد و این
ناتوانان و ناتمامان بموجب قبح سریرت و سوء سیرت خود تر شده و از طریق گشته بعضی
مقدمات نالائق را شهرت داده موجب مزید اغوای چندی از امرای بنگاله که در
اقصای ممالک شرقیه هندوستان تعین بودند و بموجب بدطینتی و کم فطرتی

ارادهٔ بغی جوهر دماغ ایشان را فاسد داشت و مدتی مدید از درخانه دور بوده دست آویزے
برائے نه آمدن درخانه و باغی شدن میخواسته اند میشوند چنانچه این بے سعادتان گاہے
نسبت ادعای اُلوهیت وگاهی نسبت دعوی نبوت باین جانب نموده خود را در
گرداب بلا و موج خیز طوفان عنا زده بسوی خاص و عام شدند و خاک مذلت و گرد خجالت
بر فرق روزگار خود انداخته بدار البوار شتافتند فی الواقع ساحت قدس مساحت جناب
کبریای الٰهی را احسن و تماشاک امکان چه نسبت و در سراپردهٔ عصمت نبوت پاے بندان
عقال هوا و هوس را چه مناسبت باعث تعجب میشود که در مجالس ارباب دولت که از تائید
یافتگان الٰهی اند امثال این مقدمات بر سبیل احتمال هم جرا اگذرد و سفیهان بصیرت فرگور را برای
چه اجازت این مقدمات باشد حق تعالے شاهد است که چون همگی همت مصروف
بر تحصیل رضای الٰهی ست از سخنان مذکورهٔ ارباب نفاق غباری در مشرب عذب خاطر راه
نے یافت چه هرگاه حضرت واجب تعالے از دست طعن کوته دستان کم بین خلاص
نشده باشد و حضرات انبیا از سرزنش بیخردان بدآئین نجات نیافته باشند سائر بنده هاے
خدا را از آن چه اندیشه و از بدنامی چه ملاحظه الحمد لله والمنة که همیشه پیش دید دانش و بینش
فرموده خدا و پیغمبر او بوده و روز افزونی بخت همایون گواه حال بس است الله تعالے
همگنان را در مرضیات خود راسخ دم و ثابت قدم داراد و چون همگی همت سلاطین
عدالت انتما آنست که در رضای خالق و آسودگی خلائق بوده بنوعے سلوک نمایند که
خلق خدا از آسیب ارباب شرارت در امن بوده در لوازم عبادت الٰهی و مراسم معاش
خیر خواهی خود فارغ البال باشند بنا بر آن محض از برای رفاهیت کافهٔ رعایا
و عامهٔ برایا که بدایع و دایع الٰهی اند درین سنی سال در پاک کردن زمین هندوستان

چندان کوشش بجا آورده که جاهاے دشوار از چندین راجهای فرمانروا و سرکشان ناسزا
بدست آمد و همگی سرانجام آن بدانگونه که بایستی شد چنانچه بتخانهای هندوان بدکیش
خانقاه درویشان خدااندیش گروید و بجای آواز ناقوس بت پرستان بانگ نماز بلندی
گرفت و همه کارهای اینجا چنانچه دل میخواست همچنان شد و از روی خواهش سامان و سرانجام
پذیرفت و همه سرداران و گردنکشان کمر بندگی بر میان جان بسته و گوشوارهٔ فرمانبرداری
در گوش فروتنی کشیده به لشکر فیروزی اثر در آمدند و این همه مردم گوناگون را باهم پیوند دست داد
و ما نیز سر نیاز بر زمین خاکساری و تارک امید بدرگاه خداوندگارے نهاده بوستان
آرزوی این مردم را ابر سرچشمهٔ داد و دهش سرسبز و شاداب ساختیم و پیش نهاد خاطر آن بود
که چون این کار و بار سامان و سرانجام یابد شوریده بختان فرنگ که در دریاے شور
در آمده سر بشوره انگیزی بر آورده اند و سنگ راه دریانوردان هفت کشور شده سیما
بر زائران حرمین شریفین زادهما الله شرفاً آزار بسیار میرسانند خود یورش نموده آن راه را
ازین خار و خاشاک پاک سازیم لیکن چون شنیده می شود که اوباش قزلباش از
جادهٔ عقیدت و اخلاص بیرون آمده بوالی خود بی ادبیها کرده اند بخاطر حق جوی میرسد
که یکی از فرزندان کامگار را بدان جانب تعیین فرمائیم قطع نظر از آنکه از شاهراه سنت
و جماعت انحراف ورزند رعایت خاندان نبوت بروفق همت ما لازم ست علی الخصوص
که حقوق اسلاف سابقه درمیان باشد و تا خاطر ازین رهگذر جمع نشود نهضت بجای دیگر
نکنیم والحال که سلطان روم عهود جد و پدر بزرگوار خود را کان لم یکن انگاشته نظر بر
ضعف صوری والی عراق انداخته بدفعات افواج فرستاده اند و مسموع میشود که
والی عراق سلطان علی قلی همدان اوغلی را بجهت طلب کومک باینجانب

گفتار کارے نمی کشاید و بہ دیدن کلام مطلب اصلی بر نمے آید و کردار عمل باید ۱۲ مولانا محمد ہادی علی مرحوم

راه ناپیدا و راهبر ناپدید و ضعف در تزاید و دشمن در بیرهن بس هوشیار باید بود و پا از گلیم دراز نکرد و هرچه مناسب حالت بوده باشد از نزهتگاه پیشنیان دریوزه کرده درین صحیفه مجرد بنویسی خود را چنانچه در مدرسهٔ تحیر بلا را اعلاے نادانی نادان دانسته و نمودهٔ ابجد خوان مکتب دانش گردان روزی چند برین نگذشته بود که رعونت نفس یا هدایت حق سرگرم مطالعهٔ سخنان بلند این طائفه که قدوهٔ العرفا شیخ فریدالدین عطار برشتهٔ نظم کشیده بودند ساخت و انچه بمقتضای وقت خوش می آمد نگاشته می شد بعد از فراغ آن بمطالعهٔ دیوان حکیم سنائی مشرف شد و شروع در انتخاب حالت خود از ان مجموعه دانش نمود الله تعالی از برکات انفاس قدسیه بار یافتها و نظر کرده های خود اولا ظاهر و باطن این حیران انجمن آفرنیش را از اعمال نامرضیه مطهر ساخته با وضاع پسندیدهٔ خود مزین گرداند و ثانیا بدوام آگاهی و شهود آلهی مشرف داشته بفتحگاه رضا و خرسندی دارد و ثالثا بدرقهٔ عنایت بی غایت فرا ترک برده بعالم اطلاق و فراغ مطلق رساند و محو کل ساخته اتصال حقیقی بخشد در وقت مراجعت از کابل نواحی پیشاور دهم ربیع الاول سنه نهصد و نود و هشت قلمی شد اختتام **منتخب دیوان خاقانی** دانش پذیر کلمات قدسیه حکیم خاقانی که صحبت به از خودی دریافته مسافر ملک بقا شده و قوت او بفعل نیامده در پردهٔ اختفا محتجب گشته همت مرا بشوراند و فطرت مرا شست و شوی داد من فریب خورده سخن را از قول شائسته و عمل بائسته که در گو اشتباه مانده بود شناسای متنبه گردانیده و من ساده پا بگلیم عمل ننهاده را که از بدمستی سخن شناسی خود را از عاملان گرفته چند معاملان بلندخیال میکرد و مفلس عمل دانا مانده جویای کردار نیک ساخت ای کاش او را این سخن خوش انیقدر نفع رساندی تا از حسرت نایافت مراتب دنیوی نجات یافته بگلشن سرای خرسندی رسیدے اگرچه دل هرزه گرد میداند که مقصود از گفتگو نمے کشاید و از حرف و صوت

هرچه باو رسید از خدا رسید و بیگمان شائسته این همه آوارگیها بود و اکنون چون شاهرخ مرزا از
از خواب پریشان بیدار شده و از سرگرانی مستی هشیار گشته باینجانب رسیده است جز
مهربانی نمودن و از کارهای او فراموش کردن چیزی دیگر در دل نمیگذرد و امید از دوستی و
خویشی آن والا دودمان نیز چنانست که از گستاخی او چشم پوشند و بجهت تشیید مبانی محبت
و استحکام قواعد مودت افادت و حکمت پناه زبدهٔ مقربان هواخواه عمدهٔ مهربان کار آگاه
حکیم همام که مخلص براست گفتار و مرید درست کردار است و از ابتدای ملازمت ملازم بساط
قرب بوده دوری او را بهیچ وجه تجویز نکرده بودیم برسم رسالت فرستادیم چون در ملازمت ما
و او را آن نسبت متحقق است که مدعیات را بواسطهٔ دیگری بموقف عرض میرساند اگر در مجلس
شریف ایشان هم چنین اسلوب مرعی باشد گویا مکالمه فیمابین بی واسطه خواهد بود و بجهت
پرسش واقعهٔ غفران پناه رضوان دستگاه اسکندرخان انار الله برهانه سیادت مآب
نقابت نصاب صدر جهان را که از اعظم سادات کبار و اجلهٔ اتقیای این دیار است مقرر
کرده بودیم و بواسطهٔ بعضی امور در حیز تراخی افتاده بود در ینولا برفاقت حکمت پناه مشار الیه
فرستادیم و انموذجی از سوغات تجویل عمدة الخواص خواجه محمد علی بموجب تفصیل علیحده ارسال
نمودیم ترقب آنکه بمقتضای عزای تهاد و اتحاد بو اعمل فرموده همواره از طرفین طریق
ارسال رسل و اتحاف تحف مسلوک باشد و دیگر از فرستادن کبوتران پری پرواز و آمدن
حبیب عشقباز شهپر مرغان شوق در جنبش آمد و گلزار خواهش گلگل شگفت اگرچه بحسب
نمود جز بازی بیش نمی نماید اما در معنی یادی از مواجید ارباب ذوق میدهد معهذا اشتغال
صوری باین مشتی پرنده چون بدیدهٔ خرده بین بازمی نگرد جز پرده بر چهرهٔ راز نیست و بر
همین بال و پر چشم امید باز نه امید که همواره بهمین آئین بنامه و پیغام خوشدل

وشادکام مباحثه باشند بیت چون قلم آمد بلفظِ شادکام ٭ ختم شد خطِ محبت والسلام

خطاب حضرت شاهنشاهی به شاه عباس تخت نشین کشور ایران

ستایش ونیایش عتبهٔ کبریای احدیت جلّ جلاله وتقدس اسماءه بمثابه ایست که اگر جمیع نقاط عقول وجداول فهوم باجنود مدرکات وعساکر علوم فراهم آیند از عهدهٔ حرفی ازان کتاب یا پرتوی ازان آفتاب نتوانند برآمد اگرچه در دیدهٔ تحقیق جمیع ذرات مکونات سرچشمهٔ حمد ایزدی اند که از زبان بیزبانی برآمده تشنه لبان وتفیده زبانان بیدای ناپیدای حمد حقیقی را تر زبان وسیراب دارند پس همان بهتر که کمند اندیشه از کنگرهٔ جلال صمدیت که جانهای پاکان آویختهٔ اوست کوتاه داشته در جلائل نعوت گروه قدسی شکوه حضرت انبیا ورسل علی نبینا وعلیهم التحیة والسلام درآمده اولاً شرائف حالات وثانیاً نبائل عطیات که جمهور انام را از گریوهٔ ضلالت وغوایت بشاهراه عنایت وهدایت آورده اند بر منابر تبیان او انموده شرح معالی احوال ومکارم اخلاق طائفهٔ مقدسهٔ اهلبیت که رازداران اسرار کبریا وپرده کشایان سرائر انبیا اند بران افزوده از ذروهٔ عزت استدعای رحمتی تازه باید کرد لیکن چون بدیدهٔ انصاف ملاحظه میکند مدارج این مظاهر کونی وآلهی ومعالی این مجامع انفسی وآفاقی را که مستهلک در حقیقت حق وفانی در بقای مطلق اند ظل محامد کبریای خداوندی وپرتو صفات علیای ایزدی میباید شائسته آنست که ازان داعیه نیز دست باز داشته نکتهٔ چند از مقاصد متعارفهٔ ارباب دانش وبینش که بموجب حکمت عملی انتظام سلسلهٔ امکانی آن منوط است در دیباچه اظهار نهد که هرآئینه درین صورت رهروان گرم روان مسالک دین وسیراب ولان مناهل یقین که ارواء جداول ظهور وبطون پیش نهاد همت قدسی اساس

داشته اند باین دست آویز نیاز مستفیض سعادت خاص میگردد والمنة لله تعالی که
تقدس که مشاهدهٔ صفوت نامهٔ گرامی که مصحوب یادگار سلطان حسین شاملو مرسل شده بود
در اوسط ایام بهار و مناظر اعتدال لیل و نهار اهتزاز بخش باطن مهرآگین شد و باد طرب آمیز
شقایق و ریاحین در دماغ روزگار پیچیده بود که این گلدستهٔ محبت و ولا نکهت رسان
مشام یگانگی گشت وانچه در توقف تسطیر تماثیل خلت وداد رقم پذیر کلک ظهور شده بود
بغایت در موقع خود جلوهٔ استحسان داد فی الواقع روابط معنوی چنان اقتضا
میکرد که این همه دیر نکشد لیکن از صادر و وارد مسموع شده باشد که چگونه مشاغل عظیم
و محاربات قویم با سلاطین ممالک هندوستان و اساطین این مرز و بوم که مساحان
جداول آسمانی چهار دانگ هفت اقلیم گفته اند اتفاق افتاده بود درین مدت مدید
این سواد اعظم با همه وسعت و فسحت که در میان چندین رایان خودرای و فرمانروایان
سپه آرای انقسام یافته بود و همواره بر سر تمرد و تجبر بوده باعث تفرقهٔ
خواطر خلق الله میشدند به نیروی توفیقات آسمانی به تسخیر اولیای دولت قاهره درآمد و
از گریوه هندوکوه تا اقصای دریای شور از سه طرف جمیع سرکشان و گردن فرازان
و فرمانروایان زبردست و راجه ها و رایان بدمست و افغانان کوه نشین کوتاه بین و
بلوچان بادیه پیمای بادیه گزین و سایر قلعه نشینان و زمینداران شمولاً و استقلالاً
در ظل اطاعت و انقیاد درآمدند و در التیام صدور و ایتلاف قلوب
طبقات انام شرائف مساعی مبذول شد و بمیامن توفیقات غیبی آنچه در
پیشگاه ضمیر حق گزین می تافت بر وجه اتم ظهور داد و اکنون که صوبهٔ پنجاب
مستقر رایات منصوره شده مکنون خاطر حقیقت مناظر بود که یکی از

طرز و انان مباط عزت روانه شود و درین اثنا مهمی چند سانح شد اعظم آنها استخلاص عموم
رعایا و کافهٔ سکنهٔ ولایت دلپذیر کشمیر از ایادی فئهٔ متسلطهٔ اوباش بود
باوجود غایت استحکام و انسداد طرق و ارتفاع جبال و تراکم اشجار و وفور کریوه و مغاک
که عبور مواکب اوهام بی ارتکاب مصاعب از انجا صعب تواند بود باستیثاق عروهٔ
توفیقات الهی و استمداد ارواح طیبهٔ حضرات ائمهٔ معصومین سلام الله علیهم اجمعین
بآیین شگرف حکم بر عساکر عالیه صادر نموده شد چندین هزار خاراتراش چابک دست منزل
بمنزل ایشان میرفتند و در قلع احجار و قطع اشجار ید طولی نموده در تفتیح و توسیع طرق و مسالک
میکوشیدند چنانچه در اندک فرصتی آن ولایت دلکشا مفتوح شد و عموم رعایا از الویهٔ
معدلت استظلال نمودند و چون آن عشرت آباد که ممدوح جمهور نظارگیان حسن پسند است
از عنایات مجتبهٔ الهی بوده خود نیز دران گل زمین رسیده سجدات شکر
پروردگار بجا آوردیم و تا بکوهستان تبت سیر کرده از راه ولایت پگلی و دمتور
که راهیست در نهایت صعوبت عبور نموده عرصهٔ کابل و غزنین مخیم عساکر اقبال شد
و تنبیه افغانان سباع سیرت و قطاع سریرت که در ولایت سواد بجور و تیراه و بنکش
سنگ راه مترددان توران می بودند و تادیب بلوچان بهنادو دیگر صحرانشینان
بهائم طبیعت ثعالب خدیعت که خار راه مسافران ایران میشدند نیز بطریق استطراد
روی داد و اصل در توقف بعد از سنوح واقعهٔ ناگزیر حضرت شاه علیین مکان
انار الله برهانه عدم انضباط احوال ایران و هرج مرج آن دیار بود که بقضای سبحانی
وقوع یافت درینولا که ایلچی خجسته پیغام رسید معلوم شد که آن اختلال روی در
کمی نهاده هر آینه از استماع این خبر خاطر نگران رو باطمینان آورده در باطن حقیقت تاسیس

میر بخت که درین وقت محض پرسیدن شایان آیین مروت وفتوت نباشد درین هنگام
چنان پرسش بظهور رسد که هرگونه کمک وامداد که مطلوب باشد بوقوع آید لیکن
چون مهم قندهار درمیان بود ومرزایان آنجا در لوازم معاونت ومعاضدت آن دودمان
عالی تکاسل وتقاعد مینمودند ودر مواقع حوادث ومکاره که محل استطلاع عیار جوهر
وفاق است قطعاً آثار یکجهتی ویگانگی بظهور نیاورده اند ونیز بما من ارفع ماکه موطن صاحبان
ناز ونعم است توسل شایسته بتقدیم نرسانیده اند منظور حواشی باطن بود که اولا قندهار را
بکسان خود بسپاریم ومرزایان اگر نشئهٔ دولت روزافزون نداشته باشند وازماجرای
سوالف ایام نادم گشته اعانت وخدمت آن جانشین نقاوهٔ طیبین وطاهرین التزام شوند
درمصیوت افواج قاهره با ایشان بوده هرگونه امدادی که مرکوز خاطر آن قرة العین باشد
بجا آورند لیکن چون مرزایان از منتسبان این خاندان قدسی بودند بی آنکه استفسار
شود فرستادن جیوش منصوره در نظر عوام کوتاه بین مشتبه بعدم ارتباط میشد ازین اراده
منصرف گشت درین اثنا رستم مرزا وارد وسعادت نمود وصوبهٔ ملتان که بچندین مرتبه
زیاده از قندهار بود باو اختصاص یافت ومظفر حسین مرزا شمول عواطف وروابط را
شنیده والده وپسر کلان خود را اینجا فرستاده عزیمت آمدن دارد وبعد از آمدن او
عساکر فیروزمند در قندهار بوده هرگونه امداد ومعاضدت بآسانی خواهد نمود وچون در آیین
سلطنت وکیش مروت اتفاق مقدم بر اختلاف وصلح اصلح از حربست علی الخصوص نیت
حق طویت ماکه از مبادی انکشاف صبح شعور تا این زمان همواره اختلاف مذاهب و
افتراق مشارب منظور نداشته وطبقات انام را عباد الله دانسته در انتظام احوال
عموم خلائق کوشش نموده ایم وبرکات این نیت علیا که مقتضای ظلیت عظمی مرة بعد اخری

شاهد و ملحوظ گشته در نیولا که ممالک پنجاب مخیم عساکر عز و جلال گشت مکرر عازم جازم
شده بود که انهاض الویه عالیه بجانب ماوراء النهر که ملک موروثی ست اتفاق افتد تاهم آن
بلاد در تصرف اولیای دولت درآید و هم معاودت خاندان نبوت بطرز دلخواه سمت ظهور
یابد درین اثنا بتواتر و توالی ابهت پناه شوکت و ایالت دستگاه عبدالله خان والی
توران مکاتبات محبت طراز که مذکر قرابت سابق و ممهد محبت لاحق باشد بوساطت
ایلچیان کاردان فرستاده محرک سلسله صلح و صلاح و هوس مبانی وداد
و وفاق گشت چون در جنگ زدن با کسی که در صلح زند در ناموس اکبر شریعت غرا
و قسطاس اعظم عقل بیضا ناپسندیده و ناسنجیده است خاطر ازین اندیشه
باز آورده شد و غریب تر آنکه هنوز از روان آن صوب اخبار تدارک اختلال ایران و
ایرانیان که موجب اطمینان تمام گردد شنوده نمی شود و قرارداد خاطر دولت اساس
آن صفوت نژاد انکشاف صریح نمی یابد مامول آنکه خاطر مهر گزین ما را متوجه هر گونه مطلب
و مقصد خود دانسته و طریق و آئین مراسلات را مسلوک داشته حقائق احوال بوسیر
را ابلاغ نمایند و امروز که ایران زمین از دانایان کار دیده و عاقبت بین بسیار
کم شده است آن نقاوه اصلاب کرام را در انتظام ملک و التیام احوال جمهور انام جهد بلیغ
باید نمود و در هر کار رای مراتب حزم و مآل اندیشی بکار باید برد و بتسویلات
ارباب بغض و اکاذیب سخن آرایان مفسد خاطر خود را مشوش نه ساخت و بردباری
و اغماض نظر از زلات اقدام ملازمان موروثی و بندگان جدیدی شیمه کریمه
خود نموده ارباب اخلاص را پیش باید آورد و اصحاب نفاق را بنور مهربانی
زنگ زدای ظلمت شده در قتل آدمی و هدم بنیان ربانی احتیاط تمام بتقدیم رسانید

گر بیار دوستان جانی بحیله سازی دشمنان خودکام از بساط قرب دور شده خونابه
اجل نوشیده اند و بسا دشمنان دوست نما لباس عقیدت پوشیده در تخریب
اساس دولت کوشیده اند در مراقبه ضمایر و سرائر این مردم توجه موفور بند دل
باید داشت و دولت مستعار این نشاء فانیه را بمرضیات الٓهی معاضد و معاون
گردانید و طبقات خلائق را که بدایع و ودایع خزاین ایزدی اند بنظر اشفاق
منظور داشته در تالیف قلوب کوشش فرمود و رحمت عامه الٓهی را شامل حال
جمیع ملل و نحل دانسته بسعی هرچه تمامتر خود را بگلشن همیشه بهار صلح کل در آورده همواره
نصب العین مطالعه دولت افزائی خود باید داشت که ایزد توانا بر خلائق مختلف المشارب
متلون الاحوال در فیض کشوده پرورش مینماید پس بر ذمت همت والای سلاطین که
ظلال ربوبیت اند لازم است که این طرز را از دست نذهند که دادار جهان آفرین این
گروه عالی را برای انتظام نشاء ظاهری و پاسبانی جمهور عالم آورده است که نگاهبانی
عرض و ناموس طبقات انام نمایند آدمی زاده در کار دنیا که گذران و ناپایدار است دیده و دانسته
خطا انگیزند در کار دین و مذهب که باقی و مستدام است چگونه تساهل نماید پس حال هر طائفه
از دو شق بیرون نیست یا حق بجانب اوست در انصورت خود مسترشدان انصاف مند را جز
تبعیت گزیر نتواند بود و اگر در اختیار روش خاص سهوی و خطائی رفته است و بهنجار بیمای
نادانی ست محل ترحم و شفقت ست نه جای شورش و سرزنش و در فراخی حوصله در اهتمام
باید زد که بیامن آن وسعت صورت و معنی و فسحت عمر و دولت پرده کشاست و از نتائج این شیمه
دولت افزا آنست که در هنگام کم فرصتی و استیلای قوت غضبی دوستان باشتباه دشمنان
پایمال نشوند و دشمنان دوست نما را روائی مکر و فریب نماند و در پاس قول خود برمند سعی

باید دانست که ستون بنیان فرمان روائیست وتحمل وبردباری را مصاحب دائمی خود
گردانید که اساس دولت پایدار در ضمن این منطویست برضمیر دلپذیر مخفی نماند که اراده
چنان بود که یکی از مختصان حریم عزت را مصحوب یادگار سلطان فرستاده شود تا اوضاع
ایران از قرار واقع دیده بعرض مقدس رساند درین اثنا در ولایت کشمیر جمعی از شوره بختان
بغی وطغیان ورزیدند وما جریده معدودی از ملازمان رکاب سعادت اعتصام در شکارگاه
بودیم که این خبر رسید باشاره ملهم اقبال خود بطریق یلغار بآن ناحیت روان شدیم هنوز
رایات منصوره به کشمیر درنیامده بود که بهادران نصرت منش که بحسب ضرورت همراه
این فرقهٔ طاغیه گردیده بودند قابو یافته سر آن سرمایهٔ فساد را بدرگاه والا آوردند چون
این ممالک بیامن برکات قدوم عالی مهبط امن وامان گشت معاودت فرموده
بدار الملک لاهور نزول اجلال شد درین هنگام حاکم سیوستان وتهته ونواحی سند که سر راه
ایران ست با لشکر نصرت قرین از بخت برگشتگی در پیکار بود وراه عراق مسدود وفرستادن
ایلچی در توقف افتاد اکنون که خاطر اقدس از همه امور فراغ یافت وسیوستان وتهته در سلک ممالک
محروسه در آمد ومرزا جانی بیگ حاکم آنجا باستان بوسی استسعاد یافت چون نقوش ندامت
گذشته وحروف عقیدت آینده از لوح پیشانی او ظاهر بود آن ملک بجنگ گرفته را
باز باو مرحمت فرمودیم وراه عراق وخراسان نزدیک تر وایمن تر از سابق پدید آمد
مشار الیه را رخصت فرمودیم وسلالة الکرام مخلص معتمد ضیاء الملک را فرستادیم
چندی از مقدمات محبت اساس وکلمات خیریت اقتباس بزبان او تفویض یافت که
در وحدت سرای خلوت ابلاغ نماید ونیز حقیقت احوال ایران را از قرار واقع فهمیده معروض
دارد وبرخی از سوغات این دیار بتحویل خواجه ابوناصر فرستاده شد که بتفصیل علیحده بگذراند

هرچو آنکه این دو تحفه را خانهٔ خود دانسته برخلاف ایام گذشته سلوک نمایند و ارسال

رسل و رسائل را که ملاقات روحانی و مجالست معنوی ست همواره از شمائل یکجهتی و یگانگی

شمارند حق سبحانه و تعالی آن نقادهٔ خاندان اصطفا و ارتضا و خلاصهٔ دودمان اجتبا و اعتلا را

از مکاره و مکائد آخر الزمان محفوظ و مصون داشته بتائیدات غیب الغیب مؤید و مشید دارا

نامهٔ حضرت شاهنشاهی بوالی ولایت کاشغر ایزد جهان آرای را ستایش

و آفرین که نزهتگاه عالم را بفروغ آگهی مردم پذیرایے نور گردانید و این

شگرف انجمن را بلوامع داد و دهی فرمان روایان والا شکوه آسودگی کرامت فرمود

آئین آگاه دلان بیدار بخت آن تواند بود که شناسای مهین بخششهای الهی شده و سجود

نیایش بدرگاه داور بیهمال نمایند و بگزیدگے اندیشه و سنجیدگے کردار سپاس گزاری را

اساس نهند و سرآمد کارهاے شایسته آنکه چراغ قدردانی افروخته باندازه آن دوستی

و خیرسگالی بجا آورند بنابران چشمداشت از آن نقادهٔ دودمان عز و علا و عضادهٔ خاندان

مجد و اعتلا آنست که نظر بر وفور عنایت ایزدی که در بارهٔ این نیازمند عتبهٔ کبریایت و

سلاطین روزگار و اورنگ نشینان زمان سلسله جنبان مصادقت و یکجهتی شده همواره

بارسال رسل و رسائل بهجت پیرایے خاطر مقدس میگردند آن گوهر اکلیل سعادت

باوجود چندین روابط بیشتر از همه طریق مراسلت کشاده چهره آرایے خوب کرداری

شوند خصوصاً که گلستان همیشه بهار کشمیر در حوزهٔ تصرف اولیای دولت قاهره درآمده

و قرب مسافت دست داده باشد راه شگفته یکدهٔ محبت و یگانگی کشوده از نفائس

هندوستان که مجمع هفت اقلیم ست هرچه خواهش باشد بیحجابانه استدعا نمایند و ما را استظهار

مستزگ دانسته جویبار یکجهتی را سیراب سازند و درین هنگام که عرصهٔ دلپذیر کشمیر مورد رایات

گیتی کشا شد چنان بمسامع اقدس رسانیدند که در پیشین زمان سعادت منشی و ریحوتمنت
شاه محمد را برسم رسالت فرستاده بودند باعث مزید عاطفت ضمیر آسمان پیوند شد چون در ینولا
از حوادث زده از راه حجاز بدرگاه مقدس آمد نوازش کرده روانه فرمودیم تا جلایل مکارم
و جزایل عاطفت ما دلنشین آن قرة العین سلطنت گرداند و دیگر چنان به پیشگاه باطن قدسی پرتو
میدهد که یکی از طرز دانان محفل همایون را بایلچی گری خارخصت فرمائیم انچه مصلحت دید
آن دوحه دودمان اجلالی باشد بموقف ابلاغ رسانند و از انجا که وقوف بر احوال نامانیان
شمع افروز دیده دربینست همواره جویای سوانح اقالیم بوده از آن نسخه دانش افزا دستان
میخواهیم مدتی ست کز آنجا خبر منقح در میان نیست انچه از اوضاع آن ناحیه معلوم
شده باشد به تفصیل بهتر زده کلک اختصاص گردانند که فرمانروای گیتی دبا کم
آویزش دارد و روش پابانی و معدلت پژوهی بر چه حال ست و از دانایان
حکمت اندوز تجربه کار و جنگجویان نفس و فنون که امروز دران ولایت بزم افاضت
گرم دارند چه کسانند و بر چه کیش اند و از نادره کاران هنرپرور و صنعتهای غرائب
بخش کدام غازه شهرت بر روی کار دارد و بجهت آنکه برخی از سخنان دل آویز در
زبانی نیز گذارش نماید معتمد الخواص ابراهیم را فرستادیم و فا حاکه از باز رگانان جهان نورد
و به این عتبه اقبال باز گشت و اراده دارد خبرخاه می کند زیاده چه نویسد والسلام

نامه حضرت شاهنشاهی به شرفای گرام مکه معظمه منوره صانهما الله تعالی
عن ذمائم الانفس والآفاق الحمد لله وکفی وسلام علی المجتبی المصطفی و
علی عباده الذین اصطفی سیما علی معشر الشرفا الحنفا چون همگی توجه اشرف اقدس
مصروف برآنست که طوائف انام از خواص و عوام و کافه برایا و سائر رعایا که ودائع

بدائع حضرت منعم اندجابت نعماده مرفه الحال و فسیح البال بوده در ادای مراسم عبادت ولوازم طاعت مواظبت نمایند و بوجهی من الوجوه دست تسلط و تعدی ابنای روزگار بحال خلق الله خصوصا عجزه و فقرا دراز نگردد و خلائق بقدر میسور بوسیله جمیله از عوائد نعم وافره که بعنایت الهی تقسیم آن مفوض بما شده محظوظ و متلذذ باشند سیما ساکنان آن خیر البلاد و متوطنان آن احسن البقاع علی الخصوص زمره منتسبان خاصه آن موقف مقدس که محل ورود جنود ملائک و غایت مقصد و مقصود صدر نشینان متکئین فیها علی الارائک است مشمول فیوض و عواطف ما باشند بناء علی هذا قرار یافته که هر سال یکی از ملازمان درگاه خلائق پناه را که بمزید حسن ظن متصف بوده باشد میر حاج ساخته ادرارات و انعامات از نقود و اجناس بقدر تفاوت درجات و تناسب طبقات میفرستاده باشیم چون در شهر تسع و ثمانین و تسعمائه بعضی گمراهان قدم از جاده اطاعت بیرون نهاده طریق بغی پیموده بودند و باعث تفرقه خاطر عباد الله گشته بنا بران بجهت دفع و رفع فتنه باغیه و تخلیص عجزه از مکائد اشرار متوجه صوبه ممالک پنجاب و کابل شده بودیم بتائیدات الهی و توفیقات نامتناهی با عساکر بسیار و اقبال بیشمار تا کابل سیر دلکشا شد و روزی چند کابل مخیم سرادقات عز و جلال گشت الحمد لله که تادیب و تنبیه مخالفان باحسن طریق کرده شد و هر کس هر جا که بخبث باطن و قبح سریرت خود خیال فتنه کرده بود بمکتم عدم رفت محمد وا بمقتضای مراحم ذاتیه و مراسم جبلیه عفو جرائم محمد حکیم میرزا نموده کابل را باو عنایت فرمودیم بشرطیکه در احیای مراسم شریعت غرا مساعی جمیله نماید و در ترفیه احوال عباد الله نهایت جد و جهد بجا آورد و از انجا مراجعت فرموده دار الخلافه العالیه مستقر رایات ظفر آیات شد و بواسطه کثرت وشتابت این طائفه باغیه در سال مذکور از ارسال خیرات مبرات حرمان دست داد امید که من بعد

قضاتی اثمعنی نشود و دیگر مصحوب شیخ عبد النبی و مخدوم الملک و حکیم الملک جد اجد اسواری
مبلغی که در طومار مرقوم شده بود که بشرفای عظام و قضات کرام و بعضی مصارف شریفه دیگر
بی مشارکت احدی بالسر و الکتمان رسانند باید که تفصیل آن مبلغ بکیفیتی که بمشار الیهم رسانیده باشند
بمهر شرفا و قضات نویسانیده فرستند که ملاحظه نموده شود و چون حکم شده بود که بعضی از
اشیای غریبه و نفیسه که در نظر آید و مبلغ وافی مانند بعضی مبلغ معهود را صرف آن کرده ابتیاع
خواهند نمود بنابران تعیین آن مبلغ نشده دیگر چنان بمسامع علیه رسید که بعضی اشرار فجار
نسبت فضائل مآب کمالات اکتساب شیخ معین الدین محمد هاشمی شیرازی بمقتضای
بغض و عداوت و حسد تهمتی کرده در مقام ایذا و اهانت مشار الیه شده بودند و دران اثنا
مذکور نموده بودند که در رساله که بنام نامی مامور شیخ ساخته فرستاده بود بعضی سخنان که
موافق شریعت اطهر و موافق ملت اظهر نبوده مندرج بود و مخفی و محتجب نباشد که آن محض
افترا و بهتان و عین کذب و طغیان بود نعوذ بالله من شرور انفسهم اصلا و قطعا از
مشار الیه امری و حرفی که مخالف معقول و منقول بوده باشد بسمع اشرف اقدس نرسیده و
ازان باز که بعتبه بوسی مشرف شده بغیر از صلاح و تقوی و اتباع شریعت محمد مصطفی صلی الله
علیه و آله و سلم امری دیگر معلوم خاطر اقدس نشده باید که آن شرذمه فجره و حسده مرده را تنبیه
و تادیب نمایند و مشار الیه را از دست ظلم و ستم اهل فتنه و فساد نجات بخشند و عجب از بعضی
ناقصان که این افتراهای صریح که بلهٔ و صبیان تصدیق نه نمایند اصغا
نموده در صدد آزار این نوع مردم می شوند باید که امثال این مردم
را از ان امکنه شریفه بیرون آورده راه ندهند و خاطر اشرف مارا
متوجه انتظام احوال ستوده مآل خود دانسته دران بقعهٔ قدسیه بادعیهٔ ماثوره

استقبال نموده تا هنگام ملاقات حقایق احوال و سوانح ایام را بنوشته باشند که هر آینه
باعث مزید توجه عالی خواهد بود والسلام مفاوضه حضرت شاهنشاهی بدالمایان فرنگ
سپاس بقیاس نثار بارگاه پادشاه حقیقی که مملکتش مصون از صدمهٔ زوال ست و
سلطنتش مامون از لطمهٔ انتقال فضائی بدیع تمامی زمین و آسمان گوشه ایست
از اقطاع ابداع او و بیدای ناپیدای لامکان قطعه ایست از جهان اختراع او مدبری
که انتظام عالم و نظام بنی آدم بهوشیاری عقل پادشاهان عدالت پیشه و پایمردی عدل
شهریاران نصفت اندیشه منوط و مربوط ساخته مقدری که برابطهٔ محبت و ضابطهٔ مودت
طنطنهٔ ایتلاف والتیام و دبدبهٔ امتزاج و استیناس در افراد کائنات و انواع مکونات
انداخته و درود نامحدود و هدیهٔ ارواح طیبه معاشر انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة
والسلام که سالکان اصوب طرق و هادیان اصلح سبل اند عموماً و خصوصاً بعد بر ضمائر ارباب
بصائر که مقتبس از انوار ولایت و متجلی از اشعهٔ حکمت و درایت اند مخفی و محتجب نیست که
درین عالم ناسوت که مرآت عالم لاهوت ست هیچ چیزی بر محبت فائق نیست و هیچ امری
چون مودت لائق نے چه بدان صلاح عالم و نظام کون را برتود و تالف نهاده اند و در
هر دلی که آفتاب محبت پرتو انداز د جهان جان و عالم روح روان از ظلمت بشری می پردازد
فکیف وقتیکه در سلاطین که صلاح این طائفه صلاح عالم و عالمیان ست متحقق شود بنا
علی هذا همگی همت عالی نهمت بآن مصروف ست که روابط محبت و داد و ضوابط ارتباط و
اتحاد میان عباد الله موکد و مشید باشد سیما در طائفهٔ علیهٔ ملوک که بمزید عنایت الٰهی شرف
اختصاص دارند خصوصاً بآن سلطنت مآب خلافت قباب مورد تجلیات معنوی محی مراسم
صیسوی الغنی عن التعریف والتوصیف که تفوق نسبت بوساطت همسائگی متحقق ست

ورعایت حقوق جوار ومحبت بآن عمدهٔ سلاطین نامدار محقق وموکد وازاشرف مقتضیات
محبت جانی واکمل موجبات مودت روحانی تالف صوری وتانس ظاهری ست چون
بواسطه موانع عظمی وبواعث کبری احراز مشاهدهٔ جسمانی درپردهٔ توقف می ماند مادامے که خلف
آن شرف تواند شد ارسال رسل ورسائل ست که ارباب فطنت وذکا آنرا قائم مقام مکالمه
ونائب مناب مجاوبه میدانند امید که علے التواتر والتوالی ابواب رسل ورسائل ازجانبین
مفتوح باشد وسوانح احوال ولطائف آمال ازطرفین مبین ومنشرح گردد برضمیر منیر دانش
خواهد بود که باتفاق جمیع ارباب ملل ونحل واصحاب دین ودول نشاتین دینی و
دنیوی وعالم صوری ومعنوی مشخص ومعین ومدلل ومبرهن ست که نشاء صوری
دنیوی دربرابر نشاء معنوی اخروی چه قدر دارد وعقلای روزگار وکبرای هر دیار
در تکمیل این حالت فانیهٔ ظاهره چه قدر مساعی جمیله ودواعی جزیله باقدام
میرسانند وخلاصهٔ اعمار وزبدهٔ اوقات را در استحصال مقاصد صوریه بچه طریق صرف
مے سازند ودر مستلذات سریع الزوال ومشتهیات قریب الانتقال چگونه مضمحل
ومنهمک اند الله تعالی ما را بمحض عنایات ازلی وهدایت لم یزلی خود باچندین مشاغل وعوائق
وروابط وعلائق ظاهری درد طلب خود کرامت فرموده وباآنکه ممالک چندین
سلاطین عالی مقدار اوحوزهٔ تصرف ما درآورده وبمقتضاے عقل در انتظام
والتیام این ممالک برنهجی که جمیع رعایا وکافهٔ برایا مرفه الحال ومنشرح البال باشند
سعی باید نمود وتوجه برین باید داشت اما الحمد لله که استرضای آلهی وشوق ماهو الحق
سرنامهٔ مطالب وفاتحهٔ همه مآرب ست وچون اکثر ابناے روزگار اسیر ربقهٔ
تقلید اند هرکه طریقهٔ آبا واجداد واقارب ومعارف مشاهده مے نمایند بے آنکه تامل

در دلایل و براهین نماید آن کیش که در اهل آن نشو و نما یافته اختیار میکنند و از شرف تحقیق که
علت غائی ایجاد عقل ست محروم میمانند بنابران در اوقات طیبه با دانایان جمیع ادیان
صحبت داشته از کلمات نفیسه و مقاصد عالیه هر کدام مستفید و مستفیض می شویم چون تباین السن
و تغایر لغات در میان ست لائق آنکه بارسال این طور کسیکه آن مطالب عالیه
با حسن عبارت خاطر نشان کند مسرور سازند و بسمع همایون رسیده که کتب سماوی مثل توریت
و انجیل و زبور بزبان عربی و فارسی در آورده اند اگر آن کتب مترجم با غیر آن که نفع آن
عام و فائده آن تام باشد دران ولایت بوده باشد فرستند درینولا بجهت تاکید مراسم
وداد و تشیید مبانی اتحاد و سیادت آب فضائل اکتساب صادق العقیدة والاخلاص سید
مظفر را که بمزید التفات و عنایت سرفراز و مخصوص بوده فرستادیم سخنے چند بالمشافهه خواهد
گفت اعتماد نمایند و همواره ابواب مکاتبات و مراسلات را مفتوح دارند والسلام
علے من اتبع الهدے ۲۰ شهر ربیع الاول سنه نهصد و نود نگاشته شد

نشان حضرت شاهنشاهی بجوان بخت والا نژاد شاهزاده مراد در وقت
مراجعت از کشمیر فرزند سعادتمند برخوردار قرة باصره دولت و اقبال غرة ناصیه
عظمت و جلال درة التاج فرخی و فیروزمندی واسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی
صاحب السداد والرشاد شاهزاده مراد بلطف روز افزون شاهنشاهی و مراحم از حد
بیرون ظل الهی اختصاص یافته بداند شکر ایزد جهان آرائی را که یورش عرصه دلکشای کشمیر
خاطرخواه بانجام رسید و مخالفان دولت قاهره بجزای خود رسیدند و آن گلستان
همیشه بهار از خس و خاشاک اهل فتنه و فساد پاک شد از آغاز اورنگ آرائے
هستی و عنفوان تخت نشینی و معدلت روائے ما هوشمندان آگاه دل اند کے

بقلاوزی بخت بیدار توانند پی برد که حضرت دادار جان بخش خرد آفرین چگونه مرحمتهای بزرگ و لطفهای شگرف که در حوصلهٔ روزگار در نیاید بما عنایت فرموده است و مجددا آنچه از جلائل عنایات آلهی و جزائل عطایای نامتناهی که درین یورش نسبت باین نیازمند درگاه آلهی بظهور آمد شکر آن بکدام زبان گفته آید که شرح شمهٔ ازان در وسعت آباد دل نگنجد و هرگاه چنین باشد اندکی از بسیار آن در دفترها کجا گنجایش داشته باشد لیکن رسمی ست سنجیده و روشی ست پسندیده که بزرگان خدا اندکی از عطایای آلهی برای مخلصان درگاه و هواخواهان دولت میگویند تا اولا بقدر خود ها شکرانهٔ این مواهب والا نمایند و ثانیا چراغی در راه تاریک سرگردان بادیهٔ ضلالت افروخته بشاهراه عقیدت و اخلاص رهبری فرمایند از انجمله آنکه در دوازدهم ماه فرداد آلهی سنه سی و هفت که عین اشتداد برسات و طغیان باد و باران بود بر نهجی که کهن سالان ولایت پنجاب کمتر ازین قسم باران درین حدود نشان میدادند بمحض القای ربانی و الهام یزدانی عزیمت کشمیر بخاطر جهان کشا افتاده نهضت فرمودیم با وجود آنکه جمیع اولیای دولت را مرضی نبود و آنها که بمزید عنایات اختصاص داشته رخصت سخن کردند در بارگاه اعلی خاقانی ما داشتند بروشی که سخن سرایان مزاجدان بعرض رسانند نا ملایمی هوا و فراوانی باران بعرض میرسانیدند چون رهنمای این کار شگرف ایزد جهان آرا بود بمسامع قبول نیفتاد و بتاریخ مذکور توجه فرمودیم و از بدائع عجیبه آنکه در همین روز دولت افروز که رایات اقبال از لاهور نهضت فرمود در همان تاریخ گل بخت برگشته مراد از باد و گار رنابکار قرابت میرزا یوسف خان بعضی از اوباش کشمیر اتفاق نموده بغی در زیده مایهٔ فتنه و فساد شد و از غرائب عظیمه آنکه در همان روز که بکشتی نشسته از دریای لاهور عبور میفرمودیم ملهم غیبی بزبان گوهر بار ما

داد که از باریافتهای مجلس معلی ناگهان پرسیده شد که این بیت از کیست و در حق کدام کل بیمغز

گفته شده است شعر کلاه خسروی و تاج شاهی ٭ بهر کل کی رسد حاشا و کلا ٭

رایات اقبال چند منزل رفته بود که خبر طغیان آن کل سرگشته رسید دانسته شد که

مشیت ایزدی درین بر آمدن آنست که سزای آن بدکردار داده شکر الهی بجا آورده شود

درین کار اهتمام رفت مخلصان را پایهٔ اخلاص افزود و گمراهان بی اخلاص را اخلاص

پدید آمد و از امور عجیبه آنکه درین هنگام که خبر شورش کشمیر و بیراهی آن بیدولتان

مخذول العاقبة رسید ایزد بیچون بزبان ما آورده که ادرا از همان لشکر او جمعی وقت یافته

خوار و زشت انجام ۱۲

بجهنم آباد خواهند فرستاد و غریب تر آنکه فرمودیم که ظهور این توفیق شایسته در بر آمدن نیر نورانی

سهیل یمانی خواهد بود و این بیت بر زبان مقدس آمد فرد ولد الزناست حاسد منم

آنکه طالع من ٭ ولد الزنا کش آمد چو ستارهٔ یمانی ٭ مکرر فرمودیم همین که سهیل یمانی

طلوع نماید آن کم اصل را سزای ایش داده خواهد شد مادر او چون از لولیان ست

در اصل خطائی رفته است که چنین نابایستگیها سر میزند و نزدیک بر آمدن آن ستارهٔ

ای اصل او ۱۲

اقبال بعضی افغانان اخلاص اندیش که در سلک مخالفان منسلک بودند باتفاق بعضی کمان

حقیقت کیش که هم از ان گروه بودند دوش آن مخذول را از بار گران سر کل بیمغز او

نجات دادند و از عطیات الهی آنکه چنان بر زبان داده بودیم که از آغاز فساد تا بگو عدم

فرو رفتن او کمتر از دو ماه و زیاده از چهل روز نخواهد کشید چون اهل محاسبه حساب کردند پنجاه

و یک روز مدت فتنهٔ او گشته چه در دوازدهم مرداد الهی سنه سی و هفت روز آغاز بیدولتی او بود

و سه شنبه سی و یکم شهریور زمان فرو رفتن او بهاویهٔ نیستی ست چون کشمیر مستقر رایات دولت گشت

آغاز اشتداد زمستان بود قریب یکماه برای آسودگی رعایای آن دیار توقف واقع شد درین اثنا بزبان

الهام ترجمان می گذشت کرچه خوش باشد که در هنگام نهضت بجانب هندوستان چون عساکر گردون مآثر از پگلی بگذرد و درانوقت برف بارد تا هندوستانیان که داخل معسکر اقبال اند و باریدن برف ندیده اند محظوظ و مسرور گردند و هم آسیبی از کثرت برودت بآن گرم سیران نرسد چه گذشت پگلی جائیست که هم روی بکشمیر دارد و هم جانبی بهندوستان بنازم لطف پروردگار خود را که چگونه عنایتها میکند همان زمان که ما بدولت بعد از یکماه ازین سخن از پگلی گذشته بودیم که در اثنای راه برف باریدن گرفت و دران روز دو سه دفعه برف بارید و سر مینائی اهل غوایت شد مراسم سپاس آلهی را چگونه توانم ادا کرد و بعد از مورد چند الطاف آلهی ببدرقهٔ اقبال ایزدی نوزدهم دی ماه آلهی بلاهور نزول اجلال واقع شد چون مهمات این حدود بعنایت آلهی انجام یافته بخاطر اقدس چنان میرسد که چون کافهٔ خلائق هندوستان که خو کرده دیدار نوربخش ما بوده اند مدتیست که محروم اند برای خرسندی آنها پیشتر از نوروز عالم افروز که دو ماه و چیزی مانده بود بتوفیق ایزدی متوجه هندوستان شویم دگاهی بخاطر الهام پرور چنان میرسد که بعد از فراغ جشن نوروزی اندیشهٔ ممالک کشا از کمون بطون بمنصهٔ ظهور آید باید که شکرانه این مواهب عظمی بجا آورده مسرت پیرائی خاطر گرد و منشور حضرت شاهنشاهی بخانخانان سپه سالار ولد محمد بیرم خان در واقعهٔ راجه بیربر اعتضاد و خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی فص خاتم شجاعت و بختیاری آب گوهر حقیقت و جانسپاری سیف مسلول بازوی شاهنشاهی رمح مصقول معرکهٔ دشمن گاهی طراز آستین ابهت و اجلال گوهر سریر دولت و اقبال مخزن اسرار خلیفهٔ آلهی مجمع اطوار خداوانی و هواخواهی مقدمة الجیش معارک جهان ستانی تقدمة الجیش محافل کامبخشی و کامرانی مونس وحدت سرای حضور محرم خاص الخاص سرائر سرور رفیق طریق دار الملک دانائی

حریف رحیق بیت المعمور دلکشائی خلف الصدق اعاظم واعالی واسطة العقد مفاخر ومعالی
مطرح انظار عنایت مورد اعطاف قدسی سرایت قدوهٔ خوانین بلند مکان عمده مریدان
سعادت نشان یار وفادار فرزند برخوردار مبارز الدین خانخانان سپه‌سالار به معمول
شرائف عواطف سلطانی ووفور جلائل مراحم جهانبانی عز افتخار وشرف استظهار یافته
بداند که درین ایام عیش ونشاط وهنگام جشن وانبساط که اسباب خرمی آماده وابواب
بیغمی گشاده از هر طرف نوید فتح ونصرت بگوش الهام نیوش میرسید بحسب تقدیر چشم زخمے
بلشکر فیروزی اثر که بجهت تسخیر ولایت سواد بجور تعین شده بود رسید با وجود آنکه تمام
ولایت مذکور در حوزهٔ تصرف درآمده بود وافاغنهٔ ملاعنه در خلال جبال مختفے ومتواری
بودند وروس لشکر بے ملاحظه حزم وتدبیر تعاقب میکنند واکثر آن مخذولان را
بقتل ونهب رسانیده متوجه آستان بوسی میشوند چون امرے از پردهٔ غیب
ظاهر شدنے بود زمام احتیاط از دست دانایان لشکر رفته در شعاب صعاب بیوقت
گران بار روان میشوند وتوزک از انتظام مے افتد واز اطراف کتل آن ناعاقبت اندیشان
بقدر دست درازی مے کنند مردم سراسیمه شده راه را از دست داده جمعے کثیر
از کوه مے افتد درین اثنا عمدهٔ محرمان راز زبدهٔ مصاحبان دمساز صاحب فطرت
عالی عنوان مثال بیمثالی نقاوهٔ مقربان درگاه خلاصهٔ ملازمان هواخواه انجمن آرای
حریم پادشاهی باریک بین وقائق آگاهی همدم دلکشاے مجلس خاص محرم خلوتسرای وفا
واخلاص رنگ آمیز رموز عشق ومحبت نخلبند حدائق خلوص صدق وعقیدت طالب
بیقرار راه حقیقت طلبی وحق جوئی عاشق اطوار حق گزاری وحق گوئی النقشبند طراز
معنی آفرینی نکته پیوند بساط همزبانی وهمنشینی دقیقه یاب سرائر سلطانی رمزشناس

عالم فراجدائی گره کشای خاطر مشکل پسند صیقل نمای ضمیر آسمان پیوند سر حلقه دائره
نکته سازان سر دفتر انجمن سخن پردازان جلیس مجلس انس انیس خلوت قدس مصاحب
دانشور راجه بیربر که خود را در محبت ما درباخته بود و پیش از فدا شدن در راه اخلاص ما
فدا ساخته با وجود تعلق دنیوی کمال بی تعلقی داشت و با گرفتاری ظاهری سراسر رقم
آزادگی می نگاشت ناگهان ازین جهان فانی و خاکدان ظلمانی رخت اقامت بربست
و قالب عنصری او در هم شکست و سلوک براهی که همه را ناگزیرست اختیار نمود و بجلباب
اختفا و نقاب عدم تحقق محتجب گردید ازین واقعهٔ جان فرسای و حادثهٔ اندوه افزای
عیش محفل سپهر مشاکل منغص و مکدر شد و خاطر دریا مقاطر غبار آلوده گردید اگرچه معراج
گرم روان شاهراه وفا و وفاق آنست که در کار قبله گاه خود جان نثاری و جان سپاری
نمایند لیکن چشم داشت آن بود که در خدمات بلند و تردداتِ ارجمند انچه معنی بظهور رسد از حدوث
این مصیبت اتفاقی ملالت تمام روی داد و اقسام حزن و اندوه پیرامون خاطر اقدس گشت
افسوس هزار افسوس که بادهٔ این خمخانهٔ درد آلود ست و نبات این شکرستان
هلاهل اندود عالم سرابی ست تشنه فریب و منزلیست پر فراز و نشیب مستی این بزم را در پی
خماری ست و عاقبت این سودا را در سر بخاری بواسطهٔ بعضی موانع که آمدن ایلچی و مردم
بیگانه باشد نگذاشت که خود متوجه شده نعش او را بچشم صورت هم می دیدیم و آن عطوفت
و مهربانیها که ما را با او بود ظاهر می فرمودیم تا ارباب ظاهر را حالت عنایت و التفات ما ظاهر
شد که تا کسی که در راه ما با خلاص و عقیدت رفته ما او را چه قدر میخواهیم اگرچه بدیدهٔ
بصیرت این منظور شده خاطر نشان ارباب معنی شده است اما چون بعوام کار داریم
این گره در دل ماند شعر کدام دل که ازین واقعه جگر خون نیست

کدام دیده گزین حادثه جگر خون نیست ٭ این توده خاک گذشتنی وگذاشتنی ست واین تیره مغاک پر کردنی وانباشتنی پیوندها همه بریدنی ست وخوابها همه کشیدنی اگرچه همیشه خیال آن مسافر راه عدم ورپیش نظر والاحاضرست وبدائع شمائل آن مجاور عالم قدم بحضور اقدس ظاهر واز شکستن کالبد خاکی وپنهان شدن شبح سیمابی معلوم که در نظر دوربین وخرد حقیقت گزین چه تفاوت خواهد بود اما نظر بعالم بشریت که اقتضاے ترکیب عناصر وموالیدست از جدائی ظاهری آن عدیم المثال آثار تالم وتحسر عظیم در شهرستان باطن راه یافته که عبارت در تعبیر آن حالت کوتاه است واشارت نیز بعبد کوتاهی عذر خواه لیکن بدیدهٔ بسیرت وباصرهٔ بصیرت مشهودست که آنچه از کتم عدم بوجود می آید واز طارهٔ وجود باز بعدم میرود بارادهٔ متکفل نظام کل ست خموشیدن بر از خروشیدن ست وآرمیدن باز جوشیدن درین صورت بغیر از رضا بقضای آلهی وتسلیم بتقدیر ازلی مسلکی قویم ومنهجی مستقیم نیست باید که آن رکن السلطنة نیز راه مصابرت پیش گرفته از ارادهٔ خود گذشته بارادهٔ الٰهی سازد وبقیه انفاس نفیسه صرف مرضیات واجب تعالی نماید ولمحه بی فکر حق شناسی وذکر حق جوئی نباشد خود میداند جمعی که از قید تقلید نجات یافته بسر منزل تحقیق پی می برند در هر زمانی کمیاب وعزیز الوجود واند فرض وقت آنکه باداى وظائف شکر این عطیه عظمی که از مشرب عذب تحقیق بهرهٔ وافی دارد اشتغال نموده وجود باجود ما را غنیمت کبری شمرد وخیال کند که دران زمان که آن بشیر وقافلهٔ فنا محمل اقامت ازین سرای عنا بربند دآن یار وفادار قدوهٔ محرمان راز بوده است واو را دران وقت از جلائل غنائم الٰهی میداند مستقیم الحال خود ملاحظه نماید که غنیمت بودن او درچه درجه خواهد بود وحق سبحانه وتعالی او را بسایهٔ دولت ابد پیوند ما برخوردار گرداناد وما را بر تارک سعادت وکامگار بالجمله بعد از سنوح این سانحه

غربیه بجهت تدارک و تلافی عمدة الملک راجه تودرمل را با جنود ولانگ و فوج تعیین فرمودیم

شار الیه از روی کمال تدبر و تهور در اندک فرصتی تنبیه بر اصل نموده آن ملک را در حوزهٔ

تسخیر در آورد و المنة لله که خاطر از مهام این حدود بالکل فارغ شد انشاء الله تعالی درین نزدیکی

دار الخلافة العالیه مخیم سرادقات اقبال خواهد شد درینولا که خاطر اشرف متوزع بود عرضداشت

آن رکن السلطنة رسید چون از مطاوی آن شمائم ارادت و صفا فائح و از فحاوی آن نسائم عبودیت

و وفا لائح بود فی الجمله اصغای آن باعث اطمینان و اطفای نوائر ضمیر انور شد انچه درباب

تسخیر دکن بخاطر آورده بتفصیل نوشته بود بوضوح پیوست و همه بشرف تحسین و عز استحسان رسید

از وفور دانش و کمال شجاعت او عنقریب ست که خاطر از صوبهٔ گجرات بطوریکه نوشته

بود جمع نموده تسخیر دکن باحسن وجوه نماید و باسرع اوقات تمام فیلان و نفائس

آن ملک را خود بنظر اشرف اقدس گذراند و آرزوی مرکوز خاطر او بر آید و آنکه درباب

استعفای جرائم گنگا و استدعای فرمان عنایت نشان بنام او و جگنات و شاهم خان

و غیرهم بطرز مسئولی نوشته بود بدرجهٔ تلقی متلقی گروید و مناشیر عالیه مطابق استدعا عز اصدار

یافت و یقین که محالی که بجهت گنگا تعیین خواهد نمود فراخور خدمتگاری و صلاح وقت

خواهد بود و آنکه درباب فرزندان امین خان و جام بیگ و گنگا خیال نموده است اگر خود با

می آمدند اولی و انسب بود بهر حال انچه مقتضای حال باشد بعمل آرد و آنکه درباب فرستادن فیلبانان

اعتمادی التماس نموده بود بمسامع قبول رسید و آنکه در وادی فرستادن شیخ ابراهیم سیکریوال

بصوبهٔ گجرات استدعا نموده بود معلوم آن اعتضاد الملک ست که در وقتیکه بدولت و اقبال

بدار الخلافة العالیه نزول اجلال و ارتحال فرمایم تجهیز مهمات زمینداران آنجوانب را با او رجوع میشود و از رفتن او بانجا

انقدر فائده که این خدمات را معطل توان نداشت و آنکه از فرزندان خود نوشته بود که هرگاه

آن اعتماد الخلافه متوجه تسخیر دکن شود ایشان را کجا نگاه دارد و با ملازمت فرزند نسبت او
و فرزندان دلبندان او درین دودمان معلی همچنان نیست که اگر بخدمات حضور مشرف باشند
یک لمحه از پیش نظر دور مانند بی تکلف خاطر اشرف میخواهد که او و فرزندان او همیشه در پیش نظر ما
باشند گوش بر اخبار نهضت رایات نصرت آیات داشته باشد اگر درین زودی معاودت
بمستقر سریر خلافت واقع شود احسن شقوق آنست که فرزندان را بخدمت فرستد و اگر
معلوم شود که چندگاه بسیر و شکار پنجاب مشغولیم چون بُعد مسافت درمیان است در گجرات
و هر جا که خاطر جمع توان داشت در آنجا نگاهداشته متوجه خدمات شود منشور حضرت
شاهنشاهی بخانخانان سپه سالار اعتضاد الممالک العظمی اعتماد الخلافة الکبری
رکن السلطنة القاهرة عضد الدولة الباهرة ذی الخصائل الرضیة والشمائل المرضیة
صاحب الکمالات الصوریة والمعنویة قدوهٔ خوانین بلند مکان یار وفادار فرزند برخوردار
مبارز الدین خانخانان سپه سالار بشمول عواطف شاهنشاهی و وفور مراحم ظل الهی مبتهج
و ممتاز بوده بداند که درین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام که اواخر حوت و اوایل بهار است
و زمان اعتدال لیل و نهار خاطر فیض مآثر را مورد صنوف مسرات تازه و مصدر انواع
لطائف بی اندازه میبابد طراوت و نزاهت آب و هوا باعتدال رسیده و اتسام و اهتزاز
بهارستان نشو و نما بکمال پیوسته کوس نوروزی طنطنهٔ عالم آرائی و جهان افروزی
در گنبد دوار انداخته آفتاب عالمتاب فیض رسان مزاج عناصر و موالید گشته جنبش صبا
جانهای آرمیده را سلسله جنبان شوق آمده طراوت هوا تازگی بخش دلهای ارباب
ذوق شده باد بهاری روح نباتی در قالب حیات نوباوه های عالم آب و گل دمیده
و ابر آذری پای نورسیدگان لشکر بهار را از گرد راه شسته و شوداده صدای آب هزار معنی آبدار

گوش هوش آشنایان دریا دل رساینده آسمانیان را بامرمینیان انظار رحمت و آثار تربیت
تجدید یافته آبای علوی با امهات سفلی اتساق و انتظام تازه گرفته اجسام ارضی با اجرام
سماوی ارتباط والتیام جدید پذیرفته فرد هزار نقش فریبنده میکند ابداع ؛ قوای
نامیه در کارخانهٔ تکوین ؛ زبان سبزه نورس بصومعه داران حلقه زرق وریا بزبان حال
خطاب میکند رباعی زاهد بشگفت گل تو پژمرده هنوز ؛ شد باد روان تو پای
افسرده هنوز ؛ از تابش آفتاب در سینه کوه ؛ صد چشمه بجوشید و تو افسرده هنوز ؛
لب برگ درختان دلکش بغفلت گذاران زاویهٔ تعب و عنا بلسان وقت
این ترانهٔ موزون بیرون داده رباعی خورشید که فیضش گل مقصود دهد ؛ از شاخ
طرب میوهٔ بهبود دهد ؛ در میوه نگاه کن که چون اغصانش ؛ حلوای
تر از آتش بی دود دهد ؛ مشهود و محسوس ارباب دانش و بینش ست که درین
وقت که هنگام رسیدن نیر اعظم ست بنقطهٔ اعتدال ربیعی مقدسان عالم بالا را
باغبار آلودگان خطهٔ خاک چه قدر نظر رافت و رحمت زیاده میگردد و متضرعان
درگاه صمدیت را کدام سجدهٔ نیاز که در ادای شکر این مواهب گوناگون قبول افتد و
کدام سجهٔ خضوع که در موقف کبریا بشرف اصغا رسد بیت نه تنها سجدهٔ سر دمبدم باد ؛
که هر موی تنم در سجده خم باد ؛ درچنین فصل خوش و روزگار آسوده و دلکش که دماغ عالمیان
از روائح معدلت خسروانه معطر و مشام جهانیان از فوائح عدالت پادشاهانه
معنبر ست و اسباب خرمی آماده و ابواب بیغمی بر روی دولت باز گشاده زمانه هر دم مژده فتحی بگوش
بشارت نیوش میرساند و سپهر از روی مهر هر ساعت نوید نصرتی بمسامع مجامع جهانیان می افکند
ایلچی سلطنت پناه عبدالله خان بدرگاه آسمان جاه رسید و اقسام نفائس هدایا

و اصناف تحف بنظر اشرف گذرانید و ارسال انواع کبوتران دیوان بیگی و نسل و نژاد
کبوتران سلطان حسین مرزائی را ضمیمهٔ اسباب یگانگی و یکجهتی ساخت و الحق که مشاهده کبوتران
پری پرواز و آمدن جوانان عشقباز باعث مسرت خاطر اشرف شد خصوصا جبیب
که سرخیل عشقبازان ماوراء النهر بلکه سر دفتر هنر پروازان و هر ست عشقبازی ست که پیش از انکه
زردهٔ بیضه با سفیده بپیوندد در میابد که این کبوتر چند چرخ خواهد زد و قبل از آنکه مربی طبیعت
روح حیوانی در بیضه بی مددگاری روزن در قالب کبوتر در آرد میداند که پروازش
تا کجاست جالینوسی ست در تشریح کبوتر و افلاطونی ست در ادراک هنر نسبهای
شاخ در شاخ کبوتران را بیشتر ازان میداند که نقیب جان انساب طوائف انام را به قول علی
چه نسبت توان کرد که در فن خود بو علی ست عبد الله خان ازانجا که آن
حد و طلب نموده بالکل کبوتران دیوان بیگی وغیره مصحوب میر قریش فرستاده
معلوم نیست که در ماوراء النهر دیگر کبوتران مانده باشد همه به سلامت رسیدند تعریف
و توصیف آنها ازان دور ترست که حمامهٔ خامه در هوای آن بال گشاید و طاوس
نگارین زبان در فضای آن به جلوه در آید **مثنوی** هر پری پیکری بجلوهٔ ناز ؛
راست چون مرغ شوق در پرواز ؛ گرم خو همچو مغز برنایان ؛ دور رو همچو عقل دانایان ؛
ره نوردان آسمان و زمین ؛ دانه چینان خوشهٔ پروین ؛ همه گرم بلند پروازی ؛
از فلک گوی برده در بازی ؛ الحق تا مرغان اولی اجنحه از آشیانهٔ عرش در طیرانند مثل
این کبوتران از کبوترخانه هیچ عشقبازی نپریده و کبوتران نامی روزگار در هوای
برابری این کبوتران چرخ کنان و معلق زنان بال مساوات نمی توانند کشود اگرچه آن
یار وفادار بحسب ظاهری از شرف مجالست و دولت خدمت مهجور و محروم ست

و این صفت ملائک است در قرآن مجید آمده ۱۲ اس شد معلق زدن سر زیر و پا بالا کردن و در هوا از گونه گشتن کبوتر هندی بازی کهیلنا ۱۲

اما همیشه در همه حال بتخصیص زمان فرح و انبساط منظور نظر خورشید مآثر بوده یاد آن رکن سلطنت
بیش میفرمائیم و در روزیکه کبوتران مذکور از نظر اشرف میگذشت و خاطر ملکوت ناظر از
مشاهدهٔ آنها منبسط و فرحناک شده بود آن اعتضاد الممالک العظمی و هنرهای او را درین کار
بسیار یاد میفرمودیم در خلال این حال توهمی بخاطر پری نژادان زیرک نهاد مذکور رسید
بزبان بیزبانی التماس گزارش پیغامهای خود نمودند ایجاباً للملتمسانهم رقمزدهٔ کلک
جواهر سلک میشود که جمیع سرداران کبوتر خیل سلامها و پیغامها میرسانند بیت
هرکه منظور شد سلیمان را ۞ چون نداند زبان مرغان را ۞ خصوصاً آن پیر سال
جوان عمل یعنی پرنگار پرکار بیبدل سلامیکه دلهای ارباب عشق را بچرخ آرد دل
آرمیده خاطران آسوده دل را در حرکت و بازی آورد میرساند و ابلاغ مینماید که چون
قائد دولت و اقبال بمقتضای خلوص عقیدت و صفای طویت بوسیلهٔ دعاهای
سحری ترحم بر احوال ما نموده بمساعدت تائید آسمانی بدرگاه گیتی پناه جهانبانی که خدا
اساس و قدر شناس ست رسانیده غلغلهٔ شوق جوانی در کاخ دماغ این آرزومند انداخته
زندگانی تازه و کامرانی بی اندازه مرحمت فرموده است ملتمس از هواخواهان درگاه و دولتخواهان
بارگاه خصوصاً ازان عشق اندیش خداکیش که از عمده مریدان و زبدهٔ معتقدان این پادشاه
عالم پناه است آنست که برفرد آیا حسن طلبی در باب منتسبان خاندان ما کنند و سنگ تفرقه در جمعیت
قبیلهٔ جمیلهٔ ما نیندازد که منتهای آرزوی جماعت ما آنست که بتوفیق الهی در ملازمت حضرت
ظل الهی باظهار شرائف لطائف و ابراز انواع هنر و اصناف شعبده تدارک و تلافی
عمر گذشتهٔ خود نمائیم دیگر سلالهٔ خاندان لطافت و نقاوهٔ دودمان دولت رافع
الملال واندهی یعنی پیر صورت جوان سیرت سبز کهی که در جنت بواسطه مشهور

فی الاکناف والاطراف المستغنی عن الاوصاف سر بسرست سلام عشق الیتام بیان
ومیگوید که بعد از آرزوی بسیار و درازی روزگار بسعادت آستان بوسی مستسعد شده
زلیخا وار بهوای جوانی در سر افتاده است میخواهد که با فرزندان و ابنا در ملازمت بوده
خدمات پسندیده که مورث انشراح خاطر و ارتیاح باطن وظاهر گردد بظهور آرد اگرچه عمری
بمعشوقی نام بر آورده بود اما الحمد لله که آخر بعاشقی این چنین معشوقی سرفراز گشت چشمداشت
از سائر عاشقان و طالبان درگاه خصوصًا ازان پیشوای ارباب طلب آنست که
سر ارادت در دامن صبوری پیچیده اجازت هوا و هوس که در مجلس بساط انبساط ما
خلل پذیر باشند ندهد همان بهتر که بسوز هجر بسازد و با احوال ما نپردازد دیگر سرخیل ناموران
یعنی کلته پر اگرچه نام ماوراء النهر یانه دارد اما خراسانی نژاد ست
و سرخیل معتبر کم پر اگرچه بنام کم پر ست اما سرفراز بلند پرواز ست زبان حال
او باین بیت مترنم ست **بیت** هر که سبکسار سبک خیزتر ⁂ مرغ سبک پر بپرد تیزتر ⁂
و سر نامداران مشعل کلاه که در بالا روی از شعله کم نیست و بشوق آستان بوسی
سرگرم ست و آن بسیرت مردم یعنی سیه دُم نگردد و دل عشقبازان ست که
درپی اوست و آن لعبتی پر نگار یعنی ماده گناره وار که زره بالش باد از خلخال لیلی میدهد و
بزنجیر جنون در پای عشقبازان می اندازند و سائر کبوتران نامدار خوش سخن نیک رخسار
که باصالت نسب و شرافت حسب اتصاف دارند برخی از انها با پر نگار اتفاق دارند
و طائفه با سبز کهی متفق اند و بالجمله چون هر پری زبان حال کبوتران فارغ بال ست تمام
این کهن سالان نو رسیده بهزار زبان توقع از انصاف آن اعتضاد الممالک
دارند که مادام که ما با ابنا و عشائر و تمام قبائل خود در پیرانه سر با آستان ملک آشیان

که بام دولت و کاخ رفعت ماست مشرف شدیم هنرهای خود نمائیم و شوقها را در پرواز
بیاریم جمعیت ما را متفرق نسازند و پروین ما را بنات النعش نکنند و قبائل کبوتران
بتمام استدعا می نمایند که اگر کسی به نیت تیغ میرفته باشد دعای ما را بکبوتران حرم
که بر گرد کعبه پرواز دارند نویسند دیگر چون آن اعتماد الخلافه را مهمان نو در راه است
باید که دران باب کمال اهتمام تقدیم رساند که انشاء الله سبحانه درین صورت کبوتران
خوب باو مرحمت خواهد شد و حصهٔ آن مهمان نواز خواهای نو رسیده عنایت خواهیم فرمود
واگر دران باب تاخیری نماید آنچه آن اعضاد السلطنه در باب خود خیال کرده باشد
ازان کمتر باو مرحمت خواهیم فرمود منشور حضرت شاهنشاهی بحکیم همام در واقعه
جالینوس الزمان حکیم ابو الفتح گیلانی برادر او حکمت مآب فطانت ایاب
حق شناس حقیقت اساس واقف مواقف معارف و معانی سالک مسالک دوربینی
و کاردانی پرده کشای غوامض حکمت الهی نکته دان رموز سفیدی و سیاهی
انیس مجلس خاص جلیس نهانخانهٔ اخلاص نقاوهٔ افاضل انام سلالهٔ اکابر کرام جالینوس
زمان حکیم همام بجلائل توجهات ظل الهی و شرائف تفقدات شاهنشاهی مستظهر
و مستبشر بوده بداند که درینولا که نهضت رایات آسمان سای و جولان مواکب زمین پیمای
بسیر و شکار و گلگشت ولایت دلپذیر کشمیر که از عطیات مجدده حضرت صمدیت ست باین
نیازمند درگاه کبریا شده بود بعزیمت آنکه دران گلستان همیشه بهار که کارنامهٔ قدرت پروردگار
است نفسی چند بحضور باطن بر آورده صبحی چند جبین نیاز بسجود معبود حقیقی در آن سرزمین بگذارد
الحمد لله که در زمان خوبیهای آن ولایت که گلهای رنگارنگ و میوه های گوناگون مملو و مشحون
بود با شاهزاده های کامگار برخوردار و خلاصهٔ عساکر نصرت شعار از راه شوامخ جبال

که طیور با وجود بال و پر بمشکل از انجا عبور تواند کرد توجه اشرف تصمیم یافت حکم فرمودیم که چندین هزار سنگ تراشان کوه کن و خارا شگافان فرهاد فن بیکدو منزل پیش پیش میرفتند و در تنگنامی کوه و کمر راهها پهنا ور میساختند و قریب یکهزار فیل کوه تمثیل بفراغ بال و وسعت حال میگذشت و دیگر خیل و حشم و سراوقات و خیم از دار الخلافت لاهور تا قریب نیلاب جا بجا و شهر بشهر گذاشته بودیم چون خاطر اشرف از التذاذ روحانی و جسمانی و سیر و سلوک عشرت و کامرانی حظ وافر برداشت عنان بکران عزیمت براه پکلی و دمتور منعطف شد که بپایهٔ فلک پایهٔ خود را بمفارق ساکنان دیار کابل اندازیم و روزی چند بسیر و شکار آن حدود و پردازیم از انجا که بادهٔ عیش این خمخانه را بخونابهٔ غم آمیخته اند و بنای بقاے نگارخانهٔ بنیهٔ انسانی را آب و گل فنا انگیخته در چنین وقتی بناگاه غریب واقعهٔ جانکاه روی نمود که همه عیش را منغص ساخت و عشرتها را تلخ گردانید شرحش آنکه مواکب عالی در حوالی دمتور تا باحسن ابدال رسیده بود که بتاریخ روز مرداد هفتم شهریور ماه آلهی سنه سی و چهار موافق شب پنجشنبه نوزدهم شهر شوال سنه نهصد و نود و هفت بحسب سرنوشت ازلی حکیم نامی و مخلص گرامی قدوهٔ مهرمان اسرار زبدهٔ همنفسان حقیقت گزار دقیقه شناس حقائق معانی حدیقه پیرائے بهارستان نکته دانے نمک ریز مجلس انس ساقی بزمگاه قدس طالب دوام آگاهی محو رضاے بادشاهی بیدار دل شبستان ضمائر هشیار مغز انجمن سرائر مستشار دولت ابد مقرون موتمن سلطنت روز افزون مقرب الحضرة السلطانی حکیم ابو الفتح گیلانے ازین سرای فانی و تنگناے ظلمانی بمرض اسهال ارتحال نمود حسرت فراوان از فراق صوری خود در دل اقدس گذاشت هرچند هیکل عنصری و قالب خاکی او از نظر غائب شده اما شمائل روحانی

خصوصاً ما بر دیده شده عموماً و مراد از مفهوم معانی ۱۲ مولانا حضرت مولوی محمد هادی علی طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

و لطائف ذاتی بخجسته ترین صورتے پیش دید خاطر حاضرست باریک بینان عالم
تقدس مردن نشار فانی راز ادن عالم باقی گفته اند و الحق حقیقت نماے جوهر نفس الامر
شده اند و پیدا است که روح پاک را از گذاشتن ظلمت خانهٔ خاک چه تفاوت و
در واقع بغیر از تغیر منزلی و تبدیل مکانی نیست و نظر بعالم اسباب هم غایت امید حقیقت
شناسان و نهایت آرزوی وفا کیشان همین ست که در قدم قبلهٔ دین و دنیای خود جان سپاری کنند
آن بر وجه اتم وقوع یافت که بحضور اقدس ما وصیت نمود و سپارش آن حکمت مآب کرد و تا نفس
واپسین هشیار بوده حیات مستعار را با آگاه دلی و خبرداری در قدم ما سپرد باید که آن هوشمند
سعادتمند از استماع این واقعه جزع و فزع که از عادات عوام الناس و دابِ دل بستگان عالم صورت
و لباس ست نماید و نظر مستقیم را بلند داشته وقوع آنرا از تقدیرات خداوندی پنداشته
رضا بقضا دهد که همه را همین شاهراه در پیش ست و تحقیق هر کاری و البته بهنگام خویش
و ما غم آن غفران پناه را بیش از و خورده ایم اکنون استدعای طول حیات ما از حضرت
واهب العطایا بر همه چیز تقدیم نماید و از اعاظم متاعب و شدائد مصائب آن که
پیش ازین قصهٔ پرغصه به پانزده روز روز دین کبت و چهارم مرداد ماه آلهی مطابق
سه‌شنبه سوم شوال افادت و افاضت پناه معارف و حقائق دستگاه علامة الزمانے
فهامة الدورانی تذکرهٔ اعاظم حکمای مشائین و تبصرهٔ اکابر قدمای متبحرین مجموعهٔ جامعهٔ
شرائف انسانی فهرست جرائد جلائل ملکات نفسانی مورد بدائع ذو فنونی مظهر کمالات
افلاطونی کشاف معاقد علوم نقاد جواهر محسوس و مفهوم عضد الدوله امیر فتح الله شیرازی
بهمان مرض ازین ظلمتکدهٔ فنا رحلت نمود و این تحسر و تاسف همچنان تازه بود که واقعهٔ
حکیم مغفور پیش آمد چنانچه آن حادثه فراموش شد اما چون همیشه

پیش دیده خاطر قدسی مناظر مثبت ازلی و مظاهر ارادت لم یزلی ست در مقام انقضا
و اصطبار آمد آن حکمت مآب که در جمیع امور تابع رضاے ماست درین واقعه هم
کمال تبعیت اقدس نماید و خاطر اشرف را متوجه انتظام احوال خود داند که درین نزدیکی
عرصه کابل مخیم سرادقات جاه و جلال خواهد شد چون بشرف استلام عتبه عرش مقام
مشرف گردد بانواع تلطفات شاهنشاهی و تفقدات پادشاهی امتیاز خواهد یافت
بیست و هشتم شوال سنه نهصد و نود و هفت کنار سند ساگر نزدیک اٹک بنارس نگارش
یافت فرمان حضرت شاهنشاهی باعظم خان کوکلتاش ولد
شمس الدین محمد خان در هنگامیکه خاطر مقدس منتظر آن بود که بزودترین اوقات
و خوشترین ساعات آمده احراز دولت ملازمت که اکسیر سعادت ست نماید
و مشمول اقسام عواطف شاهنشاهی و مورد انواع تفقدات اعلی خاقانی گردد
خبر رسید که او متوجه زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفا شده است و اهل و عیال و فرزندان
را در ان دریای خونخوار همراه برده است باعث تعجب باشد که مثل او بندهٔ با اخلاص
مستحسن الخدمة چندین حقوق ما را منظور نداشته بے رخصت ما چگونه متوجه این مطلب
میشود و مثل او عاقلی بیرضا شدن والده شریفه خویش که جمیع اهل الله در همه اطوار خصوصا
عبادات سیما طاعات چنین بی استرضای او کاری نکرده اند عبادات و طاعات را ثمر ثواب
ندانسته اند او که طلبگار ثواب شده با چنین بیرضایها چه بخاطر رسانیده است درینباب چه اندیشه
نموده هر چند بنظر تعمق تامل میرود امری که باعث چنین بیراهه رفتن و یکبارگی راه بیوفائی را که در
جمیع انام نکوهیده ترین صفات ست گزیدن باشد بخاطر هیچ یکی از دور بینان بارگاه عزت نمیرسد او
را اراده این مطلب کرد که ما قبول ملتمس او نفرموده ایم فی الواقع اگر شوق آن مکان مقدس دامنگیر همت

شده بود بایستی رخصت طلبید تا مشقت او و اعتبار چندین خطار این راه در آن هیچ گشته
و مثوبات اخروی را آماده شدی چه بخاطر او رسید که در مسلک بیرضائی ما و والده خود
رفته اسباب خسران دنیا و آخرت سرانجام داده میدهد همانا که مغلوب واهمه خویش گشته
خیال باطل بخود راه داده بی مشورت خرد دوربین خود که در زمان تسلط واهمه معزول
بوده در کنج خمول میباشد مرتکب چنین امرے که عقلاً و نقلاً مستحسن نیست شده است
و اگر بارقهٔ جذبهٔ آلهی در رسیده بود و تا رخصت حاصل کردن موسم و وقت میگذشت چه خود
متوجه این سفر شده بایستی که اهل و عیال خویش و فرزندان را همراه نمی برد و عرضداشت
میکرد که مرا شوق دامنگیر شده بود و فرصت اندک استمداد از همت علیای شما نموده متوجه شدم و
اهل و عیال و فرزندان خود را در کنف عاطفت کبری شما سپردم اگر تا آمدن من از سفر محال جاگیر من
بحال دارند که فرزندان قابل اند و میتوانند که در ایام غیبت من سامان و سرانجام ولایت و مملکت
نمایند هر آئینه از آنجا که او را در درگاه ما اعتبار است و خاطر او میخواهم ملتمس او بعز قبول میرسید و اگر
از نشاختگی مدارج علیای عاطفت شاهنشاهی این رای رزین را بخود قرار نمیداد بایستی که
فرزندان و اهل و عیال را بدرگاه فرستاده معروض داشتی که چون آرزوی طواف آن
جای شریف طغیان نموده بود فرزندان را بملازمت فرستاده و درباره هر یکی خود التماس
میکرد یا برافت کبرای ما میگذاشت که این خانه زادان را بملازمت فرستادم بدانچه رای
جهان آرای اقتضا فرماید هر کدام را بنوازش خسروانی عز امتیاز بخشند که هر آئینه صورت
مستحسن خواهد داشت چه بلا پیش آمد و چه در دل گذشت که همه طرق خیر را گذاشت و از آنجا که خدا
مستحسن خاندان آنها علی الخصوص حسبی بخاطر اشرف مرکوز است با وجود چنین اعمال اگر بخاطر
آزاری رسد آن هم زمانے بیش نیست اما بیزارے بهیچ وجه نیست و نمے خواهم

که او آوارهٔ دشت غربت گردد اگر از هزاران عنایت و عاطفت ما یک حصه میدانست
هرگز این اندیشه را بخود راه نمیداد و مطعون خاص و عام نمیشد اکنون هم هیچ نرفته است
بهیچ چیز مقید نشده عزیمت استلام عتبهٔ علیه نماید و از آمدن خویش ما را مسرور سازد و جمعی را که
از فرقت او حالتی دارد که کس مبیناد مرهمی بخاطر آزردهٔ او نهد و خود را از وبال و نکال
صوری و معنوی نجات بخشد و چون همواره بخاطر اقدس بود که ایلچی کاردان پیش سلطان
روم فرستاده مبانی محبت را استحکام دهد اکنون مصمم شده است که متعاقب این منشور
والای عاطفت مصحوب یکی با همراهی همین شخص که این نخل دولت را مبرد تعیین فرمائیم
و همگی همت مصروف آنست که او را که ملازمت نماید چه خوش باشد که پیش از رسیدن
ایلچی او متوجه آستان بوسی گردد **دستور العمل حضرت**
شاهنشاهی بعمال ممالک محروسه و متصدیان مهمات مرجوعه
این منشور الادب ظل آلهی و دستور العمل کار آگاهی از منبع عاطفت و معدن رافت
شاهنشاهی صدور یافته که منتظمان کار آگاه سلطنت و کارپردازان بارگاه خلافت
از فرزندان اقبالمند و نوئینان اخلاص کیش و امرای عالی قدر و سائر منصبداران
و عاملان و کوتوالان باین روش عمل نموده در انتظام امصار و قریات و سائر کرات
فرمان پذیر باشند اول بطریق اجمال آنکه در جمیع کارها از عادات و عبادات رضای
آلهی راجویان باشند و نیازمند درگاه ایزدی بوده خود را و غیر را منظور نداشته
شروع در آن کار کند دیگر آنکه خلوت دوست نباشد که آن طرز درویشان صحرا گزین ست
و پیوسته با عامه نشستن و در کثرت بودن عادت نکند که طریق اهل بازارست و بالجمله
در ماندن و بود توسط و میانه روی بکار برد و سر رشتهٔ اعتدال از دست ندهد یعنی نه کثرت گزیند

۱۲ مولوی محمد هادی علی مرحوم

نه وحدت و بزرگ گروه های ایزدی چون را عزیز دارد و بیداری صبح و شام و
نیم شب و روز عادت کند و در هنگامیکه کار خلق خدا نباشد بمطالعهٔ کتب ارباب صفوت و
مثل کتب علم اخلاق که طب روحانی ست و خلاصهٔ جمیع علوم ست چون اخلاق ناصری و
منجیات و مهلکات احیا و کیمیای سعادت و مثنوی مولوی روم مشغولی کند تا از غایت
مراتب دینداری آگاه شده در مسئولیات ارباب ترددی و خدا ع از جای نرود که بهترین
عبادات آلهی در نشاء تعلق سرانجام مهام خلائق ست که دوستی و دشمنی و خویشی و بیگانگی را منظور
نداشته بگشاده پیشانی بتقدیم رساند و بفقیران و مسکینان بتخصیص گوشه نشینان و مجردان که
در خروج و دخول بسته زبان بخواهش نمی کشایند بقدر طاقت خیر کند و بصحبت گوشه نشینان
خدا جوی رسیده التماس همت نماید و تقصیر و زلات و جرایم مردم را بمیزان عدالت
سنجیده پایهٔ هر یکی را بجای خود دارد و با این میزان دانش اساس پاداش هر یکی
نماید و بدل دقیقه شناس دریابد که درین گروه کدام تقصیر پوشیدنی و گذاشتنی ست
و کدام گناه پرسیدنی و بزبان آوردنی و سزاوارنی ست که بسا تقصیر اندک سزاوار
جزای بسیار ست و بسا تقصیر بسیار را اغماض کردنی ست و متمردان را نصیحت و ملامت
و بدرشتی و نرمی بر تفاوت مراتب رهنمونی کند و چون کار از نصیحت گذرد به بستن
و زدن و بریدن عضو و کشتن بر ترتیب مدارج عمل نماید و در کشتن دلیری نکند
و قابل فرا وان بجای آورد مصرع ع که نتوان سر گشته پیوند کرد ❊ و تا تواند آن
قابل کشتن را بدرگاه فرستد و حقیقت آنرا معروض دارد و اگر در نگاهداشت آن متمرد
یا فرستادن موجب فسادی باشد دران صورت او را از هم گذراند و از پوست کندن
و در پای فیل انداختن و امثال آن که سلاطین بکار کنند احتراز نماید

وسزای هر یکی از طبقات مردم فراخور حالت او باشد که عالی فطرت را نگاه تند برای
گفتن بست وپست همت را لت سود مندی وهر کس را که بر عقل ودیانت او اعتماد
داشته باشد رخصت دهد که انچه ناشائسته بزعم خود بیند در خلوت بگوید واگر احیانا گوینده
غلط کرده باشد او را سرزنش ننماید که سرزنش سد راه گفتن ست وکسی را که ایزد بیچون آن
توفیق داده باشد که حق بگوید عزیز دارد که مردم در گفتن حق بغایت عاجز اند جمعی
که بدذات وشریر اند میل حق گفتن ندارند ومیخواهند که بهمان طور در بلا باشند وآنکه
نیک ذات ست ملاحظه مند میباشد که مبادا در گفتن من صاحب مستمع برنجد ومن در بلیه
افتم ونیک اندیشی که زبان خود را برای نفع دیگران گزند حکم کبریت احمر دارد وخوشامد
دوست نباشد که بسا کار از خوش آمد گویان ناساخته بماند ویکبارگی با ایشان بد نباشد
ملازم را خوش آمد گفتن هم ضرورست ودر پرسیدن دادخواه بنفس خود بقدر وسع
اهتمام نماید ابیات بدیوان میند از فریاد او ٭ که شاید ز دیوان بود داد او ٭ بخود در رس
فریاد مظلوم را ٭ برون ساز از انگبین موم را ٭ واسامی داد طلبان را بترتیب
نوشته می پرسیده باشد تا پیش آمد محنت انتظار نکند وپیش دستان خدمت را
برای تقدیم وتاخیر نماند وهر که بدی از کسی نقل کند در سزای آن شتاب زدگی ننماید و
تفحص بکند که سخن ساز مفتری بسیارست وراست گوی نیک اندیش کمیاب
ودر هنگام غضب سر رشتهٔ عقل از دست ندهد وباهستگی وبردباری کار کند و
چندی از آشنایان وملازمان خود را که بفزونی خرد واخلاص ممتاز باشند مختار
کرده اند که در زمان هجوم غم وغصه که عقلا دست از سخن باز میدارند از
نکتهٔ الحق صمتٌ نورزند وسوگند خور نباشد که سوگند خوردن خود را ابرو و عگوے

متهم داشتن است ومخاطب را به بدگمانی نسبت دادن وبدشنام دادن عادت نکند
که شیوهٔ اجلاف است ودر افزونی زراعت واستمالت رعایا وتقاوی دادن اهتمام
نماید که سال بسال امصار وقریات وقصبات افزون‌تر شده باشد وچنان آسان
گیرد که زمین قابل زراعت همه آبادان شود وپس ازان درافزایش جنس کامل کوشش کند
ودستور العمل عامل را کارجدا نگاهداشته پیش نهاد خاطر حق گزین خود سازد وبالجمله بجمیع رعایا
ریزه فرد فرداً وارسد واز قرار هیچ اسم ورسم بر نگردد وسعی نماید که سپاه
وغیر آن درخانهٔ مردم بے رضاے ایشان فرود نیایند ودر کارها بر عقل خود اعتماد نکند
ومشورت با داناتری از خود نماید واگر نیابد هم مشورت را از دست ندهد که بسیار
باشد که از نادانی راه حق یابند چنانچه گفته اند قطعه گاه باشد زپیر دانشمند ؛ بر نیاید درست
تدبیرے ؛ گاه باشد که کودکے نادان ؛ بغلط بر هدف زند تیرے ؛ ونیز با بسیار کس
مشورت نماید که عقل درست ومعامله دانی داد خدا لیست نه بخواندن دست دهد
؛ بروزگار گذراندن میسر شود ومبادا جمعی نادان درامری مخالفت نمایند وترا دران کار
خدوک شود واز عقل خود ودرست کاران که همیشه کمتر باشند باز دارند وهر کاریکه از
ملازمان او نشود بفرزندان نظر باید وهرچه از فرزندان شود خود متکفل آن نشود که انچه از
دیگران فوت شود تدارک آن توانی کرد وانچه از تو فوت شود تلافی آن مشکل باشد
وعذر نیوشی واغماض نظر از تقصیرات خویشے او باشد که آدمی بیگناه وبے تقصیر نیست
گاه از تنبیه دلیر تر شود وگاه بغیرت آوارگی اختیار مے کند آدمے باشد
که به یک گناه تنبیه او باید کرد وآدمے باشد که هزار گناه ازو باید گذراند غرض
که کار سیاست نازکترین مهمات سلطنت ست بآهستگی وفهمیده گے بتقدیم رساند

وراهها را بمردم خدا ترس و دلاور سپارد و نیک و بد آنها را از آنها پرسد و همواره
خبرگیران باشد که پادشاهی و سرداری عبارت از پاسبانی ست و کیش و دین خلق خدا
معترض نشود که خردمند در کار دنیا که فناپذیرست زیان خود نگزیند در معامله
دین که پاینده است چگونه دانسته زیان مندی اختیار خواهد کرد اگر حق با اوست خود
با حق سر مخالفت و تعرض داری و اگر حق با تست او نادانسته خلاف آن
گزیده است خود بیچاره بیمار نادانی ست محل ترحم و اعانت ست نه جای تعرض و
انکار و نکوکاران و خیراندیشان هر گروه را دوستدار باشد و خواب و خورش از اندازه
نگذراند و از مقدار ضرورت تجاوز نکند تا از پایه حیوانات فراتر ک شده
برتبه انسانیت اختصاص یابد و تا تواند کار روز بشب نیندازد و با مردم شدید العداوة
نبود و سینه را از زندان کینه نباید ساخت اگر از بشریت گرانی بهم رسد زود برطرف سازد
که در نفس الامر فاعل حقیقی ایزد بیچون ست این خرخشه ها را برای نظام ظاهر
تجویز فرموده اند و خنده و هزل کمتر کند و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
و بسخن یک جاسوس اعتماد نکند که راستی و بی طمعی بس کمیاب ست پس در هر امری
چند جاسوس و خبردار تعیین کند که از یکدیگر خبردار نباشد و تقریرات هر کدام جدا جدا
نویساند و از آن پی بمقصود برد و جاسوسان شهرت گزین را معزول ساخته از نظر اندازد
و بدذاتان و شریران را بخود راه ندهد اگرچه این جماعت برای بدکاران دیگر خوب اند
اما سررشته حساب از دست ندهد و آن گروه را در دل خود همیشه متهم دارد که مبادا در لباس
دوستی قصد نیکان کنند و از نزدیکان و خدمتگاران خبردار باشد که بوسیله نزدیکی ستم نکنند
و از چرب زبانان نادرست که در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد که فسادها

از ین رهگذر پدید می آید بزرگان را بواسطۀ افزونی مشغله فرصت کم و این گروه بدکار
فراوان و از اطراف و جوانب خود خبرگیران باشد دراز نفسی را کوتاه ساخته لائق عرض را
معروض دارد و در ترویج دانش و کسب کمال اهتمام نماید که صاحبان استعداد از طبقات مردم
ضائع نشوند و در تربیت خاندانهای قدیم همت گمارد و از سامان سپاهی و یراق غافل نباشد
و خرج را کمتر از دخل کند که سرانجام معامله در گرد آنست که گفته اند هر که خرج او زیاده از دخل باشد
احمق است و هر که خرج را با دخل برابر سازد چنانچه عاقل نیست احمق هم نیست و طرح اقامت
نینداز د و همواره مستعد ملازمت و منتظر طلب باشد و در وعده تخلف نورزد و درست قول
باشد خصوصاً با متصدیان اشغال سلطنت و همواره در مشق تیراندازی و بندوق اندازی
باشد و سپاهیان را ورزش فرماید و بشکار مشغوف نباشد و بجهت ورزش سپاهگری و نشاط خاطر
که ناگزیر نشاء تعلق است گاه گاهی بآن پردازد و یکباره غله را بجنس از رعایا گرفته بنیت
گرانی انبار نسازد و نقاره را وقت طلوع نیر نوربخش عالم و نیم شب که در معنی آغاز طلوع
از انجاست می نواخته باشند و در وقت تحویل نیر اعظم از برجی ببرجی بندوقچیان و
توپچیان توپ را سر دهند تا جمهور انام آگاهی یافته شکرانه بجا آرند و یک کس بدرگاه
گذارد که عرائض او را بنظر اشرف آورده باشد و اگر کوتوال نباشد فصول
قانون او را بانیک نگاهداشته در ترویج آن کوشد و دوستانه این اندیشه
بخود راه نهد که کار کوتوالی را چون پردازم بلکه عبادت عظمی دانسته اهتمام نماید
بدین تفصیل نخستین بلید که کوتوال هر شهر و قصبه و ده باتفاق اهل قلم خانها و
محلات آنرا نویسد و ساکنان هر محله را خانه بخانه در قید کتابت درآورده که چه قسم مردم اند
و خانه بخانه ضامن گرفته با یکدیگر اتصال بخشد و محلات قرار داده در هر محله میر محله مقرر سازد

که نیک و بد آن بصوابدید او شود و جاسوس هر محله قرار دهد که وقایع شبانروزی
و آمد و رفت محله را می نویسانیده باشد و مقرر سازد که هر گاه دزدی آید یا آتشی
افتد یا دیگر امری ناخوش سر زند همسایه آن در ساعت معاونت او نماید همچنین صاحب
محله و خبرداران اعانت نمایند و اگر بی ضرورت حاضر نشوند گنهگار باشند و بی خبر همسایه
و میر محله و خبرداران هیچکس مسافرت نگزیند و کسی را در محله نگذارد که فرود آید و شخصی که
ضامن نداشته باشند آنها را در سرای علحده آبادان سازد و میر محله و خبرداران سرای
نیز تعیین نماید و پیوسته احوال دخل و خرج هر کدام از دوربینی دریافته ملاحظه نماید
چه هر کس که دخل او کم است و خرج او بسیار یقین که بی علتی نیست پیروی
نماید و نیک ذاتی و خیر اندیشی را از دست ندهد و این کاوش را پیرایهٔ انتظام داند
نه سرمایهٔ اخذ و جر و باید که دلالان هر قسم را ضامن گرفته در بازارها تعیین کنند که
هر چه خرید و فروخت شود اعلام می نموده باشند و مقرر سازد که هر که بی اعلام
خرید و فروخت نماید جرمانه بدهد و نام مشتری و بائع در روزنامچه می نوشته باشد
و هر چیز که در بازار خرید و فروخت شود باتفاق میر محله و خبرداران محله واقع شود و
دیگر آنکه چند کس محله به محله و کوچه بکوچه و نواحی شهر بجهت محافظت چوکی شب
تعیین نمایند و سعی کنند که در محله و بازار و کوچه بیگانه نباشد و تحقیق دزدی
دزدان از گره بُرد و چکه و غیره آن بواقعی نماید و اثری از آنها نگذارد
و هر چه اسباب گم شود یا بتاراج رود آنرا باز دزدان پیدا سازد و الا از عهدهٔ آن برآید
و اموال غائب و متوفی تحقیق نماید اگر وارث باشد بآنها گذارد و گرنه بامین سپارد
و شرح آنرا بدرگاه نویسد تا هر گاه که صاحب حق پیدا شود باو وصول یابد در این معامله

بیز غیر اندیشی ونیک ذاتی بکار برد که مبادا چنانکه در بوم روم شایع ست بظهور آید
ونهایت پیروی نماید که اثری از شراب نباشد وخورنده وفروشنده وکشنده آنرا
باتفاق حاکم آنچنان تنبیه نماید که مردم عبرت گیرند واگر کسی از حکمت وهوش افزائی چون
دوا بکار برد تعرض احوال او نباید کرد ودر ارزانی نرخها اهتمام نماید ونگذارد که مالداران
بسیار خریده ذخیره نمایند وبمرور بفروشند ودر لوازم جشن نوروزی وعیدها اهتمام نماید
عید بزرگ نوروز ست که ابتدای آن در وقت تحویل نیر نوربخش عالم در برج حمل ست
وآغاز ماه فروردین ست عید دیگر نوزدهم ماه مذکور که روز شرف ست وعید دیگر
سوم ماه اردی بهشت ست وعید دیگر ششم ماه خرداد عید دیگر سیزدهم ماه تیر ست عید
دیگر هفتم ماه امرداد ست عید دیگر چهارم شهریور ست عید دیگر شانزدهم ماه
مهر ست عید دیگر دهم ماه آبان ست عید دیگر نهم ماه آذر ست ودر دی ماه
سه عید ست هشتم وپانزدهم وبست وسوم عید دیگر دوم ماه بهمن ست عید دیگر
پنجم ماه اسفندار ست وعیدهای متعارف را بدستور میکرده باشد وشب نوروز وشب
شرف بطریق شب برات چراغان کند ودر اول شبی که صباح آن عید باشد نقاره نوازند
وروزهای عید بر سر هر شهر نقاره نوازند وزن بی ضرورت بر اسپ سوار نشود وگذرهای
آب دریا را برای غسل مردان وآب برداشتن جدا سازد وبرای زنان گذرگاه دیگر مقرر
گرداند فرمان حضرت شاهنشاهی بشهباز خان کنبو چون پیش نهاد همت اعتدال گزین
ونیت معدلت آئین این نیازمند درگاه بی نیاز از ابتدای جلوس بر اورنگ شاهنشاهی
واستظلال بجر والای ظل الهی آنست که جمیع سکنه ورعایا وسائر خلائق وبرایا که بدائع
وودائع ازلی وشرایف امانات ایزدی اند جل جنابه کبریائه در ظلال عدل وافضال آزاده خاطر

و آسوده حال بوده در وظائف شکرگزاری خدا که موجب ازدیاد نعمت و استدامت سعادت ست رطب اللسان و عذب البیان باشد المنة لله که روز بروز صورت اخلاص از مکامن قوت بمواطن فعل برحسب دلخواه ظهور نموده و همواره امرای اخلاص منش و حکام عدالت نژاد که نقد معاملات ایشان بر محک قبول اشرف رسیده در جمیع اطراف و اقطار ممالک محروسه بر شاهراه اعتدال سلوک نموده داد دادگستری میدهند و بمیامن خدمات پسندیده منظور نظرات تربیت و ترقی گشته بمدارج عالیه و مراتب سامیه ارتقا و اعتلا مینمایند و چون شفقت عبودیت و خدمتگاری و نسبت دولتخواهی و جانسپاری عمدة الملک رکن السلطنة العلیه مؤتمن الدولة البهیه مستشار المملکة الخاقانیه مقرب الحضرة السلطانیه وافر الاعتماد و کامل الاعتقاد مورد العنایة والاحسان نظام الدین شهباز خان که مزاجدان بساط اقدس و پرورده نظرهای خاص الخاص ست و از مبادی ملازمت تا غایت هر خدمتی که بدو تفویض فرمودیم بنوعیکه مرضی خاطر اشرف ارفع بوده بتقدیم رسانیده از محض استی و درستی بسعادت روز بروز ممتاز ست درینولا بموجب فرط عنایت و کمال التفات حکم فرمودیم که حکومت و حراست و اختیار رتق و فتق و قبض و بسط تمامی کار و بار ملکی و مالی صوبه مالوه که خلاصه ممالک دلکشاست از مهام خالصات و مهمات جاگیرداران و زمینداران تمام و بکمال بطریق استقلال بعهدهٔ الملک مشار الیه مقرر و مفوض باشد که در معموری آن بلاد و امصار و تکثیر زراعت و محصول و تعمیر مواضع و مزارع و محافظت سپاهیان و مرمت قلوب شکسته و رعایت خواطر رعایا و قلع مفسدان و استیصال متمردان و تقویت ضعیفان و تنبیه ظالمان و تائید مظلومان و جبر متکسران مساعی جمیله بروجه اکمل و اتم نماید و چنان کند که علوفه سپاهیان و امراء و ابتغای ارباب مناصب بنوعیکه نام بنام بدرگاه والا قرار یافته موافق حال حاصل بلا قصور

واصل شده باشد باید که امرای عظام و سایر جاگیرداران و کروریان و زمینداران آن صوبه
عمدة الملک مشار الیه را صاحب صوبه بالاستقلال دانسته از صلاح و صوابدید او که هر آینه
موافق حساب و مطابق قانون ابد مقرون خواهد بود بیرون نروند و هرگاه طلب نماید جابجا
و بلجار بی شائبهٔ تاخیر و اهمال حاضر شوند و نیز حکم جهان مطاع شرف نفاذ یافت که هر کس که
بصلاح و استصواب آن عمدة الملک عمل نکند محال جاگیر او را تغیر داده بدرگاه معلی
عرضداشت نماید تا دیگری از مخلصان عتبهٔ علیه بجای او نصب فرمائیم که انتظام سلسلهٔ
جهانبانی و استحکام رابطهٔ عالم آرائی بآئین امور مذکور منسلک و منسجم است و همچنین در جمیع ضوابط
و قوانین پادشاهی و اوامر و احکام جهانداری که هر یکی اساس بنیان سلطنت و رکن قصر خلافت است
ثابت قدم بوده در اشاعت و اعلای آن آداب آگهی بکمال اهتمام لازم دانند و خاطر
الهام مآثر را متوجه احوال سعادت قرین خود دانسته همیشه امیدوار الطاف گوناگون
و عنایات روزافزون باشند چون مواکب انجم ثواقب شاهنشاهی درین نزدیکی به تسخیر
دکن متوجه است چه والیان آنجا سالک مسالک غفلت بوده دست تعدی ارباب
ستم گشاده اند و نیز قدر عنایت پادشاهی ندانسته در لوازم اطاعت اهتمام ندارند
باید که آن رکن السلطنة بزودی بآن صوبه رفته سرانجام آن لشکر بنوعی نماید که موجب
تحسین و آفرین گردد چون رایات اقبال بشکار گوالیار نهضت فرماید آن رکن السلطنة
را با جمیع جاگیرداران صوبهٔ مالوه حکم قضا امضا خواهد شد که بیشتر در ملک دکن رفته
غمخواری آن ملک نماید و در آسودگی و رفاهیت جمهور سکنهٔ دیار دکن از سپاهی و رعیت
مساعی جمیله بظهور آورده هر کس از روی عقیدت پیش از اضطرار از روی اخلاص
بدرگاه آورد او را بعواطف ظل اللهی امیدوار سازد که ذات مقدس ما مظهر عفو

ولطف ست فرمان حضرت شاهنشاهی در منع زکوة متصدیان حال استقبال
وکارفرمایان کل جزو ممالک محروسه بدانند که درین هنگام سعادت انتظام که از ابتدای
جلوس اورنگ همایونی که سنه سابع ست از قرن ثانی و آغاز اتسام بهار دولت و اقبال
وزمان انکشاف صبح جلال وجمال ست فرمان عدالت عنوان ومنشور افاضت نشان
بارقه بروز و شعشعه ظهور یافت که چون ناموس اکبر و قانون اعظم سلطنت ابد پیوند الهی جل جلاله
قدسه بمقتضای حکمت بالغه ازلی که سلسله جنبان دار و گیر عالم ایجاد و تعمیر پرداز کن
مکمن دائره کون و فساد ست چنان اقتضا کرده که ریاست ممالک و سیاست مدن
که عبارت ست از ارتباط احوال مقیم و مهاجر و انتساق مصالح کاسب و تاجر بدستیاری
پادشاهان عادل و دیده بانی شهریاران دریا دل جلوه نما و صورت پذیر باشد و یکی از وجوه خراج
که مدار علیه نظام عساکر نصرت جنود اقبال که حارسان اعمار و اموال و حافظان عقائد و احوال
خلائق اند باج اشیاست که در بازار بیع و شرا و چارسوی چون و چرا در آمده که اگر
سنجیده میزان اعتدال ارباب صیانت و دیانت که نقادان نقود و اجناس کونی
و آلهی و مقومان اعراض انفسی و آفاقی اند گردد هر آینه جمیع مصالح بمفاسد انجامد و تمامی
مجاهد بمآثم کشد بعد الحمد که از مبادی احوال نصفت اشتمال توجه که خاطر عدالت مناظر
و تدبیر باطن جلادت مواطن ما در رفاهیت عموم بریت و مراسم تربیت خصوص رعیت
که فی الحقیقه فرزندان معنوی و ودائع خداوندی اند مصروف بوده المنة لله که باضائت
لوامع عدالت سواد اعظم هندوستان و دیگر ممالک محروسه منهل اصناف
انام و نعیم و مامن مسافران هفت اقلیم ست درینولا بموجب توسعه مراحم ذاتی و تکمله
مکارم فطری حکم نافذ و امر جازم شرف اصدار و عز ایراد یافت که از اصناف حبوبات و غلات

ونباتات از اغذیه وادویه وروغن ونمک وشکر واقسام عطریات وانواع کرباس وپنبه و
اسباب پشمینه وادوات چرمینه وآلات مسینه وظروف چوب وهیمه ونی وکاه ودیگر اشیا
واسباب واقمشه واجناس که مدار معاش جمهور انام وملاک معیشت خواص وعوام ست سوای
اسپ وفیل وشتر وگوسفند وبز واسلحه وقماش که در تمامی ممالک محروسه تمغا وباج وزکوة و
صدیک وانچه از قلیل وکثیر میگرفته اند معاف ومرفوع القلم بوده باشند وتا این زمان که متصدیان
کارخانهٔ سلطنت امثال این امور معمول میداشته اند بملاحظهٔ خبرداری بوده که دست تطاول
اقویا بر ضعفا دراز نگردد وپای تعدی زبردستان کوته اندیش سرکوب زیردستان خاک نشین
نگردد واکنون که هیبت وشوکت وابهت بادشاهی در قلوب افراد عالم نشسته وانوار
عدالت ورافت در اقطار واکناف ممالک تحت لسبتهٔ بشکرانهٔ الطاف منعم حقیقی حاصلات
آنمه اشیا که خزینهٔ موفوره وگنجینهٔ معموره است بغیر ازان هفت چیز که بمصالح ملکی مستثنی شده
بتمام وکمال بخشیدیم باید که فرزندان کامگار وامرای نامدار ومتصدیان مهمات صوبها
وحکام بلاد وجاگیرداران امصار وعمال خالصات ومقاطعان مواضع وقصبات وجمیع
راهداران وگذربانان ومحافظان طرق وضابطان مسالک وزمینداران حدود ومامورا
ممالک مضمون فرمان را بگوش هوش جا داده در اجرای حکم جهان مطاع کمال اهتمام لازم دانند
ودقیقه از دقائق امر لازم الاتباع فرو نگذارند **فرمان حضرت شاهنشاهی**
به راجی علی خان فرمانروای خاندیس امارت وایالت پناه ارادت و
عقیدت دستگاه نقاوهٔ دودمان عزوعلا عضادهٔ خاندان مجد واعتلا زبدهٔ مخلصان
سعادت کیش وخلاصهٔ مختصان صواب اندیش مورد الطاف پادشاهی مصدر آلاف
خیرخواهی وافر الصدق راسخ البرهان عمدهٔ اهل دول راجی علیخان باصناف الطاف پادشاهی

و انصرافِ اعطافِ فضلِ الٰهی مستظهر و مستبشر بوده بداند که الحمد لله والمنّة که بیامن توجهات
سلطانی که اثریست قوی از عنایات سبحانی اینچنین فتحی عظیم و نصرتی فخیم از مکمن بطون
بمأمن ظهور روی نمود و چون روابط اخلاص و ضوابط اختصاص آن مخلص حقیقی بدرگاه
معلّی ثابت و راسخ بوده موجب مزید آبروی و ازدیاد عزت او اولاً در نظر دوربین ثانیاً
پیش جهانیان شد و بمکارم توجهات اطن قدسی مواطن شاهنشاهی در تعیّن مهمات کل دکن و
انتظام مهام حکام آنجا بآن مصدر خیرخواهی بازگشت مستحسن آنکه قدر این عنایت کبری
و شکر این عطیه عظمی دانسته همچنین همواره در امتثال اوامر و احکام مطاعه کمال سعی و اهتمام
نماید که کار آن ایالت پناه روز بروز در افزونی باشد والحق همیشه از آن مظهر خیراندیشی
خدمات پسندیده که لائق خیرخواهان دوربین و کارآگاهان حقیقت پسند تواند بود بظهور آمده
و همین مرکوز و ملحوظ خاطر قدسی مظاهرست و انتظام احوال آن سعادت کیش بنوعیکه
غبار اختلال بر دامن آن نیفشیند پیش دید ضمیر عرش مناظرست و از انجا که
فطرت سلیم و فطانت مستقیم آن هوشمند سعادت آثار متیقّن باطن اقدس ست باید که همواره
مطرح نظر راست بین و مطمح ضمیر سعادت گزین باشد که بهدایات الٰهی رقم فتوحات نامتناهی که
نقوش ناصیهٔ اقبال و رقوم زائچهٔ احوال ماست انقیاد و اطاعت حضرت دیباچه
ازدیاد سعادت و ابقای دولت ارباب دین و دول ست و مخالفت و انحراف از قبله گاه
عتبه ما عنوان شقاوت ابدی و دلیل زوال سرمدی اصحاب ملک و ملل و عالمیان همه را مؤید است
که از ابتدای جلوس بر اورنگ جهانبانی تا امروز که سنه سابع ست از قرن ثانی و اول بهار سلطنت
و نوروز سال اقبال ست بهر طرف که لوای عزیمت بر افراشته ایم و عنان توجه معطوف داشته فتح و
اقبال طلایهٔ عساکر اجلال و مقدمهٔ جنود افضال بوده و درین مرتبه نهضت رایات عالیات که بجانب پنجاب

اتفاق افتاده بود بجهت تصفیه کابل و تسخیر ولایت کشمیر و تنبیه و گوشمال افاغنه و تادیب بلوچان
صوبهٔ قندهار بوده بتائید غیبی هر اراده که در باطن الهام مواطن ما که مرآت جهان نمای غیبی است
صورت بسته بود خوبتر از آن در عالم ظهور آمده اگرچه استخلاص قندهار و سیستان نیز مکنون خاطر خیر
بود اما چون عظمت و شوکت دستگاه شاه عباس که فرمانروای ایران بود رابطهٔ یکجهتی سابق
را منظور داشته ایلچیان کاردان مع عرائض اخلاص و هدایای گرامی بدرگاه معلی فرستاده
اظهار اخلاص و انکسار نموده استمداد همت و هرگونه استعانت کرده بود و از قدیم الایام
آبا و اسلاف او مبدا ظهور دولت خود را از عنایات حضرت صاحبقرانی میدانسته اند چنانچه
استخلاص امرای روم و استطلاق رؤسای آن مرز و بوم باستدعای جد بزرگ شاه
اسماعیل و خروج او بنیروی آن جماعت از جرائد تواریخ ظاهر است و روابط حضرت
جنت آشیانی با شاه مبرور مغفور معلوم همگنان در ینولا که ایشان را کار پیش آمده باشد
فتوت بادشاهی اقتضای آن نمود که عساکر منصوره را از عبور بآن نواحی ممنوع فرمودیم
و قندهار را بمیرزایانی که از منتسبان آن دودمانند مسلم داشتیم و سیر کشمیر که از عنفوان
حال مطلوب و مرغوب خاطر اشرف اقدس بود بعد از فتح آن خواستیم که سجدهٔ شکرگزاری
پروردگار بر آن سرزمین که از عطیات مجددهٔ الهی بوده بجا آوریم با وجود جبال مرتفعه
و متصاعده و اشجار عظیمه که وطغیان آبهای طوفانی که در راه بود مرد روز عبور
عساکر منصوره از آن جای محال مینمود و بتوفیق ایزدی با موکب عالی روی
توجه بآن حدود در آوردیم و حکم عالی شده بود که چند هزار خاراتراش چابکدست
پیش پیش خانهٔ عالی میرفتند و در تفتیح و توسیع راه بطوئی مینمودند چنانچه در اندک
فرصتی تا اقصای کشمیر و کوهستان تبت سیر فرموده طنطنهٔ کوس عزیمت بجانب کابل بلند ساختیم

وسجد دا عرصهٔ لطافت سرشت کابل را مخیم جنود افضال ساخته طرح قلعهٔ جدید که حصن حصین
حفظ الهی تواند بود بنفس نفیس خود انداختیم و چنان مکنون خاطر دوراندیش بود که جمعی
از بهادران شجاعت پیشه را بشتر تعین فرموده ولایت بدخشان را مستخلص ساخته بمیرزا
شاهرخ مرحمت فرمائیم لیکن درین اثنا ایلچیان حکومت پناه شجاعت دستگاه عبدالله خان
اوزبک با تحف و هدایای متوافره مکرر بطریق تواتر و توالی بدرگاه عالم پناه رسیدند چون
مطرح نظر بلندبین غیر از موافقت و اخلاص اثر ارباب دول امری دیگر نیست لاجرم
بدولت و اقبال مراجعت نموده بدارالملک لاهور که مرکز ممالک محروسه است نزول اجلال فرمودیم
و تنبیه و تادیب افغانان کوه نشین کوتاه بین بنوعی شده که اکثری حلقهٔ بندگی در گوش کشیدند
و آنانکه سر از قبلهٔ اقبال تافتند هزاران هزار اسیر حبال سطوت و جبروت ما که ظلال قهر و جلال
کبریای الهی ست می گشتند و در سمرقند و بخارا و ترکستان بفروخت میرفتند و چون ازین ناحیه
خاطر اشرف بالکل جمع شده بمشیت الله تعالی درین نزدیکی در ساعت مسعود و زمان محمود که
منتخب بلند بینان زوایای نهانی و مختار دقائق شناسان جداول آسمانی باشد بدارالسلطنة
آگره مراجعت میفرمائیم و بر منتظران مقدم عالی ابواب فیض و افضال میگشائیم و پیش از انتهاض
الویهٔ مواکب عالی چون اندیشهٔ انتظام بخش جهانیان بمزید ترفیه و تعمیر صوبهٔ مالوه مصروف
گشته شاهزادهٔ کامگار برخوردار غرهٔ ناصیهٔ دولت و اقبال قرهٔ باصرهٔ عظمت و اجلال
درة التاج فرخی و فیروزمندی واسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی فرزند ارجمند شاه مراد را
بآن صوبه میفرستیم لائق آنکه بمعنی راعین نزول رحمت الهی و محض ورود سعادت نامتناهی دانسته
در لوازم اطاعت و اخلاص مساعی جمیله تقدیم نماید و بتازگی خود را مورد عنایت خسروانی
گرداند و چون قرب مسافت روی نموده همواره کسان را با عرائض اخلاص فرستاده

مراسم المجتبی بتقدیم میرسانیده باشد و هرگاه آن زبدهٔ ارباب اخلاص را در امری از امور احتیاج
بامداد و کمک شود حقیقت احوال مشروحا بعرض گرامی شاهزادهٔ کامگار رساند که
سفارش آن زبدهٔ مخلصان بحضور اشرف والا فرموده ایم که آن مخلص هواخواه را از نگهبانان خاص و
ثابت قدمان شاهراه اخلاص دانسته در همه باب انواع امداد و اعانت نماید درین هنگام
که نسبت آن عمدهٔ ارباب عقیدت باین درگاه بنوعی درست شده که بالتماس و استدعای
او مهمات دیگران ساخته و پرداخته آید چه جای مطالب و مقاصد آن مخلص هواخواه باید که
بهیچ گونه اندیشه بخود راه ندهد و قرب جوار شاهزادهٔ جوان بخت از مقدمات دولت روزافزون
خود دانسته در مراسم اطاعت اهتمام نموده منشرح خاطر و مسرور البال باشد و بر هوشمندان خبیر
پوشیده نیست که سلاطین عالی مقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش نهاد همت والانهمت
ایشانست از حکام دیار و ولات اقطار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصودی ندانسته اند و
دولتمندی که بمقتضای دوربینی و کاردانی خود این معنی را منظور داشته در تاسیس مبانی اخلاص و
عقیدت رسوخ نماید هر آینه شکوه ناموس و بجال خود مانده موجب اعزاز و ترقی گردد و آن عقیدت بنیاد
خود از مخلصان قدیم و هواخواهان مستمر الاخلاص است و آنکه در آن مرتبه که اعتضاد الممالک العظمی اعتماد الخلافة
الکبری قدوة الخوانین العظام عمدة الامراء الکرام رکن السلطنة العلیه مبارز الدین اعظم خان
بدان حدود رفته بود لوازم خدمت از آن خیر اندیش بوجود نیامد بواسطه بعضی امور که محتاج
شرح نیست بوده نه آنکه در اخلاص آن راسخ الاخلاص فتوری رفته باشد و لهذا درباره او
انواع عنایات فرموده میان عالمیان امتیاز بخشیدیم و از جمله مراحم شاهنشاهی آنکه با آن
امارت پناه عمدة الملک مستشار الدوله موتمن السلطنة قدوه مقربان سریر زبده محرمان اسرار ضمیر مقتدای
ارباب علم و حکم مظهر فیض اوفی و فضل اتم جامع کمالات صوری و معنوی ناظم مآثر دینی

و دیوی علامی شیخ ابو الفضل که از دمسازان بزم عرفان سرشت است نسبت قرابت
فرموده‌ایم تا چنانچه علامی مشار الیه نقاوه مخلصان درگاه است آن در حق پسندی نیز مجموع
باطن و مطمئن خاطر گشته در سلک کمال ارباب اخلاص در آید و همواره او را منظر مرحمت دیده
و از یکجهتان صمیم القلب تصور فرموده عنایاتی که در خاطر صلاح اندیش ما خطور نکرده باشد
بظهور رسانیم تا موجب امیدداری عالمیان گشته دستور العمل اخلاص جمیع بزرگ نژادان
عالم گردد در بنولا مخطور خاطر قدسی شده بود که چون آن خیرخواه قدیم مجدداً مصدر خدمات
پسندیده شده از روی اعزاز و اکرام بحضور اقدس طلبیده مشمول انواع عنایات ساخته رخصت
فرمائیم تا من بعد هیچ احدی درباره آن وافر الاعتماد سخن ناشایسته بمسامع عالی نرساند و بازار ارباب
غرض کساد پذیرد اما بواسطه آنکه آن حدود را خالی گذاشتن و بمسافت بعید طلب داشتن لائق نبود
عنان اراده ازین داعی منحرف ساخته بخاطر اشرف رسید که کسی را باید فرستاد که دیدن او
حکم دیدن ما داشته باشد تا حقیقت اخلاص و عقیدت صمیم آن مصدر آداب خیراندیشی فهمیده
بعرض اشرف رساند بنابران افادت و افاضت مآب حکمت و معرفت نصاب جامع المعقول
و المنقول حاوی الفروع و الاصول عمده مخلصان درگاه زبده مخصوصان بارگاه مقرب الحضرة
السلطانیه اعتماد الدوله الخاقانیه المخاطب بملک الشعرا شیخ ابو الفیض فیضی را که در ظلال
عنایت ما تربیت یافته و هرگز از بارگاه والا تجویز دوری او ننموده‌ایم در رموزدانی و نکته‌سنجی و
دوربینی و آدم شناسی و مراتب اخلاص فهمی و مدارج اعتقادشناسی او در حضرت ما ظهور تمام
دارد و پیش آن نقاوه ارباب اخلاص فرستادیم که صنوف عنایات ما را کماهی خاطرنشان
ساخته آن خیرخواه سعادت انتباه را بجلائل توجهات پادشاهی و مکارم عنایات نامتناهی
وثوق نماید و سخنانی که مرکوز خاطر اشرف است باتمام رساند و سرا حقیقت عقیدت و اخلاص

و وفاق عقیدت و اختصاص او را نیز فهمیده و بعیار دانش سنجیده بموقف سمع علی
معروض دارد باید که آن مخلص خیراندیش سخنان حقائق تبیان ما را چه از آنچه در فرمان عنایت
مشحون مندرج ست و چه آن کلمات قدسی سمات که زبانی بافاضت مآب مشار الیه در خلوت
فرموده‌ایم بسمع دانش اصغا نموده مراتب الطاف خسروانی و مدارج اعطاف خاقانی را بعقل
دوراندیش خود دریافته آنچنان اهتمام مخلصانه کار آگاهانه نماید که حکام دکن کلهم علی الخصوص
حکومت پناه امارت انتباه منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سلیمانی برهان نظام الملک که
مجدداً تربیت یافتهٔ این درگاه است لوازم نیکوخدمتی و قوانین حق شناسی بر وجه اتم و اکمل
بظهور رساند و به سخنان کوته اندیشان ناعاقبت بین از جادهٔ اطاعت و عقیدت انحراف نورزد
چه اینمعنی باعث اعتبار آن مخلص حقیقت گزین و هم موجب امن و امان خلائق آن دیار خواهد بود
و چون مدتی بود که وکلا و عرائض حکام دکن بدرگاه گیتی پناه نرسیده بود درین مرتبه بخاطر اشرف
نیز رسید که بحکام دکن کس فرستاده شود لیکن ازانجا که عنایت پادشاهی عام ست و آن مخلص
خیرخواه را با نهما ارتباط تمام آنرا علاوهٔ عنایت بآن مواخواه حقیقی دانسته چندی از مقربان
درگاه را که بمزید عنایت و التفات مخصوص‌اند همراه افاضت پناه مذکور فرستادیم باید که در
سامان و سرانجام آن جماعت و برنودهی روانه ساختن بدرگاه معلی کمال سعی لازم داند و
بمقتضای ظهور الطاف عالیه اظهار ما فی الضمیر نموده هر مطلب و مهمی که باشد بوسیلهٔ افاضت مآب
مومی الیه معروض درگاه معلی سازد که ازانجا که کمال عنایت قدسی سرایت درباب آن
زبدهٔ مخلصان مواخواه مرکوز باطن اقدس ست همه در معرض قبول و انجاح مقرون خواهد بود و بموجب
وفور عنایت و التفات که بآن اخلاص شعار داریم خلعت خاصه و شمشیر مرصع و دو راس اسپ
عراقی دو را هوار و یک قطار شتر زرد لائق جهت آن مخلص خیراندیش فرستادیم باید که از جمیع وجوه

خاطر خود را جمع داشته توجه باطن اقدس را شامل انتظام احوال و کافل حصول مقاصد و آمال خود دانند و چون همواره توجه عالی در تربیت و ترفیه مستعدان طوائف انام سیما طبقهٔ ارباب علم و حکمت مبذول ست مردم حکمت و حذاقت مآب فضائل اکتساب جالینوس الزمانی حکیم مصری را که در آن حدود دانند چنان کنند که بالکل بدرگاه معلی رسیده بحکمت مآب مشار الیه ملحق شوند و بعضی کارها که مشار الیه آنجا وارد بنیک وجه انصرام یابد که از مرضیات خاطر اشرف خواهد بود پیوسته خاطر ملکوت ناظر را متوجه حصول امانی و آمال خود دانسته امیدوار عنایات گوناگون باشد

فرمان حضرت شاهنشاهی به برهان نظام الملک مسند نشین احمد نگر

حکومت و ایالت پناه اخلاص و عقیدت دستگاه عمدهٔ اعاظم حکام زبدهٔ اماجد انام اسوه مخصوصان درگاه نقادهٔ مخلصان خیرخواه منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سبحانی مهبط عنایات متوالی مطرح توجهات متعالی کامل الاعتقاد وافر الاعتماد برهان نظام الملک بجلائل مکارم شاهنشاهی و جزائل مراحم ظل آلهی مفتخر و مباهی بوده بداند که چون آن شوکت و دستگاه از صدق طویت التجا بدرگاه گیتی پناه ما که موطن صاحبان ناز و نعیم و ملجا مستعدان هفت اقلیم آورده بود همواره مرکوز ضمیر الهام پذیر میگشت که ولایت دکن باو تفویض یابد و ظهور این امر جلیل موقوف بسعادت وقت بود الحمد لله آن طور فتحی که خاطر قدسی میخواست و بخیال در نمی آمد بتوجه اقدس صورت یافت و عمدهٔ اماجد عظام راجی علیخان که مکرر ا بفرمان عنایت و منشور التفات سرافراز گشته بآن خدمت مامور شده بود بوسیلهٔ ظهور آن مورد مزید اعتبار و اعزاز شاهنشاهی شد برهنمونی بخت قدر آن دانند و همیشه حضور اشرف ما را بخاطر داشته در اظهار آثار اخلاص و عقیدت که سرمایهٔ دولت دوجهانی و پیرایهٔ آبروی جاودانی ست جهد موفور نمایند و درین هنگام که اندیشهٔ انتظام بخش جهانیان بمزید ترفیه و تعمیر ولایت مالوه مصروف شده و شاهزادهٔ کامگار

برخوردار غرهٔ ناصیهٔ دولت و اقبال قرهٔ باصرهٔ عظمت و اجلال درة التاج فرخی و فیروزمندی
واسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی فرزند ارجمند شاه مراد را با نصوب سپهر ستیم
آزاوری و سعادت انگاشته بمشورهٔ عقل دوراندیش در استحکام مبانی هواخواهی فراوان
کوشش بکار برد و بیوستهٔ عرائض اختصاص فرستاده گلشن بهجتی تازه دارد که هوشمندی
و حقیقت شناسی حرز متین و حصن حصین ملک و ناموس ست و بر ارباب دانش و بینش ظاهر
و باهرست که سلاطین عالی مقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش دید همت والا دارند از حکام دیار
و ولات امصار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود نداشته اند و چون باطن اقدس
متوجه ازدیاد سعادت آن عزت پناه است امین الدین را که یکی از ملازمان خاص و مریدان
با اخلاص ست فرستادیم که تهنیت آن فتح گفته فرط توجه اشرف اقدس امجد را خاطر نشان
سازد باید که بگوش هوش اصغا نماید و انتظام و انتساق آن ولایت را از کمال خردمندی و
حق پسندی چنانچه در ملازمت اقدس ما فهمیده است بتقدیم رساند و قوانین ما را بدستور که
در ممالک محروسه جاری و ساری ست رائج گرداند و گزیت شعاران کوتاه بین را که جز
پیش پای نه بینند و غیر از فساد و اخلال نکوشند در مهمات دخل ندهد و در رعایت خاندانهای
قدیم و پیش آوردن اصحاب اخلاص که براست گفتاری و درست کرداری مشهور
و موصوف باشند کوشش نماید و در اعتبار ارباب علم و فضل و اعلای اهل دانش
و حکمت سعی موفور بجا آورده شبا روز را در مرضیات الهی معمور داشته آنچنان آگاه
باشد که دست اقویا از ضعفا کوتاه بوده زیر دستان در مهد امن و امان مرفه الحال
و فارغ البال باشند و چون منشور عاطفت بآن عمدهٔ مخلصان شرف صدور می یافت
بخاطر ملکوت ناظر بمقتضای شمول رافت که احاطهٔ عموم خلائق دارد رسید که فرامین قضا جریان

نصایح تبیان بعادل خان و قطب الملک عزایرا دباید که اگر توفیق رهنمون آنها شود در لوازم اطاعت برخلاف سوالف ایام سلوک نمایند چه ازان بهتر که عنقریب بتائید دولت ابد پیوند ما باهم اتفاق نموده باعث فتوحات فرنگستان و سائر بنادر شوند و مورد هزار گونه عنایات گردند و اگر بواسطهٔ خردسالی و هجوم کوته بینان که بعد مسافت را حصن حصین خود خیالی کرده بغفلت گرایند نیز بتوفیق ربانی و تائیدات آسمانی در اندک فرصتی تمام ملک آنها بآن ترتیب کرده ما تعلق خواهد گرفت باید که عنایات اعلی خاقانی را منتظم احوال سعادت اشتمال خود داند

فرمان حضرت شاهنشاهی در طلب یکی از فضلای شیراز الحمد لله که از آغاز ابتسام صبح اقبال و طلوع نیر اجلال که مبداء جلوس بر اورنگ سلطنت ست تا امروز که عوام سعادت انتظام خلافت باربعین پیوسته و در نظر دوربین عنفوان ریعان بهار دولت اهتزاز ریحان حدیقهٔ افضال ست ترکی همت فلکی اعتصام بتکمیل و ترتیب مستعدان هر صنفی سیما مغترفان بحار علوم و حکم بوده و علی الدوام مستکملان هر فریق در حواشی سریر والا بمطالب عالیه رسیده کامیاب صورت و معنی اند جریان حکمت الهی بران صورت پذیر گشته که چنانچه پادشاهان عظیم القدر توجه عالی باین فرقهٔ گرامی بگمارند همچنین این گروه نیز جویای مطالب السنی و حصول المحفل عالی که محفوف مفاخر و معالی ست بجا شوند درین هنگام که صیت فضائل و کمالات کسبی و وهبی افادت اتصاف مرضی الشمائل جامع الکمالات ... بمسامع اشرف رسیده همانا که حسن اخلاق ذاتی او بر باطن الهام مواطن پرتو انداخته توجه معلی بطلب او شرف ظهور یافت مستحسن آنکه بعنایات الطاف الهی و سوابق مکارم شاهنشاهی محل امید باین صوب صواب پیوندد و بزودترین وقتی باستلام حضور فائض السرور مستسعد گردد و در آمدن و آوردن ارباب استعداد اهتمام نماید و بسعادت منشی فتاحای شیرازی در باب سرانجام راه حکم اشرف شرف صادر شده بجلوه ظهور خواهد رسید

دفتر اول تمام شد

آغاز دفتر دوم

بسم الله الرحمن الرحیم

بحضرت شاهنشاهی عرضداشت کمترین بندها ابو الفضل

بتوجه شاهنشاهی عنایت ایزدی شامل حال اولیای دولتست و دکنیان بے دولت بحال تباه گرفتار امید که جمیع سرکشان و نخوت فروشان بپادافراه خود گرفتار آیند صاحب
سن روز خور یازدهم خرداد ماه آلهی بسواس رای و سوریا رای و ناناً بهائی که قولنامه طلبیده بودند آمدند اینها تا حال بملازمت شاهزاده نیامده بودند و برهان را نیز ندیده در حوالی
کلتم و پٹیاله و انتور میباشند خلعت داده مستمال گردانید روز گوش قاصدان چاندبی بی آمدند و از شنیدن سانحه ناگزیر شاهزاده ملول شد چون آمدن مرا شنید استکشاف احوال
نمود اگرچه بر حرف و حکایت دکنیان اعتماد نیست اما کار برو قدرے دشوارست و از غلامان حبش در آزارست هرچند به عادل خان و قطب الملک کس فرستاده اتفاقی
بهم نرسید اگر مرزا شاهرخ برسند و یک سردار دیگر که بجر نغار و برنغار شایسته باشد مثل شاهباز خان نزدیکست که کشایش احمد نگر بجرد برآمدن ستاره سهیل میشود و جزوی
خزینه ناگزیر آنچه من فهمیده ام کار دکن بسے آسانست اگر از همراهان دلے و حوصله
یافت احتیاج اینهم نبود که کارهاے این دولت جاوید طراز را همیشه ایزد تعالی

بخوبترین وجهی کرده است شادمانی و دادگری و دولت روزافزون باد

بحضرت شاهنشاهی عرضداشت کمترین بندها ابوالفضل

حقیقت روان شدن بعزیمت سجود قدسی آستان عرضداشت کرده بود در روز سروش
بیک گروهی از گذشت برآبوبره سعادت ملازمت شاهزاده والا اقبال دریافت و از دیدنا مده
بود ایشان چشم دل روشنی پذیرفت از هوشیاری و آگهی بر نویسد یا از عقیدت و اخلاص بدرگاه
مقدس برگوید الله تعالی آن نونهال دولت را در ظلال عاطفت بکمال صوری و معنوی
رسانا د بجهت معلوم فرمودن اطوار و اوضاع سه روز دیگر نگاه داشتند فهمیده خود را با
دستور العمل آبادی ملک نوشته داد و قریب نه لک روپیه نقد و اسپ و یراق و خلعتها
که سرانجام یافته بود تمام را بدیشان سپرد و صاحب من از روی کرامت فرمان اقدس در باب
فرستادن لشکر و خزینه صادر شده بود اگرچه بعنایت الهی برای فتح احمدنگر لشکر فراوان است
لیکن تا بخاطر تشخیص ملک برار و ملک احمدنگر ضبط نمیشود و باید که جمعی در ملازمت شاهزاده
هم باشند تا اگر جائی مددی در کار شود گروهی رخصت نمایند و مردم را جاگیر بسیار تغییر شده
درخواست دارند و ملک تقسیم یافته است و هنگام برابر ساختن نشیب و فراز خاصه شاهزاده
والا گهر را از تغییر و تبدیل جاگیر چیزی کم بدست آمده و خرج توپخانه و احدیان و مردم نوآمده بکار
خود اگر خزینه عنایت شود گنجایش دارد و توپچیان معتمد و گوله اندازان آنطرفها برای قلاع ضرور
در کارند و بسیاری ایشان درین ملک بس کم بهم میرسند از انهم اگر چندی عنایت شود بر جای
خود است دیگر صاحب من بجهت بار منازل برخی کارخانها فیل در کار بود چون دانستند که حکم
مقدس در باب نگاه داشتن فیلان نیست همه را روانه ساختند و قرار دادند که با عرضداشت میکنیم
که فرمان برسد بعضی ماده فیلان را باز خواهند گردانید شب بیستم اسفندارمذ ماه الهی رخصت یافت

صبح متوجه مقصود حقیقی میشود امید که بزودی و خوبی بدین دولت که سرمایه سعادتهاست مشرف گردد و از گوناگون غم و اندوه رهائی یابد دولت و شادمانی جاوید باد

به بیدار بخت والا اقبال شاهزاده دانیال عرضداشت خیرخواه حقیقی

ابوالفضل همواره بظاهر و باطن و صورت و معنی بدعای مدام دولت جاوید طراز قیام دارد امید که همیشه بصحت و بهجت کامروای جهانیان باشند و گرامی اوقات در صید دلها گذارند و خواهشهای مردم را بشایسته پاسخها چاره گر شوند میشنود که مردم برخاسته میروند و آنانکه هستند آزرده اند و عرایض بدرگاه والا مینویسند و التماس طلب میرود بسیار را از یتیمی حیرت روی داده و از برای خدا خود متوجه مهمات شوند و یک یک را در خلوت طلبداشته بزبان خوش دلاسا نمایند و اگر از کسی لغزشی رود و اغماض نظر فرمایند گروه گروه خلق خاصه بزرگ منصبان و خدمتگزاران نزدیک را با هم احسان کردن و سرمایه دل بدست آوردن چند چیز است انعام اگر بمقتضای وقت کم باشد پنهان دادن و گرنه بعلانیه از خلعت و اسپ و زر و جز آن و الوش دادن و نشاندن در مجلس و سخن فرمودن و نزدیک ایستاده کردن و منصب افزودن و جاگیر دادن و بالتفات یاد کردن و بهانه از مردم رفتن و پیشکش ناگرفتن از تنگدستان برشمرده باشند که جمیع اینها بنسبت آن ظاهر باید فرمود و بعضی چندی را در حضور این امور هنگام فراخی نباید انداخت و دولتمندان کارآگاه بیک قاب طعام چندین نیکو از ابدام کشیده اند و دیگر بچندی از خاصان که براستی و درستی امتیاز داشته باشند باید فرمود که احوال را بی ملاحظه در خلوت بعرض رسانند و واقعات باری در نظر دارند و آن بر نسبت در روش پیش نهاد همت باشند و همواره نیایش گری بدرگاه ایزدی نمایند خاصه سحرها از مجذوبان و درویشان کنج نشین

استعداد نمودن چنانچه بعقل روز افزون وبخت بیدار از تکلفات گذرانیده اند از خواب ول
هم بگذرند یقین منست که اینها بر خاطر صافی میگذرد ولیکن بمقتضای خیر اندیشی بینا باید آنچه
معقول میداند معروض میدارد سره کردن کار ایشانست دولت وصحت وبهجت روز افزون باد

به شاهزادهٔ عالمیان دانیال عرضداشت خیرخواه حقیقی ابوالفضل

همواره خیریت صوری ومعنوی ودولت ظاهری وباطنی آن نوبادهٔ گلشن اقبال را از
ایزد توانا میخواهد وآنرا شادابی دولت جاوید طراز شاهنشاهی میداند امید که آوازهٔ هوشیار
خرامی وکارشناسی وقدردانی ومعدلت ودوستی آن بخت بیدار سعادت آمود روزگار
عطرآمیز ونشاط افزا گردد ظاهرست که گرامی اوقات را قسمت فرموده باشند وهر قسمی را
بناگزیر وبایست آن آباد ساخته بخوبی همان قدر پرداختن شایستگی دارد که پیکر استخوانی منتظم باشد
برخی از خلاصهٔ اوقات در پاسبانی خلائق گذرد ودر معنی آن نیز کار خویش ساختن لیکن هر کس چنین
آشکارا را از خوابیدگی نفهمیده توقع دارد که در شبا روز لختی بشنودن داستانهای هوش افزای
باستانیان نامزد فرمایند کتاب بسیار وافسانه بی شمارست همان باید شنید که بکار آید برای عبرت
پذیری وطرز دانی شاهنامه وظفرنامه وواقعات بابری وکلیله دمنه را بشنوند نه شنونده‌ئی
که کالانان آنرا سرمایهٔ خواب دانند برای آنکه سررشتهٔ نیک وبد بدست افتد ورهزنان درونی
وبیرونی چیره دستی ننمایند اخلاق ناصری وجلالی ونصف اخیر کیمیای سعادت را مقصود
انگاشته اندک اندک یاد گیرند ومثنوی مولوی معنوی وحدیقه وجام جم نیز در محفل همایون باشد
دولت وصحت وبهجت روز افزون باد

ایضاً به شاهزاده دانیال عرضداشت خیرخواه حقیقی ابوالفضل

مهمات مالی وملکی تا امروز صورت نگرفت وچون
درین سال هم نشود به سال دیگر خواهد کشید اصل خود آنست که برسم شکار

جریده بجالناپور تشریف آورند تا خانخانان و بنده هم بملازمت سعادت اندوزند و کیفیت
را اقرار و ملا آرشود و تا صلاح دید آنحضرت نباشد اعتبار را نشاید مردم هم دل نهاد
نمیشوند و آنکه حضرت منع فرموده اند آنست که بی تقریب با انبوه لشکر بیایند اگر با چندی
شکارکنان تشریف آورند هیچ قصور ندارد و کار بسیار میشود و فراوان نمود حاصل داگر
بهیچ وجه پسند خاطر شریف نیست خواجه ابوالحسن را با مکنونات قدسیه خاطر روانه سازند
هرچند میدانند که در ملازمت کسیکه از ته دل دوستی دارد او دست جدا کردن او چه صورت
دارد اما او هم جریده در ده روز کار کرده باز بملازمت میرسد در شش روز می آید و میرود و بسیار
باشد چهار روز و گرنه دو روز اگر این دو شق بخاطر نرسد پس امر عالی صادر شود که کمترین جریده
بملازمت بیاید صاحب من باز نفرمایند که چرا عرضداشت نکردی داگر بهمین نهج بگذرد نمیدانم
که کار بکجا کشد شیر خواجه را هم مهم ضرور دریست ورنه وقت میرود و همچنین مرزا علی بیگ
و دیگر مردم چون وقت گذشت و درگذشتن ست بیشتر ازین تغافل گنجائی ندارد
تفصیل مهمات که باید کرد باز بتازگی جدا نوشته است برای خدا ساعتی متوجه شده
بتغرگ وا رسیده پاسخی فرمایند صحت و دولت و معدلت روزافزون باد سیزدهم محرم
سنه هزار و ده هجری بر ساحل گنگ دکن تحریر یافت بوالانژاد شاهرخ میرزا
نبیره سلیمان مرزا فرمانروای بدخشان التفات نامه که نامزد این خیر خواه
حقیقی شده بود در بهترین زمانها شرف ورود یافت چون متضمن مژده صحت و عافیت
بود و بهجت افزود الله تعالی از انچه نباید و نشاید در حفظ خویش داشته در محاسبه شمار روزی
مشغول داراد و در ملایم و ناملایم روزگار که زمان بی این نباشد توفیق برداشت و آگاهی
و فراخ حوصلگی کرامت کناد عرضداشتی که بدرگاه گیتی پناه فرستاده بودند بمسامع همایون

رسیده مستحسن افتاد و مناسب بل لازم آنست که در هر ماه عرضداشت می آمده باشد هر چند
امری ضروری العرض نباشد شرح آرزومندی و خیریت آن دیار همواره باید نوشت و دیگر
اگر من در ارسال قاصد و نامه مقصر باشم دریا و گردون حفظ الغیب مقصر نیستم و همیشه ذکر شریف
در مجلس معلی بوجه احسن میشود و عاطفت و عنایت شاهنشاهی در بارهٔ ایشان روز افزون ست
العاقبة بالخیر مقتدای خداشناسان حق بین پیشرو کاشفان اهل یقین قدوهٔ
ایزد پرستان حقیقت گزین زبدهٔ رموز دانان دقایق دین عارف کامل
شیخ مبارک بن شیخ خضر موقف عرض حضرت مخدومی قبله گاهی مدظله العالی
میسازد که احوال این مسکین بر نهجیکه متکفل نظام جزو کل که خبیر و قدیر و رحیم کریم ست میدارد
چه در اطوار شدت و چه در اوضاع رخا مستوجب شکر ست اما از انجا که منغمس مقتضیات
طبیعت بشریت ست اگر از اسباب حرفی گوید یا زبان شکوه دراز کند چه
ملامت توان کرد اگرچه بنظر تأمل فاعل حقیقی این هم کسی ست که در بارگاه او خاشاک
امکان را راه نیست ملامت کجا می گنجد و چون خبر آنجا راه دارد ای پدر بزرگوار وای
دانای اسرار از احوال نفس و بدن خود چه گوید و چه تصدیع دهد اما عالم بیمار رهیات بقدر قوت
و قدرت استعلاج مینماید و شرح اطوار منویسد در نشأ صوریه بدنیه قطع نظر از تعاقب آلام و مشاق که
فوق الطاقة است تأملی که دارد دخترکی که واقعت آنست که در لباسی که بحسب تقدیر
محسود خواص و عوام شده است ازین کس کاری بظهور نمی آید که حق این لباس را از دست نهمت
خود او انموده باشد و اگر اینقدر میسر نشود این مقدار خود میخواهد که بتوفیق ایزدی در لوازم
سپاهگری تردی چند وا نمود که صاحب مربی این کس را در تربیت و رعایت بر عوام حجتی باشد
و از طعن کوته نظران که طالب علمی را چندین عنایت چه مناسب باشد نجات یابد و هر تعبیه که

میکشند و المی که میرسد بالجمله حال اگر درین راه بودی شرمندهٔ این نشاء عنصری نبود

و از عالم نفسانی نفس لامی که انسانیت یا خلاصهٔ انسانیت عبارت از آنست چه گویم و چه نالد

که از بدو صبح یوم التمیز تا حال که مبادی شام غفلت و آغاز شب دیجور معصیت ست چه بمکر و تزویر و چه

بعلانیه بستم و تعدی سلطان قوای غضبی و شهوی دست جور دراز کرده خانمان این مظلوم را

بتاراج برده کالبرق الخاطف اگر از مستی و خود پرستی افاقه تا مّی دست میدهد در سالف

زمان که اسباب طغیان و ابواب عصیان چندان آماده و گشاده نبود تجرد منشی و خیر اندیشی

که بزبان حال و مقال مذکور بود ملاحظه کرده میشود از خدائع بدائع نفس اماره بود مجملاً از اصول

اصلیهٔ اخلاق حسنه بهره ندارد و فروع آن که از نتائج اصول ست کجا داشته باشد و سر اینکه

چند که در بیدای ناپیدای انسانیت گاهی بمقتضای رعونت نفس متیقن این کس و

مظنون دیگران میگردد بهر آئینه چون مشوب باغراض دنیه است از قسم اشتباه باطل بحق

خواهد بود و هرگاه خرابی باطن درین درجه باشد از اعمال بدنیه چند که در ظواهر شرائع عامه مندرج ست

اثباتا و نفیا و وجودا و عدما چه گوید اذا ألم یکن رأس المال فکیف یربح ای سالک مسالک طریقت

از کجروی‌ها و نادرستیهای این نفس اماره چه نویسد که بتلبیس میخواهد که عیوب خود را هم ندانند

تا بدیگران چه رسد و معالجه کجا راه داشته باشد سبحان الله و امغیثاه و اغوثاه زیاده چه

نویسد و تصدیع آن قبله گاهی چه دهم امید که توجه بر حال این بیمار دریغ نفرمایند دیگر ملاطفات

گرامی مرة بعد اولی و کرة بعد اخری میرسند و باعث مسرت و بهجت میگردند الله تعالی آستانه

بلند پایهٔ آن قبله گاهی را بر سر مخلصان خصوصاً این بندها سالهای بسیار داراد بمقتضای

عطوفت والا التفات فرموده بودند که در بعضی امور بی تکلفانه نگارش میرود قبله گاها آنرا محض

سعادت و عبادت میداند بخاطر ناقص میرسد که درین نوع چار مرتبه متحقق میشود و هر مرتبه چندین جهة دارد

حق بنی نوع وحق تعارف وحق قرابت وحق محبت وایصال نفع و دفع ضرر از لوازم مرتبه
ادنای حقوق که از شارکت در نوع واحد تواند بود در نظر خرده بین متحقق و مبرهن است
فکیف مراتب دیگر الحمد لله والمنة که این شکسته را به نسبت ایشان حقوق اربعه کامله متحقق است
و بآن نازان بازدهم شهر جمادی الاولی سنه نهصد و نود و چهار تحریر یافت بقدوه ایزد پرستان
حق گزین شیخ مبارک بموقف عرض حضرت مخدومی مخدوم الانامی قبله گاهی مدظله العالی
میرساند که چنانچه متوجه شدن حضرت والدهٔ ماجده مغفورهٔ مبرورهٔ ازین خاکدان کدورت
و زندان ظلمانیت بسوی شهرستان ضیا و گلستان نورانیت من سرگردان هیچمدان کوی
بیخردی را آزرده دل ساخته تلخی از زمانه در جزع و فزع داشته کام روای نشاط طبیعی عنصری
داشت و شطری از اوقات را بصبر تلخکام دارد و ظاهر است که آن رموزدان کارخانهٔ تکوین و
ایجاد را که از بدو صبح تمیز تا حال و جدانی المطلب بوده همت را صرف در مرضیات الهی نموده اند
گردی ازین تندباد حادثهٔ عظمی بر چهرهٔ همت علیای ایشان ننشسته باشد و بمقتضای خدادانی
و خدا فهمی در مواقف رضا و تسلیم بوده از دل نورانی حقانی خود جمعی را که در نشیب طبیعت و گو
البشریت مانده در بیصبری و جزع افزائی فرو رفته اند تو در ایشان یاد داده باشند که عطوفت پدری زیاده
از رافت برادری است و چون آن اخص الخواص بر زم حقیقت بعلم الیقین میدانند که این سرای بوقلمون
اگر خاک تودهٔ مذلت و انبارخانهٔ هوان است گذشتنی و گذاشتنی است و دل بستنی و همت آویختنی
نیست و گام نخستین آن سیاح بیدای ناپیدای خداآگاهی و ایزدشناسی و آن قبلهٔ صورت
و معنی و مجموعهٔ علم و عمل آنست که در امثال این حوادث جانگاه معرفت آزمای عیارگیر
هوشمندان خبرت افزای بخت بلندان راه بی صبری رفتن قطع نظر از آنکه عمر را بعبث
صرف کردن و انفاس قدسیه را در نامرضیات الهی مصروف داشتن است بآن مسافر عالم قدس

ضرر میرساند چنانچه محققان ملت و نحلت بایما اکتفا نفرموده تصریح فرموده اند حیف لیس حیف

که آن مسافر قدسی منزل را بر آن سرزمین آلهی نورانی از فرزندان و منتسبان خاص که چشم امداد

و معاونت دارد مضرت و آزار رسد یقین ست که آنحضرت این منتسبان را در دل آزارے

آن سبکروح نگذاشته باشند بالفرض والتقدیر اگر ناشکیبائی و جزع افزائی آن ارتحال فرموده

ملک مقدس را سودمند آمدی از انجا که این معامله مخالف رضای خدای جان آفرین ست

خواهی نخواهی مانع سلوک این جادهٔ غیر مرضیه خواهند شد بآن راه یافتهٔ سرائر معنی و دانای

اسرار نهانخانهٔ مشیت امثال این مقدمات نگاشتن مقصود نه آن ست

که القای کلمات قدسیه حقیقت نموده تسلی خاطر فیض مآثر نماید حاشا و کلا بیت

خرد بنود بمعدن نخ زفگندن		بدریا در بکان گوهر فگندن	

بلکه مقصود این حیران انجمن آفرینش آنست که مبادا خاطر قدسی از استغراق دریای ژرف

انوار آلهی فرصت یاد آمدن قضیهٔ تسلی این گروه کوتاه معرفت کم عمل نیابد پس همانا که این

تذکره ایست از برای ماتم زده هاے اسیر طبیعت دریوزه گریست از برای این نادان نابینا

خرد که هم چشم و هم سرمه و هم آئینه میخواهد یعنی علمی میخواهد که بدار الامن عمل رساند و عملی مطلب کم

نزهتگاه بی تعلقی و فراغ خاطری برده محو مطلق ساخته اتصال حقیقی بخشد در مفاوضهٔ شریفه

بجائی بزیارت قبور انبیا و اولیا رفته بود حقیقت شناسان مسافران ملک معنی و قاطعان

بیابانی معرفت را کجا اذن زیارت اطلال فرموده اند و واقفان مواقف قلوب را کجا اجازت

طواف آب و گل داده اند و معهذا اگر وقت مساعد بودی هر آئینه این مسکین در لم او خوض نکرده

سرانجام این سفر مینمود و بدانچه رضای خاطر اشرف میبود میکوشید العاقبة بالخیر هم بشیخ مبارک

موقف عرض مقدس حضرت قبله گاهی ملاذی امید گاهی دامت برکاته میرساند الحمد لله و المنة که مفاوضات

قدسیه آن قبلهٔ خدا آگاهان در حین مصیبت صبر کش و فجیعت عقل بر هم زن مرهٔ بعد اخری مراسم
موعظت بل لوازم طبابت بتقدیم رسانده این سرگردان بادیه وجود را بدامن صبر بل جنت
آورده امید که بتوجه اشرف اقدس سر شتگاه تفویض و تسلیم نیز خرامش شود والله تعالی ذات
ذات الکمالات آن پیشوای خدا شناسان را درین نشاه صوری بسیار دارا د و بیماران صورت و
معنی را بذیرای تصلیح ارجمند ساخته صحت ظاهری و باطنی روزی گرداناد و آنچه در هر باب باعث
بیشود و در انجاح آن سعادت خود میداند بشیخ مبارک بیت سلامی چو اخلاق تو مشکبو نسیمی
چو الفاظ تو در فشان :: بآن قبلهٔ راستان میرساند نمیدانم چه نویسم انچه از محرومی صوری
ضروری آن یگانهٔ آفاق در دل ست قلم بزبان عاجز و قاصر چه نویسد و چه گوید ای
گره کشای بسته کاران و ای آرام بخش بیقراران احوال این مستهام بیا و آن سر و دنیا
و دین مستوجب شکر ست امید که احوال و اوضاع آن رهنمای سرگشتگان بادیهٔ حیرانی
آن جمعیت بخش آشفتگان کوی نادانی بر حسب دلخواه دوستان حقیقی باشد العاقبة بالخیر
بمقدمة الجیش معارک جهان ستانی خانخانان سپه سالار ولد محمد بیرم خان
شعر بشری لقد انجز الاقبال ما وعدا :: وکوکب المجد من افق العلی صعدا ::
بعد از دعا بیکه فاتحهٔ کلام دلبستگان سلسلهٔ موودت و خاتمهٔ کار حلقه بگوشان دائرهٔ محبت ست
مقرون بالوف تهنیت و مبارکبادی و مشحون بصنوف خرمی و شادی مشهود خاطر خطیر
آن نور حدقهٔ دولت و بختیاری و نور حدیقهٔ نصرت و کامگاری اللهم حصل آماله و بلغه
وصاله میگرداند که تلاطم امواج اشتیاق را چون توالی مسرات فتح نهایت نیست و تراکم
افواج فراق را چون تکاثر آثار محبت انجام و غایت نه المنة لله که نقش خاطر خواه صورت
بست و صورت مراد بوجه احسن نظهور پیوست قطعه زین مژدهٔ اقبال کزان سو آمد ::

دولت ز نشاط تهنیت گو آمد + گل بوی کہ باغ عشرت از سر بشگفت + می نوش کہ آب رفتہ در جو آمد + اللهم کما نورت العالم الجسمانی ببصره نور الملک الروحانی بطول عمره از نگرانی خاطر فاتر کہ درین مدت ایام داشت چہ گوید و چہ نویسد قطعہ ز فرقت تو چہ گویم چہ رفت بر سر ما + ز غیبت تو چہ گویم کہ چون بود احوال + ز آرزوی تو سالی بقیمت روزی + ز انتظار تو روزی بقامت صد سال + خصوصاً روزی چند کہ زمانہ در مقام گوشمال شده یک طرف اخبار وحشت آثار از جانب گجرات رسانید و یکطرف بدوری تنہا اکتفا نکرده در وادی بعد المشرقین انداخت و ضمیمہ این حال کثیر الاختلال محنت امتداد ایام نارسیدن قاصدان آن اقبال آثاری کہ از ہمہ جانکاه تر بود و علاوه این حالت پر ملالت شماتت اعدا و مقالات لاطائل انقیا خدا شاہد است و کفی باللہ شہیدا کہ تشتت خاطر و توزع باطن بجائی رسیده بود کہ بی شائبہ تکلف بچندین وجوه ممات بر حیات تفوق جستہ مرغوب طبائع مخلصان شده بود ہیہات ہیہات من کجا و این ہرزه درائی کجا جائیکہ اقبال شاہنشاہی مستدمۃ الجیش آن دولت پناہی بوده باشد از قوافل توجہ و عساکر ہمت دیگران چہ نام توان برد الحق لطیفہ بود غیبی و مژده لاریبی کہ باحسن اوقات و اسرع ساعات تدارک شدائد ایام دوری و ملالی نکایت آلام مہجوری نمود انصاف آنکہ بتائیدات سبحانی و امدادات آسمانی کمال جانسپاری و سرداری و نہایت مردانگی و فرزانگی بتقدیم رسانید مرا کجا قدرت آنست کہ شرح یکی از ان جلائل امور کہ بعنایت الہی بر منصہ ظہور آمده نمایم قطعہ خوش کارنامہ ایست کہ آمد بروی کار + این کار از تو آید و مردان چنین کنند + با بند دست اگر بسخن خنجر و کمان دست و بازوی تو ہزار آفرین کنند + از میامن محاسن اتفاقات آنکہ بعد از تطاول مقالات اہل مشورت و ارباب کنگاش از دست و دشمن کہ شاید شطری

ازان بوسیلهٔ مکاتیب دوستان معلوم شده باشد شانزدهم بهمن ماه جلالی موافق هفدهم
محرم الحرام بندگان حضرت بدولت واقبال ازاحمن آباد واکه آباد دعنان عزیمت بصوب
صواب انتمای فتحپور منعطف فرمودند که باسرع اوقات بدار الخلافه آگره رفته تخفیف
اسباب زیادتی نموده برسم ایلغار متوجه احمدآباد شده اعانت وتقویت اولیای
(که همراه بود ۱۲) دولت قاهره نموده ودمار از روزگار اشرار آن دیار وفجار آن روزگار برآورده باقرب
اوقات مراجعت فرموده در مستقر الخلافه نزول اجلال فرمایند معلوم عارفان بصیر
ومستبصران خبیرست که غیر از ذات قدسی سمات حضرت ظل الٰهی که مقرون بکمال صدق
نیت وصفای طویت ست باوجود چندین هرج مرج غبار بخاطر اشرف (گرامی ۱۲) راه نیافته در نهایت
شگفتگی وغایت شجاعت از روی حسن تدبیر چندین مسافت را پیش نظر دوربین
خود درنیاورده اکابر جلایل مواهب حضرت واجب جل شانه کرده بی شائبهٔ تکلف
مثل خیابان باغ خیال فرموده از روی کمال شوق ووارستگی خرامان خرامان
متوجه بودند چندی دیگر از هواخواهان درگاه ومخلصان بارگاه که بقدر استعداد وقابلیت
(خود ۱۲) وبقسمت وافی از ولای والای بقسط اوفی ازین خدیوجهان احتظاظ ولای یافته از
اغراض دنیهٔ نفسانیهٔ خود بقدر نجات یافته اند آنها هم بموجب یک نحو رابطهٔ معنوی که بوسیلهٔ
جمیلهٔ تبعیت مرضیات این رفیع الدرجات متحقق وثابت ست از روی آزادی وکمال
شادی در رکاب نصرت قباب بوده طی مراحل وقطع منازل مینمودند الحمد لله که راقم صحیفه
اخلاص درسلک آن سعدا وتمندان بحظ وافر محظوظ شده تماشای احوال زندبذبع انتمای
خواص وعوام برامعان نظر نموده منتظر بارقهٔ عنایت بیغایت حضرت واهب العطایا
عظمت آلاء بود که یک مرتبه نغمهٔ درسلخ ماه بهمن مطابق غرهٔ غرای صفر که مواکب

انجم ثواقب ظل الٰهی در کوره گهاتم پور نزول اجلال نموده بود که قاصدان پودهری گشته
این مژدهٔ یمنی و نوید لاریبی رسانیدند و بندگان حضرت سجدات شکر بتقدیم رسانیدند،
حکم عالی فرمودند که کوس عشرت و نقارهٔ شادی بلند آوازه کنند چندان خوشحالی و
فارغ البالی راه یافته بود که بشرح وبسط راست نیاید ازینجا قیاس باید کرد که در اصل
کمال بهجت و مسرت دوست و دشمن مساوات پیدا کرده بود بعد ازان مکرراً بوسیلهٔ
عرائض کلیان رای و اعتماد خان و نظام الدین احمد و شهاب الدین احمد خان
علی الترتیب المذکور حقیقت کمال جلادت و تهور که ازایشان ظاهر شده بود معروض
پایهٔ سریر عالی شد و از وفور عنایت و التفات صد هزار احسنت و آفرین فرموده بخطاب
موروثی خانخانانی وسائر جلائل عنایات خاقانی اختصاص یافتند الحمد لله حمداً متواتراً
ومتوافراً والشکر له شکراً متوالیاً و متکاثراً که خدمتی بتقدیم رسید که ازبرای بزرگی نفس
پیش اخوان زمان و دراغ شدن ابنای روزگار معمورهٔ عالم که بحسب صورت فوق حالت
داشته باشند چه جای مساهم و مقارن بی ضمیمهٔ خطابی و اضافهٔ منصبی باحسن الوجوه و امین طرق
صورت بست فکیف که بعنایت الٰهی بایسر اوضاع خطابی که منتهای متمنای پنجهزاریان حال و
ماضی بود و ضمیمهٔ آن شد و الحق که این لطیفه بود که سبقت این برو پنجهزاری شدن نزد عقلای
زمان درمزاج فاسد روزگار مستبعد بود بی شائبهٔ تکلف باین عالم آورده و در عالم اسباب
خدام حکمت پناهی شریک ندارند اگرچه در اتمام و انصرام آن شاید که بعضی دوستان صمیمی دیگر را
مدخلی باشد و سخن همانست که بدرقهٔ توفیقات الٰهی مصدر امری شدند که باتفاق اصحاب
نفس الامر و ارباب عرف در نفاست و شرافت و علو رتبت و نباهت بامثال این جزویات
نفس الامریه که در نظر بالغان نابالغ عرفی منتهای جلائل آمال ایشانست بهیچ وجه احتیاج

گونه ندارد همانا وقت آن رسیده که حضرت واهب العطایا باظهار آثار بدائع شعار استعداد قابلی
نهادان اقبال و ثاری را که از نظر دوربین عقلای زمانه محتجب بود ظاهر ساخته اهل حسد و اعتساف
را بر شاهراه انصاف آورده غیب دانی حضرت خاقانی را بابلغ وجوه بر اقاصی و ادانی خاطر
نشان ساخته وجوه تفوق ایشان را در درگاه عرش اشتباه بر سائر ارباب دولت و انتباه مشخص
و مبین سازد سخن کوتاه مقاصد بسیار است که بذکر آن مصدع گرامی ارقات شدن بمقتضای
عقل ناقص از مستحسنات بل ضروریات میداند و قطع نظر از موانع دیگر زمانه در حصول فرصت
بغایت بخیل بصد شعبده بازی و حیله اندوزی بل بکمال التماس و دریوزگی اینقدر فرصت
دست داده که از بسیار اندکی و از هزار یکی مسطور میگردد و بالجمله بعد از انتظار بسیار بیست و پنجم
شهر صفر سال نهصد و نود و دو معتمد و فولاد دیوانه رسید و ملاطفه نامی موشح بتوقیع حصول آمال
و امانی رسانید باعث فارغبالی و مورث خوشحالی شد رباعی این پیک خجسته پی کز آن
سوی رسید + چون باد بهار عنبرین بوی رسید + دستش بوسیم که نامه در دست گرفت +
در پایش فتم کز آن سر کوی رسید + بعد از آن که از مطاوی فحاوی آن انشراح تمام و ارتیاح
مالا کلام حاصل شده مقتضی المرام بخاتمة الکلام رسیده شد از مضمون آنکه موشح بتاکیدات
قسمیه بود هر چند بنظر امعان ملاحظه رفت مخدره مقصود از نقاب احتجاب روی ننمود و هر قدر که
بدیده بصیرت منظور گشت اثری که کشف غطا از آن نمود دیده نشد تسلی بخش خاطر متردد و متحیر تواند
شد چه هرگاه بعنایات ازلیه صمدیه مرکوز خاطر چندین ساله آن اقبال آثار به نیکوترین وجوه
صورت بسته و بامدادات غیبی فتح چنین روی داده باشد هنوز نا گرم کرده جا اظهار
آمدن این حدود نمایند در نظر عقل دقیقه فهم معامله گزاران راچه محل تواند بود خصوصاً
در وقتیکه دران صوبه و هر در خانه بالفعل کسیکه متکفل مهمات آن صوبه تواند شد

نباشد بای حال چون رائی اجابرین شد که اظهار این معنی مضر نیست و احتمال نفع دارد آنرا
بر فرد اشوق فرود آورده بعرض اشرف اقدس رسانید مورث استعجاب عظیم
و استغراب جسیم شد هرچند خدام جالینوس الزمانی بموجب اخلاص حقیقی داد سخنوری داده
انشای عبارات دلپذیر فرموده اند اگر بعقیده ایشان آن عبارات نافع افتاد اما
بمقتضای فهم ناقص این مسکین چنانچه رفع تعجب نکرده مضرتی هم نرسانید ظاهرست
که در ضمیر منیر آن مخلصان اعتقادی که جز کسوت صواب خلعتی نپوشد و غیر از جام سداد
کاسه ننوشد وجهی وجیه مرکوز شده بود که بخاطر این مخلص نمیرسد تا آنکه بعد از دو سه روز معتمد
فولاد واجب العرض متضمن بر التماس توجه رایات ظفر آیات بجد و گجرات و فرستادن راجه
و امثال آنکه دلالت بر نهایت توزع خاطر باشد بنظر اشرف اقدس در آورده بعزه بعدیه
سبحانه و انه لقسم لو تعلمون عظیم هرچند در نظر اخلاص آئین این مسکین اعتقاد امثال این مقدمات
از جمعیت آباد خاطر غرابت آثار ایشان مستبعد بل متعذر میداند و وقوع نتایج
این اندیشه در عالم کون و فساد از قسم محال متمرد و یقین میداند که آرای کهنیه علمه ابنای دنیا
که در بعضی محال در بادی النظر صورت رواجی پیدا میکند مستدعی این امر شده است چندان
تفرقه باطن و انقسام خاطر دست داد که از احاطه تقریر و تحریر بیرون ست هرچند که مبادی غالیه
باعلام روحانی و الهام ربانی تسکین این مسکین میداوند که چون از مهب الطاف آلهی و وجه
ریاض سلطنت اکبرشاهی را بازهار اشجار صنائع ازلی آراسته اند و از کمن الطاف نامتناهی
حدائق عرصه مملکت جلالی را نفحات نسائم انوار لطائف آثار بدائع لم یزلی زیب و زینت
داده اند هر آینه مخلصان حقیقی این دولت عظمی و منتسبان تحقیقی این سلطنت کبری از حوادث
روزگار و شدائد لیل و نهار محفوظ و مصئون بوده همواره در کنف حمایت آلهی مرفه الحال

وفارغ البال خواهند بود اما بمقتضای بیحوصلگی وکم تجربگی از قید آزردگی و از کشمکش این خاطر
شوش نجات نمی یابد و از مکارم اخلاق و محاسن اشفاق آن یگانهٔ آفاق که دست تقدیر
در معمورآباد ضمیر این حقیر دراز کرده نقود عهدهٔ آشنائی را که بدرگاه کبریای آلهی بهمرسانیده
روزی چند بمکر و تزویر یا بحسب تقدیر در سلک عشاق دنیا منسلک شده است بتاراج داده
والا من کجا و آشنائی شمایان کجا و امثال آن توزعات کجا باری بای حال چون آن
مقدمات معروض داشته اهتمام بسیار نموده بودند بالضرورت فهیدگیهای خاطر فاز خود
را یکسو نهاده دست اعتنا بظواهر آن مقاصد زده باتفاق دوستان صمیمی بعد گفتگوی بسیار
وحرف وحکایات بیشمار که شاید تفصیل آن از مکاتیب بعضی احبا معلوم شده باشد رای
عالی بر توجه رایات نصرت آیات بصوب مالوه بعد جشن نوروزی و فرستادن خزانه
عامره وسایر مطالب که در مطاوی فرمان عطوفت نشان که مصحوب ابوطالب برادر
عبدالرزاق معموری و فولاد دیوانه ارسال یافته است و شاید از عریضهٔ وکلای ایشان
شرح آن مفهوم شده باشد قرار یافت رجا بمجامع شمائل مواهب آلهی واثق ست که
قبل از وصول ملتمسات مذکوره ناظورهٔ مراد صورتی پیدا کند که باحسن وجوه لباس اتمام
خلعت اختتام پوشیده در نظر عیش وعشرت جلوه گری نماید ومخلصان از بار لوازم
آشنائی برآمده از شرمندگی خلاصی یابند ای هوشمند خبیر و ای ناقد بصیر قطع نظر از
حرقت فرقت وکربت غربت که از مضرات لازمهٔ ذاتیه انیکس ست فریاد وصد فریاد
از انکه بعضی مطالب عالیه مرکوز خاطر میشود که بی اعلام آن خاطر بهیچ وجه اطمینان نمی یابد
وحال آنکه انسداد مسالک اعلامی از وجوه متحقق چه از رهگذر لطافت وعلو رتبت آن مآرب
عالی مرتبت که در حوصلهٔ اشارات بیانی واشارات تبیانی نمی گنجد وچه از ممر اعتیالی روزگار کم نظر

وناتوان بینی وحسودی زمانه کم همت بعرعرض نخیوان ساند وچه از کثرت مشاغل لا یعنی و

توفرشدامد روحانی وبدنی وقت بآن مساعدت نمی نماید باری بمقتضای منطوق لا زم الوثوق

مالا یدرک کله لا یترک کله بذل جهد نموده انچه برمزدا یما ممکن بود بآن اکتفانموده شمه از بوسیله

عبارات کلکپتره بمساعدت وقت انچه جائز التقریر وممکن التحریر بود مرقوم ساخته مصدع

اوقات گرامی شد امید که مشاغل نفسانی وشواغل جسمانی مانع مطالعه این مقالات نشود

ودراز نفسیهای بادی النظری بانضمام انقسام خاطر که از رهگذر این وآن متعرض احوال

آدمی میشود باعث عبور بی سرودلانه نگردد هرچند که اعتماد بران بانی مبانی کرم ومؤسس

اساس مکارم شیم بیش از انست که از امثال این امور اندیشد اما چه کند که دست روزگار فاسد المزاج

داغ این اندیشه بر جگر می نهد ومرهم این داغ جگر سوز را که ببرکت تجربه است نمی بخشد بنا بر آن

خواهی نخواهی میخواست که این طومار طویل الذیل را در نور دیده ختم کلام بر دعای آن کمالات

ارتسام نموده استدعای صحبت صوری ایشان از درگاه عالم پناه حضرت واهب العطایا

نماید که بی وسیله قاصد ونامه که هیچکدام لیاقت محرمیت ندارد وپیش از انکه بظلمت آباد

عدم که جهلستان عالم معقول ست روانه گی در دولی ظاهر ساخته در عالم هیچ صلگی از کشاکش

اضطراب یک نخو نجات یافته باشد که عرائض گماشتهای چودهری گشته وشهاب الدین احمد خان

ونواب اقبال آثاری که در پنجم ربیع الاول در نواحی نادوت مرقوم شده مصحوب ریبار ریان

رسیدند ومژده فتوحات تازه ومسرت بی اندازه رسانیدند قطعه منت خدا را که علی الرغم

روزگار + منصور گشت رایت خان بزرگوار + عمرت دراز باد وجاهت بکام باد + دولت

ملازم در واقبال یار غار + پیوسته دشمنان تو زنگونه مستمند + یا کشته یا گریخته

یا بسته در حصار + اگرچه پیش از وصول این نوید بهجت بخش روح افزا

قضیهٔ مرضیهٔ فرار نمودن آن ملاعین از کنهایت و تعاقب نمودن عساکر منصوره که از خطوط
بعضی مردم اطلاع یافته مقدمهٔ سرور فوادی شده بود اما تکمیلاً للبهجة و تتمیماً للمسرة این بشارت
عالی اشارت رسید و آرزدگیها و پریشانیها بکامرانیها و شادمانیها مبدل شد قطعه

رفت آنکه روز ما ز الم تیره رنگ بود ؛ و اندوه را نه زود دل ما درنگ بود ؛ وان شد که گفتی از
در و دیوار روزگار ؛ خورشید تیغ آخته با ما بجنگ بود ؛ آخر زبان نای بشادی دمی بزد ؛ آن دل
که در کشاکش نالش چو چنگ بود ؛ آخر دهان چو گل شکرخنده باز کرد ؛ آن را که همچو غنچه دل از غصه تنگ بود

مامول از حضرت جواد مطلق و مسئول از درگاه کریم برحق آنست که همواره فتح و نصرت مقارن
احوال خجسته مآل ایشان بوده ابواب شادمانی بر دلهای دوستان مفتوح باشد ملطفه و عطفه از فرط توجه
و کثرت التفات خاطر دریا مقاطر حضرت خلافت پناهی صانه الله تعالی عن الآفات والدواهی
که بنسبت آن مصدر خدمات لایقه و مظهر ترددات فایقه است چه نویسد که کماً و کیفاً بیرون از
عالم بیان ست و بالجمله سراً و جهراً و خلوةً و جلوةً در مجالس انس و محافل قدس جلایل مفاخر و شرایف
شمائل ایشان مذکور میشود و اعدا در کمال کلفت و داغ شدن و دوستان از روی نهایت فهمیدگی
منشرح و مسرور اند و بکرات و مرات بندگان حضرت متوجه شده فرمودند که مناصب بندهای کار
در صوبهٔ گجرات متعین اند بعرض اشرف اقدس رسانند که هر کدام را فراخور حالت و خدمت و اخلاص
و عقیدت بزیادتی منصب و سایر تفقدات خسروانه مخصوص ساخته فرمان عطوفت نشان مشتمل بر صنوف
عنایات خاقانی و منطوی بر الوف رعایات سلطانی فرستاده شود لیکن بواسطهٔ لوازم سلطنت
کبری و مراسم عدالت عظمی که رعایت ضابطهٔ الاهم فالاهم را پیش دید نظر کیمیا اثر خود ساخته انصرام
مهام کافهٔ انام میفرمایند فرمان عنایت نشان خانخانانی که بسبب جلدی کردن خلعت فاخرهٔ خاصه و کمربند
خنجر و اسپ چه قدر در پردهٔ توقف مانده بود تلطیف فرمان تلطف نشان ثانی سیما که در آمدن و زمبارکی نور

وخرمی تبقدیم رساندن رسوم وعادات وجشن پادشاهانه داشتن خصوصا در روز بهجت افروز نوروز درجهٔ شرف خواص وعوام وشریف ووضیع را باندازهٔ منزلت ورتبت بمقتضای عدالت ونصفت بجلائل مواهب پادشاهانه وجزائل مراحم خسروانه شرف اختصاص وعز امتیاز دادن ومائدهٔ اکرام واحسان برکل عالمیان کشودن وهر کسی را زیاده از آمال ایشان بهره مند گردانیدن ضمیمة الحال هذه شد انشاء الله سبحانه وتعالی بی قضای الهی چون نزدیک رسیده که فراغ تمام ازین مشاغل دست دهد بزودی این فرمان دوم شرف صدور یافته بسمت ارسال موسوم خواهد شد بر ضمیر منیر که آئینهٔ صور تقدیر وفهرست کتاب حسن تدبیرست محتجب ومختفی نخواهد بود که شیمهٔ دوستان حقیقی آنست که همواره از احوال واوضاع یکدیگر بواقعی حاضر بوده نظر بر محاسن ومعائب انداخته از نقائص وعیوب یکدیگر اطلاع بخشند وهمگی همت وتمامی نهمت مصروف آن دارند که دوست ایشان بر عیوب کلی وجزوی خود حاضر شده از ازالهٔ این جهالت نماید نه آنکه مثل خوشامدگویان دوست نما یا دوستان منقصت انتما که اصلا حرف وحکایت از عیب نگویند چه از فهمیدگی ونفاق وچه از نادانستگی واتفاق خلیف طائفه نادرست چند که بملاحظهٔ فوائد دنیه وهمیه فانیه یا بسبب مخاطرهٔ جسمانیه بدنیهٔ خود که زمام حصول آن بدست دیگرست که یستوی عنده الامیر والفقیر جلبت قدرته قبائح رذائل بعضی ارباب دول را که از ممر اشتغال لذات صوری وانهماک در مستلذات ظاهری نفس امارهٔ ایشان بخود هیچگونه منقصت اه نبیند هر بفضائل شمائل وفواضل جلائل تاویل مینمایند وخوشامد که در طبائع ونفوس اکثر ابنای روزگار لذ الاشیاست خصوصا در مزاج بعضی از روسای اخوان الزمان هر گاه بسمع جمع این طائفهٔ مرحومه میرسد بی اختیار کمال شادمانی بهم رسانند وخوشامدگویان مذکور را از مو اخواهان درگاه بل فدویان این راه میدانند وباندک روز آثار غریبه برین مترتب شد

انواع نکال و وبال حاصل احوال ایشان شده خسر الدنیا والآخرة میشوند عیاذا بالله تعالی
چنانچه حقیقت این حالت بر ارباب فطنت و خبرت از شاهراه معقول و سائر طرق منقول
بعد بطن معلوم بل مشهود ست بنا بران اقتفاء لآثار تلک الطائفة العالیة واتبغاء لمرضیاتهم
هرگاه که آن عمده اصحاب خبرت وانتباه مجالست صوری دست داده شطری از اوقات
سعادت رخت در استماع معائب گذرانده و بعضی در اصفای آن صرف نموده هر چند که این
دو حالت مطابق نفس الامر هم بوده اند چون منشای آن کمال دلسوزی و نیکساندوزی بود که از
حسن سریرت و لطف طبیعت در کمین بروز آمده بغایت خوشحال و فارغ البال بوده درینولا که
ازین سعادت محروم ست توقع آن دارد که ایشان هم این را میخواسته باشند که این طریقه انیقه
واین شیمه کریمه در مکاتبات که از اعاظم طرق مخاطبات و مکالمات ست مسلوک باشد و
دقیقه از دقائق بر خوشامد و مطارحات عرفیه روزگار مبنی نباشد بنا بران میخواست که درین
عریضة الشوق اولا فصلی چند از حقائق حکمیه خلقیه که باتفاق ارباب ملل و نحل اشرف
علوم و مقصود بالذات از جمیع مقاصد علمیه و مطالب حکمیه است در سلک عبارت در آورده
مرقوم سازد که از عجائب سوانح روزگار ما آنست که با وجود اینمعنی علما و عملا منسوخ شده است
و ثانیا التماس نماید که بنظر انصاف و بدیده بصیرت ملاحظه تمام فرموده یکمرتبه تامل فرمایند که قطع
نظر از نیکه این مطالب خلقیه متفق علیه عقلای روزگار ست فی الواقع بخاطر خطیر چه میرسد و
بعد از انکه معلوم شود که در نهایت معقولیت ست وانچه خلاف اوست نهایت بطلان و
خذلان ارد ناشا استدعای آن نماید که اگر هر روز نباشد در هفته و اگر در هفته نباشد در ماهی واگر در
ماهی نباشد در سالی مطالعه دفتر عمر گرامی گذشته را که حکم تقویم پارینه پیدا کرده از عنفوان
شعور و تمیز تا حال نمایند و بی تصدیع ممیزی و آزار استادی بیچاهانه در خلوتخانه دل

احوال ملاحظه فرمایند که در سنین وشهور ایام سابقه چه قدر موافق وچه قدر مخالف رامصدر شده اند اگرچه تدارک وتلافی ماضی ازقسم مستبعد بل ازجنس محال ست اما اینقدر می شود که شاید ازخواب غفلت بیدار شده زمان استقبال را درضلال نگذرانند واین تتمهٔ زندگانی را محصور مستلذات نفسانی نگردانند اما چه توان کرد که این غریق بلا وحریق ابتلا رانه حوصله آنکه ازین مقدمات نویسد ونه وقت آنکه کرها وجبرا خود را برین داشته مطرح مطاعن لئام ایام ساخته تصدیع ایشان دهد اما رابطهٔ معنوی بخود نمیگذارد وکشان کشان بعالم بیان می آرد بنابران بالضرورة آنچه مناسب حال نثار کثرت که بالقصد یا باتفاق دران مسلک بل منهمک اندند گوشزد شود وخنده باصفا ودرع ماکدر بر باطن ملتبس نخواهد بود که حکیم علی الاطلاق جلت حکمته صلاح حال هر کثرتی بوحدتی بازبسته که انتظام آن بی او صورت انجام پذیر نیست چنانچه نظم امور دار الخلافه پیکر انسانی که بعالم صغیر شهرت یافته بتدبیر نفس متعلق گشته ثبات وقرار اجتماعات عالم کبیر منوط ومربوط بوجود حاکم باراى وتدبیرست پیداست که اگر تدبیر نفس وافعال واعمال قوای طبعی وحیوانی که گماشتگان اویند از روی عدالت باشد احوال بدن واوضاع تن بر نهج سلامت واستقامت گذرد والا ازدوار صحت وعافیت برآمده تا کش بفساد وزوال انجامد همچنین مالک مملکتی یا والی ولایتی اگر تمامی همت مصروف آن دارد که بحسن تدبیر ورزانت رای بمکارم اخلاق متجلی گشته وبه محاسن صفات موصوف شده از راه سویت متوجه سرانجام مهام انام شود هر آئینه خواطر جمهور مردم را درحیز تسخیر در آرد وشوارد ایام را بروابط اهتمام درحوزهٔ حراست نگاهدارد واگرنه زود باشد که اختلال در مبانی احوال او راه یافته قواعد امن وسلامت متزلزل بل زائل گردد وعنقریب مستاصل ومستهلک یکسان الناس بل اده نهاشود نعوذ بالله من الحور بعد الکور وعمدهٔ محاسن

اطوار و مکارم اوضاع که تحصیل و تعمیر و تبقیه این دولت عظمی بآن مرتبط ست پنج چیز ست اول
هوشیاری یعنی حاضر بودن بر نقیر و قطمیر شریف و وضیع و همواره بوسیله ثقات یا بواسطه چند کس
که حاضر یکدیگر نباشند و هم یکدیگر را نشناسند از ولایت و شهر و در بازار و درون خانه خبردار بودن
و صدق اخبار و کذب آن بالعقل دوربین تمیز کردن دوم تغافل و بردباری و از زلات و تقصیرات
فرودستان را اغماض نمودن و اگر تواند بر نقصان عقل او حمل نموده تجاوز کرده از جا نرود و عفو را از جمله
ضروریات خود داند سوم داد مظلوم دادن و عظم ظالم و قرب قرابت آنرا منظور نداشتن چهارم
جوانمردی ست که دینار را بنظر دشمنی منظور ساخته ابتذال و همچنین آنرا خاطر نشان اخوان زمان ساختن
و بی وسیله سوالی و واسطه التماس حوایج مردم دانسته انجاح مرام انام نمودن و بهیچ طریق در
اموال مردم نظر طمع نینداختن و زیادتی جاه و مال را از قسم کمال نشمردن پنجم راه انصاف سلوک
کردن و ترک تعصب نمودن یعنی طائفه را که بر آئین دین و روش مذهب او نباشد بچشم حقارت و عداوت
نه بیند و از روی تحقیق و مدارات اگر تواند خاطر نشان او کند یا از روی استدعا و التماس انکشاف
و استبصار مقاصد از ان نماید و بای حال مخالفت مذهب و ملت را وسیله بغض نه سازد و در
املاک و اموال او را از دست تصرف و تعدای محفوظ و مصئون دارد ای عزیز این کلمه چند خلاصه
افادات حکمای پیشین ست که از فرط مهربانی بجهت انتظام احوال کثرات و اجتماعات در حکمت عملی
مرقوم کلک جواهر سلک ساخته اند و ما علی الرسول الا البلاغ فرد بیت حکیم عین صواب است در
محض خیر + فرخنده بخت آنکه بسمع رضا شنید + والحق امتثال با مور مذکوره سرمایه شیر مردان
راه ست که بدستیاری آن خارستان بنی آدم را گلستان ارم ساخته با دوست و دشمن بسر
برده اند چنانچه حکیم انوری میفرماید قطعه هیچ دانی که شیر مردی چیست + شیر مرد زمانه دانی کیست
آنکه با دشمنان تواند ساخت + وانکه با دوستان تواند زیست + واین اوسیله تحصیل ذخیره عالم

باقی دانسته خوش آسوده اند همان بهتر که خود را از گفتن امثال این مقدمات که ولا خود را

با آن مهذب نساخته است بس کند و بیش ازین خود را و مردم را تصدیع ندهد که عادت الله برین

جاریست که کلمات صدق آیات حقیقت سمات مادام که از مهذب الاخلاق صدور نیابد تاثیری

نمی بخشد و فائده معتد به بران مترتب نمیشود و برخرد و خرده بین سر این نکته الله تعالی مخفی نیست

بمحض عنایت بغایت شما را و ما را بسر راه مقصود برده بمقام وصول رساند فرو عمرت در ازا و بحرین

ختم شد سخن + بیرون نمی نهم زره اختصار پای + آین خرف ریزه چند که در خلال احوال تشتت خاطر

و توزع ضمیر بهم رسیده بود میخواست که خود را از اتحاف آن گذراند چه با وجود ردائت متاع و

دنائت اسباب چون اندک از خواب غفلت بیدار شد بر خلاف عقیده خوش آمد و مطارحات عرفیه

بیمزه روزگار را آلوده یافت و در زیر بار خجالت پیش خود که اقبح افراد خجالت است درماند که الحق که این

مرحوم منصبغ بانصباغ مطارحات رسمیه چه کند و چه چاره سازد که علمک تا قصد که قبح این وضع نا پسندیده

این گرفتار مواجیس نفسانی و وساوس شیطانی را سود مند نیست و قوای عملی را ازین علم

بی ناحصل بهیچ وجه مخالفت و مزاحمت میسر نیامد تا آنکه بعضی از اجله اخلا و اخلص اصدقا بمقتضای

عموم نیک اندیشی و شمول یار فروشی یا بموجب پاداش لوازم خصوص آشنائی و مراعات مراسم

اختصاص نسبت کذائی یا بملاحظه آنکه مدحت و مدحت جواهر زواهر و لآلی متلالی که از معدن دانش

و بخشش ایشان بر آمده بسمت تحفه مجلس عالی آن اعتضاد الانامی موسوم شده است بابلغ

وجوه مودی گردد و یا بسبب امری دیگر که در خاطر حقائق مآثر ایشان رسیده باشد آن خرف مزخرف

را بگران بهای در رغرر ابتیاع نموده بعد چندین آرایش و پیرایش آن مشتری نکته دان عیب پوش

فرستاند بالضرورة این دو کلمهٔ پریشان که هم از ان مقوله است مرقوم شد هر چند قوت علمیه این دو متحیر

در مقام آن می آرد که سر رشته انصاف را محکم گرفته بعضی سخنان صدق آئین نگاشته تلافی بقدر نماید

اما چه توان کرد که بواسطهٔ کم فطرتی و دون همتی از دولت حکمت اشراقیه مهجور و محروم مانده بعید احتیاج محتاج قوای عملی که غریق بحار رسم و عادت شده است و هر چند از وضع علماً و عملاً ملال دست داده اما چون تحریر امثال این مقالات و تقریر این مقولات یک نحو مکالمه ایست روحانی و مذاکره ایست نفسانی رابطهٔ معنوی نمیگذارد که از بن وادی خود را بگذارند و میخواهد که درین رقیمه الوداد کلمهٔ چند از درد نایافت مقصود و بوقلمونی احوال خود مرقوم ساخته ضمیمهٔ آن شرح اندوه تنهائی و بهم نرسیدن همدمی که اقل مرتبه از استماع سخنان که از دنارت باطن غمگین بموجب بی بضاعتی و بی استطاعتی نگاه داشت آن در نهانخانهٔ خاطر نمیتواند شد عالم ظهور بی اختیار سر میزند منفر و متاذی نشود و از فقدان محرمیکه از مشاهدهٔ ظهور یک خلاف عادتی که در خفایای سلوک طوائف انام متحقق باشد و فی حد ذاته در نهایت معقولیت ست و حال آنکه ایمعنی موروث حضرت کطاری اطوار او تواند شد بناشد بیگانه وار در راه سلوک پیش نگیرد و این کس را هدف سهام ملام نسازد و اطلا نماید و شمهٔ از آلام و اسقام این قصهٔ پر غصه که راقم سطور در هاویهٔ مشاغل لا یعنی منهمک شده از عبد اللهی بعبد الطبعی در آمده در شرف آن شده که عیاذاً بالله از عبد اللهی بعبد الدراهمی و الدنانیری موصوف گردد در قید عبارت در آورده ماتم زدگی خود را اظهار سازد و اندکی از ترددات و محاربات ناقصانه بی توزگانه که در فطرت و طبیعت درین سی و چهار سال دنیا خصوصاً درین دوازده سال که در کشمکش ابنای زمان افتاده است نه قدرت شکیب و نه قوت گریز و نه طاقت پرهیز دارد بعبارت در آورده اعلام آن استظهار الانامی نماید قطعه صبری نه که از عشق بپرهیزم من + بختی نه که با دوست در آمیزم من + دستی نه که با قضا در آویزم من + پایی نه که از میانه بگریزم من + و بندی از تجارب و تباغض قوای روحانی و حیوانی و غالبیت و مغلوبیت هر کدام مرةً بعد اخری و کرةً بعد اولی

مرقوم ساخته خاطر نقاوه وفا و آن اعتضاد الگرامی را اطلاع بخشد اما چون در حالت انانیت
و شعور یقین دست میدهد که بی ارداتی غلیل و شفاے علیل هرآئینه اظهار این شکوه و
ابراز این گله باعث ملال و کلال نشاط آباد باطن شریف ایشان خواهد شد خود را ازین
نعره زدن بیجوصلگانه و نالیدن بجز دانه بیگذر اندیت بدرد مردن لب ناگشودنم بآرا نسبت
که ناله کنم آن موجب ملال تو باشد + و اگر از حدیث دلسوز جانگداز خود اعراض نموده اظهار
دردمندی که از رهگذر ناهم داشتن این مرده دلان زنده تن که از مستودعات ضمیر این حقیر ست
نماید و اندکی از اوضاع عجائب آثار غرائب شعار طوائف انام رقمزده کلک بیان شود و
سلیم دلیهای دانشوران روزگار رو بیان حلقه اقبال ناممکن بردن مدعیان معرفت مذکور
گردد و طرفگیهائی در ضمن خرسندیهای منتسبان عقل و کیاست و منهیان غیب و شهادت
که بزعم اکثر ابنای روزگار سر حلقه پیشوایان منهج سداد و راس و رئیس راه نمایان سبیل ارشاد اند
تکیف حال نامرادی تهیدست هیچدان سرگردان وادی سائر الناس مندرج ست آشکار
ساخته تحفه مجلس عالی سازد بالضرورة اولا باید که اگر تفصیل میسر نشود و برمز و ایما بطریق اختصار
بمسامع علیه رساند که باتفاق خدا مشربان عالم ذوق و شهود دریاکشان تشنه لب بزم سخن انچه
بتحقیق بوضوح پیوسته آنست که عمده مطالب و خلاصه مآرب برهنه پایان خارستان راه محبت
دریافت نایافت حقیقت حضرت واجب الوجود و منزه داشتن اذیال عزت او از غبار
صفات حدوث و امکان ست و بقدر طاقت و توان مهذب الاخلاق شدن و تشبه بحضرت
واجب پیدا کردن که از فحوای عزای امر جلیل القدر تخلقوا باخلاق الله که از زبان بیزبانی
برآمده بسمع جمع روحانی اصغا فرموده اند و ثانیاً باید که شرح حقیقت انسانی نموده
وانماید که اگرچه دریافت حقائق کونیه خصوصاً حقیقت جامعه کامله آدمی اصعب امور ست

مجردان مسالک حقیقت و مفردان ممالک طریقت بمقتضای انحای استعدادات و اختلاف ازمنه و اوقات بموجب صفای سریرت و لطف طبیعت داد و دانشوری داده انواع سخن فرموده اند و آنچه از جمیع تفاصیل مذکوره بطور خوشتر آنان را حقیقت متیقن یا مظنون میشود آنست که لطیفه ایست الهی و شریفه ایست نامتناهی سوای این ترکیب عنصری و معجون هیولانی که در این باخس بهائم شریک و مساهم ست و بعد از ایضاح این دو اساس فیض اقتباس بر ضمائر اولی الابصار هوشمندان دوربین حق گزین حقیقت ما سبق ظاهر و هویدا میگردد و روشن میشود که اخیار و ابرار روزگار را در مسالک نقیض مقصود و سلوک نموده در تقویت و تربیت مغایر نشاء آدمیت سعی مینماید سیما وقتیکه پرده از روی کار برداشته شرح عمده مستلذات عرم از مشارب و مطاعم و متاع و ملابس و سائر لذائذ و حظوظ بنی آدم نماید و متاعب و آلام آن را که بجهت کثرت ممارست و اعتیاد از نظر کوته آدم صورتان پنهان مانده بعالم ظهور آورد و واضح گردد که بچه قدر چیز دل بیا د داده اند و حمل اثقال و اتعاب قوای بدنی را عمده لذات دانسته اما چون پیش از اصلاح اوضاع خود که لازم وقت و فرض حال ست از افساد سائر عباد گفتن از قانون همایون نصفت و عدالت بر آمدن و منهج اعوجاج سلوک کردن ست از این بوالفضولیها و بوالهوسیها پرهیز نموده پا از دایره سخن بیرون نهاده هر چند که خزینه سینه بی کینه این مسکین از نقود جیاد محصول فصول اربعه معتبره شعار رقبه اقلیم سخن و کشور مراسلات که عبارت از شرح آداب دعا و بسط اسباب اشتیاق و تفصیل مناهج اخلاص و تبیین لواعج افتراق ست مالامال بود و انجوبه‌های خاطر آزرده برهم خورده از رهگذر مشاهده شواهد ریا و خساست شرکاء در شارع قدیم این عالم کهنه متبارک و متراکم اند مبتذل بودن و بی نمکیهای این وضع فرسوده روزگار راه و با فته نگذاشت که بسر وقت این مطلب اشاره علیه رفته کلمه چند در دو آلوده بر هم زن قوافل

قافله سالاران وقار و تمکین نویسد که از جان غم مدان نازنینان ملک آسودگی هزار ناله
فلک در عرش گداز بر آید بیت چشم دارم که هم ز روی کرم + کرمت عذر خواه من باشد
و چون ایضلاح اوضاع و اطوار در خانه عالی و کلیات و جزئیات این حدود را سائره و ستان
بداغ پر حوصله و وکلای ایشان که بجهت همین خدمت متعین اند متکفل و متعهد هستند
و ایضاً تفاوتی که در بعضی احوال مذکوره که پیش ازین باندک فرصت مشهود بود الحال
در ضمیر خرده دان ایشان متصور است و تخیل اگر سانحه شده باشد از ده نه یا از ده یازده
کم و بیش نخواهد بود دران باب شروع نمی کند و فتوحات تازه و مسرات بی اندازه که در
ممالک بنگ بظهور آمده است چه از جانب شهباز خان که بتوفیقات ربانی از گهورگهات
تا دریای شور در حوزه تسخیر در آورده و لایت و جزائر آن صوبه را باهتمام و کمال متصرف
شده است و مقهور و منکوب شدن عصیات آن جهات خصوصاً عیسی خان و بردن او کشتی
خود را در گرداب غرقاب دریای شور و چه از طرف وزیر خان و صادق خان
که بامدادات سبحانی از تانده و بردوان تا اوڑیسه و آن نواحی را بتصرف خود در آورده
دست تعدی ظلمه و فسقه آن دیار را از زیر دستان کوتاه ساخته بقاع
و قلاع را از او را لاسن گردانیدن و چه در حلقه بندگی در آمدن قتلو لوحانی که سر فتنه
افغانان آن حدود بوده است و فرستادن پسرزاده خود را با پیشکش های
لائق و فیلان مست بدرگاه عالم پناه بمصحوب شیخ ابراهیم سیکری وال و چه خبر متواتر
مرض الموت محمد حکیم مرزا که دست آویز واقعه طلبان روزگار بوده است قطع نظر از
تکفل آن طائفه مذکوره شرح و بسط آنرا با انضمام کمال شهرت فی حد ذاته احتیاج
بنوشتن آنها نیست که سنة الله برین رفته که امثال این اخبار مسرت آثار

از مسافات بعیده در اندک مدتے که قوای بشری در ایصال آنها وفا نمی کند با ولیائے
دولت قاهره میرسد دیگر رحمت خدائے برخدام عالی مقام محبت اطوارے اخلاص
آثاری نظام الدین احمد قلیچ خان که در عرضداشت مفصل فتح ثانی که بدرگاه عرش
اشتباه فرستاده بود اظهار اخلاص و یکجهتی خود را بجا از زبان ایشان نموده داد لوازم انصاف
داده بود و بتاریخ سوم اردی بهشت روز جشن یازدهم ربیع الآخر که بندگان حضرت
در نهایت شگفتگی بودند عرضداشت دیگر ایشان که متضمن شرح احوال نصرت مآل
فتح ثانی بود رسیده هزار تحسین و آفرین فرمودند و مجدداً درباب اضافهٔ مناصب خاصه
وجمعی که در همراهی ایشان خدمات پسندیده بتقدیم رسانیده بودند حکم عالی شرف
نفاذ یافت و متصدیان مهمات را در تاخیر و تسویف مخاطب و معاتب ساخته در انصرام
مهام مذکوره تاکید بلیغ فرموده اند امیدواری از درگاه پروردگاری در نهایت وثوق
است که جمیع مطالب و مقاصد ایشان بروجه دلخواه دوستان صمیمی میسر و محصل گردد
سبحان الله مباعدت صوری آن مخلصان استظهاری قطع نظر از آنکه موریث انواع
برهمزدگے و اصناف آزردگی شده است در ارقام اقلام مخالفت انجام بهجت
تحفه سدنه سدهٔ علیة المقام شره بالا کلام بخشیده است اما این قدر هست
که هرگاه می خواهد که این رساله شوق را اختتام نماید باز از عالم غیب امرے
ظاهر مے شود که موجب حرف زدن و نوشتن میگردد که زدمله شره لباس نیکو
پوشیده بصورت جمیله ظهور مے کند قصه کوتاه که شب چهارم اردی بهشت ملاطفه
که بخدام حکمت پناهے حالیهے بقلم مشکین رقم نگاشته بودند مطالعه افتاد
هرخند که از هواے کلام و فحواے مرام پیدا بود که این معاطفهٔ نامی پیش از ظهور

فتح دوم که از اجل جلائل نعم الٰهی بوده است صدور یافته بواسطهٔ آنکه بعضی
مقدمات بغایت الغایت جانکاه نوشته بودند و بر سخنان غم اندوز بطوری
رقم یافته بود که بظاهر صورت معقولیت آن مخصوص زمان و دون زمان نباشد
فنون غموم و صنوف آلام بخاطر فاتر راه یافت که شرح آن بطومارها در نگنجد
مصرع نمی شدم بتو ای کاش آشنا هرگز + ای زیب و زینت بخش
عقل معاش بنظر امعان و تامل در اوائل و عواقب امور ملاحظه فرموده بمقتضیات
حوصلهٔ دریا کش خود که مرکوز ضمیر دوربین آن دانش آئین است عمل نموده
بی آنکه نظر بر خارستان این بوستان افتد بمشاهدهٔ لطائف این چمن و عجائب
این گلشن و دریافت فوائح روائح انواع بدائع عنایات ایشان خرسند و محظوظ
باید بود مضایق روزگار را در ساحت عرصهٔ ساحت باطن خود جا نداده
عمر گرامی را که دو اسپه میرود و بدل ندارد خوش گذرانند و در شکوه و شکایت
که رسم مترسلان روزگار است شریک نشوند هر چند بدیده اند که در وقت توزع خاطر
و مشاهدهٔ احوال پر اختلال روزگار امثال این مقدمات ناخوش می آید در
مذاق اخوان این روزگار خصوصا وقتیکه اندکی زمانه در مقام غنج و دلال شده
آغاز تشکی می کند بسیار تلخ می نماید در اتمام امثال این مقال رابی دردانسته
مطالعهٔ این سخنان موجب مزید کلفت خاطر می شود اما چون مبصر من و سبحان ست
که آن زبدهٔ ارباب دولت و اقبال و برگزیدهٔ اصحاب فضل و افضال ازین
حالت بی حلاوت بغایت دور و از استماع کلمات نفس الامریه مسرور اند
هر آئینه ابراز این معنی نموده هر چند قرار داده است که راه مراسلات

که غالباً شایع عامست مسدود و ساز و واکتفا بر روابط روحانی و ظاهری که محض حرف و حکایت مترسمان روزگار بناشد نماید با وجود این معنی بمقتضای صغر سن و خامی از نارسیدن ملاطفهٔ شریفه تالم بسیار روست داده بود هر چند از مکتوبات نامرغوب که بجالینوس الزمان ارسال داشته بودند ظاهر بود که این مخلص هم یاد شده لیکن چه کند که محبت مقتضی غیرتست العاقبة بالخیر و الظفر بخانخانان قطعه الا یا نسیم الصبح بلغ تحیتی + الی من فداه فوادی و مهجتی + و قل یا وحید الدهر مذ غبت انّنی + غریق حریق فی دموعی و لوعتی + فلیس لقلبی غیر وجهک مقصد + لقاءک مقصودی و وصلک منیتی + هر چند برین سر شوم که از شوق و محبت که داعی عقل و مستدعی حال ملتزم کتمان و موجب انخفاست حرفی نگویم و زبان قاصر البیان و قلم دو زبان را از جا نفر مایم اما چه کنم که بیتابانه سر میزند شعر لئن عشنا الی زمن التلاقی + لاشکونا الاقاسیه فی الفراق قطعه گهرنثار کند بر سر زبان چشمم + مرا چو نام شریف تو بر زبان آید + بهیبت تو چو جوی خبر جانم از دریچه گوشش + زبان زبان لب بر راه کاروان آید + و آنکه سابقاً گله چند هم ازین مقوله در باب ملاطفه گرامی و عریضه خود مرقوم ساخته استدعای ترک تصدیع نموده بود حاشا که در حوالی آن قصد ابراز گله را مدخلی باشد یا قلم شکین رقم از مکامن باطن اخلاص مواطن اجازت شکوه فهمیده باشد هرگاه خود بعلم الیقین میداند که مراسلات صوری شعار مترسمان روزگار شده است و ضمیمهٔ آن کثرت مشاغل جسمانی است چه گنجایش گله دارد عجب که خوش طبعی که بخاطر شریف اخوت پناهی استظهاری مسیح انفاسی رسیده است بصورت وقوع در ضمیر اصابت پذیر آن مجمع اعتضادی جلوه نموده از راه کرم باعث معذرت

شده است و آنکه در باب معرفت واجب تعالی و مطالعهٔ کتب که ممد نسبت آشنائی بخشد
استعلام نموده بودند اگرچه فی الحقیقت این بمنزلهٔ استعلام از جاهل و استفهام از عامیست اما
بموجب المامور معذور از فهمید گیهای خود مینگارد و اصل کار آنست که بمساعی جمیلهٔ الطاف
جلیله آشنائی بهم رساند که اگر حقیقت خدا شناسی که باتفاق ملل و نحل حصول آن غازه
دشواری بر روی دارد و خاطر نشان نسازد باری اگر این کس همتی نفس الامری داشته باشد
در جلوات و اگر آن حالت عالی مرتبت مفقود باشد در خلوات عیوب نفس را سیما عیوب
که بوسیله فرط تکرار مشاهده احوال اخیار بنی نوع از اخلاق حمیده و افعال مرضیه اعتقاد
دارد بمسامع برساند و این طائفه علیه را در زمرهٔ ژولیده مویان بی سر و پا برهنه پایان
صحرای ابتلا که نظر علیل آنها را اعتبار نمی نهد و بمیزان احترام نمی سنجد طلبند و اگر
در نشار کثرت که بادهٔ غفلت است طلب این مفردان نزهتگاه وحدت بعید و بدیع
می نموده باشد نشان این بزرگواران را در سپاهیان ساده دل تراک و در محترفه قلیل البضاعه
که به امیر علی شیران روزگار نسبتی نداشته باشند جست چه از اطلال دیار
این بی خانمانان در محافل و مشاهد ارباب سجاده و اصحاب عمائم
اثری نیست رباعی جانا بقمارخانه رندی چند اند * با مردم کم عیار کم پیوند اند
رندی چند اند کس نداند چند اند * بر نسیه و نقد هر دو عالم خنداند * و اگر
در خلال احوال ملالی دست دهد از رهگذر نایافت این یا فتها بعد از تقدیم
شرائط طلب یا بیماری و افسردگی روی نماید در وقت افاقت و شعور از محر
فقدان طلب این طبیبان حاذق و غمگساران صادق لاجرم دست تشبث باذیال
محاسبه احوال خود نموده و مها امکن محاسن و مقابح خود را بوسیلهٔ فکر و رؤیت خود حصا

نموده تحسین و تقبیح نفس خود مطابق آن از روی سویت و اعتدال فرمود و اگر عیاذاً بالله

که این هم میسر نشود بالضرورة شطری از عمر گرامی را بهر وضعی که باشد از دست زمانه

بر بهانه استخلاص نموده صرف مطالعه کتب اخلاق که مقصود بالذات جمیع علوم ست

نمود اگرچه کتب قدیم در روزگار ما نایافت ست بای حال بمطالعه اخلاق ناصری

و جلالی مشغول شد اگرچه پیش اهل خبرت آنچنان چندانی اعتبار ندارد و بعینه بجاهل طالبعلمی

می ماند که سواد روشن و فهم تیز دارد بی آنکه تجربه کند و روش آنرا از طبیب حاذق

داند مطالعه کتب طبی نموده در مقام استعلاج مرضی شود اما بای حال بهتر از انست

که نقد زندگانی که مفقود البدل و معدوم العوض ست صرف در تحصیل

سائر علوم که فی الحقیقه از اسباب تحصیل علم اخلاق اند نماید فکیف که عمر عزیز

را محصور در جمیع زخارف دنیوی و حراست ننگ و ناموس این عالم

فانی که در معنی عمدهٔ بی ناموسیها و زبدهٔ بی ننگیهاست دارد و آنکه در باب انجاح

مقاصد و اختفای درر و لآلی عرضداشت دراز نگاشته بود المنة لله که اکثر

آن موافق اراده آمد و آنکه از روی التفات از احوال این شکسته بال پرسیده بودند

بحسب تقدیر اجل چند روز مهلت داده است اگر ارادهٔ ازلی آنست که این کس در

مسالک نفس الامر سلوک خواهد کرد خود بعد الحمد و الا باعث مزید توزع باطن

شده است و الحمد لله که نفس ناطقه از آلام بدنی که در مدت سه ماه متالم بوده است

تخفیف یافته درین ولا عبارت نثری موافق حال بنظر در آمد بعینه نوشته میشود اکنون

غایت قصوی امنیت بر آنست که بقیه در دمی که در بساغ حیات گمان ست اگر بحسب

مظنه واقع بوده باشد چون صافی سوابق اوقات بجرعه ذبول برخاک تربیات ریخته

نشو آنکه بمقتضای کمال عقیدت و اخلاص آرزوی دریای جهو که ایستادن باضمام
شرائف دیگر نموده بودند در برابر آن چه نویسد که لائق باشد الله تعالی بجمیع متمنیات
رساند و بسائر مقاصد صوری و معنوی فائز گرداند محبت پناها میخواست که کلمهٔ چند
از خصوصیات درخانه و خوبیها و نیک ذاتیها و یار فروشیهای برادر آلهی دانش
پناهی حکمت دستگاهی ادام الله کماله و ادام لنا وصاله و جربت و برست برآمدن
آرزومندی که در مقولات و مخاطبات دوستان صمیمی تعبیر ازو بعباس دوس
میرود و مخادعات داهیه او نویسد و بعضی از اوقات را در مذاکرات عرفیه و
مطارحات عامیه صرف نماید اما وقت مساعدت ننمود ان شاء الله تعالی اگر وقت
وفا کند و موانع نباشد دفعةً حقایق احوال را بشرح و بسط خواهد نوشت زیاده چه
نویسد نجاتخانان رباعی درگردش این دائرهٔ بی پایان + برخورداری دو نوع
مردم را دان + یا باخبری از خود و از هر که بود + یا بیخبری از خود و از هر دو جهان +
الله تعالی در هرچه بهبود نشاتین باشد دارا د درین مدت که بنگارش نامه
یکجهتی تقاعد داشت نه آن بود که در نزهتگاه خیر اندیشی این کس غبار فتوری
بلند شده باشد چه دران باب اعراض این جهان ناپائدار که خوابستان
غنودگان غفلت ست منظور نبود و نیز در گلشن سرای دوستی بی طراوتی
راه نیافت چه آن بر هواجس نفسانی اساس نیافته از روی
امیدگی و دریافت تجربگی نهال نشانده ام قطعه دل بر رصدگاه
دهر بس بهاگوهری ست + دخل ابد خرج آن فیض ازل کان او +
شمهٔ از سر دل حاصل خاقانیست + کز سر آن شمه خاست جنبش ایمان او +

حاشا که بر زبان چیزی رود که در دل نباشد ظاهرا در مراتب آشنائی دریافته باشند
که از مبادی صبح تمیز این کس از گروه تجرد گزینان بود و از صحبت جهانیان دل سرد و افسرده
خاطر چون بسر نوشت آسمانی به بارگاه تعلق در آمد از انجا که آن خوی شده بود درین
هنگامهٔ دوستی و مدارا همان حال را غازهٔ چهرهٔ خود ساخته بکنج خاموشی دامن
کشیده میداشت هرچند جهانیان در آشنائی و مصادقت لطائف می انگیختند
این کس تنفر میکرد درین قافلهٔ بزرگ دو کس تکاپوی سخت من شوریده رسیده را
بدام دوستی کشیدند نخستین برادر فطرت که آهنگ رستن از قید طبیعت داشت حکیم
سبکروح کشاده پیشانی فراخ دانش ابو الفتح اورا پیمانهٔ عنصری لبریز گشت دوم آن گوهر
سعادت منشی که نسخهٔ مکارم اخلاق را قابل ست سترگ در زبان گویائی بزبان خاموشی
تخم یکجهتی و صداقت را در زمین دل این حیران مشکل پسند و دشوار گزین کشا ورزی
نمود و چند گاه که گاه فراخ در کامروائی زد و زمانهٔ ابتهام متابعت نمود بعضی
سخنان حقیقت آمود که بر مذاق زبان تلخ آید اگر شورش آوردی باز عنان دل گرفته
طلبگاری فرمودی و درین چند گاه بوی از آن معنی بمشام دریاب است فهم نرسید
باده خوردن و مستی کردن بدایع نیست آنرا از نتایج باده آشنامی دنیا اندیشیده همت
در اصلاح ایشان بسته دارد اما بظاهر خود را از نوشتن باز آورد چه راه دوستی
گذاشته بکوچهٔ مدارا افتاد چگونه در خور باشد دیگر اگر در حقیقت از گروه تعلقیان بودی
ناگزیر چنین کردی لیکن همان طور که ارباب تقلید بزی هر گروهی در آمده بازار
عشرت را گرم دارند این طیلسان کثرت بردوش وحدت دل دو بقدر توانائی
در لوازم آن می کوشد چون استاد این فن نیست ناچار لوازم آن متروک

بیشو وخصوصًا درین ولا که برادر صوری ومعنوی شیخ ابوالفیض فیضی روی در نقاب احتجاب
کشید تار وپود این ساز تعلق روی در پراگندگی نهاد وافسردگی ذاتی ورسیدگی اصلی
در برآمد چه گویم چه رفت شیشهٔ ناموس فطرت بر سنگ افتاد من که باخود یقین آن داشتم که
به همیشه بهار تسلیم خرسند باشم به بی صبری پردهٔ کار دریده آمد نظم مرا این غول نفس
دیو کردار + فگند اندر خرابیهای بسیار + کنون زین بادیه تا کاروانم + مگر کس
رساند استخوانم + داستان من درازست بگفتن ونوشتن راست نیاید تا
بفهمیدن چه رسد عواطف شهریار دانش پژوه قدردان من آرے گوے نخستین
از سفر آن جهانی باز داشته خواهی نخواهی در گروه تعلقیان آورد رباعی کے باشد کی
کزین قفس پردازم + در باغ الٰهی آشیانے سازم + این دیو سرا به استخوانے
تن را + در پیش سگان دوزخی اندازم + این حلهٔ نیمکارهٔ آدم را + در کارگه کمال
حق بطرازم + درین شورستان ضمیر که عهده باخود داشته باشم وسر از خود باز گرفته
بودم کجا فرصت آنکه سخن سرایم وحرف گویم ومحبت افزایم یاد آرا کنم درین کار
بودم که بعد از سه ماه دیگرے محمود خان رسید وکار ساخته شده آسان صورت یافته
راجیان دشوار نقل کرد آنچه لوازم خیرخواهی ودوستی باشد مساعی جمیله بنمود وچون حقائق
احوال آنجائے از قرار واقع خاطر نشان درگاه مقدس شد از آنچه هر باره از جانب
ایشان گفت وشنو کردے وبهائے گران فروختے شرمندگی کشید وچرا نه کشد که
شمارا از خلاصهٔ مخلصان یکتا دانسته ودانانده بود برائے چه کار باینجا کشید که
عتاب صوری ومعنوی رسید وچون خود کرده بودم بر دیدهٔ ودل کشیدم مے دانم
که جماعتے صحبت ساز چنین نرد دغا باختند وشاهزاده از شراب جوانی وبزرگے

راه مدارا از رفت عقل و فنون تو ای دانائی یکتا چه شد چرا بر خود لرزیدے واز بار گرانِ
گلانی عاریتی در پایۂ پندار ماندے چه قدر کار بود که بتوجه او نمی شد دل شاهزاده را
برای خاطر صاحب خود چرا بدست نیاوردے و بعد از انکه درین مدت سه سال
از بدمستی سخن نشنودے و خود راه راست گذاشتی هنوز راه راست نمیگیرے
میخواهم که بجوشم و هزار دشنام دهم و دل خود را خالی کنم اما زبان جوهریست شریف
هزار حیف که بدشنام آلوده گردد گرفتم که ابله بودی و عقل نداشتی اخلاص کجا
شد و آن همه حرف فدویت چه شد چرا کار را بر طرح انداختی تا آنچنان شد که شد سوگند
خوردن اگر پیش شناسائی این حیران انجمن هستی گناه نبودے هزار قسم خوردمی که
ماتم این کار سترگ بود با این همه دشمن کامیها که جهانیان چه دشمنان و
چه دوستان زمانه کردند از انجا که او را فهمیده بودم و یقین میدانستم که اگر
دیوانه و مست باشد بدیدن من هوشیار گردد و سخن من کارگر آید مکرر از رخصت
از درگاه طلبیدم که اکنون بمقتضاے بشریت گذشت انچه گذشت رفته در
اندک فرصت بزم صحبت گرم سازد و چنان جهت گمارد که خانخانان از مصلحت دید
شاهزاده بیرون نرود و خدمت ایشان را از صمیم دل بتقدیم رساند سودمند نیامد
باانکه درین عرض هم معاتب ساختند اما هرا در دلی اثر نکرد و بر همان عقیدهٔ خود بودم
مضی ما مضی صلاح این خیرخواه حقیقی آنست که پاس دعوے خود نموده خاطر
مقدس را از گرانی بر آرند که آن حضرت از ایشان آن چشم داشت دارند که از
هیچ فرزند خود نداشته باشند اکنون التماس طلبیدن بر طرف سازند و از بزرگی یکسو
شده دل نهاد آن خدمت شوند بالفرض اگر حضرت طلبند هم مناسب آنست که

التماس خدمت نمایند قلیف که خاطر مقدس آن میخواهد که این خدمت از پیش ایشان

شود و اگر فی الواقع آمدن مرا مناسب میدانند معروض دارند تا دستیاری کوشش من

بار دیگر شود من کجا و سر این کار کجا لیکن همگی همت آنست که بار خاطر اشرف را

بر دارند هزار شکر که بر آن در تصرف ماند و این را از آثار توجه ایشان میدانم و آن بار

تخفیف یافت امید که بالکلیه برطرف گردد و بد ذاتان خوشی کننده بغم گرایند اگر

در جواهر شناسی یکدو جا غلط کردمی در فهمیدگی خود بدگمان شدمی میدانم که اینها عارضیست

بر دامن قدسی حقیقه گردی نمی نشیند قطعه عاشق آن نیست که بهوی وصال +

نقد جان را بدلستان بخشد + عاشق آنست کو بترک مراد + هرچه هستش بدیگران

بخشد + دو جهان را دو شاخ گل داند + دسته بندد بدشمنان بخشد + سخن بسیار و وقت

اندک و زبانه مانع و دل تجرد گزین همین بیت اکتفا مینماید بیت ترا دیده دنیا و

دل هوشیار + زخود از همه بیشتر شرم دار + بجانشخانان نظم اندر میان جمع چو جان است

آن یکی + یک جهان نخوانمش که جهانست آن یکی + سوگند میخورم بجمال و کمال او +

کز چشم خویش هم نهانست آن یکی + دل موج میزند ز صفاتش ولی چه خمش +

زیرا فزون ز شرح و بیانست آن یکی + ایزد جهان بخش جهان آفرین مرادات آن

خلاصهٔ خاندان اهلبیت بر آراد و بزودی کامهای صوری را بر آورده در تحصیل مقاصد

معنوی سرگرم گرداناد و امروز که آن آرام دوست عیش گزین را بجب سرنوشت آسمانی

که در عالم عنصری سبب آن مخالفت رای روشن خیرخواهان حقیقی باشد یا آرزوی

تباه همراهان معامله نافهم که آن نیک اختر را از یورش قندهار باز داشته تسخیر ٹھٹھه

را پیش نهاد همت عالی گردانیده اند باشتیبی دیگر آن نیکذات خوش نیت را محنت

تردد و شدت قطرهٔ توزع خاطر و تشتت باطن بسیار باشد چگونه دل دانا و عقل دراندیش
رخصت میدهد که داستان گله مندی را که در قرطاس نامه های گذشته ایمائی
بدان رفته است شرح دهد و وجه این را خاطر نشان مخاطب منصف خود نماید اگرچه
بشهادت خاطر پاک این نیازمند که تجربه کردهٔ منست و بشارت تجرد گزینان
کم تصنع که درست نمی آنها مظنون این کس ست نزدیک رسیده که خاطر شریف
آن گلدستهٔ معنوی از هر رنجی که درین زمانه ممتد دیده است یکبارگی آسایش یابد
و در عشرت و کامرانی و مسرت و بهجت افتد و سرخوشی گوارائی دراز عمر صلهٔ عزم
درست و تدبیر صائب و حسن تگاپوی و ثبات قدم آن رزم افروز بزم آرای
صورت و معنی را از بارگاه الهی جلت آلاؤه عطا شود و درین صورت انچه از کوری
فرط محبت و معامله نشناسی رعونت نفس از نزهتگاه دل بشورستان کاغذ آورده
اولا نقد خود را که بقلاوزی بخت بیدار که نشانهٔ رضامندی داوار است از حب و
بغض دوست و دشمن آلودهٔ امید و یاس نمیشود ثانیا باطن مخاطب خود را که موطن
هزار اندیشه است و از اختلاط جمهور انام و دید حالات ایشان کمال نیکی در آنجا
بازار کسادی دارد و از بنجهت تمیز میان دوست و دشمن که اعتماد را شاید کم دست
می افتد لیکن از حسن طینت و لطف سریرت خوبی هر دو طایفه را و خیریت آنها را بالکلیه
فرو نمیگذارد و در عین کمال مشاغل که افتراق و امتیاز میان خیر و شر کمتر
میشود تا تفاوت نهادن دو خیر یا دو شر را کجا امید داشته آید در شورش
انداخته بود و اگر در ایضاح آن کوشد گنجایش دارد و در آئین کاردانان بنشانی
وقت مطعون نخواهد بود لیکن آن شکوه از آن قسم نبود که محبتی که ایشان

درین کس فهمیده باشند یا مجلسی که نیک سیرتان زمانه از درست کرداران روزگار چشم
داشته باشند مخالفتی داشته باشد تا در ازالهٔ آن سعی نماید لیکن چون دوستی این کس از متعارفات آن
نیک سیرتان زمانه فرا ترک افتاده خواهشی چند بخاطر بو الفضول راه میابد که از نا روائی آن
آزرده خاطر میشود شعر گر خواهشی کند دل شیدا مرا چه جرم + عشق ست و صد هزار تقاضا
مرا چه جرم + یقین آن دو رهمن باشد که درین تصنع بکار نه برده ام آنجا که رونق بازار مردمی
و متاع دوستی رواج دارد از پیش خود شرمنده نیستم و خوی خجالت بر جبین ندارم و نظر بعالم و
عالمیان امروز نزدیک بایشان کسی را ندیدانم و غباری در خاطر همیشه بهار من نیست و نخواهد بود
و چرا باشد تر از وی انصاف بدست داشتن و غبار آلود این دشت پر وحشت شدن شعار
عربده جویان ملک ناحق شناسی ست حاشا ثم حاشا آنجا که اسم مردمی و نام اهلیت باشد
امثال این امور پیرامون آن مرز و بوم تواند گشت چه جای آنکه کار از ان گذشته باشد
که شرح آنرا و اثبات آنرا بگردار میگذارد الحمد که از مبادی احوال تا حال چنانچه آن
بزرگ زمانه در خیریت ذاتی افزایش دارند در محبت این حیران بستان دانش افزونی دارند
و درین روز بازار خود فروشان اگر شرم از خود نداشتمی داستانی چند واقع از یاری فرد شبها
و کوششها و دلسوزیها و باجهانیان برای بر آمد آن و انا دل هیچمدان به بیکار رفتن و از مضرت
خود نه اندیشیدن از هزار یکی و از بسیار اندکی نوشتمی اما چه کنم که مرا دیدهٔ بینا و دل هوشیار
خجالت خود نمیگذارد که از نیاب در بازار رائج این جهان که اگر دروغی گفته آید مشتریان
معامله دان بهای گران میخرند حرفی زند هر چند طبعم که شناسای مزاج زمانه است میگوید که دو
نداری که شرح احوال ترا بد و ستدار تو گوید و نیکو کار خیر اندیش در نقاب احتجاب و در کنج
عزلت متواریست تا بیغرضانه آنچه بیند و اگوید در روزگار معاونت وانا نزاع آن را در پردهٔ شرمندگی

خود فرو ماند و حرف سرائی نمکینے خاصۀ گو وقتیکه اصحاب شرارت و ارباب افترا و اجاب
حسد فراوان بوده برای هزار نیت بد نیک را بد وامی نموده باشند و دست معامله نافهم
پذیرا باشد لیکن چکنم که مرا معامله با فطرت افتاده طبیعتم را قدری پیش فطرتم پدیدنیست سبحان الله
من وحشی صحرائی را پای بند مدینه ساختن و در چنین گفتگو انداختن چه حکمتست تا گزیده روزگار
را چندین تصدیع خود داده کاغذ سیاه باید کرد و چندین سخن را نوشت آما چه توان کرد لباسی
که از کارخانۀ تقدیر باین کس عطا شده است ناگزیر لوازم این لباس بجا آوردن و شکر این
لباس کردن اساس رضامندی را استحکام دادن ست بس همان بهتر که ازین وادی
حرفی چند گفته آید اولی و بهتر آنست که توجه و التفات ظاهری و باطنی بندگان خلافت
پناهی زیاده از آنست که باین نامها بیان کرده آید و خدمات و ترددات پسندیدۀ ایشان
همه مجراست و چگونه مجرا است و جمیع امرا و منصبداران که خدمات ایشان را بشری لائق
بکر ر نوشته اند همه در موضع خود جای کرده است و عنقریب آثار آن عائد روزگار ایشان
میشود کشتیهای جنگی حکم شده که در هر دیار موجود سازند بزودی سرانجام میابد و توپ و
لوازم آن متعاقب خواهد آمد ما را یک لحظه از خود غافل تصور نفرمایند چه گنجایش این را
دولتخان را سفارشهای خوب کرده شد انشاء الله تعالی بمقاصد خود برسد و لیای دولت
از اطراف ممالک محروسه فتحنامها فرستاده موردِ مراحم خسروانه شده اند امید که عنقریب ایشان
نیز این کار عظیم را باهتمام رسانیده کامیاب بصورت و معنی شوند از احوال کثیر الاختلال خود
چه نویسد که از کثرت مشاغل و فرط مهمات خدیو عالم فرصت آن نیست که با آن هادی علی الاطلاق
از سخنان قدسیه نفس الامریه گفته شود و حضار در خانه در هوا و هوس و حرص چنان فرو رفته
اند که اگر احیانا حرفی از معدن حقائیت گفته آید چندان ناخوشے دیده میشود که خاطر

که طاقت کار الیتام و انتظام و خیریت مردم ست آنقدر ندامت هم میرساند که گفت و گو نگنجد
بدرویشان و منزویان کم صحبت روی میدهد چه اگر بظاهر میرود از شور و شغب وقت ایشان
تیره میشود و اگر تنها به شبها چنانچه عادتست رفته میشود صاحب ما دمیفرمایند و حاضر نمی یابند
بقدر گرانی میشود و ارباب غرض وقت یافته این حق را وسیلهٔ چندین باطل میگردانند نیکذاتی
و خوب سیرتی مردم اینجا منحصر در برادر گرامی حکیم همام ست که اکثر اوقات بدیدن او خرسندیم
اگرچه آن عزیز نیز در مشاغل چنان فرو رفته است که گاهی حرفی از خدا تعالی و نفس و حقیقت کار
گفته آید و نکوهش یکدیگر کرده این نفس اماره را هنجاری پدید آورده شود از فیل و اسپ و
سائر اسباب دنیوی مسرت ندارم که زمانی بشگفتگی میگذرانیده باشم برادر گرامی حکیم ابو الفتح
را کم کرده باشم و از شما جدا گشته خیال باید کرد که بر دل معامله فهم این بیچاره چه میگذرد
بیت از حال خود اگر نیم لیک اینقدر دانم که تو + هر گه بخاطر بگذری اشکم ز دامان بگذرد +
ای هوشمند آگاه دل امروز که از صورت بمشاغل صورت افتاده است مکرر از فرط خیرخواهی
نوشته ام که در بیولا ظفرنامه و چنگیزنامه و شاهنامه مطالعه فرمایند غرض آنست که هنگام
گفتگو بران اساس باشد اما پیوسته تنها بمحاسبهٔ احوال خود و مطالعهٔ کتب اخلاق علی الخصوص
نصف اخیر احیا اشتغال نمایند که نفس اماره در کمین ست مبادا فرصت یافته کاری برا
خود سر انجام نماید که علاج آن دشوار باشد و پیوسته در جوبائی آدمیان بیغرض کم خوش آمد گوی
باشند آن نفس کجاست که بگوید که بمن بعلانیه حاضر نموده نگذارید که ناشایستگی و غضب و
غفلت بظهور آید اما اینقدر کوشش و گفتن ضرورست که امثال این مردم را اینحالت باشد که در
خلوات حرفی چند از راستی توانند گفت زنهار از اشرار چرب زبان که بجز برپائی کفایت و دلنخواهی
خود وانموده هزار تباه سربراه مینمایند اهل دولت را اوقت کم و کار بسیار و خوش آمد گو فراوان

ومنهیان راست گو ناپدید و بد ذاتان خود دوست از مگس و مور زیاده پس بهوش باید بود تا
کار ساخته شود زیاده چه نویسد الله بس و ما بقی هوس بخانخانان قلمی شد رقیمه والا
ورود دریافت و بوی اهلبیت و مردمی بمشام جان رسید الله تعالی بمقاصد صوری و معنوی
رسانا داد آنچه درباب رهنمونی بهبود نشاتین ایمانی رفته بود ای هوشمند مهتدی نشده در
هدایت زدن دیده وری را بکوری فروختن و نابینائی را بر دوربینی گزیدنست کجا داد ازان
اهتدا کجا تا در عشرت سرای هدایت خرامی چند آرمیانه توانم کرد لیکن چون طلب و تپش باطن
صادق و اندیشهٔ ضمیر بخیریت کونین مقرون بود تائیدات الٰهی این سرگشتهٔ وادی
خمول را دستگیری نمود و بشهرستان اهلبیت یعنی باستلام عتبهٔ خلیفهٔ زمان و پیشوای جهان
آورد و بخت دوستی بجا آورده بعروة الوثقای ارادت این خدیو صورت و معنی و مقتدای
ظاهر و باطن رسانید و قائد دولت تفقد نموده من نابینا را سرمهٔ تحقیق در چشم کشیده دیده در
گرامت کرد تا به نیست گرمی آن از تعلقات صوری و معنوی که حجاب جویای مقصود است
بیرون آورد تا در پس پردهٔ کثرت جمال وحدت بنظر در آمد و جمال جهان آرای این خلیفه وقت
که در نقاب کثرت و حجاب سلطنت در نظر سادهلوحان ظاهربین و نگارخاطران کجدان
مختفی بود مشهود خاطر حق پرست گشت این بیراهیه براه افتاد امید که سررشتهٔ مقصود بدست
افتد و مهتدی گردد کنون بعضی از فهمیدگیهای خود را که ببرکت صدق ارادت روشنی افزای
خاطر تیرهٔ من گشته است بآن برادر مینویسد امید که این داستان را از خوش آمدگوئی و
سخن آرائی بیرون دانسته در خاطر جای دهند ای برادر بار آن رحمت الٰهی فراوان
بهمه جا و بهمه کس فرا رسیده است لیکن مبدع جهان آرای سر این را بجهت مصالح از نظر مختفی داشته
اکنون اول پایهٔ اهلبیت آنست که با طبقات انام طرح آشتی انداخته بساط صلح گسترد که هیچکس

دانسته زیان دنیوی اختیار نکند ضرر اخروی چون خواهد گزید پس همانا هر که راه باطل رود
بمثابهٔ کوری باشد که در شب تار در چاهی افتد سالکان طریق اهلیت را جز رحم بر آنکس چه
تواند بود دوم نجات هر طائفه و سعادت هر گروهی در وضعی معین نهاده اند ارباب تجرد را بریاضت
و اصحاب تعلق را بعدالت و شرح مراتب این بسیار است و مجمل این را بیقین شناسد که نجات
سپاهیان نصرت شعار و غازیان حقیقت آثار در اخلاص صاحب خود ست هر چند که
آن ولی نعمت از اهل ظاهر باشد نه که در عبادات بدنی و مالی که آن سرمایهٔ تجارت دیگران ست
سرگرم باشد بلکه خوبی آن از جهت انتظام عوام ست جمعی از مخلصان کوته بین را درین راه
خطائی افتد و کار شان ازین جهت هر روز زبون تر شود و آن آنست که پیوسته نظر بر اخلاص
خود داشته باشد و چون این حالت در مردم کمتر یابند دست نوازش و افتخار بر سر و دوش
خود نهند و صاحبان چون معشوقان حقیقی اند استغنا لازم آن خصوصاً که عاشقان است اندیش
بسیار باشند بی نیازی ایشان افزون خواهد بود ازین جهت کوته حوصله ها
بخیال تباه افتند که بگر صاحب نمیرسد یا اخلاص را اثر نیست و اندیشه های نادرست و آشنایان
نامعامله فهم خوش آمد گوی ضمیمهٔ فساد شان گشته عنقریب بگو خسران در مانند بین باید که باقصای
مراتب اخلاص مشرف گشته مقصود خود را در رضای صاحب محو سازند نه که بمجب اندیشه
اخلاص یا زدن شمشیرے تا تیغ شهرنخوت در سر انداخته در مقام خواهشهاے گوناگون
شوند سوم در اظهار حق و کارسازی ولی نعمت دوستی و دشمنی منظور ندارند بلکه اگر با کسی پدر کشتی
در میان باشد و آن شخص بکار صاحب می آمده باشد این را بخاطر نیاورده در رواج کار
دشمن خود باشد و اگر نه او دوست مقصود خود ست او را از اهلیت چه بهره چهارم خدمت فروش
و اخلاص افشا کن نباشد که بوے مشک پنهان نتوان کرد اگر فی الواقع از فروغ صدق
ظاهر کننده

روشنائی دارد بظهور خواهد شتافت و گو ظاهر نشود مخلصی دیگر ست و سوداگری دیگر گوهر اخلاص

بها ندارد اگر همه عالم را در برابر اخلاص دهند لعل را بخزف فروخته باشند [ای متعدی] اسباب دنیوی و

اخروی و تمتعات روحانی و جسمانی چون علف مرکشا ورزرا بی قصد بدست افتد [ای ارزان تر بلکه مفت] آدمی از سوداگر تر باشد

که جوهر بی بها را بداند که بی قصد بدست افتد فروشد [گیاه] پنجم غضب و شهوت که هردو پاسبند

نفس اند بس بهوش باید بود که شاهزاده خرد را باسیری اینها ندهد بلکه پیوسته این سگ و خوک

را زنجیر خرد در گردن و مهار دانش در بینی انداخته نگذارد که عربده نمایند کار غضب بجائی

میرسد که بیک ترک ادبی تا بدشنامی چه رسد بکشتن قبیله دل می نهند معامله شهوت بجائی

میکشد که چاه حرص او پا نبارهای عالم پر نشود اندیشه باید کرد که آنها جمع کردند چه شد و اینها

که جمع میکنند چه میکنند ششم پیوسته نیازمند باید بود و دریوزه دلهای شکسته و تجرد گزینان

هر طائفه بر خود لازم شمرد هفتم مطالعه کتب اخلاق جلالی و ناصری و منجیات و مهلکات احیا بر خود

فرض وقت دانسته [باید] ثمرات اوقات شریف را ضائع نسازند هشتم از صحبت خوش آمد گویان بقدر

امکان احتراز نمایند که پهلوانان این راه از تیرگی این شور بختان هلاک شده اند پیوسته عاشق

صحبت راست گویان که ظاهر شان تلخ و باطن شان شیرین باشد اگر از همراهان این

کس بود خود چه دولت و گرنه هر جا که ازین گروه نشانی یابند بملازمت او شتابند

سخن بسیار و فرصت کم و مخاطب ناپدید و ارباب زرق فراوان اگر عمر وفا

کند و شوق مخاطب در افزایش باشد سخن حق بهر ابرج گفته آید ان شاء الله بس باقی هوس

بخانخانان نامه بخط خود چنانکه ایما رفته بود ننوشت چه مشاغل بسیار

و دران صورت بایستی خود آمده خواند امثال این حکایات را اهل عالم

از زنده پوشان درویش سفیدان بیشتر قبول نمایند تا از امثال ما مردم که بجز لباس تعلق

چندین طیلسان برنامی بردوش افگنده نظارگی اند کجا گوش کنند لیکن چون از مبادی احوال آثار رنگ ذاتی و اخلاص فراوان نسبت خلیفهٔ وقت دیده میشد و آثار رشد و کاردانی از ناصیهٔ سعادت ایشان خوانده میشد این دو کلمه نوشت و الا از نارسائی روزگار و کج بینی احولان زمانه سر و برگ حرف زدن نمانده است العاقبة بالخیر بخانخانان قطعه

اگر نقوش مصور همه ازین جنس اند + مخواه دیدهٔ بینا خنک تن اعمی + دو گونه رنج و عذابست جان مجنون را + بلای صحبت لیلی و فرقت لیلی + مخلص که در حضور و غیبت و در وصال و فرقت از دوربینی و دوستی و درستی خود از دوستت بسیار دوست خود رای زود دست نو دهشیار شو تن دار خود آزرده است بمطالعهٔ منشور محبت که محمود خان آورد هم قرین شادی شد و هم قران غم گشت شادی نخستین آنکه نظر این غریب خاکدان دنیا که نه دوست سزاوار دارد و نه دشمن لائق بر خدمتگار مخصوص آن دوست بیگانه خوی که مرا چون من دوست ندارد و من یک دیدن او بهزار جان خریدار افتاده غم اول آنکه بر زبان زمانه سازا دکه تعلیم یافته مکتب خانهٔ آن ذوفنون وقت ست گذشت که مرا محض از برای دلجوئی خاطر شما فرستاده اند شادی دوم آنکه نظر بر نامهٔ دلکشاے که خاطر آرزومند آن بود واقع شد غم دوم آنکه آتش مهاجرت از مشاهدهٔ آن اشتعال گرفت و خو کردهٔ هجران را بتازگی در شورش آورد شادی سوم آنکه خط روح پرور سرور افزا در آمد و غم سوم آنکه مضامین مختلفه که منبع آن دوستی باضطراب آمیخته است معلوم گشت اگرچه از جنگ و صلح و دوستی متعارف روزگار فراترک شده سخن کرده اند اما چون مشحون بکلفت بود اندوه افزا گشت شادی چهارم آنکه این قاصد و نامه باخبار مسرت آثار آن حدود و از صحت ذات و توجه بسپاهی و اهتمام اشتغال داشتند

غم چهارم آنکه انحراف از توجه تسخیر قندهار و عزم جزم بصوب ناصواب ٹھٹه کرده اند شادی
پنجم آنکه اسباب فتح و فیروزی این یورش سرانجام شده غم پنجم آنکه بواسطهٔ بسیاری آب دریا
اندیشهٔ دیگر این امنیت دیر بحصول می انجامد شادی ششم آنکه بمجرد رسیدن محمود خان بخانخانان
رسیده بود که در معروضات بادشاهی معذرتی چند که در آئین اخلاص و روش عقیدت
مستحسن خرد پروران دوربین باشد نوشته و گفته باشند غم ششم آنکه درین باب بموقف
عرض مقدس چیزی نرسانیده بودند و مع هذا استیفای اینحالت را از مخلصان خود
استدعا کرده ای ابوالفضل بس کن قصه خوان و افسانه گوی نیستی که تعداد شادی و
تذکار غم نمائی قطعه تو نقش نقشبندان راچه دانی + تو شکل پیکر جان راچه دانی + تو خود
می نشنوی بانگ دهل را + رموز سر سلطان راچه دانی + هرچند فطرت این حیران انجمن
هستی مشتاق رسیدن خط شما نیست لیکن اینقدر میدانم که خاطر مدارائی مدار ابدوستی
فروش شما از نوشتن نامه و فرستادن پیغام بجز مستی فراوان چگونه باز آمده بود عجب که مقدمه
قدسیه که در اصلاح احوال آن یگانهٔ روزگار گفته بودم بکار من مسکین معامله فهم برده اید
آن آنست که بمخاطب خود میگفتم که مرا اندیشهٔ که بود از اخلاص وافر شما بود که مبادا انگاران
نموده در مراعات خواطر فرستادن و فرستادن مردم خود اهمال نمایند و ضمیمهٔ آن آزردگی
طبیعت آنکه قرة العین دولت میرزا ایرج را بگمان اسلام و ملاحظهٔ کفر ما پرسیده در
دراق خانه فرستاده اند هرچند کفر نفس الامری داشته باشد در مذهب محبتی گنجایش
امثال این امور نیست نه میگویم که مرا دوست نمیداری یا دوستی خود را که
بنسبت منست بسیار اعتقاد نداری این میگویم که در معامله دوستی در خور
تنک اندیشی من نیست فلیف که در برابر محبت من باشد و چون عالمیان را

بدشمنی انگیس پر میابند نجبت ناقصکت خود را اعظم اشیا خیال میکنند باری گذشت انچه
گذشت اکنون همگی فطرت جاه و اعتبار و فتح و نصرت و صحت و مسرت آن وحید الدهر را
از خدای مهربان مسألت مینماید و در لوازم دوستی از خود شرمنده نیست حضور و غیبت یکسان
چون گویم که دروغ گفته باشم چه بسا خوبیهای آن یگانه محبت در غیبت گفته میشود که در حضور
مذکور نبود که مبادا از عوتی بخاطر راه یابد الحمد لله که توجه باطنی و ظاهری حضرت خدایگانی
بدرجهٔ اعلی است تحمی ازین گرم تر و نیاز مند تر و زود تر عرائض فرستند که شجاعت
و دانش و هجوم عوام و التجاے مردم مردانه و فراهم آمدن اسباب دنیوی مست کن
آدمی ست بیت اصل تمیز ست اندر آدمی + تا فزونی را بد اندازگی + الله تعالی توفیق
محاسبه و شکستگی دل در فتوحات مقارن روزگار خجسته آثار آن یگانهٔ زمانه دارا و محمود خان
خدمتگار اخلاص گزین ست این بار با دنظری دیگر شد توقفات او اختیاری نبود در گفتار
و کردار از و راضی ام و السلام در مهر ماه سنه سی و شش نوشته شد بخانخانان فرد
گر غمی آید گلوی او بگیر + داد او بستان و میر داو باش + از مطالعهٔ نسخهٔ جامعهٔ کونیهٔ الٰهیه
مسرت پیرای خاطر خرده دان بوده از نقوش نا ملائم که صفحهٔ جهان ازان گریز ندارد و الحق
از اسباب و الای ایزد شناسی و از امور دریافت اسرار عبودیت ست وسعت سرای
دل و دوربین آن معشوق سر افراز و آن عاشق برخوردار من که جز عاشقی من و معشوقی کونین
را سزاوار نیست تنگی چه معنی دارد که گنجلکی هم پذیر نسازد چه دوست دوربین من اگر از کید حسد
اخوان دنیا میگوید آن خود در روز بازار مردمی شیوع داشت و بزرگان صورت بر میقائی
آن پی برده بزم عیش خود را منغص نساخته اند تا به پیشوایان معنی چه رسد ام وزخود که حال او
معلوم ست حاشا که گردی بردامن حوصلهٔ جهان پیمای خاطر محبوب نشیند اگر

از یکرنگ نبودن فرمانروای زمان و زمین میفرمایند خود همین معنی باعث ظهور عیار اخلاص درست
که سود و زیان را دران گنجایش نیست میشود و راه معامله با فرمان روای حقیقی مسلوک داشتن
هزاران مقاصد صوری و معنوی را دام گسترده میگردد و اگر از جدائی صوری دوستان
عرفی و آشنایان ظاهری که از اسباب انتظام مهمات صوری اند در تعب اند خود بغایت
عجب ست که همین معنی اگر موجب شکر گذاری نباشد باعث کلفت کارشناسان درگاه ایزدی
چون تواند شد و اگر از دوری صوری دوست حقیقی آزرده دل اند خود از کم فکری و بیجا بسکی
تواند بود چه محبت حقیقی روی هجران نه بیند و مفارقت ظاهری موجب اختلال احوال نشود چه
در منزل اهلیت که محل نزول مودت تحقیقی ست غم و غصه نمیباشد پس ای دوستدار پر حوصله
کم حوصله بسیار بردار کم بردار من امروز آن روز است که شما از خود بهره ور بوده بهدرقه خرد
و بتائید نیت درست غم و غصه را بخود راه نداده تمشیت مهمات مرجوعه را سر انجام نموده داغ
به پیشانی بزرگان جهان نهاده بهجت آرای خاطر دوستان حقیقی گردند چون از نامه عطوفت
به پیشانی بزرگ جهان را اگرچه آلوده یافت دل بدرد آمده کلمهٔ چند نوشت در عمل آوردن
آن یادداشتها کوشش فرمایند که آنها بتدریج میوه گوارا بار میدهد از احوال خود چه نویسد
بعد الحمد که نفس اماره خیلی در پی راه نفس مطمئنه تگ و دو دارد و طبیعت عنصری که از کور باطنی
از در صوری در نالش ست امید که چون صلح کل در میانست از نالش باز آمده بصحت گراید
اشعار منتخبه که در بیاض علیحده رقم پذیر شده بود و انتخاب حدیقه و آنچه بعد ازان منتخب شده باشد
نویسانیده بجا فرستند و بعد ازان آنچه شود خیر و خبر و بفرستادن آن طمأنینی دل ناتوان فرمایند قرة العین
دولت و سعادت و مسرت میرزا ایرج و داراب تا از ان خورد از صورت و معنی شوند وقت آن نیست یده ا
که ایشان را رخصت فرموده در ظل حمایت الطاف ایزدی که کافل مهمات ایشان ست

ارند و میخواهم که همواره از رسمیات و حقیقات ایشان را که شبا روزی بگذرد مصحوب کی

حاشیه گردان بساط عزت نوشته میفرستاده باشند زیاده چه نویسد بجانبخانانش باعی

دل با تو دهم رغم بداندیشان را + وز تو ببرم ستیزهٔ ایشان را + در عمر من اندر سر و کار تو

شود + مهر تو بمیراث دهم خویشان را + بخاطر قدسی نژاد حقیقت اساس ایشان چه حاجت

بگویم بخاطر آلوده شناسا مزاج نادرست روزگاران معدن نیکذاتی باید که نگذرد و بلکه در

صد هزار فرسخی این چمن همیشه بهار هم عبور نشود که در حرف معامله خلافی بخاطر حق گذار من

راه یابد فکیف در داستان دوستی سخن از عالم ناراستی بر زبان حق گوی من بهنیت مدارا

هم بگذرد چه جای آنکه مقدمات قدسیهٔ صداقت وانگاه بآن درازی سخن و این همه امتداد

ن از مثل منی که در ترازوی انصاف و قدردانی او جمیع اشرار روزگار وزنی پیدا کرد

ز جهات شتی و طرق مختلف از مغتنمات روزگار اند نابسوده دست و دل خاطر بر زبان

هرزه گوی دهد اما چه توان کرد که مخاطب من نظارگی جمال خودبینیت و طبیعت او را از

هجوم بد معاملگان فرصت مشورتی یا وقت شنیدن نصیحتی از فطرت بلند

خود نیست بیت تو یوسف منی را در چاه بلا دیدی + او را بشهنشاهی در مصر

نجا دیدی + بعد الحمد که بعد از بیامدن مفاوضات گرامی که یاد از فراموشی میدارد و بعد

از رسیدن قوافل خطوط که نقوش پیشانی آنها گره آلوده بدگمانی و نافهیدگی بود در قبیهٔ کرمیل

اگر در خور محبت این کس نباشد باندازهٔ قدر نامناسب روزگار ناسازگار نبود رسید

بمقتضای بشریت طبیعت ملول مسرت آرا گشت و فطرت همیشه خرسند

ن از کوستی تهی حوصله دست نوازش بر سر دوش خود کشید بیت شب غمهای

من چون شد بصبح شادی آبستن + شود سامان نقب من همه بر گنج شایانی +

ای عزیز از تلخگوئیهای من همیشه مسرور بوده غم را بخاطر راه ندهند و اگر در بعضی فرامین حسب الحکم
که آنهم جز صورتی ندارد حرفی چند درشت غم آور نویسد گلشن خاطر خود را در عین بهار خزان
نباید ساخت او بدگمان نشد و در باب خالصه ساختن پرگنه و معامله بقایا و آنچه عوض آن
جونپور گرفته اند اینهمه سخن دراز نبایست کرد که این طرز طائفهٔ دیگرست و شما از طبقهٔ دیگر
فرد از جان و دل گوید کسی غمخوار چنان جانانهٔ + از سیم و زر گوید کسی پیش چنان اسکندرے
شکر که این عبارات بجنس مسموع نشد و بد و کلمه مناسب ادا شد هزاران شکر که نسائم فتح
و فیروزی وزیدن گرفت امید که عنقریب آن ولایت مفتوح شود زنهار که عزم قندهار
در فتح تته در زمان دیگر نیندازد که بس وقت میگذرد نهایت جمعی دیگر که درین اردو بیکارند
طلبند و استدعای اینخدمت کرده تته را بجاگیر خود قبول کرد و این کس را تجربه کار هزار
ساله دانسته اگر این حرف را گوش می کنید ممکن که کاری شود بخشی الملکی نظام الدین احمد
مجد و از حسن سلوک که با یشان میکند در نزهتگاه خاطر خانهٔ دلپذیر بهم رسانده است
دولت خان لودی را چه شده است که در محافظت آداب آشنائی با عقل خدا داد مشورت
نمیکند اگر خرد دوربین ندارد نمیداند که بازار سود و زیانست اگر چشمش معنی نمی بیند
چشم ظاهر بین چه شد شانزدهم صفر سنه نهصد و نود و هشت در نواحی جلال آباد نگارش
یافت بخانخانان قطعه ذات من نقش خیال خوش بست + من مگر خود صفت ذات
توام + نقش و اندیشهٔ من جمله زتست + گوئی الفاظ و عبارات توام + طبیعت عنصری
با نیروی محبت ضمیمی بر کار فرمایان جهان دل استیلا یافته میخواست که من فراخ حوصله
را در شرح شدائد دوری و تفصیل فرط شوق تنگ خاطر ساخته بوسعت آباد
سخن انداز و تلطفی چند بکام دل برآرد الله الحمد که سلطان فطرت پرورده خاص خو

نظر فرموده حمایت پدرانه خوانم ویاو قایت بادشاهانه نامم که من مغلوب طبیعت و محبت

را غالب مطلق ساخته با طبیعت لجاج آرای و محبت الحاح پیرای مقرر ساخت که حکایت

اشتیاق و شکایت فراق را بعد از استماع فتح قندهار که مقدمهٔ فتح ملک ایران ست درمیان

آرد واکنون همگی همت صرف برآمد کاری که پیش نهاد همت والانهمت بزرگ جهان و خیراندیش

زمان و دوستدار انست نموده حرفی چند مینویسد امید که خرد دوربین بسمع شریف رساند

سوداگر زرطلب و سپاهی کهنه عمل و روزگذاران نیستند تا دانم که خاطر شما هم همه را برهم

قندهار ترجیح داده است تا دران باب اشباع سخن نمایم اما اندیشه که دارم از

همرهان کوته نظر زر بناموس خرست که مبادا بمقدمات ولاویز خاطر پر مشغله

محبوب مزاج مرا باین وادی آرند حال قندهار و قندهاریان از اخبار ثقات مجدداً

بوضوح پیوسته باشد دران چه شرح دهد حاصل سخن آنست که قندهار را همه وقت بسهولت

توان گرفت بخلاف ٹھٹھہ باید زمینداران میانه ولایت را از بلوچ و افغان بزبان دلاسا

و دست عطا از خود کرده ضمیمهٔ لشکر فیروزی اثر ساخت و وقت فرصت را غنیمت شمرده

بچستی و چالاکی اعتماد بعروة الوثقاے عنایت ایزدی نموده متوجه قندهار شد و چندان

دل نگرانی بمردم کومکی نداشت اگرچه اکثر مردم ملحق خواهند شد اما روش کار آن باشد که در

داد و دهش کوشش خواهند نمود که ناموس دیگر و با نهاست و بردباری و هوشیاری را دوستدار

یمین و یسار خود خواهند ساخت و مذاکرهٔ مجلس شما ظفرنامه و شاهنامه و چنگیزنامه باید که باشد نه

اخلاق ناصری و مکتوبات شیخ شرف منیری و خاقانی و حدیقه که آن گفتگوی تجرد ست و ما تعلقیان

بزم کثرت که آنرا میخوانیم از خدائع نفس اماره است که در راه ما گو ظلمانی نتوانست کند چاه فرا

ترتیب داد که خود باز دران افتد در خلوت زاری و تضرع بدرگاه ایزدی لازم شبا روزی

شمر و نشاط مفرط را از محرمات دائمی دانسته دریوزه از دلها کردن و گرد خاطرها گشتن این
گرد هنگامهٔ ترکان آراستن و دل تاجیکان نگاه داشتن شعار خود سازد و شیلان وا فرکشیدن
و پایهٔ کیفیت آن را برکمیت او افزودن عادت کردن و خلوت کم نشستن طریق مستمر باشد
تا باین زیست و نشست کارهای کلان برآمده خیر شود و دو تنخان ملازم نیک ست
بالفعل و چیز زود باید کرد و هندوستانیت را از و کم ساخت و وقار درو افزود جانی بیگ
را تعلیم بزرگ منشی باید کرد که بس جوان کار آمدنی ست ملا تقیا را در دعوی صلح کل استوار
فرموده مرضیات خاطر رابی حجاب باید تعلیم کرد تا پیوسته بگشاده پیشانی بهمراهی چندی
از بزرگان معتبر در بار عام نشسته مقاصد و مطالب مردم را می نوشته باشد و در وقت
می رسانیده باشد ملا شکیبی را از روستا بشهر آورد که هم بکار بزم آید و هم در روز رزم
مهر خاموشی بر طاعنان اهل شقاوت نهد زبان محبت نگار که ترجمانی دل دوستدار
مقررست از سخن کردن سیری ندارد اما چه کنم که ناتوانی هنوز بر بستر افتاده دارد
بعد الشکرنامه که مصحوب کس برادر گرامی حکیم همام فرستاده بودند رسید اول
از رسیدن و پس از ان از دیدن و بعد از ان از فهمیدن آن خاطر گل گل شگفت
علی الخصوص استقبال نمودن و رسیدن ترکمانان از جانب قندهار و
عزم جزم آن بزرگ دانش بصوب ایران سرمایهٔ صدگونه شادی شد الله تعالی همیشه
آن گوهر والای بزرگی را در تمشیت مهمات عظیمه سربلند وارا د عزیز من درین یورش
که پیش آمده است ناموس و نام بلند بزر خریده میشود امید که قرض ده پانزده و
بیست کرده درین شرا کوشش بلیغ خواهند نمود و یقین که زر مستتبع نام بلندست و خواهی
نخواهی چون اقبال حلقه بر در چنانچه علف کشا و زر را فطرت بلند و همت والا

ناصح و ندیم و همدم و همخوابهٔ شما باد العاقبة بالخیر زیاده چه نویسد بخانخانان قطعه

دل معشوق شوریدست بر من + و زان شورش جهان را سوخت خرمن + و هان بر بند

گوش فهم لب بست + مگو چیزیکه می ناید گفتن + از مطالعهٔ مفاوضهٔ انس آزرده خاطر

شدید چه از پیشانی الفاظ و حروف دلتنگی آن رموز دان شورستان دنیا دریافت

الله تعالی غم و غصه را پیرامون خاطر آن نکته سنج دوربین راه ندهاد و نیز دانست که

از هرزه گوئیهای من دوستدار که فرط دوستی از نهانخانهٔ خموشی به بارگاه گفت

آورده است ملول دل بوده اند چنانچه بایما اکتفا نکرده استدعای نوشتهای مهربانانه فرموده اند

ای بزرگ زمانه مهربانی نه آنست که مثل زنان یا مانند شعرا یا طرز ندما یا دوش

دوربان دنیا مکاتبات خود را بمقدمات خوش آمد و مقالات ثنا آراسته اسباب

غفلت و ابواب مستی آماده سازد حاشا که خاطر نکته دان من که در گلشن فهمیدگی

طراوت بخش رنگ افزای بوی آوران مرتمه بوم ستاز من خیرخواه دوستدار چنین

طمع داشته باشد و آن خیال دیگر که بیکان کوی اهلیت رو اندازم بآن مقتدای

کارخانهٔ اهلیت چگونه تجویز نمایم که بر ضمیر مهر گزین رسیده باشد که مقصود نویسنده از آزار

رساندن خاطر همیشه گلشن آن معدن نیکوئی باشد بلکه مهربانی حقیقی آنست که بر آمد کار و بار خود

را منظور نداشته حقی چند تلخ نما شیرین اثر در موقف ادا در آید مرا بس کار دشوار

پیش آمده است اگر گنج دوستی که در معمورهٔ دلست و بجهت بی گم کردن بخرابه نشان

داده اند از هجوم عوام و ازدحام مهام غبار بی تمیزی نگذارد که بنظر مبصران روزگار در آید

حرف محبت و کلمهٔ محبتی که بر زبان داده اند گفتگوی صداقت که بعلم و نفتار ره

درمیان افتاده است آن را چه باید کرد محب جاه فیتم و عاشق مال فی

علاج دوستی که سابق ازین زبان زد خلائق شده است حکم ۱۲ س ه راه غلط کردن ۱۲

که به پیشه سالار جهان روباه بازی نمایم دروغگوی هرزه سرای نیستم که بی تقریب چنین بیهوده
گویا شوم دیوانه نیستم که سخن بی قصد ادا شود و از شمائل معاملت و جلائل محبت که دریافت
آن بخاطر فارغ هوش آرای حواله یافته است برطرف شاید که تیره رایان عیب بین درین
کس بقدر راستی و مردانگی فهمیده باشند مرا چه پیش آمده باشد که نگهبانی حرف سرائی خود نکنم و
آری که گفته ام پاس آن ندارم و از خیرخواهی آن منبع خوبیها باز آمده در مقام آزردگی شوم
حاشا ثم حاشا بیت گر بگویم زان بلغزد پای تو + ور نگویم هیچ ازان ای وای تو +
ای برادر عزیز هرگاه خیرخواهی همگنان پیش نهاد همت باشد شما که با صاحب فراوان اخلاص
وارید و به نیکذاتی و قدردانی موصوف اید و با صد خوبی دیگر این حیران انجمن هستی را
دوست میدارید اگر اندازهٔ نیک سگالی را بمقیاس عقل دوربین خود گرفته کار دوستان
یکجهت را بر طبیعت خوش آمد دوست بی فکر حواله نمایید گنجایش دارد لیکن ای قرة العین
وجود و ای مسرت الصدر اهل شهود سوگند که کار نادانان کوی نااهلیست چه خورم که
درین نشاء تعلق بحسب سرنوشت آسمانی بدو کس رابطهٔ محبت پدید آمد دل از فروغ آن
نورانی شد و زبان نگارین گشت اندوه جدائی فراخ حوصله بلند برداشت یار اول ابو الفتح
آن قدر بود که مرا وقت فرصت نصیحت گفتن یار دوم که دیر بمانا بود لیکن چه کنم که
دوشبهای مرا خواهی نخواهی بگفتگو وا دارد بعد الحمد آزردگی که از والا مکتوب بار دی
داده بود بی آنکه رنجهٔ معذرت گردند عقل دور اندیش معالجهٔ من کرد و مرا خرسند ساخت
و از شما راضی گردانید تفصیل آن چه کنم که دور و دراز ست الله تعالی شما را خرسند دارد
بخانخانان بیت ای خواجهٔ سلام لک در زحمت ما چونی + ای معدن
زیبائی وای کان وفا چونی + بی شائبهٔ تکلف خاطر از دوری آزرده است

وفتح ونصرت ومسرت شمارا خواهنده بیت مارا یارا غم تو هر شب همخوابه بغم آغوش است
وانکه از بی توجهی حضرت ظل الهی نگاشته اند وسخن دراز کرده چگویم که چه کرده اند والله
ثم بالله هیچ همواره بخوبی وبزرگی واخلاص مذکور خلوت وجلوت اند هرگز حکم بود که
که در هر فرمان حتی فرمان اعتراض بی یاروفادار نویسند وخدمت اعظم خان را که
تازیانه کار شما ساخته بودند اینهمه از جای نمی باید رفت ودر امثال این اعتراضات که
جز صورتی بیش نیست سخن دراز نکرد زنهار صد هزار زنهار برای چه از اعتراض گونها در هم شد
اگر اخلاص وافر از هجوم مشاغل پوشیده گشت عقل دور اندیش کجا شد واگر خود بکنه این
دقیقه نمیرسید چرا بنوشتها متنبه نمیشوید گذشت آنچه گذشت برای خاطر آن دوست هیچ چیز
خرسند شو سوگند دوست میخورم که اینجا هیچ قضیه نیست ومشرب عذب شاهنشاهی
در کمال صفاست محاسبهٔ دانائی وتحسین فطرت ونکوهش طبیعت ودریافت مدارج
معامله وشناخت پایهای مراتب روز بادوست وچهارم آبان سال سی وشش نگارش
یافت بخانخانان عزیمت سفر ورخصت بادشاهی ومنزل نوچون فتح قندهار وتتهه و
غیر آن خجسته ومبارکباد خیال نکنند که دل دوستدار شمارا لحظه از احوال خیر مآل ذهول
واقع شود الله تعالی از عمر وآبرو وبردباری وفراخی حوصله برخوردار گرداناد از دوری
دوستان شوخ طبیعت که نظر بر مقصود خود انداخته از جای آزرده باشند متالم نشوند و
بخرسندی دوستان دوربین مردانه که آبروی دوست وبرآمد مهم صاحب را مرهم جراحت
هجران نموده ساخته متوسل درگاه ایزدی اند نفس ناطقه گرامی را هنمائی کنند دلاوتی طبیعت
مرحوم که نیک از بد نداند فرستند اگرچه میدانم که با بخت بیدار خرد پیش بین دارند اما دل محبت گزین
بر پایانه می نویسند که درین یورش بکار دارند اول آنکه زاری دل ودامن شب را چون غذای هر روزه

وانسته بتخلف نور رزند دوم در تخیل صحیح فتح آینده وتعقل آزادگی حال پاسبانی دل نموده
بگذارند که بشادی در آید که دولت ونصرت در کنار خاطر اند واندوهگین می نهند سوم عطوفت
را بر غضب والی ساخته باندک چیز در شورش نیایند چهارم جمیع همراهان را بالفنون شتی
سرگرم دارند من که سر حرف زدن گو نمی نداشتم محبت بگفتگو در آورد والعاقبة بالخیر سخندانان

نظم

ای اتفاقی تو جواب هر سوال + مشکل از وی حل شده بی قیل وقال + آزموده من هزاران
بار بیش + بی تو الم شیرین نیاید عیش خویش + کی باشد که نقاب مهاجرت بر داشته شود
که از نامحرمیت خامه ونااهلیت نامه ونا امینی شاهراه سخن ونامؤتمنی پیغام گزاران معامله
جای اگو نیج گنجی هر اد دل چه که حرفی بمذاق عرف که از فروغ صدق بهائی داشته باشد از
مکمن بطون بمنصه ظهور نتوان آورد واگر نه کلمه چند نوشتمی ومقدمه دو سه در میان آوردمی
که مخاطب من مطلع شده واثر آن از باده بهجت افزای میان تهی فارغ شده خوشوقت گشتی
اکنون که باین حالت سر سخن گزاری ندارم خود چه توان نوشت بهر حال دل شوریده را
بهیچ تسلی داده منویسد که معاطفه نامی که اگر امثال این مقدمات را در مکاتیب آشنایان
روزگار رند کور نساختندی هر چند که بعد از فراموشی بسیار آمده بود سجل محبت نام نهادمی
رسید

بیت

تو آن نه که دل از صحبت تو بر گیرم + دگر ملول شوی دلبر دگر گیرم + اگرچه
رسیدن این نامه خرسندی نبخشید واز دیدن آن خوشحالی دست نداد امابهر وضع سبکبار تر
شدم فرمان معاتبت را امتثال نموده جواب آنرا بخجالت وتقصیر وبرطرف ساختن
مابه الاعتراض تسلی روزگار شورش یافته خواهند کرد بارها مذکور شده که روش دلبرانه
که درین مسلک وانسته اید چرا از دست داده امریکه مورث شورش در خانه باشد برملا گردد
اگر از دیدن جاه ومستی اعتبار مروت چندین ساله گذاشتن مصلحت دیده بودید برای چه زبانی که

کس بآن ذوفنون وقت شریک نیست و وسه سخن بصاحب نکته سنج دقیقه یاب مهربان

نگفتند اگرچه از طرز خواندن عرضداشتی که درباب گرانی مزاج اقدس نوشته بودند آن آزردگی صاحب

قدردان دوربین ما از هزار یکی آمده اما آن باریک بین آن یکی را هزار دانسته در اصلاح آن

کوشند دوم رمضان سنه نهصد و نود در دار الخلافه لاهور مرقوم شد بخانخانان سلمه الله تعالی

در لوازم فشار تعلق استوار داشته بیش از تمامی لوازم این کار اندیشه تجرد و خلل انداز این انتظام

نگردانا و عتاب و خطاب و مباسطت و ملاعبت در نزهتگاه طبیعت بغیر از ایشان نیست

و مجالست روحانی و مطارحت معنوی در گلشن همیشه بهار فطرت هم بی آن خلاصه

خاندان دریافت نی لیکن طریق مکاتیب را از رسمیات دانسته عمداً از آن تقاعد مینماید و منتظر

و مترصد مراسلات معنوی که بزبان فعل ادا یابد میباشد و از آنجا که قحط سال مردمیست

اهلیت ذاتی چه که سوداگری آدمیانه را هم آغوش عنقا نشان میدهند و اینکس بحسب سرنوشت

در معرکه این آدمیان جیهم قبله افتاده است قطع نظر از آنکه صفا و ضیات

روحانی پرتو ظهور دهد و چه معنی رس ایشان را از مغتنمات عظمی میدانند و در معاونت صوری

و معنوی بی اختیار است هزاران شکر که درین کار شگرف طبیعت با فطرت یاوری داده است

ششم جمادی الاول میرزا علی بها در رقیمه مسرت افزای غم آور رسانیده و خاطر را که وعده دو

شادی و غم بسته بود در عین اندوه یافت چه عزیمت آمدن نه موافق مضمون فرمان همایون است

و نه لائق فطرت و دریافت ایشان و هرگاه آن منشور عاطفت در معنی تحریص بر آن خدمت بوده

طلب از محتملات عبارت و اشارت دانستن را چه نام توان نهاد اکنون عزیز من بهیچ وجه

داعیه آمدن را بخاطر دقیقه یاب خود راه ندهند که این توقف یکسال که در حدود دار الخلافه آگره

واقع شد نه مرضی خاطر بود و توجه والای شاهنشاهی را در فتح دکن عظیم دانسته زیاده درین باب

سخن نکنند و سرگرم خدمت باشند و کشایش آن ملک را که قابو بهتر ازین نباشد چون بار ربای
دیگر از دست ندهند فیروزمندی صوری و معنوی قرین روزگار فرخنده آثار آن یگانه دودمان
فطرت باد بخانمان چارهٔ اندوه از بیرون مطلبی و علاج آن در دل تست داروی
درو در پیش تست و تو از دیگران طمع داری نصیحت گر تو خرد و دربین تست و تو بدر یوزه
گرد بگرد مردم می تنی این سنگ ضلالت بپای طلب آمده تیز روان عرصهٔ ارادت را سبز در آورد
شیخ عراقی میفرماید قطعه آفتاب اندرون خانهٔ وما + دربدر میرویم ذره مثال + گنج در آستین و
می گردیم + گرد هر کوی بهر یک مثقال + این نه تنها رهروان عرصهٔ صحرای دلکشای
معنی را پیش آمده بلکه کوه نوردان کریوه صورت را نیز پیش آمده که از حال خود غافل مانده
چشم طمع در مال دیگران دوخته اند خانهٔ خود را جاروب نکرده خیال نقاشی کار دوان
دارند و به موجود قناعت نکرده حریص معدوم اندوختهٔ خود را ندیده در گرد آوردهٔ مردم
دل بسته اند نفس اماره را که راهزن دائمی و کیسه بر قدیمی و دشمن جانی ست دوست
صادق انگاشته غیر را که سعی او در نیک و بد اثر ندارد و دشمن قوی دانسته با خود در
صلح و با جهانیان هنگامهٔ رزم آراسته اند کجروشی و سرگردانی خود را اگر بنیکان ازین شغب خانه
دنیاست بر اجرام فلکی و اجسام علوی می نهد و برادران بنی نوع خود را مغذ و مید ارد
والا چون سباع و بهائم در هم آویخته در ریختن آبروی یکدیگر ست تا بخون چه رسد حاشا
که سباع و بهائم از هزار آن یکی در همجنسان خود این ناخوشی که آدمی از تبه رائی و سیه دردی
میکند بر خود می پسندد و اگر بر جهانیان این حقیقت ظاهر شدی هر آینه به نقد دشمنان
معامله نافهم بلفسی که از معطلی در گرو انتقام اند براحت افتاده کوشش بی اثر نکردی و تهمت
فاعلی بر خود ننهادی و چون دل بخصبت این مکنون تعیینی دارد که از خلوتسرای خاطر بمعرکه قلم

وسیاهی وکاغذ در آرد برای هدایت عالیان از نوکر وآقا وفقیر وغنی دو سه کلمه می نویسد
اول بهموم خطائی که برگشت زار نوکر و زیده آنکه سررشتهٔ مسکینی ومعامله فهمی وپیش بینی و
خاطرداری وغمخواری که در زمان کم تعلقی داشت در هنگام هجوم دنیا ورجوع ابنای
روزگار نمیدارد ویکبارگی ورق گردانیده چون گویم آن نامهٔ اعمال حسنه را انشته شروع
در بدمستی کرده توقع دیگر بر کونین تواضع ونیازمندی از جهان چشم میدارد وتا کار از جهره را
بجائی میرسد که حبل المتین اخلاص گسسته میگردد وبا ولی نعمت وصاحب خود تغیر روش
میکند چه در اطوار خدمت وچه در اوضاع اطاعت چه در ملا وچه در خلا از دست رفته کار را
بجائی میرسد که بدست خود در گرداب هلاکت محقق میشود وهرگاه نوکر که خمار احتیاج همیشه
در سر دارد بر شیشهٔ بادهٔ خود کامی وشنبهی از ان بدمست گشته چه عربده با مینماید اگر صاحب
باچندین اسباب مستی سر شوریدی داشته باشد چه دور باشد ولهذا اگر صاحبان برگشیده‌ها
خود را بهمان نظر خردمی که در مبادی احوال دیده اند منظور داشته نگاهداشت اعتبار خود
نمیفرمایند آن تنگ حوصلها که در بند سود و زیان خود در معنی سوداگری حرف اخلاص
بر زبان صورت بکار دارند از دید این حالت کور باطن گشته شود خود را در زیان خرمی انگارند
دور اندیشهای تباه افتاده پامال حوادث میگردند واین کم خردان بهمت توقع تواضعات
بیحسابی از صاحب خود داشته در گوخسران فرو میمانند تاریخ سوم شهر ذیحجه در سال هزار
نگارش یافت بجانخانان بیت همی ندانم چار فراق ونیست عجب + که هیچ زیرک خود
کرده را ندانند چار + لیکن ایزد بیچون در چاره گریست اگر روزی چند بظاهر دوستان
حقیقی را در گدازش هجران میدارد اما در معنی اسباب دوام مواصلت سرانجام میدهد
الله تعالی بزودی محنت دوری سپری گرداناد که نه تاب بیان شدید جدائی دارد ونه صبر

خاموشیدن جانشا اگر بیان تو انستمی کرد کے بر زبان آمدی که نه درخور حوصله و استعداد مستمعان زمانه است و نه خاطر مشغول بسیار دوست آن مستعد خطاب سر سخن شنیدن دارد از جوشش بیصبری حرفی چند تراوش میکند قطعه ز دوست دورم ازین زار ترچه باشد حال + ز یار فردم ازین صعبتر چه باشد کار + میان آتش و آب اندرون گرفتارم + که جان آتش گاه ست و دیده دریا بار + شکر ایزد را که مژدهٔ وصال رسید و خاطر را از بار گران رهانید یعنی در بست و سوم صفر ختم الله بالخیر والظفر گرامی قاصد رسید و مفاوضه که طراوت بخش دل پژمرده و نضارت ده خاطر افسرده بود در عین راه آورد که مرزا جانی بیگ بمقتضای سعادت ذاتی و بخت بلندی و دولتمندی آمده وید و در استعداد روان شدن ست چگویم که چه خوشحالی رو داد کو قدرت گفتار و کجا قوت نوشتن و باین فرصت نایافت تا بندی از مسرات خود باز نمایم اشعار وقت آنست که یاران طرب از سر گیرند + طرهٔ شب ز رخ روز همی برگیرند + مطربان باز نوا ندبیان را آواز دهند + تا سماع خوش و عیشی بنوا بر گیرند الحمد لله که ازان یگانه زمانه هم آثار حوصله عالی ظاهر شد که چندین مشاق و انواع محن که از باز که هندوستان مفتوح گشته چنین واقع نشده بود تاب آورده در ارتفاع مدارج کمال کوشیدند و هم انوار شجاعت که بهترین سجایای ذاتیه است از لمعان سیوف بارقه آن اقبال مند روشن گشت که نبردهای مرد آزمای فرموده مظفر و منصور گشتند و هم فنون ابیر صاف آن یگانه زمان بر خرد و بزرگ و دوست و دشمن پیدا آمده مراتب دانشوری خاطر نشان ظاهر و پنهان شد و هم مراسم مردمی و لوازم فتوت در پایهٔ اعلی بمنصهٔ بروز جلوه گر آمد چنانچه دلها بدست آوردند و نوکر خوب بهم رسانیدند و با چندین پیکار طرح دوستی نفس الامری انداختند مقدسان عالم علوی را آفرین گر خود گردانیدند آری محبوب دلها گشتن مفت و بی تقریب نمیباشد

اکنون برحسب مدعا فرمان عالیشان شرف نفاذ یافت نیکوئی فروش نسیم که دران باب
شرح دهم اکنون هرچند زود تر مرزا را بملازمت آورند سودمند تر و بهتر خواهد بود زیاده چه
نویسد که وقت تنگ و قاصد مستعجل و خاطر در شورش الله تعالی در بادهٔ کامروائی هوش
افزای نصیب گردانیده در محاسبه روزنامچه احوال خود سرگرم تر گرداناد والله الباقی بس
ما بقی هوس دوازدهم آذر ماه الٰهی سنه سی و هفتم این دو کلمه برسم استعجال نگارش یافت
بخانخانان شعر بحق آنکه بجز تو کسی گزیده نیم + که در فراق تو یک لحظه آرمیده نیم +
من خود مدتیست که درین تنگاپویم که حرف دوستی و قصهٔ اشتیاق و حدیث محنت
دوری بر زبان نرود آن را بر زبان معامله واگذارد و اما چه توان کرد مصرع
می تراود حکیم انچه در آوند من است + والحق از انجا که دوربینی و معامله دانی و بغور کار رسیدن
شیمهٔ ایشانست و میدانند که آن متاع چرب زبانان خراب باطن شوریده خاطر نیست
ازین تراوش بی اختیاری آزردگی به خاطر راه نیابد اما حقیقت کار آنست که
صفیر قلم و ضمیر کاغذ و هرزه درائی زبان عنصری را در بارگاه محبت گذار نیست و هرچند
این جنس بدیع بوسائط سمت ظهور یابد جلباب خفا و نقاب استتار بیشتر پوشد و سوداگر
جلاب اندوده فروش که ملتزم این پیرایه میشود از خرافت یا ابله طرازیست که عیب آن را
نادهنسته وا مینماید هرچند میخواهم که بدو کلمه اختصار رود اما شرهٔ سخن گفتن بآن دانش پسند
دوربین خویش بیتاب داشته بدر از نفسی موصوف دارد و ذیلا من فنون النفس الامارة آدمم
برسر گزارش بعضی معاملات اول انچه از احکام مقدس بود فرمان درست کرده فرستاده شد
و حکیم عین الملک نیز درین نزدیکی روانهٔ آن حدود دست و انچه در باب مناشیر
مقدسه که با ایران و توران شرف نفاذ یابد رقمزدهٔ کلک تحقیق شده بود

بی شائبه تکلف انچه این حیران مطمئن اندیشیده بود اگرچه در عبارت ولفظ بقدر تفاوت داشت در معنی یکی بود بجا سخنانان منت خدای را عز وجل که بتدبیرات شایسته وزود دادهای بایسته ایشان کار شگرف باتمام رسید شکر شادی دل آن یگانه زمانه کنم یا سپاس سبکباری دوش سنگین خود نمایم آری کسی را که نیت درست کارش بهترین وجوه بانجام میرسد چه حاجت که من مداحی کاری را که بروضیع وشریف حسن آن پیدا باشد آماده شوم اگرچه جمعی از خودآرایان تیره رای بطرز دیگر فهمیده یا بروش دیگر فهمانیده بودند اما کلمات باطل اساس حق نشناس چون شعله خس بقای ندارد وهمان بی بقائی او جزای کافی ست چرا بهرزه درین باب حرف سرائی نمایم وخود را ابقد ودل هیچ مضطرب شو مخاطب شریف الذات خود را بنشیه در اضطراب اندازم عزیز من هرکاری را شکری قرار یافته نه قرار یافته مردگان پوشیده استخوان قرار داد خرد والا که هرگز نمیرد شکر امثال این خدمات لائقه که بچند بین تگ ودو وجنگ وجدل وبفنون اهیر صائبه صورت میباید آنست که ترازوی انصاف محکم تر بدست فطرت داده نگهبانی نفس زود فربه شو باید کرد که مبادا دست نوازش بردوش خود کشیده شوری اندازد الحمد لله که آن نونهال اقبال را راهی بمحاسبه ومحاربه نفس داده اند وانچه از قسم شکایت نوشته میشود این ماجرای میان فطرت من وفطرت شماست والا طبیعت من باطبیعت شما نهایت موافقت وخرسندی دارد وآنرا دروقت هجوم اندیشهای صوری نخوانده میان فطرت وطبیعت جنگ نیندازند پنجم شهر ذیقعده سنه هزار نگارش یافت بسخنان امیدکه فیروزمندی صوری ومعنوی وکشایش ظاهری باطنی قرین حال آن یگانه زمان گردد خاطر محبت آگین را در همه امور متوجه خویش دانند شمارا آنطور میخواهم که اگر هزار کس درحق کی بدی گویند وبداندیشی اورا بنسبت آن خجسته صفات خاطر نشان کنند دفعة اخبار را که صدق وکذب طرازاد است

دریافته وقعی بران ننهند و مرتبه که صدق مظنون شده باشد گاه آن را بفاعل حقیقی منسوب ساخته مسرت آرا شوند و گاه آنرا بفراخی حوصله که از لوازم بزرگیست حواله کرده نشاط را اساس ننهند فکیف که بداندیشی یکی بگفتهای واهی اهل نفاق باشد یا بمحض توهمی و تخیلی که بزرگان دینی از مزاحمت آن خالی نباشند بهم رسد و اگر حرف درشت نگاشته قلم خیر اندیشی شود آنرا درشتی ندانند و آنچه بزعم کلی نصیحت و نیکوخواهی باشد درشت نمائی او را اگر در خاطر جای دهند یکبارگی معاملهٔ خوش آمد گویان بپایهٔ رواج میرسد که دیگر راست اندیشان را جای سخن نباشد دیگر عزیز من عنقریب ولایت وسیع و کن مفتوح خواهد شد در حوصله وسعت بخشند و در سلوک مردم فراخی دهند و همه نوکران خود را بیک طریق آشنائی کردن نکوهیده است فکیف که بیگانهها بنا احرار از بندلهای صوری احتراز نموده در سلک شنده پوشان در آمده اند در ینباب سخن بسیار است مخاطب کم و غریب تر آنکه مخاطب من همه وقت لائق این حرف سرائی نیست روز آبان خرداد ماه سنه چهل بجانجانان ابوالفضل مستمند که از نوشتن نامه کاره واز فرستادن قاصد مستکره است واز گفتار تنگ آمده مشتاق کردارست از کم حوصلگی خود و فرط عطوفت آن یگانه و هر چند خفت دردمندی صوری خود را نمینویسد و چون مسرت خاطر خطیر آن گوهر والای معدن فطرت منظورست از اندوه خواص و عوام روزگار نمی اندیشد الله تعالی نظر بر کم حوصلگی هاهی ما کرده بزرگ زادهٔ قدسی نهاد و ما را از خدمت نا اهلانه این پیر عاجز معاف دارد یا بدو لتخانهٔ فنا رساند یا باوج تجرد برده خرسند دارد و درین چندگاه این بیت آنچه او یافته است مرغوب و غالب آمده نفس اماره شیخ فریدالدین عطار قدس سره بر غم نفس در دل میگذرد فرد هزار بار بخم و کوزه گرد هم مرا هنوز تلخ مزاجم زمرگ شیرین کار هرگاه دل حیران را بجهت تحصیل کمال علاقهٔ بهشتی یافته خواهان تجرد و خمول می بیند خاطر بو العجب را باین بیت حکیم سنائی سرخوش میدارد فرد آفرینش نثار

فرق تو شد + بر چنین چون خسان زراه نثار + اگرچه مجملاً امیدانند که عقل و دولت بخش و بخت سعادت آور دارند مکاره جسمی را مانع نکوهش نفس و تحصیل کمال نداشته انفاس قدسیه را درانچه لابد و وقتست مصروف خواهند داشت اما مودت قصوراهی طالب تفصیل اقصی ست در ربیع الاول سنه نهصد و نود و هفت وقتیکه از بیماری صحت یافته بود نگاشته بجانشخانان عاشق معشوق مزاج شما از معشوق عاشق مزاج خود گله چند دارد و از عالم طبیعت که از ان نه من در آزارم و نه مخاطب من معذرت طلب آنکه قاصد شما خبر نمیرساند و میزان طبیعت شما موقوف آنکه قاصد ما آید تا خبر برد و بارک الله دیر و زاین سه بیت آن راه یافته ملک امیر خسرو محظوظ بودیم نظم باز گشادم به طبیبی دکان + مرهم دل دارم و داروی جان + هر که دلش تنگ بیاید ز بند + دارو بخش و هم و سودمند + وانکه خوش آمد طلبد نیز هست + لیک شکر پخته تب را نه بست + و این صبح که بیاد شما نشاء باده دارد و باین بیت عطار گاه خم خم باده مینوشد و گاه پیاله پیاله شراب بیت آن یکی آبستن قاضی شده + وین بحیض مخنگی راضی شده + ذوق وهی و شوق امروز نگاشته آمد امید که نشاء این دو خم معنی سرگرم ساز د والسلام بجانشخانان از وجان بخش جهان آفرین بمقتضای فنون حکمت بالغه این حیران دبستان آفرینش را اگر بزعم اکثری از نفوس ضروری الدفع ست و بگمان برخی از نفوس معطل مدت سه ماه و کسری بسر حد عدم برده باز بر فراز وجود آورده و در دفع ضعف و اعضای قوت ست امید که این رجوع باعث اهتداء و هدایت شود و از آنجا که در هنگام شتافتن بملک نیستی که مظنون شده بود خاطر را تعلق باسباب دنیوی نبود و نفس ناطقه را بعضی امور که در زمان صحت بمطالعه معلوم نشده بود و صد خار در پای طلب خلیده بعلم یقینی آن کمال یافت معلوم میشود که این بازگشت موجب حصول مقاصد حقیقت شود و از شوق دیدار آن یگانه روزگار چه نویسد که در شدائد اوقات که از عالم کون سیر میشد

خاطر را غیر از محبت ایشان گرفتاری نمی یافت چون تکلف در میان نیست و اتصال معنوی
بر کمال منتج است که ازین ضعف کلمه چند نویسد اما آثار المتقدمین خواجه عطا بیگ همواره از
احوال خیر میگرفت امتداد خواهش او باعث این تحریر شد الله تعالی مسرت و نصرت قرین
احوال خیر مآل ایشان دارا د غرهٔ شهر رجب قلمی شد بجا نخانان چهار دهم آذر ماه الهی سنه
سی و شش و الالف که بعد از وزیدن نسائم فتح و فیروزی و سر سبز شدن گلستان اقبال
و نصرت رقم زدهٔ کلک محبت شده بود بنظر اقدس خدیو جهان نگارندهٔ ملک معنی آرایندهٔ
جهان صورت که سالهای دراز عمارت بخش خرابهٔ روزگار باد رسید بنظر تحسین و استحسان
در آمده لوازم شکر ایزدی و مسرت تازه روی نمود اولیای دولت و اصفیای فطرت خرسند
و شادان گشتند فرد امروز روز شادی و امسال سال گل + نیکوست حال ما که نکو باد حال گل +
از آن باز که افراد انسانی در بازار حدوث و چهار سوی کون و مکان هنگامه آرای شده اند
ارباب عقیدت که باطن ایشان بنیات خیر آراسته و ظاهر ایشان با گاهی و آداب فاضله
پیراسته کنار آرزوی این گروه مقدس از مقصود تهی بوده ازانچه وجه همت علیای ایشان بود
با حسن وجه صورت اتمام یافته است آن منبع اخلاص و معدن نیکی را اگر چنین فتحها روی دهد چه
بدیع و چه بعید ست لیکن من نقب بر گنج غیر متناهی زده را که بر جواهر و لآلی که در حوصلهٔ آسمان
در نگنجد و در صدف روزگار در نیاید دست یافته است ازچنین مقاصد جزئیه و مطالب محقره
کجا خرسندی میشود نمیگویم که طبیعت من خوشحال نشده این گل شگرف را حقیر شمرده و یا سوداگر من که هر متاع
را نیکو فروشد نکوهش این کالا را بخاطر نیاورد یا از لوازم فروخت کما ینبغی نپرداخت لیکن این فطرت
بحر آشام استسقا شعار من بالائق خطاب خود حرفی چند میا بانه میزند فرد خمار بیحد من بحرها
همی طلبد + که نیست جان مرا ظلمهای جام کفاف + بجانخانان بیت ای شادی جان

آفرینش + وی گوهر کان آفرینش + ایزد جان بخش جهان آرای نیکو داند که این حیران نظارگی

نظارگی جمال جهان آرای ایشان ست اگر بفتح قندهار هم کامروای شادمانی شود شمار را

نشناخته باشد امید که عنقریب ولایت را الامن ٹھٹھہ را از خس و خاشاک روزگار مصفی ساخته بنیت تسخیر

خراسان و فتح ایران زمین بدست آوردن قندهار را روز اول سفر فتح انجام خود دانسته

اگر بسیار مشتاق نباشند که در حوصله گنجشک روزگاری گنجد از تدبیر آن غافل نبوده عرائض دلکشای

بدرگاه معلی ارسال دارند و دوستان خیراندیش را باعمال نه باقوال مهمانی کنند و کامیاب گردانند

فرد هر لحظه و هر ساعت یک بیشه نو آرد + شیرین تر و زیبا تر از شیوه پیشینش + و دو شخان

را دوست میدارد نه برای آنکه او را نیکو ساخته است لیکن یک مرتبه تقلید شما میکند و یک مرتبه از

جهت فرط اخلاص او که بشما فهمیده است وقار و تمکین را بیشتر میخواهد که در و باشد و رعونت و

مستی نیکو خدمتی او را امید که بدست نسازد و ملاتقیا را که در بزم و رزم بکار آید باید که بجود جنگی

کند و باطبقات انام اگر بعجالة الوقت صلح نکند آشتی گو نه خود چه مانعست ملا شکیبی که شائسته مراتب

خدمت است کاشتگی نظر او پر اعتبار یافته انیفادی تا زد و تر معتبر گشته بجبهه سپهسالار خانخانان

الله تعالی در مرضیات خویش جستجوی سخت کرامت کناد اگر در فرستادن نامها اهمال میرود

عمداً است نه از افزونی مشاغل چه آن مسلکی ست که دران هر طائفه را عیب پوست اما در لوازم محبت

دقیقه فروگذاشت نیست و چرا باشد که آن از لوازم فطرت ست نه مراسم طبیعت چون در پی

نسائم معنوی از گلشن آن گرامی برادر بمشام فطرت تم رسیدی خاطر را میل بنوشتن مکاتبت

که مکالمهٔ روحانی ست میسر شده امید که در پاس نشاء صورت مسابله نزده و مهمانی

که پیش نهاد همت والا شده است بشایستگی گراید عزیز من هندوستان را البته هزار کس

درین دفعه گرفته بحرف و حکایت مردم گوش انداخته عمل برخلاف آن لازمست انچه در بهر باب

دوستان همی نتوانند کرد بجای آورده از دوستی حقیقی همت در برآمد کار ایشان از دو چند روز بسیج درونی آویزه داشت که لختی از داستان ایزدی دوستان نویسد بو که رهی بر خاطر ازنگار آن نقاده دودمان آگهی نهد و این بیت روم عشق که بر زبان داده بود سرمایه ساز

بیت بگو دل را که گرد غم نگردد + که زیرا غم زخوردن کم نگردد + ولیکن بر تنگی نمون بهار بر خاطر انصاف گرای دشوار می آید تا آنکه گرامی نامه آمد و دل شولیده شورش یافت نظم

درین چنبر که محکم شهر بند است + نشان ده گر دنی کو بی کمند است + نه در خنبر توان سرواز کردن + نتوان بند چنبر باز کردن + هر چند نیک میدانم که از شناسائی و فراخ حوصلگی لختی خود را از طبیعت باز خریده در ظلال خرد در آسایش برزند لیکن آن مایه حالت گسترده ام که از دید گوناگون غم یکجهتان ناشناسا توانند چاره کرد بهر حال چاره هر کار پیش شناسات بیرون نیطلبند و آنچه از تجرد نگاشته اند این اندیشه لازم و الافطرت باشد لیکن امروز که گوهر انصاف خاکبوس و خدیو زمان بی اندازه مدارائی دهر زه سگالان گرم ناهنجاری اگر روزگار دل بدین کارستان تعلق باز دارند نزدیک یقین دارد که بیامن این کردار گزین آن خواهش نغز در زمان شایسته روزی شود برآمدن بهر وجوه مناسب میداند سخنانمان رباعی گر دل وهمی گز تو شکایت کنمی + دانی که شکایت بچه غایت کنمی + در پرده دری نباشد اندر حق تو زانها که تو کرده حکایت کنمی + رباعی هم یکروزی زغایت مدهوشی + گر خشم کنی با من گر بخروشی بر کرده تو یکایک انگشت نهم + نی نی من و انگشت و لب خاموشی + عزیز من شگرفی روزگار را این ناشناسی صبح وجود بکدام نیرو بر گوید و چه مایه تواند گفت هر چه گفتنی بود لختی بر مزد ایما و برخی باظهار و تصریح بیرون داد و محظور ضمیر صافی در دل نگاه نداشت و هر گاه شما هم مدارا باشم بیس با که سرگرانی نمایم چون ایزدی بی همال سخت مهر و سست خشم آفریده است بهمین لادیز گفتار

آشتی کردم امّا بشرطیکه زود تر آیند و دیگر گشت راه نیابد و دلجوئی گوهر سعادتمندے وپاک
نهادی میرزا شاهرخ از ضروریات ست چون الچپور درین نزدیکی با ایشان داده شد مراد از
آنست که تا رسیدن آن هم مسلم باشد و از آنجا که خیریت و بهبود ایشان را میخواهد راجه هر بنس را
بملازمت فرستاده و سررشتهٔ سخن کوتاه گردانیده بهیچ چیز نیست که اوندانه چه از حقیقت ملک پیچ
ارزبونی غنیم واختلاف آنان و قابوی کار باندک فراخی حوصله وکشاده پیشانی و نشنودن
دیو افسانهای بیدلان و هرزه رائی و یاوه درائی ناشناسندگان ساده لوح همه کارها دلخواه
انتظام می یابد و در اندک فرصتے تمام ملک نظام الملک در حوزهٔ تصرف اولیاے دولت
می در آید بست ونهم ماه بهمن الٰہی سنه سی وپنج در سونگی پتن تحریر یافت بجانخانان خاطر
حقیقت پیرای را گرامی تراز نوید فتح و فیروزی آن اعز دوستان چون گوییم که دوستان
ناپدید امنطلبی نیست از انجا که به بستان سرای نیت حق اساس آن محاسب روزنامچه خود
نظر محبت اثر می افتد گل گل می شگفد و بمشام تفحص این بی برده خفیات جهان بوی دولت
و اقبال می آید الله تعالی آن جویای اهلیت را چنانچه بمحض عنایت خود آن توفیق کرامت
فرموده است که در هنگام شادمانی که هوش ربای جمهور انام ست جشن هوشیاری آراسته بزم دا
رارونق می بخشند امید که در وقت سنوح ناملائم وظهور نامرضی که در دیدهٔ تحقیق عین مصلحت بل
مایهٔ رضامندی وخرسندی ست نیز مسرت پیرای خاطر خرده دان گشته بهار بخیر انبهجت باشند
چه از طبیعت قانون دان کامل البضاعة مزاج شناس داروی تلخ شیرین مینماید از حکیم جهان آفرین
خود ازین کمتر چون خیال توان کرد و آن که بتازگی بوادی سخن آمده حرف سرارست نوشتن نامهٔ
دراز بنواب اقبال آثاری زین خان کوکه است در جواب معترضات بادشاهی برای اینقدر
از کجا باید رفت و این همه سخن کرد و یکبارگی طراز اخلاص منش خود را گذاشته مثل امرای سرحد

که شناسای مزاج اقدس نبتند حرف زد دل و دستدار محبت سرشت بدر آمد در جواب فرمان
نصیحت آمیز عتاب آلود که اکنون شرف نفاذ یافته بغیر از آنکه تقصیری شده چیز دیگر ننویسد و
سخن دراز نکنند نسبت خاص هیابانه بگفت آورد و الا من خموش را کجا سر حرف زدن
سکونات ست بیت همه حل و عقد عالم چو بدست غیب آمد + من بو الفضول معجب تو
بگو که در چه کارم + کشادگی پیشانی و شگفتگی خاطر و شوق بر کمال بر گرد آورده محاسبه
شبا روزی روز افزون باد سخنانان خاطر هوش قرین چگونه اجازت فرماید که قصه پر غصه
بینش خود را در مقالات ظاهری و محاکات صوری که حسن معنوی از دار الملک مقتضیات خود
از خساست شرکت اقتضای لطف صوری اخراج نموده است املا نماید که اگر قرین صدق است
راه خلاف رای جهان آرای روزگار غدار که بهم چشم دوربین دارد و دل انصاف گزین رفته باشد
و اگر رهین کذب است قطع نظر از آنکه در مجمع رموز دانان بلا اعلی جا پزاد خود را بی آزرم نموده باشد
بزرگ زاده اصالت منش را بعلامی قحبه رعنای جهان فروخته باشد مجملا اگر دل دانای آن
سربلند معنی و سرفراز صورت خواهان صحبت صوری بوده با مساعدت وقت بی تکلفانه طلب
نفرموده اند از آن چه شکایت کنم لیکن بر صبر خود بیتابانه مادحم اگر عیاذا بالله مخالف شق اول
بوده است در نارسائی و بی فهمی خود هم سعایتم و هم معاتب در بی توجهی آن گرامی دست مشتاق و مخاطب
و اگر مخالف قسم ثانیست هم آن دانای رموز آدمیت ممدوح و هم این صابر بیدای محبت محمود زیاده
چه نویسد سخنانان نظم ساقی بیا که یار زرخ پرده بر گرفت + کار چراغ خلوتیان باز در گرفت
هر بار غم که خاطر ما خسته کرده بود + عیسی دمی خدا بفرستاد و بر گرفت + گرامی نامه آن والا دودمان
سعادت بهجت آورد و مسرتهای گوناگون بخشید نخست بوی معانی بمشام جان این خیر اندیش رسانید
و گزیده غذای روح سرانجام شد دوم دماغ دل را عطر آمود ساخت و آزردگی عنصری را جان داری

نمود سوم مژدهٔ قدوم فیروزی آورد و نوید تنومندی درونی شنود چهارم آن خلاصهٔ خاندان
آگهی را باز بخدمت دگر رخصت ارزانی داشتند و نیکنامی و بخت افروزی را از سر آغاز گشت
چنانچه در جهان معنی گزیده تر یاد رخوبیهای چهارگانه برشمارند در عالم پیکر از نام نیک و ستیاری
بهتر چه که برابر آن نبود همواره خاطر قدردان ازان گزند ناهنجار که ایشان را رسیده آزرده بود
سپاس ایزدی که زمانهٔ آن نیز دیک شد که بمردانگی و کاردانی آن یکتای شناسندگان آن نکوهیده
نقش زدوده گردد و خاطر مقدس شاهنشاهی ازین غم برآید پنجم زمانهٔ خودآرائی را که نه بر آهنگ ضمیر
خواهش زدای بود پیام انجام شدن آمد و باطن گرفته آوای گشایش بر شنید ای همزبان حقیقی
چه بر گویم و چه برگزارم من جای دیگر و نیرنگ ساز تقدیر در کار دیگر با همعنی کج گرائیهای
کوتاه اندیشان روزگار یکطرف و شگرف کاری کارسازان دولت یکجانب و بدگوهری دم
این بوم یکسو قطعه لب الب است دهانم زماجرای چند + که غیر با لب خود با کسی نیارم گفت
شکایتی که ز ابنای عهد هست مرا + بگویم و نکنم شرم می نیارم گفت + سخن چگونه توان گفت
کاهل این ایام + سزای مدح نبیند و هیچ نیارم گفت + نی نی چرا حرف بیدانشی میرود و از دردمن
صافی گله می تراود و هنگام ثنا گستری و سپاس گزاریست که با چنین حال ایزد بیهمال مرا از
گزند زمانی رهائی بخشید و رنگارنگ خرمی و شادمانی فرستاد و اگر گذشته بیاد آید در نیایش گری
گرد فتوری برخاسته باشد و چون بید افشان گوی بیگانگی هرزه سرا شود و آنکه کمترین مریدان
شاهنشاه وقت یاد فرموده و هجران زدهٔ آرزومند را بحضور قدسی میخواند این مژدهٔ والا چگونه در بیان
قطار کشد و ششم نام بر نهد دولتیست بی همتا و نعمتیست بی پایان و دیگر وجوه دلجمعی خاطر خویشان
چه برشمارد و چه باز گذارد زمان دیدار نور افروز بزودی روزی باد و زیاده نویسد بخانخانان
از چگونگی احوال بهجت اشتمال میرسد امید که صحت قرین و عافیت اقتران باشند

از هیچ وصلگیهای شوق که اضطراب در کارخانهٔ تمکین اهل ثبات انداخته طاقگاه صحبت صوری
ساخته است چه نویسد دوستان فدوی شما صادق خان و حکیم همام و ابوالفضل چه از مقام
نفس الامر و چه از راه انتظام و التیام یکی بوده صحت شما اولاً و صحبت شما ثانیاً استدعا مینماید والسلام
بجانخانان الله باشماست نه از انگونه که در احاطهٔ علمی او در آمده اید بل از ان نمط که در ضبط عبادات
او آهنگ در آمدن یا مستقیم شدن دارید و گزین ترین نشانهای این دولت خداداد آن ست
که دل حق اساسان را و صلاح بدنی و نفسانی آن بزرگ زمان مائل می بیند پس از انحراف
مزاج چندروزه سریع الزوال طول نبوده تنها سبب آنرا بر اخلاط و غذا ننهاده مبنی حقیقی
از داور جهان آفرین شناسند و معالجهٔ آنرا منحصر در قرابادین اطبای جسمانی ننهاده بقدرت
معجون روحانی اطباع نفسانی پرداخته بکار فطرت پردازند و نخستین کام پرداختن سر رشتهٔ
محاسبهٔ دائمی را دراز کردن و بهنا ور گردانید لت شفای صوری و معنوی روزی باد بیست
و نهم فروردی ماه الهی سنه سی و هشت در دار السلطنه لاهور نگارش یافت بجانخانان ا
مشتاق زود سیر آمده از قدردان شوق افزوده دعای از جانب فطرت خود قبول فرماید
اگر درین دو روز محاسبهٔ نفسانی یا مطارحهٔ فطری از پرسیدن آشنایان حقیقی و دوستان معنوی
باز داشته است مبارکباد و گرنه بزودی توفیق بازگشت و ندامت از گذشته دهاد دو سه بیت
که آدم عشق خلاصهٔ او دم درین روز ضیافت این غریب وطن مهجور در وصل پریشان مطمئن گردیده
بود با آن مخاطب خود مینویسد **نظم** گفت عیسی را یکی هشیار سر + چیست در هستی ز جمله صعب تر + گفت
ای جان صعب تر خشم خدا + که ازان دوزخ همیلرزد چو ما + گفت از خشم خدا چه بود امان + گفت ترک
خشم خویش اندر زمان + آرزو بگذار تا رحم آیدش + آرزوی کاینچنین بیایدش + گفت رنج احمقی
قهر خداست + رنج کوری نیست آن مهر خداست + ابتلا رنجیست کو رحم آورد + احمقی رنجیست کو زخم آورد +

سن ندیدم در جهان حبت وجوی + هیچ اهلیت به از خوی نکوی + الله معکم اینما کنتم بیست نهم
فروردی ماه الٰهی سنه سی وهشت قلمی شد بخانخانان توانگری خاطر وصحت بدن باهم متفق
بوده نصیب روزگار فرخنده آثار آن پی برده راه نرفته ملک معانی باد وهمت عالی نهمت
چون فطرت جلیس مجلس انس آن بزرگ خانواده خرد شواد امشب از سواد پیشانی گرانی جسم
وبر آشفتگی نفس ناطقه معلوم شده بود هر چند میدانست بدرقهٔ عنایت ایزدی که حارس
ایشان ست باندک پرهیز جسمانی وبقلیلی از محاسبهٔ نفسانی تا این زمان نپاینده باشد اما
احتیاط للمر اسم الظاهرة بنوشتن این دو کلمه مصدع خود و مفرح ایشان گشت العاقبة بالخیر
بخانخانان دیروز وامشب که با دل بس نیامده مغلوب طبیعت شده میخواست که از خلوت
خاطر بر آمده گامی چند در بیدای صورت زند بعد الحمد که این اذیت بی اختیارانه بفعل نیامده
اما باید دانست که این آهنگ باطن برای سرور وحضور آن بزرگ خرد ست لیکن برای اندوه
رسمیات روزگار ست اگر چه از مشرب اهلیت بقدر سخنا دور ست اما در مذهب اهل تعلق رسمی
پسندیده از محاسبهٔ زمان بیداری وهنگام خواب بروزنامچه گذشته وآینده مبصرانه نظری انداختن
ضرور ست واز اسباب هوش ربای احتراز لازم دانسته پاس فراخی حوصله باید داشت
از عمر و دولت ونصرت کامیاب باشند والسلام بخانخانان الله تعالی از بیلا خطگیهای
ترکانهٔ آن بزرگ زمانه را محفوظ دارد تا محتاج طبیعت وشورش افزای اهل محبت نگردند فراست
درست وعقل صحیح باعث آن شد که این دو کلمه که مدبر را در کلفت و مقبل را در مسرت انداز د نوشته آمد
احتیاط کامل واستغنای تام مغلوب محبت شده در واهیهٔ کتابت سرگرم ساخته فرد عشق ست و
صد هزار تمنا مرا چه جرم + گر خواهشی کند دل شیدا مرا چه جرم + مجبور استعداد راز زبان کوته
دست بریده و پا شکسته باید بیهوده محزدش و با خموشی هم آغوش باش بخانخانان

الله تعالی قرین و ناصر باد هرچند آرزوی آن کرد که حرف دوستی سپرے گرد صورت نیست

ایعزیز آدمی زاد از واهمه و هرزه گوئی سخن سازان بیکاره و کجفهمی ساده لوحان تهمت دیده بیرکامی

عامهٔ خلائق و شنود داستانهای فرومایگان تنگ چشم پیشین که از نامیزی یا نیک اختری به نیکان

اشتباه پیدا کرده اند به تخیلات بدیع فرو میشود درین وقت بژرف نگاهی طومار حال پیشین و

حال را دریافته اگر نیرومی گردیدن یابند خود چه بهتر و اگر نه در گروه توقف نمودن پیرایهٔ دولت

شمرند من خود از نیرنگی اخوان زمان نه آن مایهٔ ملال دارم که قلم یاوری تواند گرد در گردابی

درمانده بار تعلق بر دوش دارم میدانم زمانه چه بوالعجبیها در پیش دارد اگرچه میدانم و تکلف

حرف سرایم که مخاطب را در اندیشهٔ تباه می بینم ای برادر بهر حال اگر زمانه گذارد خود در منزل نشان

مقصود دیده ام شاید که توفیق نکوهش نفس یافته قدم بر شاهراه فرض وقت داشته آید و اگر نه شاید

که داستانهای احیا بمقتضای دولت نشئی ذاتی چاره گری فرماید و بهر روش که باشد زبان را از

لغو و دل را از بغض نگاهبانی کند شاید که این بادیهٔ هولناک دینی بعافیت سپری گردد از مهمات

دنیوی مضامین فرامین که برسائل اینکس نوشته میشود دلبند نموده خموشی میکند همه مردم را یکسان

خیال کردن برای چه و تامل خصمانه باخود نکردن چه العاقبة بالخیر بخانخانان تا منه دوستی حرف

بیگانگی معنی نشاط افزای این تماشای شگرف کاری روزگار شد و طبیعت خام سرتهی مغز که نظر

بر دیرین حقوق و رسائی و مردانگی و پایه شناسی ایشان آرزوها در سر داشت لختی غمزده گشت خطهای

مردم که نوشته اند که بطلب رفته ایم حاضر است و آنچه در باب تغیر جاگیر مردم پیشتر رفته رقم

پذیرفته موجود و توقف بیجا نمودن در راه خاصه در برهان پور سرباری و هرگاه باوجود مثل

شما که درخت بارور خود میدانست چنینها شود از که برنجد و کرا نفرین کند اگر عالمیان

با من در بدی شوند غبارے بر دل نمی نشیند چه من خوی زمانه و زمانیان نیکو شناسم

وتوقع کم آزاری در سرشت تا از دید نا ملائم بخروشم و از جای روم اما هزار ریک این اگر از شما
ببینم با وجود دریافت نیرنگی تقدیر در هم مشوم و با خود بس نمی آیم آن دعویهای پیشین و استبعاد من
شاید بخاطر داشته باشند از شما چشمداشت آنست که بمقتضای عادت قدیم در معامله که مراد خل
نباشد بی مشورت اینجانب صورت نه دهند و از دور دستها پرشها رود و کنگشها بجا آید امروز
که من در معامله باشم و از من نپرسیده آنچه چنانکه نگاشته اند بظهور آید در برابر آن چه باید کرد د
حق بجانب کیست و آنکه در ارای ذمه خود وجوه معقول نوشته اند سخن من همانست لیکن چه سود
که کردار بگفتار پیوندی ندارد و عجب تر آنکه نوشته اند که هیچ کس از لشکر نیامده چندین که بیوجه
به برهانپور بوده آمدند اول خود میرزا یوسف خان بالمکیان که از پنجهزار کس متجاوز بودند و
متعهد جانب دولت آباد و بعد از فرو شدن شمشیر الملک عزیمت جای خود داشتند بموجب
طلب ایشان نشد چنانچه نوشته ایشان حاضر است و تفصیل مردم را علاوه نوشته فرستادند
همه درین خدمت شریک بودند والا از من تنها چه آید و چون در شاه گره توقف بسیار شد و غنیم
شوخی و بی آزرمی پیش گرفت همه را طلبیده خود آهسته آهسته روانه جانب احمد نگر شد در اثنای
راه اوروم مردم در میان آمد با وجود این چون خزانه همراه بود خواست که بهمین مردم پیش و دو دست
بردی نماید چون ام عالی رسید و نوشته ایشان پی در پی آمد از آن عزیمت باز آمد و خاطر مقدس
شاهزاده را مقدم داشتم و نتیجه که داد آنکه آوازه تغیر در میان افتاد و این مردم را بر هم زدگی شگرف
روی داد و آنکه نوشته اند که در خالصات شاهزاده نویسانده بودم بایستی آگاه شد که خالصه
هست یا نیست مشوقی باید نمود تغیر کردنی بسیار اند اما در وقت و از راه فهمیدگی و عجب تر آنکه نوشته اند
در اصل فرستادن احدی بجهت آوردن بیلدار و سنگتراش دد رو دگر بوده که در قلعه گیری دخل
عظیم دارد اگر بجهت گرفتن آسیر این فکر بوده خود چه لائق درین هنگام که مهم عظیم در پیش باشد

باسیر مقید شوند و اگر بجهت احمدنگر ست که در پیش بوده بهتر بود و آنکه درباب خالصهٔ سرکار
شاهزادهٔ فیروزی مآل و دیگر مردم بیجاگیر قلمی شده است راست همه دلخواه سرانجام میابد
برای همین کار خزانه موجود زودتر آیند و این کار پروزه روزه از پیش برند و اگر من باشم خود
موقوف من ند الا خواجهٔ ابوالحسن که بمردانگی و دیانت و کاردانی و خیراندیشی سزاوار دیوانی
کل ست و از دوستی شما رنجها برکشیده میتوان بشایستگی سامان نمود و آنکه تا رسیدن رایات ظفر آیات
امر عالی دیر دانه مسلم داشت فرستاده اند من ممنون شدم و کار شما بهتر شد و آنچه درباب بازرسیدن
نقره چند قلمی نموده اند یاد از فطرت قدیم داده طبیعت فربهی یافت ما خود از دوستی گذشته ایم
و نزدیک ناامیدی بسر میشود و همگی تگاپوی در سوداگری میرود و باری درین آشوبگاه گیتی از
نیکو بازرگانان باشیم غنیمت ست و آنکه درباب استحکام مواد محبت دلاویز سخنان مرقوم
شده بود هرگاه جویائی این در سر باشد و آن شود چه بهتر خصوصاً با مثل منی یک لختی کم خواهشی
قدردانی و دیر رنجی زود آشنای صاف درون خاصه که خرخشه از میان برافتاده مرا بدرگاه
طلبیده اند چنانچه پیش ازین عرضداشت فرستاده ام و سرگرانی که از شما داشتم بشما نوشته
بودم اکنون اگر آمدن شاهزادهٔ والااقبال دیرتر باشد خود زود تشریف آورند تا لشکر
و خزانه سپرده بعضی سخنان گفتنی و ناگفتنی در میان نهد و حالا مردم دو دله اند و دکان
خیال میکنند لعنت بر دکاندار درین مدت که اینجا بوده ام فهمیدگی را بگویم و رخصت شوم در صورت
تغیر و تبدل دلخواه میشود و مردم پراگنده نخواهند شد و بامید سرگرمی خواهند نمود و غریب
آنکه چنان شنوده میشود که شاید ایشان بدرگاه والا نوشته باشند که مالهای بسیار ضائع شده و
مردم بسیار پراگنده شدند چون مطابق واقع نبود و تنها هم مجال خود دروغ پنداشت رفتن مردم
بود و از همین تغیر شوم در میان آمده بود و آنکه در طلب خواجه یا کارکن ایشان امر عالی صادر شده بود

چون فرستادن یکی ازینها برهم شدن لشکر اینجائی بود تجویز نکرد اکنون تا آمدن شاهزاده شا[ه]
کسی که متعهد لشکر شود تا من خود ملاقات نموده رخصت شوم خواجه دلنشین کند بخانخانان
ایزد توانا آن فهرست هوشمندی را در حمایت خود پرورده مفاوضهٔ نگمتی که نامزد خیرخواه حقیقی
بگرامی مطالعه آن احتظاظ وافر یافت نگرانی عظیم دارد که همراهان چگونه زیست مینما[یند]
وخاطر عزیز چون نیست کم وقتی باشد که بی یاد ایشان بگذرد بسبب نیامدن دلتنگی از مزاج زمانه
یا آشفتگی از نایافتگی نبض روزگار یا کلالی از رهگذر جسم مباد الله تعالی در مسالک تسلیم و رضا
خرسند داراد مستشار الدوله ومؤتمن السلطنة اعظم خان کوکلتاش الله تعالی
آن عنصر دانش و هوشمندی را در مراتب خردمندی سربلند داراد و در رضاجوئی بادشا[ه]
صورت و معنی از عمر و دولت سرخوش گرداناد اگرچه خاطر همیشه ازینجهت که رابطهٔ دولتخواهی
ونعمت پروردگی یک درگاه امریست اتحاد بخش میخواهد که طریق مراسلات فیما بین مسلو[ک]
باشد تا باین وسیله لوازم این نسبت بتقدیم رسد و گویائی و شنولی مقدمات نفس الام[ر]
که قحط آن مخصوص این زمانه نیست و علی الخصوص از طوائف عالم ابنای دنیا ازین عطیه عظ[می]
محروم تواند کرد ولیکن از آنجا که سلسلهٔ محبت را گسسته دارند خوش نمی آید که این جاده را د[ر]
سازد که مباد از فساد زمانه و زمانیان محمول بر اغراض دنیویه شود و نیز چون این کش
عنایت بعنایت ایزدی آهنگ آن دارد که در سلک مترسمان روزگار که با دل آلوده زا[ر]
پرنگار دارند منسلک نباشد انمعنی باعث آن شد که درین مدت مدید با وجود آن نسبت خ[و]
از ارسال رسائل که شعار متکلمان رسم و عادت است باز داشت تا آنکه درینولا بموجب حکم
عالی این راه بسته کشوده شد امید که همچنان عقدهٔ مقصود کشاده گردد و انا ولا دقیقه شنا[س]
وخاتمت عاقبت آزار موجه از مقیاس اندیشه تربیت سعوی عاقبت آزردن بادشاه ظاهر و باطن که چندین حقوق

نعمت او بر ذمه باشد چگونه در مکیال خیال در آید امید دارد دوستی و راستی و دوربینی ایشان بست
که خاطر حق گزار خود را از مقدمات وحشت آمیز خوش آمد گویان که در لباس دوستی لوازم دشمنی
بتقدیم رسانند غبار آلوده نساخته در امتثال اوامر بادشاهی که عقلاً و نقلاً اطاعت آن فرض است
سعی جمیل نمایند و آنرا مفتاح ابواب سعادت دنیوی و اخروی شمارند و نصائح ظل آلهی و مواعظ
بادشاهی که اکسیر دولت و کیمیای سعادت است بوسیلهٔ دل فراخ حوصله و خاطر محبت مآثر
و دیدهٔ دوربین مطالعه فرموده مراسم شکر ایزدی بجا آرند تا مشاوران وهم و مجاوران
تنگدلی که دیدهٔ ایشان جز بر مبادی تلخی صوری نیفتد منکوب و مخذول شوند ای عزیز تمیز و فهم درست
و عقل دوربین اگر امروز بکار نیاید بچه کار آید صنوف عواطف و فنون مهربانیهای شاهنشاهی که در خلوات
و جلوات نسبت ایشان معلوم شده اگر بگویم ع کو مخاطب که با دم زند سخن بسیار است
و وقت کم انشاء الله تعالی که بمدارج اولی شود اکنون خاطر خیرخواه از ایشان مستدعی دو چیز است
یکی آنکه بی توقف بخاطر جمع و دل خوش متوجه انتظام مهمات گجرات شوند و ملتمسات و مقاصد
را که بعد از مشورت خیراندیشان دوربین قرار یافته باشد از احمد آباد عرضداشت نمایند که انشاء الله
سبحانه بوجه احسن صورت میپذیرد دوم آنکه یکی از ملازمان و آشنایان را که براستی و پیش بینی
و بردباری و نیکوکاری او گمان داشته باشند بلطائف تدبیر آن چنان اقرار دهند که حق را در
خلوت بی خوشامد که مفرح و لطافت ایشان میرسانده باشد که بازار خوشامد رائج
و متاع راست گفتاری بس کاسد است و صاحب دولتان را از کثرت مشاغل و انتشار
تلخی حق شنوی اقتدار پیش آوردن راست گویان درست کردار نیست و چه مفسده ها
که از این روی نمیدهد ای عزیز میگویم که چشم دوستی از من داشته باشند خواهش آنست
که دشمنی خیالی و همی را از دل بر آورده خاطر نکته سنج خود را گلستان سازند والسلام

باعظم خان کوکلتاش والا رقیمه که بنام خیراندیش رقمزده کلک التفات شده بود نهم اسفندارماه الهی سال سی و هفت از جلوس[۱۲] در ملازمت حضرت ظل الهی بمطالعهٔ آن مشرف شد معذرتی که در خیرخواهی این مسکین نوشته شده بود ایزد داناست که چنانچه هنگام بی توجهی گرانی نداشت درین حال خرسندی ندارد وجه همت این مزاج دان زمانه بسود و زیان خود نیست تا در امثال این امور گرد غم و شادی باشد بلکه تگاپوی خاطر والا آنست که اولیای دولت صاحب و بادشاه خود را که درین دولت ابدقرین خدمات شایسته کرده عیار حسن عقیدت و اخلاص خود را ظاهر گردانیده اند پاسبانی نموده بی شائبهٔ اغراض که بیشترے از برادران دینی از آن نگذرند در بارگاه سلطنت جمال آرائی این طائفه نماید که مبادا ناتوان بینان حسدپیشه و معامله نافهمان شرارت انگیز باطل را لباس حق پوشانیده خدیو جهان را متغیر گردانند اگرچه خدیو جهان در پیش بینی و دوربینی و قدردانی و مروت و مردمی آن پایه دارد که در کاسد بازار شورانگیزان و رواج نقد اخلاص مخلصان بخیراندیشی امثال ما محتاج نیست لیکن چون درین کارشگرف تصنع نمیرود و ودیعت نهادهٔ دست قدرت ست امید که دران نشاء بکار آید و ثانیاً تلاش آن دارد که ساده لوحان مستعد را بمراتب چهارگانه اخلاص بر تفاوت استعداد رسانیده کامیاب صورت و معنے گرداند بصحبت و نصیحت تا بموجب نص خردمندان کف مووده اند هر نصیحت گر ناصح محتاج ست من هم بیمار خودبینے و خودآرائے بوده آرزومند طبیب چاره گر باشم و ثالثاً شرارت پیشه ها را که خرد رهنمای شان تیره شده اخلاص خود را در هلاک خود می اندیشند بقانون مهتدی گرداند و هرگاه حال این حیران مطمح چنین باشد او را که خرسندی و غمگینی از سود و زیان خویش روی دهد و هرگاه امروز در دولت ابدقرین مثل شما در خدمات پسندیده و اخلاص بلند و قدم خدمت و فزونی خرد و شایستگی حال ضمیمهٔ رشد و کاردانی سابق شده

در نظر این معامله شناس نباشد و بی شائبه تکلف از گزیده ترین گروه اول باشند بهیچ اندیش
شمارانه برای خود و نه برای شما میکنند بلکه برای اعتلای اعلام دولت ابد قرین صاحب
میکنند و این شیوه راز کوته عنایت صاحب خود میدانند چه صد آنکه هر گاه خدمتی بهیچ شود که
در نشار تعلق ناگزیر است بی شائبه معذرتی بی تکلفانه نگارش رود تا آنرا از متممات خدمت پادشاهی
دانسته بغیر ضائه مهما امکن در انجاح آن اهتمام نماید و من کج همان طور داروی بیماری خود را طلبگارم
و آزاده مردی کار روائی میخواهم تا مرا در حجر عنایت خود گرفته بیماریهای باطنی مرا چاره گر آید معجبان
داروی چند هم دارم که هر که او را برین بعرض آند و خواهش آن نماید و عمل کند امید که شفا یابد و
بعنایت الهی نه در شیمه اول مضطرب و نه در حالت ثانی خود ستائی و خویشتن آرائی پس ای عزیز
من بی تواضعات رسمی که خاک بر سر آن باد به بعضی از مقدمات لازم البیان می پردازد و بیشتر
ازانکه فهمیده خاطر خود را بنویسد از نوشتن سرگذشت واقعی گزیر ندارد چون قرة العین سعادت
شمس الدین محمد این نامه شکوه را بعرض قدس رسانید ازانجا که حضرت در مقام وفور عنایت
و عطوفت بودند یکبارگی در تعجب شدند اگرچه همیشه بیشتر ازین خلوات اخلاص قدیمی شما را لذکور
میساختند و هر گاه کوته اندیشی حرفی نالائق نسبت میکرد آنقدر اظهار مهربانی میفرمودند که آن کوته
حوصله خجلت زده میشد و پیوسته در ایام دماغ خشکی شما نهایت توجه در خلا و ملا بظهور می آمد علی الخصوص
درین ولا که بدرقه اخلاص درست خود و میمنت توجه شاهنشاهی منظور رحمت الهی گشته معمد
خدمات لائقه شده اند چه فتح جام و چه فتح جوناگره و چه گرفتار ساختن تنو و غیر آن چه گویم که چگونه
حضرت مشتاق شما گشته اند روز و شب بی یاد شما نمیگذرد و همواره طلبگار آنکه کی باشد که در حضور
موفور السرور شما را مشمول مراحم خسروانه گردانند انچه شما والده مقدسه فرزندان عزیز نوشته بودید
ظاهر بود که شوق آستان بوسی آنقدر دارید که درین نوروز عالم افروز خود را خواهید رسانید

واگر در نوروز نتوانند بشرف حضور البته رسیده خواهد شد که ناگهانی شخصی بعرض اقدس رسانید
که ایشان با وجود بی اهتمام خدمات خود متوجه جزیره شده اند که آن را بجوزه تسخیر در آرند
باعث تعجب شد چون ازین خیرخواه جمهور انام پرسیدند بعرض رسانید که امثال این سخنان
جز دشمنی نگوید و اگر رفتن واقع باشد در آنجا دغدغه خواهد بود که چون بملازمت می آیند
بضبط آن رفته باشند که خاطر یکبارگی از آن حدود جمع باشد و حاشا که فتوری در اشتیاق
ایشان رفته باشد پسند اشرف آمد و گوینده شرمنده شد درین که حضرت بیش از بیش متوجه شما
اند و کوته حوصله های ناتوان بین از عنایت روزافزون شاهنشاهی که در بارهٔ ایشان جلوه
ظهور میدهد در پیچ و تاب اند که گشن داس رسید و آن خطرا که بمن نوشته بودند بی آنکه
بمن مشورت نماید بدست اقدس داد حسب الحکم قرة العین شمس الدین محمد مضمون را بعرض
رسانید از شنیدن آن فراوان تعجب کردند و کمترین فرمودند که عنایت ما در چه پایه است و
عزیز هنوز این طورها مینویسد و بیشتر ازین مظفرخان و راجه ٹوڈرمل و دیگران آنجا مهر میکردند
بایستی این گله در آن وقت کردی اگرچه آنجا هم جای گله کردن آنها ناشی از بی عنایتی ما دربارهٔ
آن اعتضاد السلطنة نبود بلکه چون مهمات در خانه ناگزیر یکی باید فرمود بهر که این خدمات
مفوض می شود مهر کردن در جای مخصوص تابع آن خدمت ست اگر اعظم خان در خانه
باشد و متوجه این خدمت شود اول و اولی اوست چنانچه امیر الامراست امیر المعاملة نیز
بود و همه اینها تابع او خواهند بود و آنکه بدظنگی شما بر خاطر اقدس گران آمده بود خیرخواهان
بزم مقدس سخنان لائق بعرض رسانده تدارک آن بخوبترین وجه نمودند و آنچه بفقرهٔ العین
مذکور نگاشته بودند و آن واقعه که دیده بودند و فتوحات مذکوره را نتیجه آن دانسته
تذکار آن کرده نذرے که فرستاده بودند مصدق آنچه در خاطر شاهنشاهی بود و مؤید آنچه

مخلصان درگاه بعرض رسانیده بودند گشت بعد الحمد چون از املای سرگذشت برسم
اجمال فراغ یافت از فهمیدگی خود مینویسد عزیز من گوینده را در نظر باورده گوش بر سخن
باید داشت و درین هنگام غم و غصه که ناگزیر این نشاء تعلق ست لحظه بغلاوزی خرد و دوربین
خود راه بنداد و طریق ماند و بود و نشست و خاست نوکر با آقا مطلقا بر دو گونه است نخستین طریق
معامله و آن سررشته حساب نگاهداشتن و ترازوی اندازه شناسی بدست گرفتن دوم اخلاص
و آن دوستی گزیدنست و غیر از نظر برداشتن اگرچه حکما در نامهای باستانی نوکر را سه قسم
گردانیده اند اول آنکه سلوک او اجیرانه و سوداگرانه باشد چنانچه خیاط و درودگر و بنا و امثال
آن خدمت را درخور مزد میکنند و نظر بهاء و متاع دارند و شماره روز را بگشاده پیشانی و شگفتگی
میگذرانند دوم مخلصانه که نظر بر دوستی داشته چیزی دیگر بخاطرش نمیرسد و آن حاجت
بمثال ندارد سوم اسیرانه چنانچه جمعی را به ستم و زور کار فرمایند چون حلیه کشان فرنگ که جبرا از
هندوستان که زورآوران جمعی را بزور بازو گرفته می آرند اما قسم ثالث چون از نظر من افتاده
سخن با ایشان نمیپردازم حرفی چند از قسم اول که پایه نخستین اهلیت ست مینویسم و مخاطب خود
را که خاطر آزار یافته و اهمه بخود دست مرهم می بخشیم در طریق اول که نظر و در بین بها و متاع افتاده
است و سود و زیان خود منظور سالکان این مسلک که قرین انصاف و رهین تمیز اند اگر درین
سودا زیانمند میشوند آزرده خاطر نمیشوند که کارشناسی و سرمایه سودا بدست دارند فکیف که
سودمند آمده باشند در آن که سود بسیار نشد و منفعتهای کلی روی نداد آزرده نمیشوند اگرچه
اهل عالم بیشتری این گروه اند لیکن در سلوک این راه به تمیز و انصاف در معامله جای خود
مشورت نمیفرمایند الحمد لله که در درستی و راستی شما دوست و دشمن متفق اند پس اگر شخصی از
نامعامله فهمی شما را از گروه ثانی نداند باو شورش نمیکنم که باندازه دریافت خود راه میرود اما

مخلصانه

او ناچار شما را از خوبان شتم اول خواهد دانست پس شکوهٔ شما از قلیچ خان بدین تقدیر بطور این
مردم حسابی نباشد شما از طبقه دیگر و او از گروه دیگر با آنکه در منصب و حالت و اعتبار نزدیک شما
نیست و قطع نظر ازینها شما کو که و نسبت شما نسبت فرزندی و با این توجهات خاص الخاص
بادشاهی پیوسته دربارهٔ شما چنانچه بارها اسم فرزندی بر زبان گوهرفشان شاهنشاهی میگذرد
و قطع نظر ازین خدمات شایسته که از شما و منسوبان شما بظهور آمده کدام بزرگ مانده را امیرسد که در
باجمعها مساهمت نماید پس چگونه شما را رسد که او را در برابر پدر بزرگوار خود آورده شکوه کنند و
نام میرزا و راجه برده در برابر خود آرید آری اینها رنگ آمیزی قوت غضبی ست حاشا از مثل شما
بزرگی که غضب را اینهمه راه باشد و اینچنین مغلوب غصه شوید و اگر اعراض ازین گذرند گو گنجایش
داشت در زمان سالف هم بود بهمین حال و خلاصه همان سخنست که در جواب این زبان شاهنشاهی
گذشت عزیز من چه مردم بجای چه مردم در مجالس می نشینند اگر از روی غصه گله کنند در انجا
بکنند که چگونه آدمی برجای چه نوع آدمی نشسته است و مهر خود نقشی بیش نیست که بجای نقشی
جای گرفته است ازین شما از آن چه قدر تفاوت معامله دانان از کفو خود شکایت نکرده اند
رسمیست باستانی هر که از غیر کفو سخنی گوید او را کفو خود ساخته در آزار خود کوشد اصل خود آنست
که عاقل دوربین از اعتبارات معنوی دیگری که بقائی دارد آزرده نشود چه جای اعتبارات
ظاهری فناپذیر ای بزرگ زمانه شما که تاریخنامه های باستانی بسیار خوانده اید چه دل بر
امثال این مقدمات نهاده اید فنا و زوال پیشینیان عبرت بخش نیست اگر غضب و غصه
مستولی نباشد شما را اگر فرصت آزادی شکر الهی و پادشاهی بهم میرسد تا با مثال
این مقدمات پردازند شکر الهی که هم صفات ارجمند معنوی روزی شما شده و هم بزرگی
ظاهری متیقن دوست و دشمن که شما را حاصل است درین باب چه سخن دراز کنم

که هم شما را اندک تأمل بل بی تأمل خاطرنشان ست و قسم دوم که آنجا جز دوست نظر نمی
خود از صاحب آزرده بودن کفر ست چه جای شکوه و از فراوانی مشغله اخلاص جز با اخلاص
نمیپردازد بلکه خرسندی خود را در بیرواجی اخلاص خود میداند چه میداند که اخلاص متاعیست
بی بها اگر نقد کونین را در برابر آرند و مخلص دل بآن نهد گوهر بی بها را بخزف ریزه چند فروخته
باشد مرا از نزدیک بیقین ست که شما ازین گروه والا باشید آری بشریت ست و فزونی مشغله و
فراوانی مصاحب بد یعنی خوشامدگوئی که بدی را بنیکی توجیه نماید و تنگی زمین از آسمان گذرانده اگر
باین همه آدمی مصدر این امور شود دور نیست اما باید که زودتر بفزونی خرد والا معامله فهم شده ناصح
خود خود گردد که گفته حکماست هر که چاره اندوه خود را از دیگری طلبد در اندوه بماند کدام حیرت که
در باطن او نیست و نیز چون در فاعل اشیا نگاه کند همه خرسندیها بدست افتد که محتاج ناصح و راه نماینده
نشود و نیز اکثر اوقات والا کم بهم میرسد و اگر برسد هستی دوست میباشد و بواسطه آن سخن راست
نمیتواند گفت و بر تقدیر پدید آمدن چنین خیراندیشی که اندیشه هیچ نکرده و را استغنا بگوید گو گوش کرده
بشنود چه از قدر هجوم بد ذاتان و شریران آن خیراندیشی کجا بماند خصوصاً که اهل دنیا را از افزونی
مشاغل و امور دیگر فرصت تشخیص و تمیز کمتر بدست می افتد و با این حال خوشامدگو دوست
گشته اند و خوشامدگو را از خدا میطلبند و از راست گوی خیراندیش که گفتارش بقدری تلخی دارد
بهزاران فرسنگ دوری میجویند من که از هجوم ناراستان و شریران در گفتگوی بسته را از
مکاتبات بکائنات مسدود دارم برای آنکه دولتخواه حقیقی این درگاهید اینهمه دراز نفسی
کردم اکنون باین دو کلمه اختصار میکنم که بهیچ چیز مقید نشده عزم آستان بوسی نموده خود را
بملازمت رسانید که جز خرمی و خوشحالی و کامروائی دیگر نخواهد بود اگرچه ظاهر چنان ست که
تا حال متوجه شده باشید اگر خاطر وقاد آن بزرگ زمان میل داشته باشد دیگر سخنان

گفته آید که بدین دو دنیا بکار آید و اگر نه خیر اندیشی دائمی برجاست انیست که دادار جان آفرین

بدل عطا فرموده و دل آنرا بدست حواله کرده و دست آنرا بقلم داده و قلم آنرا بکاغذ نگاشت

الله تعالی ما را و شما را از آنچه نباید و نشاید نگاهدارد و العاقبة بالخیر باعظم خان مفاوضه

قدسیه که نامزد این خیرخواه شده بود نیک اندیش سعادت کیش خواجه سلیمان رسانید

مسرت پیرای خاطر شد اگرچه درین خرسندی با خود عتاب کردم که تو از سود و زیان خود گذشته

چندین خوشحالی چیست بلکه خوشحالی چه خصوصاً که منشاء این عطوفت از شنیدن باشد

نه از دیدن لیکن چون امریست فطری که نفس ناطقه از مصادقت و محبت نفوس شریفه

خوشوقت میشود سیما نفس تعلقیان شهرنشین چرا چنین نباشد که نظام این انجمن بدیع بران

نهاده اند و من که با طائفه طیلسان بدنامی بر دوش انداخته دوستدارانه طریق مراسلات

مسدود داشته زیست مینمایم و خود را و ایشان را بدان تسلی می‌بخشم که ارسال رسل و رسائل

که از شعار اصحاب صدق و محبت است در گروه منافق تیره رای شیوع تمام دارد درین

رسم ظاهر چه با این طائفه شرکت جوید پس با طائفه که خود تنها محبت گزین ایشان باشد چه گنجایش

داشته باشد که بنامه و پیغام پیش آمده باشم الله تعالی ما را و شما را در محاسبه روزنامچه احوال

سرگرم داشته دشمن خود و دوست جهانیان دارد زیاده چه نویسد والسلام برکن السلطنة

زین خان کوکلتاش ایزد کام بخش مراد ده مقاصد و مطالب صوری و معنوی آن

راست کیش درست اندیش را برآورده خیر گرداناد بتاریخ هشتم آذر ماه الهی بانغار رهنمایش

مخیم سرادقات اقبال شد چون مهم تاریکی را میخواهند که درین زمستان بانجام رسد توقف

واقع شد اگرچه میل اقدس آنست که این زمستان در اتک باشند لیکن بخاطر این خیرخواه

میرسد که برای دفع تاریکی چه لائق این دولت عظمی که بذات مقدس توجه فرمایند

اگر این مهم ساخته شود دزدی گرفتار آمده باشد و اگر عیاذاً بالله طرز دیگر بروی کار آید خود
چه کرده باشند و ننگ این چه قدر باشد و هرگاه بندگان بی بودن حضرت این کار را باتمام
توانند رسانید و او آواره گشته بماوراء النهر رفته باشد دیگر چه لائق که برای این کار حضرت را
متوجه باید شد زینهار در امثال این امور کنگش بکوته حوصلها نباید کرد و اگر گرد بران عمل نباید نمود
پیوسته مشوره بعقل دور اندیش و فطرت عالی خود کرد آنچه من شما را فهمیده ام اگر شما خود را فهمیده
بودید مصدر کارهای عالی میشدید خدا میداند که شما را نسبتی با اهل عالم نیست اکنون که حکم
شده است که قاسم خان و آصف خان بروشی که شما فرمایند آنرا فرموده بادشاهی دانسته
این خدمت را باتمام رسانند امید که مهم بخوبترین طرزی برفراز ظهور آید از بزرگان فروتنی پسندیده
یقین که بحسن سلوک و لطف و تواضع شما آن مردم حلقه عبودیت بگوش هوش خود کشند
عزیز من دوستدار من محبوب من بزرگان پیشین سرمایه بزرگی را دو چیز ساخته اند یکی بخشش که این
مردم بدان محتاج اند دوم بخشایش تقصیرات ایشان همیشه این دو خصلت لازم ذات خجسته
صفات ایشان را باد دیگر از فرامین نگارش یافته که خواجه شمس الدین خانی را اگر کومک
خواهند چنین باشد آن زمان وقت وفا نگردد که بنویسیم بخاطر میرسد که مثل خواجه راستی و درستی
و کاردانی بی غل و غش در درگاه باشد بهتر است که مردم ناراست بسیار و کار بادشاهی پیشها
اگر کومک در کار باشد مردم بسیار اند همین طور هم عرضداشت نمودن مناسب میداند من اعظم
زمان نسیم و ناصح روزگار نه رابطه و دستی برین میدارد که هرزه کاری نماید آنچه تا حال نگاشتم
ضروریات یا مستحسنات نشار صورت بوده اگر بهمین اکتفا کنم کنون خاطر را نگفته باشم و باد دوست
خود نفاق ورزیده باشم اکنون اندکی از بسیار مینویسم ای هوشمند سعادت مند اوقات
گرامی را که چون باد میگذرد و بدل ندارد همه صرف به سرانجام این نشاء فانی نباید کرد حصه

تن بخشید و بخشش بجان داد و آنچه نفس ناطقه را بکار آید اشتغال نمود و آن در اخلاق ناصری
و جلالی اندکی از بسیار مذکورست و خلاصه اش آنکه جهان آفرین قوت شهوت و غضب را برای
نگاهداشت این خانه عنصری آفرید تا یکی جلب منافع نماید و دیگری دفع مضار اکنون آدمی
از بد مصاحبی و نافهمیدگی اینها را مطلب ساخته فرو میرود و حد وسط نگاه نمیدارد اشعار خواندن
و گفتن از بیماریهای نفس ست قدری کار باید کرد و تهذیب اخلاق نمود آدمی در عیب خود نابیناست
سرمه بینائی بهم باید رساند و عیب دیگران را که در ان بیناترست مرآت عیب خود ساخت تا بدین
وسیله شناسای عیوب خود گردد و دیگر مردمی که خوشامد نگفته باشند جویائی نموده پیدا کرد و در نوکران
خود هر کس که ازین بهره داشته باشد عزیز داشت و مقرر ساخت که در تنهائی حرف راست بگوید
که نفس معربد از شنیدن حق آزرده میشود امروز که روز بازار خوشامدست بس بهوش باید بود و از
آشنایان چرب زبان خوشامدگو آگاه دیگر نه امروز بلکه سالها و عمرهاست که خانه جاسوسان ویران
و راستی و درستی از آنها گریزان ست در کارهای اهم چند جاسوس که از هم خبر نداشته باشند مقرر ساخت
و تقاریر آنها علیحده علیحده باید نوشت تا حق بظهور آید دیگر مهم تر درین نشاء ارباب تعلق را از رسیدن
بداد مظلومان نیست زنهار که این را از همه فرض دانسته وقتی باین قرار دهند اگر نیم شب روشن
شود که غور رسی باید کرد فرض عقلی که قضا ندارد فوت نشود دیگر پیوسته از دلهای شکسته که درست ترین
متاع آنجهانی ست دریوزه نموده بگوشه نشینان قناعت گزین استمداد نمود و بمجذوبان
جمال رفته ملازمت کرد و بمجذوبان جلال در ملاقات ملاحظه باید نمود زیاده چه نویسد الله بس
ما بقی هوس دوازدهم آذر ماه الهی سال سی و هفت بیست و هشتم شهر صفر سنه هزار و یک در رهتاس
قلمی شد والسلام بزین خان کوکلتاش مفاوضه شریف بهجت افزای خاطر مشتاق
و مسرت پیرای دل دوستدار شد نمیداند که شرح خوبی عبارات دلگشا نماید یا تفصیل معانی

روح بخش کند الحق اگر محاسبه نموده سر رشتهٔ انصاف بدست باشد این عطوفت نامه

شنگرف را که بقانون ورمیان ورنگار را اگر سرمایهٔ تسلی خاطر آرزومند گویند سزاست

واگر مفرح دلهای اندوهگین خوانند رواست آنرا افسون جراحت افزای دل مجروح

جدائی وتعویذ محبت آرای خاطر مستمند بهجر ناساخته نام کنند لیکن من که گهر از خزف

جدا میکنم ونیک از بد میشناسم این در را بصد درمان برابر داشته بصد جان اگر خریداری

نکنم چه کنم لیکن از بلندی مخاطب وپستی مستمع که هر یکی باعث ترک دانایان یکی از این دو

معامله است خاطر از میان هر دو برداشته میگوید که این نامهٔ نامی که حجت دوستی فراوان

بتاریخ یازدهم صفر موافق هفدهم آذر ماه سنه سی وپنج رسید سخن این است که در فرمان

عنایت که صبح روز روانه شده است مذکور است فی الواقع اگر مهمی مانده باشد تا یکی

ازین دو ساعت توقف وهیچون لا لقت واگر بکس ناآمدن وبکس فرستادن شما آن مهم شکست بیابد

مناسب آنست که آنرا سر راه کرده خود را به یلغار بساعتی که در فرمان مذکور است بشرف

ملازمت مشرف خواهند شد بهر حال خاطر اقدس حضور شما را بسیار میخواهد دیگر از رسمیات

وعرفیات چه نویسد وچه چیز است که معلوم نباشد فرمان مع عدبت روز روانه شد وانچه

بعد ازین فرمودند نیز رفته بهر حال کار تمام کرده باید آمد وزود آمد مصرع دگر بقا صدقه

نامه ولم نمیازد + والسلام بزین خان کوکلتاش سوم آبان ماه آلهی سال سی و

پنج بیست وششم ذی الحجه سنه نهصد نود وهشت که روز جشن وزن جهانبانی بود قاصد مسرت

معتمد خاص مفرح کامرانی تعویذ شادمانی فهرست ابواب محبت نسخهٔ نهانخانه صداقت

یعنی مفاوضهٔ گرامی وملاطفهٔ نامی رسانید بیت بمانا دآن دوست کو دوستان را

غذای دل وراحت جان فرستد + میخواستم که شطری از اوقات متبرکه

در شرح بدائع جانکاهی مهاجرت و تفصیل شرائف شوق ملازمت صرف کرده تحفهٔ لائق

بهجت آرای خاطر قدسی نهاد آن پیش بین بلند پرواز باشد ارسال دارد اما چون دیرگاه

که دلاویز سخنان جز بر زبان نگار زبانان بی بهره خاطر نمیرود و خود را بصد اهتمام ازان باز

و خروش دل و جوش باطن را معالجه کرده حواله بدریافت صحیح نمود عرضداشت نواب سالار

که ظاهر و باطن ایشان بدوستی شما پرست خوانده دوستانه و بزرگانه جواب گرفتند ایزد تعالی

کامیاب صورت و معنی گرداناد بزین خان کوکلتاش صحت ذات و مسرت خاطر و در

عمر شایسته چون درستی و راستی و بزرگ منشی لازم احوال آن یگانهٔ روزگار باد اگر در لوازم

پرسش صوری اهتمام نمیرود نه ازان قبیل ست که قدرت آن ندارد یا قوت گفتن نیست

و یا فرصت کس فرستادن نمیشود لیکن نمیخواهد که محبت قدسیهٔ خود را به مشتی باطن خراب ظاهر آرا

مشتبه گرداند و مشارکت این گروه بی شکوه نماید اگر معامله با ایزد غیب دان ست آنجا

تکاپوی صوری و اعمال ظاهری را وزنی نیست و اگر منظور خاطر دوربین ایشان ست الحمد لله

که جوهر شناسی ایام بیگانگی که تعارف صوری درمیان نیامده بود از ایشان آنچنان بظهور آمده

که از آشنایان بل از دوستان پدید نیاید و هزاران شکر که خیراندیشی این کس چه جای دو

بمزاج نامستقیم زمانه آشنا ر دنیست و جلائل و شرائف آن در حوصلهٔ تنگ جهان که اساس

آن بر نا راستی نهاده اند نمی گنجد بدست نیستم که از فرمان خرد برای رسوم مترسمان بیرون شدن

توانم و جسمانی طبائت ندارد تا آن وسیله پرستشهای صوری گردد و لیکن از پرستشی معنوی

بهرهٔ وافر داده اند و دران فراوان کوشش دارد و دستکام باشند بزین خان من که مقیم

آستانه اهلیتم اگرچه مترسمان زمانه ببدن عنصری نیز سیم هم از خود چشم تحسین دارم و هم از شما

و اگر بیتابانه شوق دل را متابعت نمایم اگرچه در ملک آدمیت از هیچ آدمی شرمندگی

همگنم امّا از نشار دنیوی که آدم را بنا آدمی و دوست را به بیگانه مشتبه دارد احتمال نجات کفی
المنّة لله آنجا که متاع رسائی شناخت احتیاج فروختن کالای دوستی نیست امّا از آنجا که بیکان
زمانه که نااهلان کارخانهٔ شناخت اندازه دون همتی در خاطر گذری دارند اگر این انولیسد آن
کم فکران پست فطرت چه دانند الله تعالی از عمر و صحت و بهجت و توفیق کردار در خور دریافت
بهرهٔ عظیم روزی گرداناد چهاردهم ربیع الاول سنهٔ نهصد و نود و نه بزمین خان
گرامی نامه که نامزد این خیر اندیش شده بود از ورود آن مسرت اندوخت آنچه بایست وقت
استعلام رفته نصیحت کردن را شرط اول مهذب ساختن خود است و تحقیق این شرط در دو چیز منحصر یکی
دانستن دوم کار بستن و بسا وقت نفس اماره از دانستن نیک و بد در اشتباه کردار نیک
می افتد و میداند که چنانچه دانای دقائق امور است توفیق عملهای شایسته نیز یافته در سوالف
ایام که بنگارش نامها کمتر پرداخته بواسطه فوت این شرط بوده دگرنه من نفور هستی را که مستعجل
رفتنم کجا و اندیشه میگذرد که از دوستان حقیقی حق را باز دارم که خاطرشان آزرده نشود و آنکه
از گفتن حق برهم خورد شایان دوستی نیست و درین مفارقت که کلمهٔ چند نوشتم نه آنست که آنرا
پند و اندرز نام نهاده باشم حاشا ثم حاشا این را از قسم دانستگی خود در میان آوردن و متاع
خود را سره کردن میداند از افزونی اخلاص و درستی نیت آن کلمات فهمیده خود بآن نکته سنج
خردپرور نگاشته بود الحمد لله که بعیار آن خرد مشرب پسندیده آمد و آنکه بقاسم خان بزرگ
منشانه صحبت داشته دلش بدست آورده اند عیار نیک نهادی خویشتن را خاطرنشان دوست
و دشمن گردانیده اند شکر دیگر آنکه گمان خوبی بپایهٔ یقین رسیده آفرین گر فهم خود است
همه عالم ملائم و مطبوع را بهمه بها خریدارست گزیدهٔ مرد آنست که نا ملائم را خریداری کند اگر
این میسر نشود متغیر نشدن و بگشاده پیشانی در خوردن هر تخت بلندی که در سر انجام

ابن نشا برین فرموده لسان الغیب عمل کند بیت آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا + هرگز غم نا روائی مقصود پیرامون حال او نگردد امید که
این گزین روش بهمین وجه هم آغوش آن دوربین باشد در باب حقیقت اندوز صداقت
منش خواجه شمس الدین خافی نوشته بودم و باز مینویسم که چون ایشان آنجا اند احتیاج بودن او
نمانده باشد و در درگاه ازین جنس راستی و درستی ناگزیر اگرچه صحبت امثال این مردم در باب
تعلق بغایت مغتنم ست اما اولیای دولت را نظر در کار صاحب و ولی نعمت میباشد چنانچه
خواجه راضی نباشد ما را چه کار ست گو خواجه راضی مباش دهم ماه بهمن سنه سی و هفت
نگارش یافت بناظم درر معقول و منقول و غائص بحار فروع و اصول
المخاطب بملک الشعرا شیخ ابو الفیض فیضی فیاضی این نامه الیست
از ابو الفضل دردمند که ناشکیبائی را با شکیبائی فراهم آورده هم غمزده و غمگسار ست
بسوی آن برادر بزرگ صوری و معنوی که مزاجش مرهم ناسور جراحت روزگار و مرهمش
شفا بخش علل امید گسسته هر دیار ست در ماتم زدگی و ماتم گساری حضرت والده
مقدسه که و لشکن در جوار رحمت ایزدی غرق نور و جانش در ظلال الطاف سرمدی
مستغرق حضور ست چون مغلوب قوت بشری و مقهور قدرت عنصری ام بی پی بردگی
سر تکوین و آهنگ جستجوی تسلیم مقید نیامده مثل عجائز فاقد البصر و البصیرة بجزع و سوگواری
مشغول ست و چون از منتسبان خانواده صلح کل یا رضا یا تسلیم میگویاند در عین شکستگی
خاطر و برهنگی باطن کلمة الحق با نفس در میان می نهد و نفس را از جزع
افزائی باز داشته در تسلی خاطر مجروح آن یگانه آفاق ست وگرنه غمزده را با غمگسار
چه کار و ناشکیبا را با شکیبائی چه آشنائی ای برادر میگویم که درین مصیبت جان گزا

وحادثۂ غم فرسا اند وہگین نباید بود حاشا وکلا ما خاکساران تعلقی را اگر در امثال این حوادث
جامۂ جان چاک نشود مطعون خرد خردہ بین میشویم واگر طبیعت بشری را کہ در مراتع بدنی
سائرست درچنین ہنگام تفاوتے نباشد فطرت انسے را طبیعت بہیمی ولباس آدمیت را
پوستین سبعیت نام ماند بلکہ مقصود آنست کہ آن والا برادر خود را بتلبیس اندوہ بدست عوانان
جزع و فزع ندہند کہ آن در آئین ملت و روش نحلت آزارہ مسافران عالم بقاست چہ بی
سعادتی باشد کہ درچنین نازک جاینگاہ ہم از والدۂ عطوفۂ خود جدا شدہ وہم بپای کم ہمتی از عطیۂ
ایزدی کہ فتہ وہم قرۃ العین خود را کہ صبر نام دارد بدست نافہمی خود کشتہ وسیلۂ آزار آن مغفورہ
شویم زنہار صد زنہار کہ حاضر وقت بودہ در آرائش انجمن رضا وتسلیم باشند از طیلسان بزنامی کہ
بر دوش این تیرہ بخت افتادہ است از فقدان دوستان خود چہ گویم آن نیک نہاد خیر اندیش
خوش سر انجام را بتشنگ انتسابی کہ ہست محروم دوستان گردانیدہ است کو عطوفت مزاج
فراخ حوصلہ کہ بر سر معاملہ وا رسیدہ دفعہ عذر آورد دفعہ تحسین گر باشد درچنین اوقات بر دو شہای
کہ داند مرہمی بر جراحت نہد وتسلی بخش خاطر مضطرب گردد ای وانای رموز گیلہ با تم گساری
ما کند کجاست امروز آن روزست کہ نصیحت گر جز در خاطر بیمار نتوان یافت و واعظ را جز در
خموشستان باطن کہ اثری پیدا نیست افشان نہند ہند چہ خوش فرصتیست اگر بہ بدرقۂ عنایت
ایزدی پے بنقب خانۂ درون بردہ دامن ناصح و واعظ بدست آوردہ شود تا رعونت
سد راہ معنی نشدہ از بار نصیحت گران روزگار رشتہ جز نگرداند ای برادر عزیز من در سند صورت
ومعنی ومن بیمار ظاہر وباطن ومن غمزدہ بیرون ودرون را کجا سر حرف زدن ماندہ است
اما شب گذشتہ کہ خاطر ورشتۂ نگلاخ شداید صوری ومعنوی آبلہ پا بود گلدستۂ عطوفت
ومہربانی شیخ ابو الخیر طول اللہ عمرہ ورفع اللہ قدرہ نامۂ آن اعظمی اشرفی را کہ دفتر

اندوه و ناکامی بود بنظر این غمزده آورده شورشی غریب در باطن افتاد از انجاکه آن
قدردان عزیز شریف الوجود را چه از رهگذر برادری صوری وچه از ممر اخوت معنوی وچه
از وجه شرافت ذاتی وچه از سبب فنون فضائل وهبی وچه از واسطه صنوف شمائل کسبی وچه
از دیگر خوبیها که بگفت در نیاید دوست میدارد وچه اندازه که گاه عطوفت از عالم پدری
ظاهر میشود وگاه مهربانی مادری جلوه میکند وگاه دلسوزیهای برادرانه بظهور می آید وگاه
بطور دوستان بروز میکند این نسبتها و آن نحو دوستی که مکنون خاطر بدیع ست چون بیرون
ازین عالم تواند بود دمی مهر بر لب وچشم وجان نهاده را تازه در جوشش وخروش
آورده باین مقدمات گویا ساخت آی برادر اگر این سپنجی سرای مقام دوام میبود وجز
مادر ما را آن جهان بایستی رفت اگر جرعه از خدا اشناسی بکام جان رسیدی
بل ذره از معامله فهمی وخودشناسی بودی جز رضا وتسلیم با خدای جان آفرین
راه ستیزه رفتن بود فکیف که این مقام ودنیای بیوفای دوست کش ودشمن نواز
سرائیست گذشتنی وگذاشتنی ومنزلیست سپردنی وپرداختنی که هیچکس را رخصت
اقامت نداده اند و در چنین جائی و در چنین معامله صبر را بار نیست تا بجزع چه رسد
تنگ وپوی بسیار زود نزد امن رضا بدست باید آورد واگر از حال عبرت نشود نسخه
کهنه فرسوده روزگار بچشم عبرت بین باید دید اگرچه بر وسعت آباد دریافت پدر بزرگوار
که برموز واسرار کارخانه ایجاد آگاهند وثوق تمام ست که در چنین روز ام الحوادث
مسرت خانه نعمای الهی میزبانی فرزندان وسائر منتسبان فرموده باشند اما از ان
اشرف برادران نیز توقع دارد که غم بیحد را در دامن خاطر پیچیده از دل آگاه خود دلها
ولدار بها دهند کاغذ تمام شد ونیروی نوشتن بانجام آمد هنوز عزم گفتن یا اول قدم ست خود را

باید شناخت و از زمرهٔ خواص بوده پای بند جزع که از عنوانات زمانست باید شد و بصدقات
مبرات که متفق علیه عقلاست اشتغال باید نمود انا لله و انا الیه راجعون بیست و هفتم
شهر ربیع الاول سنه نهصد و نود و هشت قریب اتک قلمی شد **بشیخ فیضی فیاضی**
مفاوضهٔ والا تریاق مسمومان غم که دوم ربیع الآخر نگارش یافته بود هشتم آن نزدیک
سرای پرمانند بمطالعهٔ آن مشرف شد الله تعالی سالهای بسیار بعلم وافر و عمل فراوان
بوفور رسوخ دور بینی درین هنگامهٔ عامه تماشائی دارا د الله الحمد که مرا زبان جزع که شیوهٔ
خرد تباه کردهاست امتداد نداشت درکمتر فرصتی آبله پائی بسر منزل صبر که از قحط سال
نیکی ممدوح بزرگان ست رسید از انجا که فقر گو کم همتی خود بنظر می آید این سر منزل جای
شکرست لیکن از بلند بینی دبیش روی برضا راضی نمیشود و بجز نزهتگاه تسلیم خود را شایستهٔ
شکرگذاری نمیداند و انچه مرقوم شده که هر چند جزع و فزع را میدانم که ناپسندیده است
و آشکار که مقدمات قبح آن در میان می نهم در قبول نمی ایستد و مهمذا نتیجه بخش نے
و چراغی در ظلمت آباد بی صبری او افروخته نمیشود ای دانای آگاه دل هزار بار
روش بختن نان و برنج که هر روز بکار میرود بنظر در آمده با چندین فراولت علمی و حسے
اگر باین شغل خود قیام نمائیم و سحر سامری بکار برود این افت صورت نه بندد و بغایت
هیمزه وار معنی دور طبخ میاید سر این کار رهانست که ملکهٔ علمی در عمل چندان موثر نیست و تا
محاسبات خصمانهٔ خود خواهی نخواهی برباد نجران و فع معاشرت اعمال خسیسه نمیکند اورا
اقتدای اعمال قدسیه مرضیه بهم نمیرسد الله تعالی چنانچه دریافت بلند عطا فرموده است
کردار والا کرامت فرماید امید از عطیات واهب العطایا آنست که بزودی چنانچه دامن
صبر بدست آورده اند پی رضا گرفته عمر گرامی را هم آغوش تفویض داشته کامیاب صورت معنی

گردانا د والعاقبة بالخير بشيخ ابوالفيض فيضى الله تعالى بگرامى سيلهٔ ايشان تسلى خاطر
ضعفا که باسيرى طبيعت عقل خدا آگاه ندارند نموده باشد که طبيعت برهم خورده اين مدعى
کذاب معرفت را ازين رهگذر اطمينان بهم رسد و نفسے چند که از عمر گمان برده ميشود خورد را
از مشاطگى طبيعت باز داشته در نبرد نامردانه نفسانى خود او را هشيار مغز گردانيده يد و
از مغتنمات عظمى شمردن ذات اقدس حضرت قبله گاهى دامت برکاته نوشته بودند موجب
مسرت خاطر شد فى الواقع اگر آن قدردان اين نگويد که گويداى برادر بزرگوار قطع نظر
ازين نسبت طينى يا خاکى يا بدنى يا ظاهرى امروز در معمورهٔ روزگار علمى با عمل آراسته
چنين بزرگى بس کميابست ايزد توانا آن مجموعهٔ کمالات قدسيه را بجهت هدايت و تکميل
ما ناقصان و ساير مسافران باديهٔ طلب فراوان سال درين نشاه دارا دو ما را توفيق خدمات
پسنديده و تحصيل ملکات سنجيده بهاد آمين بشيخ فيضى فياضى هشتم ربيع الآخر سنه هزار
از بلدهٔ فاخرهٔ لاهور عريضهٔ اشتياق که ذريعهٔ اتصالست رقم پذير ميشود و اميد که بعافيت
رسد چه نويسم و کجا توانم نوشت و چه قدر توانم نوشت آنچه از دورى صورى آن
اشرف برادران و اعز ايشان بر دل اين مشتاق ميرود اما اولاً چون ديده حقيقت بين
نظارگى ميشود از شيونات عالم آراى ابداع و تنوعات مراتب علے
که بمدارج بمنصهٔ ظهور ميشتابد اگر بصبر نگرايد چه کند حاشا حاشا اگر راضى نشود
چه نافهميدگى باشد و ثانياً چون خدمت صاحب و بادشاه اين کس ست خاطر اخلاص
ازين نيز اگر خرسند نباشد از عالم اخلاص چه بضيعه برداشته باشد و ثالثاً چون غرض اصلى
ازين سفر عافيت انجام اصلاح احوال جمعے کثير از مخلوقات آلهی که بوسيله
دوربينى و حق شناسے و خداپرستے و نيک انديشے و نيروے عقل حقيقت شناس

اخلاص پرور شما حقیقت حقانیت و بزرگی خدیو زمان خاطرنشان ساده لوحان دور دست
و نگار خاطران عق طلب گشته آنگروه را از بادیهٔ ضلالت و صحرای بیگانگی بشاه راه هدایت
و نزهت سرای یگانگی آوردن و مورد انواع تفقدات خسروانی گردانیدن ست اگر ازین
دوری ضروری آزرده دل ماند از نیک اندیشی و خیریت عالمیان بهره نداشته باشد امید
که عنقریب بصحبت و مسرت و حصول مقاصد برسند که گرانی خاطر بیارت و چون مسافت
دور ست در فرستادن نامه های مسرت بخش کوشش نمایند بجان آفرینش و
دیدهٔ دانش و بینش شیخ ابوالخیر شایستگیهای نفس الامری نصیب آن درراه آگهی
باد دیروز آنچه در آویزهٔ طبیعت و فطرت نوشته بود و شکرانهٔ فیروزمندی گزارده تفاءل
حصول مرادات برشمرد و بسیار رامش یافت هر که آهنگ آن دارد که با تلاطم روزگار
برادران پرخاش جوی راه آشتی سپرد ناگزیر وقت آنست که آن پنج مضمون را بیاد آورده
لحظه لحظه آن معانی وانماید که خیر محض جز ذات حق نباشد و شر و خیر برابر و شر غالب چون
شر خالص طراز هستی نگیرد و هرچه بر فراز پیدائی برآید خیر غالب خواهد بود و هر آینه عاقل را
با خیر غالب اگر از شورش طبیعت دوستی و یکتائی صورت نگیرد مصالحت را چه افتاد و چرا
نشود لیکن از تیرگی غفلت و خویشتن بینی این اندیشه بخاطر نگذرد و اگر خراشش نزهتگاه
رضا و تسلیم در دل باشد باین ورزش دائم ناگزیر آن حال آنست که تعقل نماید دیگر نظر کند
که فاعل حقیقی جز ایزد بیهمال نیست لا موثر فی الوجود الا الله طبیب ناشناسا که معالجه او متوهم
است هر تلخ دارو که بخوردن دهد بگشاده پیشانی درکشند و منت پذیرند دادار جهان آفرین
آنچه بد و بفرستد چگونه و چرا آزردگی را راه دهند آدم زاد را داد و نظر ست
و کم کسی باشد که ازان بهره نداشته باشد یکی حواله به خدای کردن و اورا

دیدن دوم صد چشم از و پوشیدن و اسباب در نظر داشتن نخستین نظر اندوه برد و غم کاهد و نیز تسلیم پیوند جاوید بخشد و دید دوم غم افزاید و جان گزاید پس بخت در آنکه در افزودنے دید اول جستجوے سخت کند و تکاپوے اصل نماید بشیخ فیضی فیاضی اللہ تعالی آن گرامی برادر را از وسعت آباد علم بدولت آباد عمل آورده از حوادث روزگار که خوے و عادت اوست متاثر و متاذی نگرداند و چون خلعت مردانگی پوشانده حالت فرزانگی نیز بخشد مسافران کاروان سراے دنیا را آنقدر کار و بار در پیش ست که اگر اندکے سر بعجیب اندیشه فرو برند از پیشدستی و پیش رفتن یکے آزرده بناید بود دوش اول شب عنایت نامه حضرت قبله گاهی دامت برکاته از پنج شش گروه رسیده ازین حیثیت که مژده قدوم آن ولی نعمی بود مسرت افزود اما ازین جهت که آن اشرف برادران بواسطه تب همراهی نفرمودند متالم گشت اللہ تعالے شفاے کرامت کناد بشیخ ابوالخیر اللہ تعالی آن گرامی برادر را در حمایت الطاف بیکران خود داشته بگوناگون مرادات رساناد امروز متوجه منزل پیش شد شما را بخداے کریم کار سپار اندوه و ملال بخاطر راه ندهید و بدوام خدمت شاهنشاهی سعادت اندوزید و در نیایش ایزدی و تحصیل ملکات فاضله و آبادی وقت لحظه غفلت نزدد و در خبرداری فقراے باب اللہ و دلجوئی ایشان و در یوزه دلها بیشتر توجه کنید اگر از دل گرفتگی من چیزے نتوانم نوشت در دل بنا ورند و به نیکان و بدان راه خیر اندیشے سبر برند موجودات طراز خیر غائبے دارند آدمے از خود بینی شناسائے آید زیاده چه نویسد بشیخ ابوالخیر همگی اندیشه در خدمت گیهان خدیو داشته در فراهم آوردن شائسته خوهاهید اهے نمایند و در تحصیل خواهشهاے زمانے و برآمد مقاصد صورے هرگز

با هیچکس لجاج نکند که کارساز حقیقی چنانچه باید بظهور آرد لیکن اہل تعلق را لختے
دل باسباب نہادن ناگزیر آمد تدبیر خود را بجز حفظ ظاہرے چیزے نشمرند وچشم دل
به نیرنگے تقدیر کشایند و آنقدر که در حوصلهٔ فرصت گنجد از علم و عمل بهره برگیرند و بجد و بان
وخدا جویان رسیده نیایش نمایند و همت خواهند به شیخ ابو البرکات
اے عمده برادر کار و خلاصهٔ عمل در دین و دنیا در صورت و معنے از خواهش
فضول وغضب نامقبول خود را دور داشتن ست که جمیع برگزیده هاے الٰهی که بدرجهٔ
قبول رسیدند ازین جهت ست هوشیاری و تغافل از زلات ارباب جرائم
لازم دانند و بردبارے حوصلهٔ فراخ را نگاهبانی کند و هر کاری که کند بے تامل
نکند و مادام که اندیشهٔ درست ننماید و نیک و بد آنرا بدیدهٔ دوربین نه بیند و بدانایان
مشورت ننماید در هیچ کارے شتاب زدگے نه کند و از اعتبارات دنیوے و
اخروے از جاه و دنیا و هجوم مردم باده ایست کارش غفلت افزائے
و هوش ربائے به شیخ ابو الخیر برادر گرامے موفق باشند الحمد لله
که آن برادر نوشته بود که لختے فهمیده تسلی خویش نمود با همه جوش و خروش
و اندوه و شادے از نقصان بشریت ست در بارگاه عبودیت گنجایش ندارد
و همه خیر محض ست جاے سپاس گزارے خوشحالی سبکسرے و اندوه گرانجانی است
در بغلچه نوشته شد به شیخ ابو الخیر در مطالعهٔ رقیمهٔ آن برادر بجان برابر
مسرت رو داد همواره بعافیت باشند و در دوام خدمت حضور و لوازم
شعور آنچنان باشند که هرگاه بالمشافهه و بالمکاتبه حرفے درین باب گوید یا
نویسد از قسم تاکید احتیاطے باشد نه تاکید رسمے در مشقات و ترددات

نفس خود را معتاد ساخته مطمئن شوند تا مقاصد صوری و معنوی بر کنار افتد که تن پرور
بجائی نرسد و متاثر از حوادث شد اند از رقبه بلند بنا یدخردمند کارشناس اچون
اقبال کشوده گرود سراسر فاعل همه چیز جل جلاله نداند و چون داند که کننده این قدیر
خبیر رحیم ست هر گز فتنے که از روی طبیعت بشری باشد منضم شده جاے تشتت و مسرت
و خرسندی بهم سد اللهم ارزقناه چه نوسید العاقبة بالعافیة بعمدة الملک قاسم خان
تبریزی دیوان شاه مراد خاطر بر جمعیت احوال آن حفاظت مآب متوجه است
امید که مسرور دل باشند از بیچ صلگی همراهان و بے تدبیری این گروه جگر خون ست
اول چنین بزرگے را بر سر زمینداری بردن چه لائق و هر گاه فرزندان او آمدند
و او خود هم اراده ملازمت داشته باشد برائے چه مانند شما مرد دانا ئید در التیام
دلها کوشید و پیوسته در دربار بوده آگاه دل باشید و خورد و خواب
و فراغت یکسو نهاده بدل و جان بخدمت شاهزاده جوان بخت اقبالمند اهتمام
نمائید شنیده میشود که از بی اتفاقی و حرکات شنیعه همراهان خاطر قدسی شاهزاده بقدر
غباری دارد و در اوقات مرضیه بعرض رسانید الحمد لله شما را خدای تعالی عقل
و دوراندیش و دل دانا و حوصله فراخ داده است اعتماد بر عنایت الٰهی و عطوفت
پادشاهی نموده آنچنان رونق کار خود طلبند که همه زمینداران و گردنکشان بنا کام
در لوازم اطاعت اهتمام نمایند و هر گاه در ان صوبه بخواهند معروض دارند که عز قبول
خواهند یافت و همیشه از اخلاق پسندیده که فطری شاهزاده است یاد میداده باشند
خصوصا فوائد آهستگی و وقار و گذشتن از تقصیرات و معذور داشتن کوتاه حوصلها و
داد و دهش و آگاه دلی و شب زنده داری و مطالعهٔ کتب اخلاق و خواندن شاهنامه

وچنگیزنامه وبابرنامه بتفصیل بیگفته باشند اید ازخدای مهربان آن وارد که برشد و
کاردانی ومعامله سره کردن ودلها بدست آوردن وهنگامه پاهی آراستن روز بروز افزون
شود مراعریضه نویسی رسم نیست که جزیک صاحب ندانم امید دارم که بیش اوساذ ملک
بقاشوم لیکن چون دولتخواه حقیقی ام اعتلای احوال شهزاده های بلند اقبال اعتلای
دولت صاحب خود میدانم چند چیز ضرور یست که بیاد میداده باشند نخستین خبرداری
شبارروزی که دوست ودشمن بسیارند دوم شناختن همه روز گشیدن سوم الوکش خاصه
بردم کلان ودیگه جوانان کارطلب مخلص دادن چهارم اندک وبیش طریق انعام ولایک
سلوک داشتن پنجم تورک درخانه رابه شایستگی سرانجام نمودن چه وقتیکه شاهزاده
والاگهرسوارشوند چه هنگامیکه بنشینند وچه زمانی که درون باشند هرکدام راجای معین باشند و
اواب صوری آنچنان مضبوط گردد ونویسنده ها وصاحب اهتمامان مقرر شوند که مزیدی بران متصور
نباشد ششم پروانه کمتر نوشتن وعزت نوشته خود بالتزام بودن هفتم برسیدن ستم رسیده ها وداد
مظلومان دادن هشتم جاسوسان شدن بهرساییدن وخبردار بودن واگر بهم رسند چند جاسوسان
بریک کارگذاشتن بطوریکه اینها ازیکدیگر خبردار نباشند وازتقاریر مختلف ایشان پی بمقصود
بردن نهم درخون وبیحرمت ساختن اهل ناموس بسیار تامل نمودن ای عزیز اگر شمارا راه سخن
نباشد همین نوشته را درخلوت بخوانند واگرخوش آید اعلام بخشند که دیگرانچه بخاطر رسد ابلاغ
نماید اگرچه یقین دارم که آن عالی نهاد محتاج این سخنان نیست واخلاق حمیده ذاتی وفطری
ایشان ست لیکن ازانجا که بعضی سخنان شاهزاده مشنود ودل میسوزد بی اختیار حرفی چند برزبان رفت
الله تعالی توفیق اعمال شایسته قرین روزگار فرخنده آثار ایشان گرداناد محبت شعار مختار بیگ
را بگویید که درنیکو خدمتی ونیکنامی که آن منحصر درآنست که دوست ودشمن منظور نداشته

خدمات پسندیده بجای آورد از صمیم دل کارها سرانجام دهد امروز که بخت شمارا ساعد
نموده بملازمت اینچنین بزرگی مشرف دارد قدر این دانسته جوهر نیکذاتی خود را که مظنون خاطر
ماست خاطرنشان جهانیان سازند خواجه اویسی که او را خدمتگار کاردان میدانیم باید
که نیکذاتی خود را وسیله برآمد کار خود شناسد که دولت بنفس چون شعله ئخس ست انشاء الله تعالی
فراخ حوصلگی و برداشت ناملایم و خیرخواهی جمهور انام که شعار یخچور است نصیب کناد
بقاسم بیگ خان تبریزی ایزد بیهال باد در باد همواره بمجاهده نفسانی که بهترین
کارهاست موفق باشند اگر از ناملایم که زمانه از ان فراوان دارد بفراخ حوصلگی و
سبب شناسی نرود و چاره پذیر نشود زندگانی دشوار است از وفور دیده وری ایشان
ترقب آنکه همواره این اندیشه قدسی آن سکر و نیک اندیش را در نزهت آباد شادمانی
داشته در انجاح جهات سرگرم دارد دیگر از مساعدی روزگار آنکه حکیم فتح الله شیرازی
که از اطبای سرآمد روزگار است و دانش و تجربه او احتیاج بیان ندارد بخدمت گوهر اکلیل
خلافت شاهزاده والااقبال هشیار خرام قدردان رخصت فرموده اند امید که بتوجهات
دائمی ایشان مسرور فارغ البال باشد و ابدالی و بدلائی آن یگانه وقت سرمایه افزایش
جاه او باشد والسلام بعمدة الملک قاسم بیگ خان تبریزی ایزد جنبر و بخش
جان آفرین که بی سابقه خدمتی بعنایتهای گوناگون سربلند دارد همواره ناصر و معین
آن معدن راستی و درستی باد در رسم فرستادن نامه و قاصد بایستی که جز در راستان و دوستان
معمول نباشد لیکن بجهت حکمتهای خفی و جلی وادار عالم آرای میان عالم و عالمیان
شائع ساخته بلکه کار بجای کشیده که در ارباب خلافت و نگار زبانان تیره دل بشتر رواج
دارد و بنابران این خیرخواه جمهور انام که با ایشان از دیر گاه نسبت دوستی

و محبت دارد کمتر با آن براه میرود و الا از خدای بیچون اولا از بادشاه و صاحب خود ثانیاً
بر آمد مقاصد صوری و معنوی ایشان میخواهد و فزونی توجه و التفات بادشاهی نشان
عنایت و لطف الهی میداند و ازینکه خواهش من بیرایه قبول یافته خرسند است
انشاء الله تعالی آثار آن روز بروز افزون گردد عجب و بسیار عجب که اظهار آزردگی نموده اند
اگر بگوش رسیده که حضرت بی عنایت اند یقین دانند که ساده مردی نادانے گفته است یا
دانائی از نقصان خود خیال تباه بخاطر آورده کاهش انگیز ست حاشا حاشا که این ابجبت
خوش آید یا دلجوئی شما میگویم من که از سود و زیان خود بر آمده راست و حق را از بیگانه دریغ
ندارم از مثل شما که چندین محبت و یکجهتی درمیان ست چون مخفی دارم و اگر از فرمان اعراض
شما که گاهی شرف صدور یابد آزرده خاطر اند خود ایمعنی از اخلاص راسخ و عقل درست
ایشان دور میداند چه رسمیست باستانے که بزرگان دولت با مخلصان خود که از فرونی
اخلاص و اعتماد پایهٔ اعتبار شان از مدار اگذشته است بی ملاحظه هرچه بخاطر میرسد میفرمایند
صاحبی که آزردگی خود ظاهر سازد اهل خرد این را عنایت عظمی دانسته خوشحالیها فرموده اند
و آنکه اظهار درویشی نموده اند اگر ازین آزردگیها بخاطر رسیده اصلی ندارد که این درویشی نه بکار
دین آید و نه بکار دنیا و اگر داعیهٔ الهی برین آورد آن خطرهٔ رحمانی ست در مرتبه ظهور خواهد آمد
اما چون ایشان نعمت پروردهٔ این درگاه اند مقتضیات حقیقت و اخلاص و الا آنست که
پاس خاطر فیاض صاحب خود که هم بادشاه صورت ست و هم فرمانروای معنی دارند چه بنده
را لازم ست که خواهش خود را در ارادهٔ صاحب محو سازد و قطع نظر ازین در شعار
راست معاملان بی رضای خدیو زمان و خاقان جهان از احاد الناس لائق نیست چه
جای آنکه مثل شما اخلاصمندان که در امرای بزرگ انتظام دارند امثال این حرف

شه یعنی حرف آزردگی دائره اخلاص و رضاجوئی بیرون گردیدن واز خدمتگذاری خاص و اعراض نمودن ۱۲ از خود

در دل گذرانند تا بزبان چه رسد طریق خردمندی و روش حقیقت مردم ظاهر پرست نمک
شناس بلکه آئین سوداگران معامله فهم آنست که در صورتی که خداوندجهان بی عنایت باشد
اینچنین اندیشه بخاطر نرسد بلکه در هنگام خلوت در خدمات ولی نعمت بیشتر کوشش نمایند تا موجب
آفرین کارفرمایان ملاء اعلی شوند و باعث توجه و عنایت صاحب الزمان شده نیکنام
ازل و ابد گردند فکیف که صاحب در نهایت عنایت و رعایت باشد در خصوصیت خود چه گنجایش
که اینچنین حرفی دل آزار مذکور شود اینها هم یکی از سخنهای بزرگان پیشین اندکی از بسیار
بگویم حضرت شیخ علاء الدوله سمنانی که از کبار اولیا اند در زمان شباب وزیر بوده اند جذبه
در رسیده رخصت حاصل کرده عزلت اختیار کردند و چهل سال توفیق ریاضات و عبادات
که در حوصله بشری کمتر گنجد یافته در آخر اشبی قیامت را در واقعه می بیند که تحقیق اعمال
مردم میکنند یکبارگی حکم شد که کردارهای نیک و ثواب و عباداتهای چهل ساله علاء الدوله در
یک پله و ثواب آنکه در ایام وزارت خود دل پیرزنی بدست آورده بود در پله دیگر نهند این پله
راجح آمد چون شیخ ازین خواب عبرت بخش بیدار شد تاسف و افسوس داشت که اگر قدر این را
میدانستم هرگز درویشی ظاهری نمیکردم و بشیوه نوکری میگذاشتم ای عزیز من این داستان برای
عوام الناس ست و الا با عقلان دوراندیش چه نویسم که پر ظاهرست که درویشی کار خود
تنها ساختن ست و در نوکری کار جمعی سرانجام نمودن و اتفاق اولیا و عقلاست که نعمت
متعدی بهتر از نعمت لازم ست درین سخن بسیارست و فرصت کم همان بهتر که خود را ازین
باز داشته بسخنان دیگر پردازم دیگر نواب اقبال آثاری زین خان کوکه (برادر رضاعی) خیلی اظهار
رضامندی نوشته بودند بسیار خوشحال شدم از بزرگان باهم اتفاق و یکجهتی و انگاه در
کارهای بادشاهی بغایت پسندیده و خوش نماست خصوصا دولتمندی

که نظرش بر بیوفائی دنیا و بی بقائی آن افتاده باشد او با جهانبانان خاصه با دشمنان جز نیکی نمیکند اید که بهر وجه که باشد نا ملائم همراهان به بزرگی و فراخ حوصلگی خود بر داشته بحسن اتفاق این کار را بانجام رسانند و پیوسته عرائض وقایع و سوانح احوال نصرت اشتمال معروض دارند دیگر رای جهان آرای حضرت شاهنشاهی چنان اقتضا کرده که در حدود خوشاب و دنکوت قلعه مستحکم اساس نهاده باتمام رسانند و داروغگی این کار به پهلوان محمود مقرر شده و سرانجام آن بر ذمهٔ ایشان ست چون فهمیدم که بقدری از خواجگی گرانی بهم رسیده مرا که سر سخن گفتن بکائنات نداشتم محبت باین مقدمات گویا ساخت ایزد تعالی آگاه است که قطع نظر از انکه برادر شما و دوست ما باشد امروز در مهربانی و راستی و حفظ مراسم برادری نظیر و عدیل ندارد و آن مجتبی که او را بنسبت شما فهمیده ام از هیچ برادری ندیده ام هر چند بخواجگی بیشتر آشنا شدم بهتر یافتم امروز که فساد زمانه است و برادری چنین دیر بدست می افتد ببی شکر این باید کرد دیگر آنکه خود را حاکم کابل مستقل دانسته از اندیشه تغیر و تبدیل ایمن بوده در نظام مهمات آن صوبه اهتمام نمایند و پیوسته بحقائق احوال مسرت آگین خاطر گردند العاقبة بالخیر بتعهدهٔ خوانین بلند مکان صادق خان جهواده خاطر محبت آگین خواهان صحبت بهجت بخش آن معدن صداقت و محبت بیاشد و ملتمس آنست که در رسمیات زمانه که فرستادن نامه و پیغام باشد این مخلص را معذور خواهند داشت که از بسکه طرز دوروبان عالم شده نمیخواهد که دران روش محشور باشد لله الحمد که در لوازم محبت و حفظ مقصر نیستم و انچه دانم که ضروری الاعلام ست خواهم نوشت و شرح احوال درخانه راجون قرة العین یار محمد متعهد ست آنرا مکرر دانسته نمینویسد دیگر اکنون که لشکرها بر سر دکن تعین شده امید دارم که جوهر فراتی شما که خاطر نشان مست بر همگنان ظاهر شود و در ایتلاف و اتفاق با جمهور انام چه

نویسم که آن شیوهٔ مرضیهٔ شماست خاطر عزیز خان خانان را که بعنایت گرامی ست پاس داشتن
ضروریست امروز وقت آنست که نازکیهای گذشته را از خاطر دور ساخته در محبت افزایند و همواره
هنگامهٔ محبت گرم دارند و در افزونی محبت شاهزاده های اقبالمند کوشند الحمد لله که ذات
این نونهالان آنچنان ست که در تحصیل مکارم اخلاق گنجایش تعلیم و تعلم نمانده جمیع مراتب
کوفی و آگهی را از یمن انفاس اقدس حضرت صاحب الزمانی دریافته بتهذیب اخلاق نموده
اما عالم بشریت باقیست در امثال این مجمعها مثل شما دانای رموز دانی نیک اندیشی
اخلاص نهادی ضروریست و خود میدانید که مرا بجز رضای صاحب و ولی نعمت و بادشاه خود
مطلبی نیست محض از برای ارتفاع مدارج دولت روز افزون صاحب همواره در خیرخواهی خیر اندیشی
آن بخت بلندان هیچ در امعاف نداشته ام چنانچه بر همه روشن ست ولهذا در فرستادن عرائض بشاهزادهٔ
اقبالمند پرداخته ام که مبادا بخاطر کسی رسد که مرا عاقبت مبنی برین میداشته باشد که زندگانی خود
بی صاحب خواهم خدا نخواسته باشد و اگر تقدیر مهلت چندروزه دهد دیگر در لباس تعلق باهم
خصوصاً که همین برادر شیخ فیضی آن طور سلوک فرموده بحضرت آنچنان نوشته باشند گر فتم که
خیر اندیشی من کسی بعرض نرسانیده همان قدر که خود دیده بودند چه شد آنهم بر طرف حق استادی بکجا
رفت امید آنچنان ست که اگر فی الواقع تقصیری هم نبود بخاطر نمی آوردند چه جای آنکه تهمت بر من
اینهمه از جا رفتند بحمد الله که خیرخواهی مرا سبب علت التفات ایشان نبود که زوال پذیرد غرض
ازین مقدمات آنکه چون قاصد را روانه میکردند بچندی که شرف حضور داشتند حکم فرمودند که
چیزی برای شاهزاده فرستند بنده آنچه لائق حال خود میدانست سرانجام نموده بود و
حکم بود که بعرض رسانیده فرستند در هنگام عرض آنچه خیال شده بود مقبول نیفتاد و از آنجمله
باز دجره و قطاس را جدا فرموده حوالهٔ قاصد نمودند حسب الحکم آنرا فرستاده هشتم

ربیع الاول نگارش یافت بصادق خان ایزد توانا مروم قدردان محبت گزین را بسیار
داراد و قسم بقدر خویش بود چه دنیا و اهل دنیا بخاطر نمیرسید و نشاء خاص معنوی بمطالعه
مثنوی سرگرم داشت که گرامی مفاوضه رسید و از خوبی هوا آگاهی بخشید اگرچه از باطن بظاهر
آورد اما در جمعیت باطن فتوری نرفت و شگفتگی ظاهر روی داد و ظاهر من همرنگ باطن گشت
بسیار بباید یار را الحق ازین میخواهم که مطالعه اخلاق ناصری نموده اوقات مرشد ظاهرے
ضایع نگرداند اینست جواب سلام یار بممالک مدار جعفر خان دیوان ملقب به آصفخان
صداقت نامه محبت افزا ورود یافت و از وجوه خاطر منشرح شد و انچه درباب شکایت
آن شخص رقمی فرموده اند حق بجانب ایشان است و اهدا ایمائی در منظور نداشتن این عمل شنیع
و در خیریت کوشیدن و در محبت زدن که کلید بیت المقصود است کرده بود و نیز نصائح
ارجمند که شایان اهلیت باشد مکرر بآن کار آینده خطا کننده نوشته و مینویسد و اثر آن ظاهر
خواهد شد و شرح آنرا که متضمن خدمت فروشیت نمیکند الحمد لله والمنة که ترددات پسندیده
و عزمهای درست ایشان بتازگی خاطر نشان حضرت شاهنشاهی شد و از یک توجه بهزار توجه
رسید امید که روز افزون باشد خاطر دوستدار را متوجه خود دانند که اعتلای احوال صوری و معنوی
در فتح و فیروزی ظاهری و باطنی آن شایسته بزم و رزم را در عالم اسباب از بادشاه خود دانسته [illegible]
و در ملک حقیقت از ایزد جهان آفرین مسالت مینماید و او دانا غیب دان اند که درین کار تحصیل دنیا و
سر انجام ولستانی نمیکند و بر نام نیک که باقی بند مرحوم دلالت خاطر را برین ندارد و وضع
نبتی و جلب منفعتی نیز پیرامون خاطر خدا پرست نمیگردد بلکه ادای شکر نعمت ملازمت این خلیفه
برحق و هادی مطلق را اندکی از بسیار اسباب انتظام می بخشد خاطر شریف جمع فرمایند که درین نزدیکی
شاهزاده جوان بخت اقبالمند با سامان لائق نهضت کابل و آن حدود میشود و از توجه شاهنشاهی

که حصول مقاصد علیا را مستلزم ست چه گوید و این کس که بتوفیق شگرف الهی در گلشن همیشه بهار
تسلیم جا بهم رسانده از علم الیقین نزدیک ست که بعین الیقین این مقدمه سعادت که دستاویز
صلح کل بل محبت کل ست که جز خیر غالب خلعت فاخره هستی نمیپوشد مشرف گردد چه خیر
محض جز واجب الوجود نتواند بود و شر غالب چون شر مساوی همخوابه شر محض ست که امتناع
آن معلوم و انا و نادانست و امروز که با شرار زمانه آهنگ صلح نموده خیریت آنها را میخواهد قیاس
باید کرد که مراعات احوال سعادت اشتمال گروهی که بخوبی و نیکذاتی و دوربینی بخاطرش متمکن
باشند چگونه میکرده باشد و لله الحمد که اگرچه فیما بین رابطه رسمی کمتر بود اما رابطه معنوی که مدار بر
خیریت داشته است همیشه قوی بود و بی تکلف و بی مبالغه شما را بسیار دوست میدارم چیزیکه
از آن بقدر اندیشه هست آن ست که تیزی و باندک چیز از جای شدن که شعار میرزایان ست
پیرامون احوال آن نکته سنج نگردد چون دل صاف و ذات خیر اندیش دارند تمکین که بتوجهی لائق
بر طرف شود ظاهر در آنست که آن خطا کننده را طلب عالی عنقریب ملحق آن لشکر گرداند اگر بمقتضای
بشریت تندی و تلخی اظهار کند امید که نکنند شما از صاحبان اخلاص اید آنرا منظور نداشته در
ملایمت افزایند تا عنقریب این کار با تمام رسد که شما را در دولتخانه میخواهم عرضداشت ایشان
بر وجه احسن گذشت و حسن خدمت بوضوح پیوست و بسیار مجرا شد فرمان که بشاه بیگ
التماس شده بود به تنگبش ... باتمام نماید تیر مشرف صدور یافت و عنایات ایزدی قافله سالار
شما باد چهارم تیر ماه سنه سی و هفت قلمی شده به آصف خان در قضایای مصائب
اگر یر حرف صبر گفتن بجنس آن نمودن یا استودگی بصبر سپرده اداکردن دور از آن
مقدمات عقلی و نقلی التجا بردن بجز مکرر ست و حرف خردمندی وزیرکی با مثل شما
و دم که از فهم و فطرت بهره ور بد چگونه گویم نمی خواست که بنامه هم اراده تسلی خاطر

بجوع شافته نماید که با آنکه خود را بتکلف در رسوم مترسمان در آوردن فعل عبث گردن ست
لیکن چه کند در مدینه بودن صد بلا پیش می آرد انهم یکی از ان شمرده کلمهٔ چند نوشت الله تعالی
بسر تکوین وایجاد رسانا د العاقبة بالخیر به مرزا ایزدبیگ حاکم بلاد بندر ایزد تعالی
سعادت جاوید روزی کناد نگاشتهای اخلاص طراز محبت گرای رسید از بیان کیفیت دوستی
مسرت روی داده شنوده باشند که بندگان حضرت اعلی ازینجاب بجهت دو کار بدانصوب نهضت
فرمودند یکی آنکه نظام الملک خود بجهت ادبار بخت صلاح کار نداند در گوناگون بلا افتاده اند
دنیا داران دگر را چه بلا پیش آمد که از جادهٔ فرمان پذیری شایسته سر باز میزنند و رو بر
التجا بدرگاه والا نمی آرند همان بهتر که سایهٔ اقبال بدان دیار اندازیم و غبار گوهر هر کدام
گرفته آید دیگر سبب باده پیمائی شاهزادهٔ والا گوهر و برخی دیگر نارضامندی درگاه مقدس بسمع
همایون رسیده بود چون حوالی دار السلطنة آگره نزول موکب همایون شد انجمن را از گوئی را
تازه ساختند این خیرخواه جهانیان بموقف عرض همایون رسانید که التجا نیاوردن اعیان آن
ملک از روی سرتابی و گردن کشی نیست ططنهٔ دولت و اقبال بزرگ شاهنشاهی
عالم را فرا گرفته لیکن چون میان جنود فیروزی آن صوب از فرد نفاق
پدید آمد مردم دست کوتاه گردانیده اند اگر یکی از بندگان بی غرض بدان دیار رود
که مدار معامله بر د باشد هر آئینه نیایش و نیاز آن مردم پایهٔ پیدائی خواهد گرفت و آنکه
از رهگذر شاهزاده بخاطر اقدس راه یافته بی آنکه حضرت بدانجا تشریف برند همان بنده
یکتا که بدان دیار رود آن کار نیز می سازد یا بملازمت میفرستد یا براه سعادت می آرد بس از داستان
در از این خیراندیش عالمیان را که هرگز از بساط قرب جدا نفرموده اند و جمیع مهمات مالی و ملکی بر نیجاب
مفوض بود در خصت این حدود فرمودند شاهزاده را خود بسر نوشت آسمانی آن پیش آمد

اکنون جز همم نخستین مطلبی نیست باید که فرصت را غنیمت دانسته در لوازم بندگی و اطاعت
چنان کوشند که نزدیک و دور و آشنا و بیگانه ظاهر شود و خلق خدا پایمال حوادث نگردند
و دولتخواهی شما از دیر باز میشنودم امروز هنگام ظهور آنست و آنچه به پندت نوشته بودند همه را
بنظر در آورد و خاطر خیلی خوش شد که هنوز زمانهٔ سعادت باقیست و چشم عاقبت بین
کشاده شایسته آنکه یادگار را بدیگران موقوف نداشته بطرز لائق با عرضداشت بدرگاه والا
روانه سازند که من هم عرضداشت نموده آن نسبت را جواب حاصل کنم درین صورت
هرچه شاهزادهٔ والاگوهر قول و قرار داده بودند بظهور خواهد آمد و در ملک و مال و ناموس
افزایش خواهد شد و بعضی نصیحتها از نوشتهٔ پندت معلوم خواهند کرد و دوربینی و عاقبت
اندیشی روزی باد به قطب الملک حاکم گولکنده دوربینی و قدردانی روز افزون باد
اگرامی نامه آن خلاصهٔ دودمان سعادت پژوهی نقاوهٔ خاندان بیدار دلی بهجت افزا گشت و
نوید یکجهتی و دوستی رسانید و آنچه درین سانحه ناگزیر پرسشها و مهربانیها بجا آورده بودند نوید
آن اتفاق و این سرائیست گذشتنی و گذاشتنی خوشا بختمندی که انفاس عزیز را در رضامندی ایزدی
و نیکنامی بسپرد و زندگانی را در مرتبه شناسی گذارد شنوده باشند که بندگان حضرت شاهنشاهی
این خیراندیش جهانیان را هرگز از دولت حضور تجویز دوری نفرموده بودند و جمیع مهمات
مالی و ملکی باستصواب این خیراندیش انتظام می یافت درینولا بواسطهٔ دوام که خود بهجت آن
ازینجانب بدار الخلافت آگره مراجعت فرمودند فدوی را رخصت این ج یار کردند نخست آنکه بر زبان
مقدس رفت که داو بهال فرخندهٔ سلطنت گیری را در حوزهٔ اقتدار این نیازمند درگاه خود
کرامت فرموده و دولت و اقبال را روز افزونی دارد جائی که در باستانی زمان کارها از
فرمانده یکروزگار بدشواری برآید از بندگان اخلاص سرشت بآسانی بجای آمده می آید و نیز

فرمودند که شیمهٔ والای ما آنست که از بزرگان روزگار طامعی شایسته میخواهم ایزد تعالی
خزائن نامحصور بدست گنجور اقبال ما سپرد کجا چشم بر ملک و مال او افتد معاملهٔ مظفر حسین میرزا
و رستم میرزا و جانی بیگ و راجی علی خان و راجه رامچند و بهناجی و سایر سرگردهان روزگار
و لیلیت بس روشن و شماره این باب بس دشوار لیکن چون بر آن که پرورده و از خاک
برداشتهٔ ما بود و از بدمستی بادهٔ دنیا قدر آزاد انست از نظر ما افتاده و فیروزی جنود نامزد
آن ملک شد برای چه دیگر دنیاداران دکن در فرمان پذیری توقف دارند و نیز فرمودند که
از نبودن بعض ضعی دیران ملک که گفتار و کردار او در درگاه معتبر باشد خاطر اندیشه وارد و
امروز که نسبت بندگی تو جهان را فرا گرفته بیطمعی و حق گزاری را که وصه میداند ترا بدان ملک
باید رفت و عیار این معنی گرفت و دوم باعث فرستادن آن بود که بادهٔ پیمائی شاهزادهٔ والا گهر
بمسامع همایون رسید چون مدهوشی و سر کردن لشکر با هم جمع نکردند فرمان شد که
آن نونهال دولت را روانه درگاه سازد و بی تأخیر قاصد و پیغام ساختگیهای روزگار
این مهم را بانجام رساند اکنون که از نیرنگی تقدیر قضیهٔ ناگزیر روی داد و جز به تحسین وجه
کاری نمانده وقت را غنیمت شمرده خاطر را از آن فراهم آرند و حسن اخلاص و عقیدت
ایشان که در درگاه مقدس و از نیکان این لشکر اقبال شنوده است پسندیده آنست
که گفتار بکردار آید و مقاصد بگزین روش سرانجام یابد و میخواهم که درین معامله سخن دراز
نشود و قاصدان آمد و رفت نمایند شناسا و لی فرستاده شرائط عهود را استحکام بخشند
چنانچه اولیای دولت چه که همه نیکان عاقبت بین آفرین نمایند و شهنشاه
جهان پناه روی در مهربانی آورند بعضی سخنان دلپذیر از نگاشتهای
وکلای ایشان معلوم خواهد شد و آمد آگهی روز بادبه راجی علیخان

ولد مبارک شاه فاروقی فرمان روای خاندیس حسب الحکم اشرف

جلائل دعوات صافیات که متکیان ارائک قدس بورود فوحات آن در اهتزاز و

التذاذ روحانی آیند و شرافت تحیات وافیات که منتظمان سلاسل انس بهبوب

نفحات آن در ارتباط والتیام ربانی افزایند اهدا و اتحاف نموده خیریت آن خلاصهٔ

خاندان مجد و علا و دودمان اجتبا و اصطفا وام محفوفاً بالمکارم والمعالی مسألت

مینماید چون انتظام بخش انفس وآفاق که ازمّهٔ نجائب قلوب و اعنهٔ جنائب ضمائر

بدست مشیت اوست خواهد که بدائع تقدیر از مکامن البطون بعالم ظهور آرد که ذرائع

ترفیه جمهور عباد و وسائل ایتلاف کافهٔ انام باشد در مبادی حال و فواتح امر

چیزی چند از نهانخانهٔ قوت بشاهد فعل ظاهر میسازد که هر آئینه در تمشیت آن معنی مؤکد

و مؤید تواند بود و آنجا که حسن اخلاص ایشان باین دودمان رفیع الشان که حبل المتین

سرادق اقبالش باوتاد غلو و استحکام یافته در کمال وثوق و رسوخ بود حکمت ازلی باعث

ظهور این انتساب خاص و اشتباک مخصوص که هر آئینه موجب انشراح قلوب صافیه

و انکدار بواطن مظلمه است گردید در سوابق ایام که بمقتضای خیرخواهی عامه در خیریت ذات

ذات البرکات و دوام عزت و آبروی آن خاندان سینه کوشش منیود اکنون که ناموس

یکی شده و ستیها باینجا کشید خود ملاحظه فرمایند که توجه خاطر و ترقب باطن در حفظ ناموس

طرفین در چه درجه خواهد بود و آثار این نسبت بچه آئین ظاهر خواهد شد مأمول آنکه همواره خاطر

محب راگمران اخبار دوام عافیت و جمعیت دانسته بمفاوضات گرامی مسرت بخش

روحانی شوند دیگر کیفیت مجاری احوال سعادت اشتمال از نوشتهٔ ... پذیرد ...

فرمایند العاقبة بالخیر به راجی علیخان حسب الحکم مفاوضهٔ یکجهتی و ملاطفهٔ یکتادلی

که درینولا نگارشش یافته بود و گرامی ورود آن ابتهاج یافت علی الخصوص انخبر مسرت بخش

که نخستین از روی استظهار تمام بخلاصهٔ خاندان فتوت نقاوهٔ دودمان فطرت

سر آمد خیر اندیشان جهان پیشوای پاسبانان دل و زبان اعتضاد الخلافه خانخانان ملاقات

کرده اند و پس ازان بغرهٔ ناصیهٔ اقبال قرهٔ باصرهٔ سلطنت و اجلال پیوسته ملتزم خدمات

شایسته شده اند چه گوییم که چه قدر از بار تعهدات بر آمده ام و چگونه مسرت روی داده است

چه از رهگذر آنکه چنانچه خدیو جهان مرشد زمان میخواست که آن تذکار بزرگان از آسیب

حوادث روزگار در کنف حمایت شاهنشاهی محفوظ باشند همچنان لمعهٔ ظهور بخشید و چه از ممر

آنکه اشرف برادران که در جوار رحمت ایزدی غرقهٔ مغفرت باشند بکرات در خلوت و

کثرت از درستی و راستی و اخلاص مندی آن گوهر آمود بزرگی در محفل مقدس مذکور ساخته

بودند و دوربینی ایشان خاطر نشان همگنان گشت و چه از دوستی که غائبانه این حیران آفرینش

را با ایشان واقعست و بدواعی جبلی خیریت ایشان میخواهد و چه از ممر آنکه کلید دکن

بی آنکه جانداری آزرده شود بحسن نیت ایشان میسر شد الحمد لله والمنة که عنایت شاهنشاهی

روز افزون ست و جمیع مطالب و مآرب مالی و ملکی و جانی و ناموسی دلخواه حاصل باید که

نیرنگی زبانیان را منظور نداشته همان پیمان شاهنشاهی را حرز حال خود دانسته در انجاح

مهمات اهتمام فرمایند غریب تر آنکه زیاده از دو ماه میگذرد که احوال آن لشکر جهان کشا بمسامع

علیه نرسیده است باید که چنان اهتمام گمارند که مخاوف طرق برطرف گردد و شرح احوال

آن دیار پیوسته از عرائض شما بموقف مقدس رسد و جمردم ولایت خود اهتمام فرمایند که

آمد و شد مردم از آن حدود شود تا آسودگی خلائق رسد العاقبة بالخیر به ستر گ زمان

محمد قلیچ خان آنجا که منم و پیشهٔ منت اگر حرف اشتیاق و قصهٔ محبت نویسیم

سزاوارست اما از آنجا که طرز اهل روزگارست وتلون احوال ایشان که بتوهمی آزرده شده بدوستان خیرخواه بدگمان میشوند اگر سخن برسم وعادت هم اداشود آزا ناوانی میدانند تا چه توان کرد که درمعامله جای ناگزیر حرفی چند گفتنی ونوشتنی رومیدهد حاشا که امری دیگر متصور خاطر حق گرای شود وخواهد که بتسویلات راه گفتگوی ارباب نفاق مسلوک باشد

شعر گرگشتی ورنگشتی دوست کشتی هیچ ترا + دوست میدارم اگر دوست ندارم چکنم +

چون یقین ماست که شما از مخلصان حقیقی صاحب باشید اگر بواسطهٔ غواشی بشریت بحقیقت انکیس نرسیده باشید هرآئینه چون علت محبت ثابت ست فتوری در میان آن نمیرسد چه من از گروه سوداگران نیستم که در گرو سود وزیان خود باشم الله تعالی دیر دارادالعاقبة بالخیر والسعادة نوآئین بزرگ میرزا یوسف خان بعد از سلام سلامت انجام محبت فرجام مشهود ضمیر محبت پذیر نواب محبت اطوارے میگرداند که مجاری احوال موافق آمالست امید که آن ملکی صفات در زمان عافیت بوده باشند دیگر بامردم قدردان دولتمند سفارش صاحبان استعداد که درهنگام بزم ورزم بکار آیند ودر انتظام نسق صوری ومعنوی دست آویز قدسی باشند چه حاجت لیکن بنا بر اظهار نسبت محبت کلمهٔ چند درباب مجموعهٔ خوبیها مولانا طالبا اصفهانی که بجستجوی تمام روزبهان دولت بلطائف ووسائل از سبا فتهای دور در دام محبت خود آورند میتوسید المنة لله که اینچنین شخصی بی سعی شما دران سرزمین که از بدو فطرت آفرینش محل قحط رجال ست از جملهٔ دوستان فدوی شده است امید که همواره اینمعنی منظور نظر عاطفت ایشان باشد وآنچنان سلوک رود که او مرفه الحال بوده اراده برآمدن آن دیار که مطلوب ماست ننماید طور معامله درمیان آمده که قطع نظر از آنکه بمزید اشفاق اینچنین دانش آمودے را

گرفتار خود میسازد خاطر دوستان حقیقی که بهیچ چیز منت پذیر نیست رهین منت میگرداند

الحمد لله والمنة که بندگان حضرت خلافت پناهی ارشاد دستگاهی اللهم خلده وابده
نهایت توجه دارند وچون پرشت والا درگاه آن ست که بدارج ترقی میفرمایند وزیادتی منصب
مفوض تابین باشی میشود تا بیک حکم و دو دل بدست آید زیادتی منصب واضافهٔ جاگیر حوالهٔ
باستصواب آن محبت اطوار شده است امید که بمحض قدردانی ایشان تکلیف
مراعات حال دوستان عنقریب این دو مطلب جلوهٔ ظهور دهد آنچه احوالی دولت اشتمال
حضرت شاهنشاهی برحسب وعده باکمال بی سرودلی تحریر نموده بتفصیل خواهد فرستاد و
درباب بقاوهٔ متقدمان وخلاصهٔ متاخران مولانا خواجه جان که الحق اگر ایشان در کشمیر
نمیبودند هیچ ندیده بود وجه نویسد خاطر دوستان از مسرت وخوش سرانجامی احوال ایشان
بغایت متوجه دانند به شجاعت شعار میرزا علی بیگ اکبرشاهی نامهٔ محبت انتما
مطالعه افتاد بقدری آشفتگی خاطر معلوم شد ازانجا که بر عقل ایشان اعتماد دارد و
میداند که این شورش بقائی ندارد متاع اخلاص ببازار آوردن ورواج آن طلبیدن
شیوهٔ مخلصان حقیقی نیست وجبین خاطر این طائفهٔ علیه از کساد بازار اخلاص غبارآلوده گره دار
نمی باشد بلکه درین هنگام شگفتگی بیشتر دارند که جوهر بیبهای اخلاص بسفال ریزه و نیل
فروخته نمیشود وازانجا که بر شجاعت وفهم واخلاص نظر می افتد معلوم میشود که ایشان
ازین گروه والاشکوه باشند شائسته آنکه آن درست سلیقه از مشغلهٔ شکرانهٔ اخلاص وافر
بشورش طبیعت که جز بر ظاهر نظر ندارد وازمعامله فهمی اورا نصیبی نیست نخواهند پرداخت
ازان باز که آمد وشد قوافل اخلاص درین چار سوی دنیا که اعتبار را از قسم اتفاقات نه از
استحقاق است آسیبی که این طائفه را رسیده ازان جهت ست که از بی مصاحبی یا از مصاحبت

از فروغ خرد یکسو شده در دام طبیعت که نه دل انا دارد و نه چشم بینا افتاده در اندیشهٔ فروخت متاع اخلاص انداز نتایج این اندیشه نور زدا آنست که همیشه این متاع نفیس کاسد باشد الله تعالی آن نیکذات را بیگانگی کلی از طبیعت دهاد و با فطرت عالی و همت بلند آشنایی بل دوستی کناد و قطع نظر از اخلاص معامله فهمی و بقدر خداشناسی از تقدیرات ایزدی گله مند نمیسازد چه آزردگی ازان در معنی اعتراض بر ایزد جهان آفرین ست حاشا که عقل عاقل باین راه رود بهرحال اگر بمقتضای بشریت گذاره در کوچهٔ نااهلیت که شاهراه طبیعت است افتد زود بفروغ خرد معامله فهم یا دل اخلاص گزین بدولت سرای رضا و تسلیم آمده مسرت پیرای خاطر اخلاص مند خود گردند العاقبة بالخیر والظفر لفص خاتم شجاعت شهاب الدین احمد خان از ورود گرامی مفاوضه و مطالعهٔ آن ابتهاج یافت الله تعالی آن خیراندیش بالذات را دیر داراد اگر ارسال رسل و رسائل را از قوة بفعل نمی آرد نه ازان سبب ست که نسبت آشنائی درست بلکه محبت تام بآن منظور نظر رحمت و عاطفت صاحب خود ندارد حاشا ثم حاشا چه همین امر بانفراده مستلزم صداقت کامله است چه جای محبت تا با آشنائی چه رسد فکیف که شمائل مرضیه دیگر در ذات بزرگ ایشان فراهم آمده است و نه ازان جهت که فشار بادهٔ غفلت به پستی مستی برده از قدر نشناسان گردانیده باشد و نه ازان روست که از نامعامله فهمان بی تمیز باشد و نیک از بد نتواند جدا ساخت بلکه چون بحسب سرنوشت در گروه اهل دنیا در آمده از اصحاب شعورست و می بیند که این شاهراه مراسلات را اهل نفاق که زبان شان با دل آشنائی ندارد نه آنچنان گرفته اند که فرجه گذاشته باشند که آدمی بفراغ دل تواند عبور کرد ناچار خود را ازان گذرانیده و هم معاملهٔ دوستی که معاونت دائمی و خیرخواهی لازمی ازان عبارت تواند بود مواظبت مینماید العاقبة

بخواجه شمس الدین خافی در حمایت ایزدی باشند الفاظ گرامی را که مهان عزیز اند
احترام داشته اگر زندگی رو دهد هر آینه سعادت آموز نشاطین خواهد شد و معلوم آن الست که پیش
اهتمام خرام باشد که آن بزرگ داشت به نسبت هر طائفه بطرز دیگر ست لیکن در پاس
چهار چیز همگنان اتفاق دارند نخستین رضای ایزدی دوم عقیدت گزینی به صاحب
سوم خیر خواهی عموم خلائق دوست و دشمن چهارم تیمار کالبد عنصری هر گاه آدمی زاد
بتقلید و تدبیر این ناخمیدگی را گذاشته همت نیز بجز و صواب اندیش نماید هر آینه همه آن امور
بشایستگی سرانجام خواهد پذیرفت سخن بسیارست و وقت اندک بهر حال چون در بارگاه
تعلق داشته انداز همه کارها بر آمد حوائج و مهمات خلائق را اهم دانسته اشتغال
خواهند فرمود و همواره با جهانیان بصلح و با خود در جنگ فارغ دل زندگانی نمایند
و در فراخی حوصله و برداشت ناملایم تکاپوی شود الحمد لله که بخردی سترگ از درستی و
راستی و حقیقت گزینی نصیبه فراوان دارند از آن خواهای ستوده نیز دامن اندوزند
باید که در انجاح خدمات بارگاه خلافت پیش نهاد همت والا محض کفایت سلطانی نباشد که
آنرا شوم گرفته اند غمخواری و تیمارداری جهانیان چنان باشد که دشمنان از گزند حساب
آرائی خاطر جمع باشند نمیگویم که در ملک تعلق دشمنی ناستوده است این انجمن بدوستی و خلاف
گرم نست لیکن سعادت اندوزی و دوربینی آنست که آن طور سلوک رود و نیز همواره از
فرزندی زمانه بر کنار بوده فطرت عالی را پیر و مرشد و پدر دلپذیر سازد تا کارها فروغ حقیقت
گیرد باعث این نگاشتن جوش محبت ست نه ظهور امر مجدد و گرنه او کاری بپایان خویشتن
کجا بانجام رسانیده تا بهم دیگران پردازد والسلام باعتضاد الممالک راجه مان سنگه
صاحبان دولت و اقبال که فراخ حوصلگی و قدردانی و جویائی آدم نیک از صفات کمال ایشان است

چه حاجت که باین طبقه علیه در شناسائی قدر صاحبان استعداد حرفی نویسید الا عزم خیریت
عموم و قصد نیکی خاص ضمیمه محبت گشته این خیرخواه جمهور انام را برین داشت که کلمه چند
درباب حقائق آموز نکته بین امیر شریف آملی که در بزم و رزم همراهی ست غم زدا و در شدت
ورخا مصاحبی ست مجلس آرا و در قبض و بسط همزبانی ست بی بدل نگارش رود امید که
آن یگانه آفاق را برخلاف مردم روزگار روانشته آنچنان توجه فرمایند که آدم شناسی کردن
حق ایشان مظنون ست بیقین انجامد طریق سعادت صوری و معنوی آنست که آنچنان
باین طور مردم سلوک رود که در جمیع اوقات آنچه راست تلخ نمای شیرین اثر باشد بی مر
خوش آمد شیرین نمای تلخ اثر مقدمات میگفته باشند که دولت افزائی و بر آمد مقاصد بلند
در گروشنیدن سخنان مصاحب حق گوی ست برای گرمی هنگامه خوشامد مردم بسیار اند
ارباب دولت را از صحبت آنها هم گزیر نیست اما همیشه هوشمندان بخت بیدار تنگاپوی
و جستجوی بلیغ بکنند و بزرگ نهاد مزاج زمانه شناس اندازه در باب افراد انسانی حقیقت
خیراندیش را بیدا کرده اند اگر هر روز میسر آید دریافت و تجویز ملاقات ایشان نکند سعادت
معنوی بی اختیار در هفته دو بار یا سه بار از صحبت ایشان میرساند در آبان ماه سنه سی و شش
قلمی شد براجه هان اسنگه شرایف شوق و جلائل محبت که هرگز خاطر ست آلوده بیان
نمی سازد و این متاع گران مایه را بازار نیست ازبسکه مشتریان این جواهر بی بها
بازی خورده از خواهش این متاع قدسی باز آمده اند کالا را در کساد بازار کشادن
از آئین سوداگری ست و نیز چون شناخت این نسبت حواله بخاطر فارغ کرده اند در
مشغولان جهان گفتگوی این کردن و چشم تصدیق داشتن نه از آئین خرد و مندیست
بس ازین باز آمده سخنی چند در معاملات که و طریق خیرخواهی مناسب میداند

فلارغ بنماید اول آنکه اگر بعضی مدعیات در پرده توقف ماند و بحصول نانجامد طریق
نیک گوهران درست معامله آنست که جبین خاطر را گرد آلود نفرموده بجان در خدمات
مرجوعه سرگرم بوده اهتمام نمایند چه جای ارباب اخلاص فکیف آن طائفه که از درستی
و راستی داغ بر ناصیه حسودان روزگار نهند بحمد الله که گمان این مزاجدان زمانه آنست
که آن اقبال آثار ازین گروه والاشکوه باشند ثانیا آنکه در سر انجام مهمات و تقدیم
خدمات نظر بر حالت خود انداخته در گرد آوری نام نیک که محصول شناختن پایه‌های
آدمیان و باندازهٔ آن تلاش سلوک کردن ست و در مراسم داد پرستیها و دهشها
کار آگاهانه عمل نمودن امید که همیشه توفیق اعمال پسندیده قرین ایشان باشد و زود
بحسن توجه و لطف اهتمام آن نکته سنج دور بین مهمات بنگاله دلخواه خیر اندیشان دوریاب
صورت یابد صد شکر که خاطر جهان کشای شاهنشاهی از انتظام صوبه پنجاب فارغ
شد درین نزدیکی یورش هندوستان پیش نهاد همت علیاست چه خوش باشد که تا آن
زمان مهمات آن صوبه و خدمت اوڑیسه بانجام رسیده باشد دیگر معلوم آن شناسای
حقائق معامله باشد که محبت انتمای شریف سرمدی را که براستی و درستی و کار شناسی
و خدمت گزاری امتیاز تمام دارد بسیار دوست میدارم و از ملاقات اخلاص سرشت
او خاطر بتهیج مدتی ست که بخدمت بخشیگری آن حدود نامزد شده از شایستگی
خدمت حضور رخصت او در پردهٔ توقف میماند چون عرضداشت ایشان در
تاکید فرستادن امین و بخشی آمده آن حضرت که همواره متوجه انتظام احوال نصرت
انجام ایشان اند رخصت آن خدمت فرمودند یقین ست که در رعایت احوال او کمال
توجه بجای خواهد آمد در آبان ماه الهی سنه سی و شش نگاشته شد بحکمت پژوه

شمس الدین علی ملقب بحکیم عین الملک سلمه الله تعالی آنحضرت خیر اندیش را در
تگاپوی رضای خود و جستجوی مرضیات خویش سرگرم دارا د بعد صوری را آتش افروز
شوق و محبت دانسته دوستان حقیقی را در انتظام مهام خود چون سر سمان روزگار دل
ساده و زبان پرنگار خیال نفرمایند و شرح آن اجزا مشافهه شرطے دیگر نیست امید که
عنقریب بصحبت مسرت بخش صوری چنانچه بمصاحبت بهجت افزاے معنوی پیوسته
مسرورست خوشوقت گردد و افسردگی دل که از سنوح نا ملائم یا از میانه روی
بهم رسیده باشد علاج کرده آید اے هوشمند افعال صانع پرکمال هرچند داغ حدوث
داشته باشد در نظر دور بین عرصهٔ وجوب رفیع تر از مدارک عقول ست فکیف که بدیدهٔ
عیوب کوته بیان گردد کارگزاران قضا و قدر چون بلباس تعلق که سرمایهٔ انتظام این مجمع
انسی ست آورده اند در سرانجام آن کمال سرگرمی و کوشش بتقدیم رسانند
تا هنگامیکه خلعت تجرد فرستند از هیچ حادثهٔ فتورے در مسرت خانهٔ خاطر راه نه دهند
و چون طلیعهٔ اقبال یعنی مقدمهٔ تجرد که با عقل معاش نسازد و با سیب نبرد ازد در رسد
کشاده پیشانی و شگفته خاطر باید شتافت و با تدبیر ناقص این کس مناسب که هر اندیشهٔ
تجردی که بخاطر رسد از رعونات نفس و خدائع آن دانسته خود را از تگاپوی اسباب
باز داشت قرة العین عبد الله عمر و فرصت را غنیمت دانسته همگی خود را نظاهر
نسپارد و شطرے از گرامے اوقات بدانستن مقدمات علمی و برخے پیرایه اندوختن
اخلاق عملی مصروف گرداند و با برادران طریق عطوفت رود تا از دولت بهره مند
از عمر برخوردار گردد والعاقبة بالخیر بسلالة الکرام حکیم همام نوشته این دو نه
الیست روز افزون از ابوالفضل مبارک بسوی یار گرامی حکیم همام بحکیم همام

که بدقائق حکمی و رقائق علمی موصوف بوده یگانهٔ این روزگارست و نه حکیم همامی که

منظور انظار عواطف شاهنشاهی بوده برسم رسالت بحاکم توران زمین رفته است و

نه حکیم همامی که پسر علامة الوری مولانای عبد الرزاق گیلانی بوده سرآمد دانایان عراق

و عجم ست و نه حکیم همامی که برادر عزیز جالینوس الزمانی حکیم همام ابو الفتح بوده محبوب القلوب

این دیارست و نه حکیم همامی که مصاحب رسمی یازده سالهٔ این راقم ست و نه حکیم همامی که

این حیران دبستان خرد را از ستم سمان روزگار شمرده در حاشیه مکتوب در ارباب رسم مسلک داد رد

بل حکیم همامی که جمیع مراتب مذکوره را سیر فرموده در تنگنای سویدای خاطر دانای خفایای

اسرار تعبد بل پذیرای اعلای انوار تجرد شده بطرز محبیت در رتبه و بطور محبوبیت در مرتبت

جلوه گرست رباعی هر ساعتم اندرون بجوشد خون را + آگاهی نیست مردم بیرون را +

الا آنکس که روی لیلی دیدست + داند که چه درد میکند مجنون را + میخواستم که شطرے

از مخادعات نفس و مجادلات طبع نوشته ماتم خود دارم لیکن در نظر ثانوی آلودگی شوائب

رعونت نگذاشت که این شیون نماید پس همان بهتر که لب شکایت بسته لشکر مقدور زبان

کوتاه را در ازسازدای برادر او لا شکر صحبت فیض منقبت حکیم آلهی که دلش از تعلقات رسمیه

تخفیف یافته بدرد معنوے که صحت نفس الامرے همان تواند شد مملوست میگوید که

آن برادر یقین تصور نماید که در روزگار آدمیت و در شهر مردمی این طور صحبت از

مغتنمات عظمی ست مکتوب الیه فکیف در روزگار ما ثانیاً آنکه خاطر فیض مظاهر حضرت ظل الٰهی از جمیع
که آدمیت مفقود است ۱۲

اطراف واکناف ممالک محروسه جمع بوده آماده عزیمت توران زمین ست و خاطر ملهوس

مشتاق بسیر آن حدود لیکن میداند که بمقتضاے الحریص محروم صلح نامه که

پسند خاطر اقدس تواند بود بجا آورند و این عزیمت برطرف شده عنان توجه

بتسخیر جزائر فرنگ منصرف میشود بارے هرچه شود زود تر شود که خاطر متردد خوب نمیباشد
زیاده ازین رسمیات املا نمیکند وخودرا وشمارا تصدیع نمیدهد هفدهم ذی القعده
سنه نهصد ونود وپنج در لاهور رقم شد به حکیم همام گرامی نامهٔ آن
نیک اندیشان دوم ربیع الاول غمگسارے این آرمیدهٔ ظاهر شوریدهٔ باطن گردید از
رهگذر آنکه خاطر نگران را که از بیمارے ایشان آزرده بود مژدهٔ صحت که اساس شادی
قدردانان همان تواند بود رسانید اگرچه از توجه دائمی روزے نبود که استدعای عافیت
آن نسخهٔ کمالات از درگاه صمدیت نخواهد اما ازینکه در رسم وعادت از مشاغل لایعنی تقصیری
میرفت در نثار عنصری شرمندگی داشت وچه از هم آنکه مطالعهٔ آن رقیمه که موجب مکالمهٔ
روحانی نفس الامری بود ودل آرزومند این مستهام را معانی لائق فرموده وچه از جهت آنکه
درین بیماری که عاقبت آن صحت صوری ومعنوی ست بعضی امور بر پیشگاه خاطر حق اساس
پرتو ظهور داده که از کالبد گفت بیرون ست الله تعالی آن معدن خیراندیشی را بر دمند
ملک معنی گرداناد وآنچه مهربانی وعاطفت فرموده در خداطلبی این مغمور دنیا نوشته اند
مطالعهٔ باطن شریف خویش کرده باندازهٔ آن در سلک بیان آورده اند والا آنجا که اینکس
است هرچه از بدی وبدکرداری نسبت دهند اندکی از بسیار گفته باشند واین دو بیت
از خسرو ملک معنی مناسب حال خویش مینگارد نظم مرا این غول نفس دیوکردار ؛ فگند اندر
خرابیهای بسیار ؛ کنون زین بادیه تا کار دانم ؛ مگر کرگس رساند استخوانم ؛ امید که بهمت عالی
تکمیل نهاد سالار بارگاه حقیقت عاقبت بخیر مقرون باشد ملا حیاتی که به نیک مردی
در دل جاے دارد ودر ملک عنصرے عزیز الوجود ست چه حال دارد ایزد
توانا او را مغلوب طبیعت نه دارد اگرچه از صحبت دائمی محبت صمیمی که با

ملکی ملکات حکیم حسن وار دامیدواری چنانست که از عالم معنی بهره ور باشد حکیم روحانی
را بسلام شوق افزا ابلاغ فرایند مستعد کمالات نفسانی برخورداری فتح الله و برادران
عزیز القدر بمدارج صوری و معنوی رسند بحکیم همام خاطر حقیقت پیرای حق گرای آن
نسخه جامع الٰهی را اگر در ملک مقدس فطرتش نگاه می اندازد در بنا فزای رضای ایزدی
سرخوش می مبید دل بیحوصله را ناکام رخصت داده از اندوه ماتم وقصه مرهم باز مے آید
که فرستادن مرهم در روز صحت و نا نیحه آراستن در زمان عشرت از هرزه کاران کوی بیخردیست
واگر در عربده آباد عالم طبیعت نظر میکند آن هوشیارت نشود اما هوش فشا مصیبت
غفران پناه جلمت انتباه میباید که تریاقهای روزگار در آن تاثیر نمی یابد و هرگاه معاملهٔ
چنین باشد از من تهی میان کوته دست بیچاره چه لائق که شروع در سوگواری و ماتم داری
مسرة الصدر مغفرة القدر محمد خان نماید وانگاه از بیمعنی اندیشه تسلی خاطر آن برادر گرامی
مخطور ضمیر بی تدبیر گردد حاشا ثم حاشا چه میگویم الحمد لله که آن برادر را آرامگاه دبستانهٔ
معرفت تقدیر سبحانی ست که آنجا نه مطرب گذرد نه نوحه گر بقاضی حسن قزوینی دل دانا
و دیدهٔ دوربین بر بین و بسیار روزگار رنجسته آن نقادهٔ خاندان طهارت بوده در چنین روز
مصیبت جانکاه که طبیعت بر فطرت غلبه کرده یاری دیا ورے کنا و بر دن خدا
یا زادن ملک بقا یا رفتن از خاکدان دنیا اگر هوشمندان را مسرت افزا باشد غم آراے
خود جرا شود تر صد از فهم عالی ایشان آنست که بهر وقت این جیش یا افتاده صد هزار فرسخ
دور رسیده بگلستان تسلیم مسرور باشند و اگر از تندباد عواصف طبعی توقفے افتاده باشد
امید که ببدرقهٔ توفیق ایزدی بمامن صبر خرامیده غمخوارے طبیعت مرحوم فرمایند
دیگر چه نویسد و کجا استعداد مخاطب تجویز نماید که زبانے به رسمیات بیمزه

روزگار پرداخته غم افزائی نماید دیدهٔ توفیق مکحل باد حسین خان برادر قاضی حسن

الحمد لله که خاطر مشکل پسند در قحط سال مردمی از محبت مردان مستقیم احوال گنجور گنجینهٔ

شکرست و شکر این والاعطیه آنکه بدوستی ضمیمی خلاصهٔ خانوادهٔ انسانی نجیب الدین

قاضی حسن که بافضائل کسبیه شرائف ذاتیه وهبیه فراهم دارد کام روائی محبت

و چنانچه این کس برهنمونی اقبال و بدرقهٔ دولت بشر مکامن حسنات آن حسن الذات

راه یافته و وستدارست و آن بزرگ زادهٔ قبیلهٔ نفس ناطقه بالقاب بدنامی که بردوش

این حیران دبستان خرد واقعست این شوریدهٔ شورستان طلب را محبت گراست

امید که برهمین نهج نسبت آن درست کردار راست گفتار چنانچه ازین جانب متحقق است از این

طرف نیز متحقق گردد ای ابوالفضل چرا سخن را نافهمیده میگوئی محبت تو

دلیل مودت اوست ازین اندیشهٔ نادرست بگذر و بدانچه لازم وقتست پرداز ای عزیز

نامهٔ نامی که برادر گرامی نوشته تنگدلی نموده بودی آرام دلان وحشت جای کون ادن

اضطراب آورد الله تعالی گرد اندوه بر خواطر صافیه خیراندیشان مرساناد اگرچه جمعی بخت بلند

راه تجرد اختیار فرموده بکنج خمول فرو رفته اند اما پیوسته گروهی از شیردلان تیزرو که بدرد

و تیزروی خود بر سر تقدیر وا رسیده اند خود را تماشائی داشته ناملائم را ملائم انگاشته اند

جمعی که باین آستان سعادت رسیده اند راحت را در محنت دانسته از شکایت لب خاطر

بسته اند و نیش روزگار را نوشدارو خریده اند دانش والا فهم درست که بر درز غم بکار رسانند

بچه کار آید لیت و لعل را اعتراض بر تقدیر ایزدی دانسته آب دوستی آشتی باید کرد از سر تقدیر

برگذشته برسم و عادت سخن کرده میشود که المنة لله که دوستان و دشمن کاه دارید که بزرگان

روزگار در زنجیر حسد شان دم خوش نمیزنند باید که بهیچ وجه در رسم خاطر را متوزع ندارند که قطع نظر

از محبان دلسوز کارساز که بار از دوستان بردارند و منت بر دوش خود نهند بادشاه روزگار حکیم آموزگار بست بدریافت بلند و رافت ارجمند او باز رساند کالسدت و متاع راست کرداران رایج شما که از عمدهٔ درست کردارانید برای چه اندیشمند باشید و آنکه جمعی از دنیا داران بیدولت از قضیهٔ ناگزیر رموزدان کارخانهٔ تکوین و سرافراز معرکهٔ دانش جالینوسی غفران پناهی حکیم ابو الفتح و از حادثهٔ جانکاه افلاطون الزمانی ارسطوی ثانی امیر فتح الله شیرازی که با دانش بزرگ منش والا داشت و ملک معنی را با عالم صورت فراهم آورده بود شماتت کرده خندهٔ زهرآلوده مینموده اند و مرهمی بر خاطر افسردهٔ مردهٔ خود می نهاده اند آن برادر این مقدمه را از تنگدلی نوشته و الا امروز آن گروه مرحوم همچنان تیره روزگار با خود آن میکنند که هیچ دشمن نکند حیف اوقاتی که بحرف این گروه بگذرد این خموش گنج حرز در امحبت بسخن آورده و الا در بروز بازار مردمی گفتار مهجور ست فرد آهن ربای جذب محبت کشیده حرف + ورنه درین طریق ز گفتار فارغم + الله بس باقی هوس جهان نورد آگهی طلب شیخ حسن علی موصلی شیخ حسن علی موصلی که آزادگی خاطر و کم تعلقی مشاغل صوری در خاطر جا دارد ابو الفضل را مشتاق خود داند و یقین او باشد که هر گاه طبیعت از پایهٔ دریافت که خواهش را در آن گنجایش نیست فرود می آید خواهان صحبت صوری ایشان ست و آنکه استرخاص سفر موصل میفرمایند اگرچه در عالم بشریت معذورند اما در نشار معقول عذری دلپذیر بدست نمی افتد کجا پای خود را در طلب آب آگهی معنوی آبله کردی که آهنگ جستجوی ملاقات آبای عنصری مینمائی ای تارک فرض وقت بیهوده چرا آرزوی نوافل میکنی بهوش باش که هنگام تگاپوی مقصود بیشترے گذشت باقی مانده را ضایع مکن چه جای فراهم آوردن متمنیات عنصری ست زیاده چه نویسد به میر شریف آملی

دور شده ام و نه برگزیده من پس از هجران بشری و حرمان عنصری چون پیر زمان
از کوی نادانی چه نالش کنم همگی همت مصروف آن ست که آن ساکن سمای قدس
بگشاده پیشانی و شگفته خاطری بزمین معامله دانی آمده آرایش صورت و نظام ظاهر را نقع
جمال گردانیده روزی چند بخلوت نشابد تا امروز که طیلسان تجرد بر دوش نهاده جشن آرای
بی تعلقی بودند کثرتی بود بس شوریده و جمعیتی بود بس آزارنده اکنون که در لباس
تعلق در آورده جلوتی کرامت فرموده اند نزول مدارج علیا اگر چه صورتی نیست در
نظر بیاورده معموری خلوت قدسیه را آرایش نشأ تعلق دانسته سرانجام صورت بدستور
انتظام معنی نماید و آن منحصر در آنست که فطرت خود را معزول العمل داشته در خور استعدادات
روزگار بسر برند و بخرج و دخل وارسیده بروش و رفتار روزگار سالک مسالک کاردانی
باشند بیست و دوم محرم سنه هزار قلمی شد میر شریف آملی خاطر بهیچ فرد دنیای
که پیوسته در پی گرد کردن خواهش ست و از شرائف الهی و کونی خرسندی ندارد
در دوستی و دوست الهی محبت آگاهی خو کرده خوی نیک بوستان ساز خارستان صلح کل
مردود جهانیان مقبول آلهیان شریف آملی پای بند ست تا آنکه افراط نموده با تصال
معنوی اکتفا نمی نماید و پیوسته صحبت صوری را که از درجهٔ اعتبار بیرون ست
از بس دوستی میخواهد الله تعالی آن بی سر و دل کونین را درین نشار
توفیق اعمال لائق سرانجام این عالم صورت داده در خلوت سرای
مقدس از نظر کوته بینان پوشیده دارد شعر گر خواب شبی کند دل شیدا مرا
چه جرم + عشق ست و صد هزار تقاضا مرا چه جرم + پرداختن معاملات
صوری و دل بدست آوردن سپاهی و معمور ساختن جاگیر و سرانجام

خدمات مرجوعه را منافی فطرت بلند ندانسته سرگرم خواهند بود میر حسینی را حسن خدمت

و لطف اخلاص و بقدر سربراهی این نشاربیت راه نشود که هر چیزے که موجب

رعونت نفس باشد در تندی ست بی دوا اول پایهٔ اهلیت و برخورداری از

صحبت برگزیدهٔ خاطر دانای من آنست که همواره بهتر از خودی را جویا باشد که در ملازمت

ولی نعمت تو باشد راه نمودم دگر تو دانی و السلام بمیر شریف آملی مجاری احوال قرین

عافیت ست الله تعالی آن یگانهٔ روزگار را در عقل معاش مطابق طبع روزگار ظاهر

آراسته بخشاد و از آسمان فطرت کارخاکستان معاملت آنچنان پرداخته اند که داغ بر ناصیه

ظاهر پرستان صورت معمورهٔ آباد و آمدام روز مارا بدوستی شریف خطرست با شریف معامله کار

افتاده هوش با ما باید داشت و در ملائمت اخوان زمان و در سرانجام خانه و نگاهداشت سپاهی

باندازهٔ هزارم حصهٔ فطرت خود بکار نخواهد داشت و چون طیلسان صورت آرائے بردوش

انداخته آمده است از علم بعمل خرامیده بتگاپوی تمامتر خود را از بهترین این گروه گرداند

چنانچه از طائفهٔ والای ملک معنی اند و اول قدم نیکان دنیا آنست که دخل و خرج مستبصرانه

نموده ازان گروه باشند که دخل افزون از خرج باشد زنهار که چون من همه دان هیچ کردار

نباشند اما چه کنم که از فراوانی خدمات شاهنشاهی فرصت نگاه کردن بچیز دیگر نیست تا

بر هیچ کردارے خود هم معاتب باشم و پایهٔ دوم آنکه با نکوهش کنندهٔ خود

خوش معامله بود و قوت غضبی را سخنان شنفت که بے مشورت نیکذاتے در سوزش باشد

و باید که تقسیم اوقات را لازم داند یک وقت ازان بکورنش سپاهیان و ملازمان داد

و قسم دیگر بدخل و خرج خود واگذاشت و قسم دیگر بمعاملات مرجوعه پرداخت سخن

بسیارست و وقت اندک چه نویسد الحمد لله که مخاطب من از یک گفتن هزارے فهمد

حسینی را باده نیکو خدمتی و رجوع مردم و عنایت صاحب بدست نگرداند و در انجاح
مهمات غرض آلوده نباشند العاقبة بالخیر میر شریف آملی الله تعالی آن یگانهٔ کارخانهٔ
فطرت را توفیق جمع نشائتین دهاد و در عین فراغ خاطر توجه بسر انجام نشار ظاهر میسر کناد
فراغ حوصلگی و دوربینی آنست که این جمعیت روی دهد و هر چه بسیاری از برآمدهای بام
فطرت نشیب آباد ظاهری را قابل توجه نمیداند و چون در دیدهٔ تحقیق همه مراتب ظهور
تجلیات الهی ست در نظر و در زمین او ظاهر همرنگ باطن و نشیب بمنزله فراز مینماید و از دیرباز
عرائض و گرامی نامها خصوصاً که مشتمل بر سوانح گونیه کمتر میباشد بدگمانی بهم میرسد که مگر اسباب
سر و برگ کمتر شده عرضداشت متضمن احوال آن حدود ماه بماه ارسال دارند بیشتر از آنکه در
تجرد بودند نیازمندی طالبان بروش زمین بوسی باعث گله مندی عوام بوده امروز
که در نشار تعلق اند و از بندها فراوان ازین روش مجتنب بودن مهر خموشی بر زبان مردم
نهادن ست هفدهم ماه جمادی الاول سنه هزار و دو نگارش یافت بمیر شریف
آملی الله تعالی بسر تکوین و رمز ایجاد رسانده کامیاب و فارغ بال گرداناد ضمناً بطلب
گرامی نامه نمیدانم که جمعیت در هر سال یکبار قرار یافته یا بحصول فرصت زیاده از کار
دینی مقرر گشته است یا طرز مراکه ساختگی نیست در کار من بتکلف بعمل می آورند یا دار
بران نهاده که هرگاه این باطل و در حقیقتان ضمیران خود آرای مذبذب الحال بیکی
دل گذر دبنامه و لکتابت بهجت بخشند با قائد اقبال رهنمونی فرموده که بدار المقدس حقیقت رسید
با من ازان عالم سلوک میفرمایند و با دیگران از راه مدارا غرض از استکشاف آنست که
با شما مکالمه که خاطر بالراس ازان مسرورست در میان افتد العاقبة بالخیر بمیر شریف آملی
حقیقت گفت در نیاید و مجاز گفتن را نشاید لیکن بسرنوشت آسمانی در تعلقیان مجاز

و آشنایان رسمی در آمده است اگر یکبارگی ترک گفتگو کند همانا سر شوریدگی داشته باشد پس
تا گزیر در مرتبهٔ کشاده پیشانی و دو حالتی گره برابرو این بار بر دوش خاطر کشیده میشود خصوصاً
که دل بیخواسته باشد که مخاطب از آسمان تجرد آمده بر زمین تعلق خرامی چند شایسته نمایدای هوشمند
چنانچه تعلقی شدن آسان ست همان طور در خلوتسرای تجرد چمیدن و تجردی شدن
آسان ست کار عظیم آنست که در نقاب تعلق در هجوم خاکساران طبیعت فقوری در درویشان
معنوی او نزود چنان زیست نماید و آنچنان نشست و برخاست کند که راتبه خوران این
دو عالم حظی وافر بردارند و باین والا کردار سرخ روی نشاتین گردد و مظنون خاطر بپایهٔ
یقین رسد بهمیر شریف سرمدی شریف سرمدی که براستی معاملت و درستی محبت
سرگرم بوده در خاطر جای دار داشد عالم نورد که اندرزی چند نویسد که در هنگام مفارقت
صوری ناصح بی ریا و واعظ مهربان او باشد اگرچه خود را آماده این معامله ساختن و قلم بر کاغذ
نهادن جمعی از ساده لوحان دشت نادانی را در گمان انداختن ست که گذارندهٔ سخن و نگارندهٔ
کلام رموز دان نشاء صورت و خفایا شناس عالم معنی ست لیکن چون خطاب من با کسی ست
که ترازوی قدردانی و مراتب سخن شناسی بدست داشته غرض آلوده دین و دنیا نبوده در چار سوی
روزگار سود و زیان خرید و فروخت مینماید بخواهش او خاطر را از آن اندیشه باز آورده گرد آخود را
چون گوید فهمیدگیهای خود در رقم می آرد ای جوهای آگهی دل شوریدگی که در کارخانهٔ امکان بظهور
آمد آن بود که کار لقمه را آسان دانسته در تصحیح آن مداهنه گردند و ندانستند که چنانچه غذاهای
ردی طبیعی فساد بدن و هلاکت صوری بار می آرد همچنان غذاهای ناگوار روحانی که داروی
مزاج آدمی میشود باعث خرابی نفس ناطقه و مورث موت معنوی خواهد بود و هرگاه معامله چنین باشد
از نفس ناطقه مرده در دین و دنیا چه کار آید بناچار کلمه چند در لقمهٔ حلال میزنیت تا اساس معامله دانی و خدا شناسی

ابوالفضل و فیضی

وطعامهائیکه بوجه حرام دیکرده حاصل شود ۱۲ مولوی محمد هادی علی مرحوم ش ۵۸ ای فساد معنوی بظهور رسد ۱۲

بنہج صواب باشد امروز کہ از ناراستی و نادرستی دوراستی محبوب جمہور عالم و خیانت
و مکر و حیلہ در شیوع تمام و ستم و تعدی رسم و عادت گشتہ و متغلبان
دست تطاول دراز کردہ اند لقمۂ حلال بس دشوار ست زمین خرابہ کہ حق کسے
بآن متعلق نگشتہ باشد پدید آمدنش بغایت دشوار و برتقدیر بہم رسیدن
اسباب زراعت از وجہ حلال بدست آوردن بس مشکل و قوتیکہ بوسیلۂ آن قوت
فراہم آوردہ شروع درکشاورزے نماید پس عزیز و یافتن کان طلا و نقرہ و امثال
آن از محتملات دور و برتقدیر وجدان اسباب کندن و برآوردن ناپدید و مہوب
خدا آفرین کہ ملک کسے نباشد و زراعت غیبی کہ از آلودگے دست تصرف بشری
منزہ بود از معمورۂ عالم بغایت دور از ین جا بحال سائر محترفہ و مکاسب پے توان
برد قطع نظر از ین مغز معاملہ کہ اندکے از بسیار گفتہ آمد نخستین قدم سپاہے معاوضۂ
جان بمال ست و اول اندیشۂ سوداگر آنکہ متاع او گران شود و ضرر عالم را سرمایۂ
نفع خود داند کو سپاہے کہ از بخت بیداری این کار بجہت انتظام جہان و خود را
معاونان ناظم کل گردانیدن اختیار نماید و کو سوداگری کہ محض از برائے آنکہ طبقات
انام از نفائس ہر دیار محظوظ شوند بازار خرید و فروخت گرم کند پس کار لقمہ از گلستان
بخارستان آمد اکنون از خارستان بہ بوستان مے آرد و ہوش با من دار این عالم
عنصری از مشیت الٰہی از افراد انسانے پُر و بہ تقدیر ایزدی از دست و دشمن مملو
در ہر کوچہ و منزل کوران خود خواہ جز صلاح خود و فنا و دیگرے در اندیشۂ تباہ شان
نگذرد بسیار اساس آدمے از عناصر متضادہ اتمام یافتہ و اقسام اختلافات
و انواع تباین در نہاد ہر کس مضمر پس خردمند دوربین شناسد کہ ایزد جہان آفرین

که سلسلهٔ بنی نوع انسانی را انتظام کشیده عالم آرای صورتست در هر زمانی
بمناسبات معنوی و مرابطات قوی یکی از افراد انسانی را که بظاهر ازین گروه نماید و
بباطن پرورش یافتهٔ انظار قدسیهٔ ایزدی بوده بندهٔ یگانهٔ الٰهی باشد بر مسند فرمانروائی
جای داده او را بزرگ گرداند و او را قهرمان آن گروه سازد تا آن برگزیدهٔ خدا بر سریر سلطنت
نشسته بمقتضای خرد والا که جز بر اصلاح عالمیان نظرش نیفتد و نیت حق طویت او غرض
آلوده نباشد انتظام عالم نماید و طبقات انام را باقسام تباین و تخالف در وحدت قهری
در آورده هنگامهٔ قهر و لطف را گرم سازد و گاه باشد که دادار جهان آفرین آن خدیو جهان را
از نیک معاملگی و حسن انتظام صورت بادشاه معنی نیز گرداند تا بفراخ حوصلگی و درایت والا
عطوفت کامل ظاهر و باطن و صورت و معنی را رواج بخشد پس بمقتضای عقل دوراندیش
که مخالفت آن منازعت خدای جان آفرین ست لازم آید که شوکت و ابهت و عظمت صوری
انچنین نادرهٔ ذاتی افزون از همه بود تا ارباب ثروت را یارای فرمان نشنوی
نباشد و شایستهٔ ریاست عامه تواند شد و املاک عالمیان که از حسن قوانین متقنهٔ
او مصون بماند آن بزرگ جهان را حق نگاهداشت ناگزیر و تعیین آن بر ذمت همت آن
فراخ حوصلهٔ دوربین عدالت گستر منوط چه هر قدری که شوکت کبری سرانجام یابد
ناچار او را باید گرفت تا بوسیلهٔ آن کارخانهٔ سلطنت بنظام آید پس لقمهٔ سپاهی در گرد
عدالت و داد پرستی و داددهی آمد و اهل تجرد که بپاسبانی جهانیان کاری ندارند روزی
ایشان بس دشوار هر قدری که سد رمق این گروه باشد والی را دادن لائق و ایشان را
گرفتن آن معقول پس ترا که در انجمن تعلق آورده اند اول چیزی که بر فطرت لازم ست آنست
که روز بروز در اخلاص خدیو زمان افزای حکمت پروران بالغ نظر اسباب دوستی

در چهار چیز منحصر داشته اند اول وصول حقیقی بادهمی منافع دنیوی دوم حصول فوائد
دینی وغیر آن از تعلیم علوم واکتساب سایر هنرها وپیشه ها سوم خبریت ذات ومستجمع بودن
او ملکات فاضله را چهارم مرکب از ینها باید که قسم کامل را از علت رابع اختیار کرده
رونق افزای بزم اخلاص گردی چون کار لقمه واخلاص درست آمد در حسرت تجرد مباش
که ایزد جهان آفرین را دو نشأت عقبی ودنیا وهر دو مظاهر قدرت ایزدی اند موجودات
را اول پایه آنست که از اسباب انتظام گشته شکر وجود بجای آرد پس از انکه این مهم
بتقدیم رسد ومستعدی که بوقوع فتوری سر انجام آن مهم تواند نمود بدست افتد اگر
از روی تجرد کنی مبارکباد اما بشرط آنکه والی کل بدلخوشی رخصت دهد وبه پیشانی
گشاده اجازت فرماید وچنانچه دستار تجرد نیت درست وریاضت نفس ودوام
آگاهی عبادتست در طریق تعلق خبر درستی نیت که تنگ هر دو یکیست خلاف راه
تجرد عبادتست پس از تصحیح نیت که انتظام جهانیان باشد خود را از معاونان آن
عادل کل داشتن وگردانیدن است هر غفلتی که درین راه واقع شود عبادتیست
بسیار بهوش باید بود ومذمت این دستار نگردد که اخلاق ناپسندیده آن ناستوده
بزرگانست این دستار باید که همواره در مهمات کلی وجزوی غرض را منظور
نداشته با دوست ودشمن یکسان سلوک نماید ورفاهیت برایا ومعموری
ولایت را بهین دولتخواهی شناسد ودر پرسیدن معاملات به بیروبهای
که از فروغ خرد برخیزد تکیه کرده در ازمنه مختلفه بتقادیر متنوعه باید پرسید وفراست
ودوربینی را معاون این حال ساخته اظهار حق نمود وهمواره بر نیازمندی
وشکستگی مصاحب بوده ودر تهذیب اخلاق که ملکات چهارگانه است

اهتمام بجای آورد و در رفع و ازاله ملکات ردیه شتگانه کوشش بلیغ نماید مغرر عقلات
که دو طائفه باضاعت وقت مطعون و ملوم اند مجردان غیر مستعد و مستعدان غیر مجرد زنهار
از ازین دو گروه نباشی و با طبقات انام اگر دوستی نتوانی کرد بهر وجهی که باشد صلح کل
درمیان آر دسینه خود را زندان کینه مکن و عاشق سخن خود مباش هر چند حق بجانب تو
باشد لجاجت مکن و حق را در خلوت بگوی خصوصا با بزرگان و قدر دانی و حق شناسی
روزمره خود گردان و راه مطایبه بسته دار و هرزه کاری کمتر کن و بست و چهار ساعت شبانروزی
را در معاملات دینی و دنیوی قسمت نموده بجای آر و هر هفته اقل مرتبه محاسب احوال خود
باش که چند چیز مرضی الهی بجای آمده و چند نامرضی و خوش آمد از اندازه بیرون مگوی و با هر که
گوئی البته راستی تلخ وش نیز بگوی که کفارت آن شود و هر کار که روی دهد صلاح و فساد
آنرا چنانچه بعقل خود مشورت نمائی بمردم دانای بیغرض نیز درمیان آر و تنها بر عقل خود عمل مکن
هرگاه اعمال حسنه از تو بظهور آید مستی مکن و همیشه از دلهای آگاه همت خواه و باخدای جویان
و گوشه نشینان و مجردان توسل جوی و بر حافظه اعتماد نکرده در مهمات نخستین یادداشتی
بنویس و در اصلاح مردم اهتمام نمای و عبرت بین باش و دولتخواهی در کفایت اموال
منحصر مدان بلکه عمده آن تحصیل مردم مخلص کارگزار دان و بحجت خاطر قوی بر ضعیف ستم روا مدار و
از صحبت خوشامد گویان پرهیز نمای و کسی که تلخ گوید و راست رساند عاشق او شو و سخن تا از
بیغرضان معلوم نشود آنرا راست اعتقاد مکن و دامن شب را بزاری گذران و خود را بدست غضب
مده و حلیم در آن پایه مباش که از تو حسابی نگیرد و کیف مخور و خنده بسیار مکن و در شدائد و حوادث
بجای مرد و بال دوست مباش و خوشخوی و گشاده پیشانی باش و اگر پامال غم باشی بمهمات
بپرداز که مبادا در کار مردم خللی اتفاق افتد و هرگز چون عامه چرخ و زمانه و طالع را تهمت زده مدار

بیست و پنجم آبان سال سی و شش الهی قلمی شد بمیر شریف آملی الله تعالی علویت

و حسن کردار و توفیق محاسبه و دوستی جمهور عالمیان با دید مخالفت عظیم و دشمنی خویش

و فراخی حوصله بر وجه احسن روزی گرداناد و درین قحط سال مردمی اگر نویسم که از دوری ظاهری

ملولم چه گفته باشم در هنگام فراوانی این گروه عالی شکوه جدائی امثال شما بر خاطر انصاف گزین

بغایت گران ست اگر نه آهنگ سفر ملک تسلیم بودی کار بس دشوار شدی مدتیست که از چگونگی

حال صوری و معنوی ایشان از راه مراسلت و مکاتبت آگاهی ندارد امید که نیت خیر

باعمال شایسته قرین باشد العاقبة بالخیر بخداشناس حق پرست شیخ ضیاء الله ولد شیخ

محمد غوث شیخ زادگان ضیاء الله دوست دارنده خردمندان و ستائیده دانشوران کم

ایزدمنان و برداشته حضرت سبحان در حرکات و سکنات جسمانی و روحانی رضای

پروردگار خود منظور داشته بنگاشته خیر طراز دوستان خود را خوش داشته بودند ع

چنان خوشحال گردیدم که پندارم ترا دیدم + شوق صحبت دوستان را هر گاه در مشافهه

باعتضاد اشارت و عبارت بعالم ظهور نتوان آورد غائبانه بنوشته تنها مقصدی بیان آن

شدن از کوتاهی خرد نویسنده خواهد بود حاشا که فقیر خود را بآن راضی توان کرد کاش آرزوی

ملاقات قبل از زمان مقدار داشتی تا بمقتضای آرزو غیبت نمیشد و خود را از ان خالی ندیدی اگر

بمبلغ علم خود عمل توانستی کرد هرگز از شدت الم دوری که موافق علم الله است جز خرسندی ندا

تا بشکایت چه رسد اگر باخبار قبض خاطر خود که در اکثر ناشی از فوت سعادات و خیریاست

دوستدارندگان کمال را مسرت رسانم هر آئینه بهتر آنست که باعلام انبساط خاطر ناشناس خود را که

اغلب منشی از نابایستی چند ست که بمیزان خرد خوشی را ناشایست ست وانا دلانرا ملول گرداند الله تعالی بجوادث

روزگار دلجوئی بخشاد ربیع الاول سنه نهصد و نود و شش در لاهور قلمی یافت به شجاعت

شعار شیر خواجه ایزد توانا فیروزی بخشا د گلدسته دوستی یعنی گرامی نامه آن عبارزبی همتا
رسید اخلاص و عقل و شجاعت ایشانرا بتازگی خاطرنشان ساخت ازانجا که همگی خواهش این نیازمند
درگاه ایزدی آسایش و آسودگی عموم خلائق ست و اقبال شاهنشاهی روزافزون و مثل شما
یکتا دلان حقیقت منش سعادت پژوه یاور کارها بشایستگی گراید و فتوحات بی اندازه نصیب گردد
و ابواب کامیابی گشوده شود و جمهور مردم به برآمد آرزوها ترانه شادمانی برگیرند و خلود دولت
بیهمال را طلبگار شوند چون بمسامع مقدس رسیده بود که شاهزاده بمقتضای جوانی و کامرانی
بباده پیمائی و خلوت دوستی میگذرانند و اهل دکن از دید این اطوار و نابودن یکی از بندگان
خاص شاهنشاهی که عالمیان برگفتار و کردار او اعتماد داشته باشند کمتر رجوع بدرگاه می آرند
این خیرخواه جهانیان را که یک لحظه از بساط قرب دور نمیساختند رخصت اینجا فرمودند و چنان
فرمان سپهر مطاع شد که شاهزاده را بدرگاه والا روانه سازد و خود در انتظام مهمات آن حدود باشد
و اگر وقت اقتضای آن کند میرزا شاهرخ و میرزا رستم و شهباز خان و دیگر امرا که در صوبه مالوه و
اجمیر تعیین اند طلبدارد و نیز باین نامبرده فرمودند که بمجرد رسیدن نوشته فلانی خود را بزودی رسانند و
نیز فرمان شد که اگر داند که آمدن رایات اقبال ضروریست آنرا نیز عرضه دارد که بایلغار خود را رسانده
ظلال معدلت بر مفارق آندیار اندازیم اکنون سر نوشت ایزدی اینچنین بود برخی معامله نشناسان از
ظهور این حادثه برهم خورده بودند بهر کی دلاویز داستان آگهی برخواند و گفت همان انگارند که ایشانرا
روانه درگاه ساخته ایم و ازانجا که اقبال روزافزونست همه تدبیر رفته از آن شوریدگی برآمدند و تکیه بر
عنایت آلهی کرده بیشتر کوچ نمود همه روز در اصلاح حال مردم و انتظام توپخانه و تسلی شاگرد پیشه میگذرانند و فکر
ملک گیری دارد مردمی که بجانب ایشان نامزد اند هر که اینجا بود یک نحو تسلی نموده فرستاد و آنچه درباب تحقیق
نمودن تقصیرات ایشان نوشته بودند انشاء الله تعالی بتدریج صورت خواهد یافت و حق بر فراز ظهور خواهد برآمد

و آنکه در باب کمک دیگر نوشته اند جمعی دیگر روانه خواهد کرد عنقریب خزانه میرسد و همه کار خوب
خواهد شد بالفعل خود میران جیو نزدیک اند با ایشان یکجهتی نموده دفع متمردان نواحی خواهند کرد
و تفصیل منصبداران و جمعیت هرکدام را نویسند و اگر احتیاج شود نواب مرزا یوسف خان
نیز بمدد ایشان میرسند بلکه فقیر با توپخانه و فیلخانه و گزین لشکر نیز خود را میرساند هیچگونه اندیشه
بخاطر راه نداده در لوازم کشورکشائی همت بندند چه توان کرد برسات رسید هرچند لشکر
بسیار است کار فرما کم و اگر یکی را در سرحد برار گذاشته خود متوجه میشد خاطر آن یگانه دلاوران
جمع باشد که اگر هر سه دکن فراهم آیند بتائید آلهی و اقبال بادشاهی نصرت اولیای دولت است
قاصدان در هفده روز آمدند که چهارم شوال پیشخانه بادشاهی باین صوب برآمده من خود در
عرضداشت تطلبیده ام و غیر ازان کبیر زا شاهرخ دو کلمه نوشته ام که اگر متوجه اینصوب شوند
مناسب میدانند و شمارا از خود میدانند هر رنگ قولی که بکبس میدهند بهتر خواهد بود چنانچه درین چند روز
غم و غصه خورده اند چند روز دیگر صبر نمایند و مدارا کنند بعد ازان هرطوریکه میخواهند صوت خواهد یافت
زیاده چه نویسد **خضر خان پور راجی علی خان فاروقی خاندیسی نوشته شده**
الله تعالی آن نقاوه خاندان عز و اعتلا را در حمایت عنایت داراد از صحبت ایشان بسیار
خوش شد و آثار هوشمندی و سعادت منشی از ناصیه احوال برخواند اگرچه فهمیدن
آدمی بیک دو صحبت بس دشوار بل بسالها مشکل لیکن چون شناسائی تجربه چند
آمیخته و لختی درین وادی ورزش کرده قدری اعتبار را میشاید دادگری و عفو از گناهگاران
و پرسش دادخواهان و آگاهی از همه بر خود لازم شمرند بربستهای که قرار یافته بود نوشته فرستاد
اگر خوانند و شناسائی را بکار دارند رسانند که آبادی صوت و معنی در ضمن آنست دیگر از ملازمان
و متوطنان آندیار از اهل تعلق و تجرد یک دو نیکه در رسائی و بی غرضی و خیر اندیشی

امتیاز داشته باشد بفراوان کوشش و پیروی بخت بهم رسانده مامور گردانند که هر چه

بفهمیدگی خود بداند در خلوت بی ملاحظه میگفته باشد و آزرده نگردند و از مکرر گفتن اندیشه

ننمایند عزیز من بیشتری از مردم خوش آمد شنوند و جز آن دوست ندارند و آدمی زاده بواسطه

مشاغل بهمه نتواند رسید ناگزیر بخت بیداران آگاه دل آنست که چنین دوستداران پیدا

کنند و اگر ناپدید باشد بتکلف چندی را بهم رسانند بو که باین گزین روش دولت حقیقی چهره

افروزد و العاقبة بالخیر بخشی خان ایزد تعالی توفیق نیکو کاری بخشاد مکتوبیکه در نیولا

ارسال یافته بود رسید انچه نگاشته بودند روشن شد اگرچه خاطر از رهگذر خبرهای ناخوش آزرده

بود از درستی مزاج ایشان و ایمنی از کینهٔ بدگوهران آنجائی بهجت یافت و ازین که درین

سانحه چنانچه باید نپرداختند و بجهت خوش آمد گویان خانه خراب کن زمان فرصت از دست

می رود بغایت آزردگی دارد و از نوشتهائیکه بدرگاه مقدس فرستاده بودند شرمنده است

آن سعادت که در پیشانی شما من دیده ام اصلا اینها با آنها موافق نمی آید بهر حال گذشت

انچه گذشت اکنون فرصت از دست ندهند و تدارک به آمدن خود نمایند و اگر آنصورت نبندد

و خوش آمد گویان برای آسایش خویش راضی نشوند در ساعت فرزند سعادت پیوند را

روانهٔ اردوی منصور نمایند و جمعی که از ناسگ برخاسته آمده اند باز بهمان حدود روانه

سازند تا از زود به لشکر فیروزی اثر ملحق شوند الله تعالی از ناشایستگی نگاه داد زبکی از

خوانین عبدالله خان اوزبک سپه سالار ملک توران حقیقت اخلاص

و جوهر فطرت آن نقاوهٔ دودمان سعادت خاطر نشین اولیای دولت است

همواره ذکر جمیل ایشان در محفل مقدس شاهنشاهی میرود زهی دولتمند بخت بلند

که بقلاوزی سعادت ذاتی خود را منظور خدیو صورت و معنی گرداند هر آئینه

از برکات نتائج این پیوند حقیقت طراز مطالب دینی و مقاصد دنیوی دلخواه صورت
خواهد گرفت پیوسته حقائق احوال نوشته خود را بیاد میداده باشند و آئین کاردانان عقیدت
گزین آنست که همان طور که پاسبانی مبانی یکجهتی خود میباشند در تحصیل همرنگان و هم پیشهای
خود میکوشند ظاهرست که آن سعادت منش در هر دو کار روز بروز به خواهد بود چون نیک اندیش
حکمت پژوه حکیم همام سفر ملک تقدس گزید همایون اشارت گیهان خدیو چنان شد که
این فدوی راه حق مراسلات مفتوح سازد باید که هر آرزو که مکنون حقیقت بوده باشد
باعلام آن خوشوقت گرداند العاقبة بالخیر میر قوام الدین شقدار سیادت و سعادت
مآب عقیدت و حقیقت انتساب میر قوام الدین مرتضی بشرائف توجهات اختصاص یافته
بداند که پیوسته از عرائض او آثار رشد و کاردانی و اخلاص و سربراهی و دلسوزی
و کفایت ظاهر میشود و خاطر آدم شناس نکته دریاب را روز بروز دریافت خوبی ذات او
دلیل استوار بدست می افتد امید از درگاه الهی آنست که آنچنان که در دل ما جا دارد همان طور
بل زیاده ازان بر عالمیان ظهور یابد ای عزیز فطرت بلند را در توجه بامور دنیوی که از
خواب بی اعتبارترست و از سایه بی قرارتر بس خجلت زده میباید و بغایت شرمنده می بیند
اما چه کند و چه چاره سازد که اولا خود آمده پیش بزرگی آری گفته ام نامردیستم که خلاف
آن گروه راه تجرد که قبله همت منست پیش گیرم و ثانیا پرورده احسان صاحب
و مربی خودم کافر نعمت و بی حقیقت نیستم که این را منظور نداشته گوشه عزلت
که پیش نهاد ضمیر و در مین من ست اختیار کنم هرگاه قضیه چنین باشد و میخواسته باشم
که نان سپاهگری خورم و کار سپاهگری که فرمان روای زمان از دو رسیده در من گنج باشم
گمان برده است بتقدیم رسانده حق نعمت رسیدگی بجای آرم تا از زمره نیک بختان

حقیقی باشم ترا که از خانواده حقیقی وخدمت مردان کرده وبهتاز سوداگری گذشته بعبادت
اخلاص رسیده محرم درد دل خود شناخته نوشتم تا در مهمات هر سرگرمی و سعی که نمائی داخل
عبادت تو باشد نخستین کار آنست که در افزونی ومعموری آن محال صالح بسیار از راضی و رفاهیت
رعایا خصوصا رعایای ریزه کم اجتهاد بربندی وثانیا آنچنان کوشش نمائی که واصل تحصیل تو
زیاده از سائر عمال باشد وثالثا ملاحظه نرخ وکرایه نموده از جنس عالی یا نشانی قل در هر جا
فائده دانی در فرستادن آن تساهل نمائی چون دل را از منافع رسمیه روزگار که تحفه و پیشکش
و رشوت باشد الحمد لله والمنة گذرانده ام وخوب گذرانده ام اگر در سرانجام مهمات اهتمام
رود کاری که خواهم بعنایات الهی پیش برم و سرخ روی درگاه صاحب گشته کامیاب
صورت گردم چنانچه بتوفیق ایزدی کامروای معنی گشته ام نقش مراد جلوه ظهور بدهد بسن
حقیقت او لازم ست که جهان سامان کند که مزیدی بران تصور نتوان کرد وانچه در هر باب
بخاطر رسد اعلام بخشد ترا اهل دانسته

نوشته ام والسلام

مزیدے بیای معروف مصدرے وجهول تنکیری هر دو بتوانند شد ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

آغاز دفتر سوم انشای ابوالفضل مشتمل بر خطب و خواتم و انتخاب کتب و بیاضها و نثرهای دیگر

خطبه بتفسیر بعضی از آیات سوره فتح

رباعی یا فاتح ابواب علومٍ و حِکَمٍ
ای کشاینده درهای علمها و حکمتها
عرّفنا من فضلک ما لا نعرف
شناسا کن ما را از فضل خود چیزی را که نمی شناسیم

یا رافع اعلام آیادٍ و نِعَمٍ
ای بلند کننده نشانهای نعمتها و نعمتها
علّمنا من علمک ما لا نعلم
بیاموز ما را از علم خود آنچه نمیدانیم

نحمدک یا من ارسل الی الخلق رسولا الینا و بشره بخطاب انا فتحنا لک فتحا مبینا
حمد میکنیم ترا ای آنکه فرستاده سوی خلق رسولی را که امانت دار وحی است مژده داد او را بخطاب هر آئینه ما فتح کردیم برای تو فتح

رباعی للروح خیاله جلیس الخلوات
برای جان تصور او همنشین خلوتهاست
اهداه الله من صلات الصلوات
تحفه فرستد او را خدا از بخششهای درودها

للعین جماله انیس الجلوات
برای چشم جمال آنحضرت همدم مجالس است
اضعاف اضاعیف رمال الفلوات
بسیار بسیار چندها از ریگهای بیابانها

صلی الله علیه وعلی آله واصحابه وتابعیه واحبابه وسلم وبعد فهذه تحفة الفتحیة وهدیة
درود فرستد خدا بر او و بر آل او و یاران او و پیروان او و دوستان او و سلام فرستد و بعد از این پس این تحفه است منسوب بفتح و تحفه است
اقبالیة بمنزلة الدعاء من احقر الفقراء الملتجی بلطف الله تعالی وتبارک ابی الفضل
منسوب باقبال بجای دعا از طرف کمترین محتاجان پناه گیرنده بمهربانی خدای برتر و بزرگ ابوالفضل
بن الشیخ مبارک فتح الله علیه ابواب فضاله وافضاله وبیّن له آیات جماله و
پسر شیخ مبارک کشاید خدا بر او درهای بزرگی خود و مهربانی خود و ظاهر کند برای او نشانهای جمال خود
جلاله لاجل حضرة سلطان السلاطین کهف العالمین ظل الله فی الارض
جلال خود برای درگاه پادشاه پادشاهان پناه جهانیان سایه خدا در زمین
امام المستظلین یوم العرض مالک الشرق والغرب ضرغام غابة الحرب
پیشوای سایه گیرندگان بروز قیامت پادشاه مشرق و مغرب شیر بیشه جنگ
المؤید من عند الله المتید بجند الله سیفه مفتاح للقلاع وذکره
تائید کرده شده از نزد خدا و قوت داده شده بلشکر خدا تیغ او کلید قلعه برای قلعهاست و ذکرش

ابوالفضل و ترجمه

از روز العرض گویند ضرغام بالفتح و ضاد و غین معجمتین شیر غابه بمعجمه و موحده بیشه که در آن شیری باشد ۱۲ مولانا محمد هادی علی مرحوم ۱۲

مِصْبَاحٌ لِلْبِقَاعِ مَنْ صَارَ فِي مَصَافِ خِلَافِهِ سَالَ بِهِ الْوَادِيْ وَطَارَ بِهِ الْعَنْقَا
چراغ خانهاست هر که گشت در جنگ گاه مخالف او بردو او را آب رود و با خود پرانید او را عنقا

وَمَنْ طَارَ عَلَى مَصَادِ انْقِيَادِهِ طَابَ لَهُ الْعَيْشُ وَطَالَ لَهُ الْبَقَا
آنکه پرید بر شکارگاه فرمانبرداری او خوش شد برای او زندگانی و دراز شد برای او عمر

مُعَمِّرُ قَصْرِ الْفَتْحِ فِي سَاحَةِ الْعُلَى آبادکننده کاشانه فتح در میدان برتری	وَغَارِسُ نَخْلِ النَّصْرِ رَوْضَ الْمَكَارِمِ وزنشانندهٔ درخت فیروزی باغ بزرگیها
مُخَمِّرُ رَاحِ الرَّوْحِ فِي طَبْعِ لُطْفِهِ خمیر شراب رحمت در سرشت مهربانی اوست	وَفِي قَهْرِهِ آثَارُ سَمِّ الْأَرَاقِمِ و در غضب او نشانهای زهر مارهاست

خَلِيفَةٌ فَاحَ مِنْ سَاحِبِ أَذْيَالِ هِمَّتِهِ أَرَجُ النِّيَابَةِ النَّبَوِيَّةِ وَسَاحَ مِنْ
پادشاهی که بلند است از جاهای کشیدن دامن همتش خوشبوی نیابت نبوی و روان شد از

مَسَاكِبِ أَنْهَارِ نَهْمَتِهِ فَلَجُ الْمُطَابَقَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ مِنْهُ شَاعَ نُورُ الْهِدَايَةِ وَالرَّشَادِ
جاهای روانی اراده و دانش نهر پیروی مصطفائی از او پراگنده شد نور رهنمائی و براه بودن

لَهُ دَعْوَةُ الْحَيَاةِ وَهُوَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ سُبِكَتْ طَيِّبَاتُ الْفَيْضِ فِي حَمَائِلِ شَمَائِلِهِ
و برای اوست دعا زندگی و حال آنکه او برای همه قوم رهنماست گداخته و ریخته شد عمده اقسام فیض در حمائل خصلتهای پسندیدهٔ او

وَتَسَلْسَلَتْ حَوَالِبُ الْجُودِ مِنْ مَنَاهِلِ مَخَائِلِهِ لَقَدْ تَنَسَّمَ رَبِيعُ الْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ
متسلسل و پیاپی شد جوشهای بخشش از چشمهای ابرهای او البته بتحقیق هوای نرم یافت بهار عدل و احسان

فِي مَهَبِّ شَمَالِ مَكَارِمِهِ وَتَبَسَّمَ رَوْضَةُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ مِنْ مَصَبِّ زُلَالِ مَرَاحِمِهِ
در وزیدنگاه باد شمال بزرگیهای او و شگفته شد باغ علم و فضل از ریختن آب صاف مهربانیهای او

حَافِظُ حُدُودِ اللّٰهِ بِحَدٍّ لَا رَسْمَ لِلْمَحَارِمِ فِي أَيَّامِهِ وَلَا حَدَّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَعَدَّى مِنْ نَفَاذِ أَحْكَامِهِ
نگهبان احکام خدا تا غایتی که نیست رسم حرام چیزها در زمانهٔ او و نیست طاقت کسی را که تجاوز کند از روانی احکام او

نَاهِي الْمُنْكَرِ آمِرُ الْمَعْرُوفِ مِنْ لَدَيْهِ وَضِدُّ الْمَعْرُوفِ فِعْلٌ مَجْهُولٌ لَا يُسْنَدُ إِلَيْهِ
بازدارندهٔ از بدی امر است به نیکویی و مشهور از نزد او و ضد کردن نکوئی کاریست مجهول که اسناد کرده نمی‌شود سوی او

أَحَاسِنُ الْأَلْقَابِ طَائِفَةٌ لِكَعْبَةِ جَمَالِهِ وَأَيَا مِنَ الْأَوْصَافِ عَاكِفَةٌ فِي مَطَافِ كَمَالِهِ
خوش لقبها گردگردنده کعبهٔ جمال اوست و متبرکه اوصاف اعتکاف کننده در طوافگاه کمال او

فَانْظُرْ كَيْفَ اسْتَرَاضَ رِيَاضُ الشَّرِيعَةِ بِهَلَالِ إِقْبَالِهِ غِبَّ ذُبُولِهَا وَكَمِ اسْتَفَاضَ
پس ببین چگونه سرسبز شده است باغهای شریعت بروان شدن آب اقبال او بعد پژمرده شدن خود و چه قدر پر شد

حِيَاضُ الطَّرِيقَةِ مِنْ سَيْحَانِ نَوَالِهِ بَعْدَ خُمُولِهَا وَانْظُرْ إِلَى عُلُوِّ شَأْنِهِ وَلَاحِظْ سُمُوَّ قَدْرِهِ
حوضهای طریقت از جاری شدن بخشش او بعد گمنام شدن خود و بنگر طرف برتری شان او و لحاظ کن بلندی مرتبهٔ او

وَمَكَانَتِهِ فَاِنَّ اَقْيَالَ الْعَالَمِ مِنْ اَدْنٰى غِلْمَانِهِ وَاَمَاجِدَ الْمُلُوْكِ مِنْ مُقَبِّلِيْ اَقْدَامِ
و منزلت او راز براکه سرداران عالم از ادنٰی غلامان او یند و بزرگ پادشاهان از بوسندگان پاهاے

اَرْكَانِهِ لَا يُنَافِسُ اَحَدٌ فِي التَّسَاوِيْ وَالتَّوَازِيْ وَالْفَتْحُ عَاشِقٌ لَهُ فِي الْمَعَارِكِ
ارکان دولت او و هم نبرد کسی در برابری و مقابله و فتح عاشق اوست در جاهاے نبرد

وَالْمَغَازِيْ اَبُو الْفَتْحِ جَلَالُ الدِّيْنِ مُحَمَّدْ اَكْبَرْ شَاهُ الْغَازِيْ لَا زَالَ اَعْلَامُ دَوْلَتِهِ مَرْفُوْعَةً
و مقامات جنگ لقب پادشاه و نام او جلال الدین محمد اکبر شاه جهاد کننده همیشه باد نشانهاے دولت او بلند

مِنَ السَّمَكِ اِلَى السِّمَاكِ وَجِبَاهُ الْمُلُوْكِ مُغَبَّرَةً فِيْ تُرَابِ بَابِهِ الْاَمْلَاكِ وَلَمَّا كَانَ دُعَاءُ
از ماهی تا ستاره و پیشانیهای پادشاهان غبار آلوده در خاک در او که مقوم هر ملکیت و هرگاه بود دعاء

مَزِيْدِ دَوْلَتِهِ مُتَوَطِّنًا فِيْ لِسَانِيْ وَتَوَجُّهُ حُصُوْلِ فَتْحِهِ وَنَصْرِهِ مُتَمَكِّنًا فِيْ جَنَانِيْ لِاَجْلِ اَنِّيْ
زیادتی دولت او باشنده در زبان من و روی آوردن حصول فتح او و نصرت او جا پابنده در دل من برای آنکه بتحقیق من

بِمَيَامِنِ زَمَانِهِ الْاَمِيْنِ تَشَرَّفْتُ بِتَحْصِيْلِ جَلَائِلِ الْعُلُوْمِ فِيْ اَوَانِ الصِّغَرِ الْمُلْتَحِيْ عَنْ
برکات زمانه او که مبارک است بزرگی یافتم بحاصل کردن بزرگ علمها در هنگام خردی که باز دارنده است از

غَوَامِضِ الْفُهُوْمِ وَلِاَنَّ فِيْ فَتْحِهِ حُصُوْلُ الْمَطَالِبِ وَفِيْ نَصْرِهِ الْوُصُوْلُ بِالْمَآرِبِ
باریکیهاے فهمیدها و برای آنکه در فتح او حاصل شدن مطلبهاست و در نصرت او رسیدن بحاجت ها

فَاِذَا حَصَلَ لَهُ فَتْحٌ جَدِيْدٌ عَلٰى مَمَالِكِ الشَّرْقِ بِاِفْنَاءِ الْفِرَقِ الطَّاغِيَةِ الْبَاغِيَةِ
پس وقتیکه حاصل شد او را فتح نو بر ملکهاے شرق بنابود کردن گروه هاے گمراه سرکش

بِالْقَتْلِ وَالْغَرْقِ اِنْشَرَحَ صَدْرِيْ اَقْصٰى غَايَةِ انْشِرَاحِ الْمُنْشَرِحِيْنَ وَتَزَايَدَ رَوْحِيْ
بکشتن و غرق کردن گشاده شد سینه من غایت مرتبه گشایش و شادمانی شاد شوندگان و افزود راحت من

وَسُرُوْرِيْ حِيْنًا بَعْدَ حِيْنٍ فَاٰثَرْتُ لِتَهْنِئَةِ هٰذَا الْفَتْحِ اَنْ اُفَسِّرَ الْوَقْفَ الْاَوَّلَ مِنْ
و خوشی من وقتا بعد وقت پس گزیدم براے مبارکباد این فتح که تفسیر کنم آیت اول را از

سُوْرَةِ الْفَتْحِ لِمَا فِيْهِ مِنْ اجْتِمَاعِ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ وَهُوَ الْفَتْحُ الْمُبِيْنُ وَغُفْرَانُ الذُّنُوْبِ
سوره فتح زیراکه در آن آیت جمع پنج چیز است و آن فتح روشن و بخشش گناهان

الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَاَخِّرَةِ وَاِتْمَامُ النِّعْمَةِ وَالْهِدَايَةُ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَالنَّصْرُ الْعَزِيْزُ
پیشینه و پسینه و کامل کردن نعمت و رهنمائی طرف راه راست و فتح غالب باشد

وَهٰذِهِ الْخَمْسَةُ كَالْاَرْكَانِ الْخَمْسِ لِهٰذَا السُّلْطَانِ وَهِيَ الْمُقَدِّمَةُ وَالْقَلْبُ وَالْمَيْمَنَةُ
و این پنج چیز همچو ارکان پنجگانه بود براے این بادشاه و آن ارکان فوج پیش لشکر میانه و سپاه دست راست

وَالْمَيْسَرَةُ وَالسَّاقَةُ فَمُقَدِّمَةُ جَيْشِهِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا وَسَاقَتُهُ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ
و لشکر دست چپ و فوج پس است پیش رو لشکر او ما فتح کردیم برای تو فتح ظاهر و فوج پس اوست و مدد خواهد کرد ترا خدا

نَصْرًا عَزِيْزًا لِاَنَّ الْفَتْحَ وَالنَّصْرَ اَوَّلُهٗ وَآخِرُهٗ وَسَابِقُهٗ وَلَاحِقُهٗ وَقَلْبُهٗ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ

مدد غالب زیرا که فتح و نصر اول آن و آخر آن و پیش آن و پس آنست فوج میانهٔ او تا بخشد ترا خدا آنچه مقدم

مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ لِاَنَّهٗ وَقَعَ بَعْدَ الْمُقَدِّمَةِ وَلِمَا فِيْهِ مِنْ ذِكْرِ اسْمِ ذَاتِ الْمَلِكِ الْقَيُّوْمِ

از گناه تو و آنچه موخر آید زیرا که آن واقع شده بعد مقدمه و برای آنکه از قسم ذکر اسم ذات بادشاه قیوم در آن است

كَمَا اَنَّ قَلْبَ الْجَيْشِ مَقَرُّ الْمَلِكِ وَمَيْمَنَتُهٗ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَمَيْسَرَتُهٗ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

چنانچه میانه لشکر جای قرار شاه ست و فوج دست راست تا کامل کند نعمت خود را بر تو و فوج دست راست او ...

وَتَخْصِيْصُ اِتْمَامِ النِّعْمَةِ بِالْمَيْمَنَةِ لِتَخْصِيْصِهٖ بِزِيَادَةِ الشَّرَافَةِ فَشَرَعْتُ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ وَتَاْوِيْلِهٖ

و تخصیص کامل کردن نعمت با میمنه برای خصوصیت اوست بزیاده بزرگی پس آغاز کردم در تفسیر آن و قصد تاویلش

وَاَوْرَدْتُ مَا لَابُدَّ مِنْهُ فِيْ تَحْقِيْقِهٖ وَتَفْصِيْلِهٖ وَاَوْدَعْتُهٗ فَوَائِدَ شَرِيْفَةً سَمَحَتْ بِهَا اَذْهَانُ الْمُدَقِّقِيْنَ

و آوردم آنچه ناچار است از آن در تحقیق و تفصیل آن و سپردم آن تفسیر را فائده های بزرگ که موافقت نمود بآن فهمهای باریک بینان

وَفَرَائِدَ نَفِيْسَةً حُلِّيَتْ بِهَا زُبُرُ الْمُحَقِّقِيْنَ وَزَوَائِدَ نُكَتٍ اُفِيْضَتْ عَلٰى فِكْرِيَ الْفَاتِرِ

و یکتا دُرهای عمده که آراسته شد بآن کتابهای محققان و زائد نکته های که ریخته شد بر فکر من که سست است

وَاَوَابِدَ فِقَرٍ صُنِعَتْ مِنْ مَعِيْنِ ذِهْنِيَ الْقَاصِرِ وَالْمَرْجُوُّ اَنْ تُقْبَلَ هٰذِهِ التُّحْفَةُ الْفَتِيْحَةُ وَفَاتِحَةُ

و باریک فقره ها که ساخته شد از معین ذهن من که کوتاه است و امید آنست که قبول کرده شود این تحفه فتحیه و سر دفتر

الْفُتُوْحِ الْاِلٰهِيَّةِ وَاَنْ تَجَلَّتْ صُوْرَةُ مُرَادِيْ فِيْ مِرْآةِ اَفْضَالِهٖ وَتَحَلَّتْ قَامَةُ

فتحهای الٰهی و امید آنست که روشن شود صورت مراد من در آئینه مهربانیهای او و حله پوشد قد

مَقْصُوْدِيْ بِكِسْوَةِ اِقْبَالِهٖ نَعَمْ تَيَقَّنْتُ اَنَّ وَجْهَ مُرَادِيْ يُرٰى فِيْ مَنْجَلِيْ نَوَالِهٖ وَصُوَرُ

مقصود من بلباس اقبال آن شاه آری یقین میدانم که روی مراد من دیده شود در آئینه بخشش او و صورتهای

مَقَاصِدِيْ يُشَاهَدُ فِيْ جَمَالِ مَوَاهِبِهٖ وَمَنَالِهٖ فَطُوْبٰى لِسَعْيِيْ وَبُشْرٰى لِجُهْدِيْ

مقاصد من دیده شود در جمال بخششهای او و منفعتهای او پس نکوئی باد برای سعی من و نوید باد برای کوشش من

فَجَعَلْتُ قَوْلِيْ وَمَا لَابُدَّ مِنْ قَبُوْلِيْ دُعَاءَ بَقَائِهٖ وَلِقُوَّةِ هٰذِهِ الْقُنُوْتِ اَشْتَغِلُ بِدَوَامِ الذِّكْرِ

پس گردانیدم قول خود را و آنچه ضرور است قبول کردن آن دعای بقای آن شاه و بسبب قوت این دعا مشغول میشوم بدوام ذکر

وَذِكْرِ الْحَقِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ فِي الْخَاتِمَةِ حَقِيْقَةُ الْحَمْدِ حَقِيْقَةٌ عَلٰى تَيَسُّرِ

و ذکر خدای که نخواهد مرد حقیقت حمد برای سزاوار آنست بر آسانی

اِخْتِتَامِ هٰذَا التَّفْسِيْرِ وَتَوْفِيْقِهٖ وَعَوْنِهٖ عَلَى الْفَرَاغِ مِنْ تَتْمِيْمِهٖ وَتَرْتِيْبِ تَسْوِيْدِهٖ وَتَحْقِيْقِ

ختم شدن این تفسیر و بر توفیق او و مدد او بر فراغ یافتن از تمام کردنش و ترتیب نوشتن آن و تحقیق آن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَمَنَّ عَلَيْنَا

همه ثنا برای خدائی که راه نمود ما را باین طرف و نمی بودیم راه یافته اگر هدایت نمی کرد ما را الله و احسان کرد

اَلِفْتُ رِسَالَةً خَلَتْ عَنْ شَطَحٍ	بِاِتْمَامِ مَا رَجَوْنَا وَاِنْجَاحِ مَا اَلْتَمَسَ خَاطِرُنَا اِيَّاهُ رُبَاعِی
جمع کردم یک رسالهٔ خالی از کلام بیهوده و خلاف شرع	باتمام آن چیز که امید داشتیم و روا کردن آنچه درخواسته خاطر ما آنرا

مِنْ تَسْمِيَةٍ بِبَيِّنَاتِ اَلْفُسَحِ	تَارِيْخُ تَمَامِهٖ بَدَا بِالْاَحْصَا	اَسْسَتُ مُقِرْنَا رَفِيْعَ السَّطْحِ
از نام نهادن به بینات الفسح	تاریخ تمام آن ظاهر شد بشمردن	استوار کردم قبه دار عمارتی بلند بام

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا مَحْوًا فِي الْاِشْرَاقِ بِتَاثِيْرِ ظُهُوْرِ نُوْرِ ذَاتِهٖ كَالذَّرَّةِ فِيْ وَرَقِ

یا الله بگردان برای ما ناپدیدگی در پرتو روشنیهای ظهور نور ذات آن اشراق چون ذره در ورق

الْيُوْحِ وَتَجَلِّيَاتِهٖ بِحُرْمَةِ كَمَالِ النَّبِيِّ وَجَمَالِ حَالِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ قِطْعَةٌ فَارِسِيَّةٌ فِي التَّارِيْخِ

آفتاب و تجلیات آن بحرمت کمال نبی و جمال حال او و آل او و یاران او

زالماس کلک سفته و در سلک انتظام	گر تاب میکنند با انجم برابری	منت خدای را که گهرهای شاهوار
سازند گوشوارهٔ خورشید خاوری	از قدر در خوریست که جوهری ازان	آورده آنچنانچه خوش آید بجوهری
سلطان عهد اکبر غازی که بر سپهر	چون او دری ندید بپاکیزه گوهری	مهر شار شاه که جوهرشناس عقل
خورشید عاجز از عمل کیمیاگری	زرش بخسروی که از افراط جود او	خورشید کسب کرده از و ذره پروری
از یمن عهد پادشه و جهد اوستاد	عیبست هیچ نیست بغیر از هنروری	در عهد او زبسکه هنر را رواج شد
تحصیل کرده ام ز علوم مقرری	ده سال و پنج و شش رکافرین برد	طبعم نمود یاری توفیق یاوری
شاهانه ام که بعد هزار آرزوی دل	معذورم ار نماند دماغ مراتری	دود چراغ خورده شب آورده ام برون
از عطر التفات تو یابد معطری	دارم خیال آنکه دماغ امید من	بختم نمود سوی جناب تو رهبری
آن چشم دارم از نظر بنده پروری	در بحر رنج بسکه نمودم شناوری	دستم اگر بگیر که دستم ز کار رفت
تاریخ نام او شده تفسیر اکبری	تفسیر دل گشت موشح بنام شاه	از عین التفات برین نسخه بنگری

اختتام شرح آداب المریدین شیخ شرف الدین منیری

ابوالفضل بن مبارک که از نارسائی در اوراق مداوای بیماری خود مجوید و چون خرد آگه با علی و از نگاپوی خویش و گفت و گوی خود باز مانده رجع القهقری نموده دست بدامن هر خاری میزند

ابوالفضل بن مبارک

سنگسار نایافت رار رفتار و گفتار چه و خواهش که ام باری از کوتهی حوصله از زنده با
مرده دل زمانه میسر آمده جویای همنشینی مرده های زنده رو داشت و از ابتلای حیات جسمی
در جوش بوده بعضی مسترقات زمانه را صرف سخنان طائفه که صحبت ایشان آرزوی دل
و نیکذاتی از حرف و صوت گذشته و بعمل شائسته پیراستن متیقن بعضی و مظنون طائفه است
مینماید و دل هرزه کردار بهیچ خوش می سازد و از بلاغت و فصاحت که بیش از چاره مستعار
نتواند بود تنگ آمده سیر شرحی که شیخ شرف الدین منیری بر آداب المریدین شیخ عبد القاهر
سهروردی بزبان بی تکلفی بلغت پارسی آورده است مینمود و آنچه بمقتضای وقت که
بحسب تقدیر نسبت فرزندی دارد خوش می آمده می نوشت تا آنکه بتاریخ سلخ ربیع الاول
سنه نهصد و نود و شش در لاهور فراغ حاصل شد و نفس اماره دیوانه را زنجیر گسست
بسته زنجیر دریافت خود گردان یا خردی کرامت کن که از بدیهیات اول نه ایستد و بر سوانح
گوئیه اگر خرسند نشود صابر بوده اعتراض بر تقدیر نکند استغفر الله این چه خواهش ست
کی باشد که از بار ارادت باز آمده در گلزار رضای خاطر آسوده دل گردد استغفر الله ثم استغفر الله
در آخر ملتقط طبقات صوفیه نوشته اند در خلال اختلال احوال که خاطر فاتر
را از مکونات ملال تمام دست داده بود خصوصاً از صحبت ابنای زمان و اخوان درگاه
که طبیعت را انزجار تمام عارض گشته اگرچه بواسطهٔ موانع ضروریه که ضرورت آن از کتب
و نارت همت و قلت فطرت بهم رسیده خود را در مضیق مجالست برادران رسمی محبوس
دارد اما بدرقهٔ عنایت بیغایت حضرت واجب الوجود در عالم معنی ازین تنگنای
پر آشوب گاه گاهی کالبرق الخاطف نجات یافته مثل مرغ وحشی که از امتداد بودن در
قفس بعد از استخلاص سراسیمه شده راه مطلب فراموش کند و بهر طرف از هم اضطراب

رو و بهر جانب شتابد انیس نیز بیتابانه بانخاسی شتی میرفت در اثنای این حیرت و سرگردانی خاطر را رغبت بصحبت گذشتهائے که زنده دلی و فارغ خاطری اینها متیقن جمعے مظنون طائفه بود شد تا آنکه گذر بمطالعه طبقات صوفیه که از تصانیف شیخ عبد الرحمن سلیمی که از کبار متقدمین است افتاده و بمناسبت آن حالت و آن ذوق که بر هیچکدام اعتماد ندارد انچه خوش آمد در قلم آورد ترصد از اخوان حال و مآل که برین مسوده نظر اندازند آنست که این ملتقط را بآن حالت قیاس نموده اگر اعتراض نمایند بانصاف نزدیک خواهد بود بست و ششم رمضان نهصد و نود در فتحپور نوشته شد دیباچه کچکول خرد از خانیهاے این مجرد مقید آنست که تمنای آن دارد که در زمان بینوائی و تنهائی که برعونت تجرد گرفتار باشد این کچکول ترشی در کاسهٔ سر این هشیارمست اندازد تا بقدر بعالم افاقت آمده راه رفتار خود را گم نکند و انچه آنرا سرمایهٔ لاغری این فربه انگاشته است از اسباب فربهی نگرداند آلهی دست این عجول حریص را از دامن تدبیر خود بازداشته او را در حبالهٔ تغافل خود چنانچه داشته بودے ظاهر گردان تا بشرف دولت آرامی که بی آرامی را دران مجال نباشد مشرف شود و از غذر نعمت کشی وجود خلاص شده در بیم نیستی نباشد عبد الصمد را کجا سر شکرگزاری وجود ست و چگونه او را ترس عدم بر پناه دعا بر دارانه داعیه امید ست و نه واهمه بیم ای ابوالفضل شرمی از خود بدار که از عبد اللهی بعید العلمی آمدی و ازانجا افتان و خیزان بعبد الطبعی اگرچه مدتے در کسوت ارباب علم بودی ترکانه همت تو کجا شد که جوشی بزند که از بند بندگی نجات یابی شروع انتخاب شرح آداب المریدین دل پریشان از روی اضطراب و نادانی رهین آتش و قرین سوزش بوده گرد سراپای جهانیان سرگشت و بپاے شکسته و چشم نابینا در مسالک اطوار جهانیان سلوک نموده مشاهده

خورسندیهای بنی نوع خود کرده ظن ارتقا بمدارج سعادت بخود میکرد و از مخادعات نفس اماره
ذاهل و غافل بوده از فرو رفتگی خود در وحل جهل و خلاب شقاوت خبری نداشت
تا آنکه رعونت تماشا با طلب مداوا در مطالعهٔ شرح آداب المریدین شیخ شرف الدین منیری
روزی چند مقید ساخته خاطر فاتر را بران داشت که آنچه بمساعدت وقت پسند خاطر
فضول افتد رقم پذیر قلم نامحرم شود بنابران شطری از اوقات نامضبوط مشوش را
صرف آن نموده سخنان دلآویز خود را مسوده مینماید و از رد و قبول تماشائیان مطمئن خاطر
بوده اولا شفای بیمار خود ثانیا مداوای مفلسان بیمار طلب چشم دارد و این چه ژاژ است که
میخائیم و این چه مزخرفات ست که میگوییم همان بهتر که مهر خموشی بر زبان هرزه گو بسته ازین
محال گوئی باز آیم و بخموشی دمساز گردم رباعی گر عاقلمی حدیث تو کم گفتمی + راه حرم
گفتگوی محکم گفتمی + دل سوخته چند فراهم کنمی + بر کرده بگریمی و ماتم گفتمی + الهی
دیدهٔ بینائی با شهپر عنقائی و دل بیحاصل را بنزهتگاه رضا و تسلیم برده صلح کل عنایت
فرمای و از کشمکش کون و فساد نجات بخش استغفر الله ثم استغفر الله اگر نه داعی
دعاشی یومی بودمی از گرداب بیحیائی که زبان طلب در درگاه کرم تو بمقتضای حکمت بالغه
آنچنانکه بایستی بظهور در آورده دراز کرده بودم کی سر می بر آوردم نمیقهٔ ابوالفضل بن مبارک
عفی عنهما الله اکبر خاطر انجح بمن در حیرتست که بعبارت در نگنجد میدانم که چسان از عهده
و بر آیم ابیات هست بیدای حکمتش بیدا + نیست پیدا کنار آن بیدا + قدمی چند
عقل سرگشته + هر طرف رفته باز برگشته + و چون قائد تقدیر ازل این حیران بیحد ان
در گل مانده را بمقتضای حکمت بالغه در افراد ابنای دنیا در آورده بمثابه در مشاغل لایعنی دنیوی منهمک
ساخته که از لذات حیرت که بموجب دناءت فطرت و پستی قابلیت گاهی دست میداد از هم

بازداشت رباعی ای فسق و فجور کار هر روزهٔ ما * وی پر ز حرام کاسه و کوزهٔ ما
میخندد روزگار و میگرید عمر * بر طاعت و بر نماز و بر روزهٔ ما، صاحبا دنیا تا
لا یُسئَلُ عَمّا یَفعَلُ شانا نمیدانم که چه کرده ام که مستوجب آن شده ام که از عبد اللهی بعبد الطبعی
آوردی اگرچه وثوق بر جلایل آلای تو در درجهٔ اعلی ست که این حالت را ابدی نباشد
اما بر آستان کریمی تو دریوزه مینمایم که از عبد اللهی بعبد الدراهمی والدیناری نیاری چند گاه است
که فطرت با طبیعت من در نبرد ست و در کشمکش ابنای زمان افتاده ام، نه قوت گریز و نه قدرت
پرهیز رباعی صبری نه که از عشق بپرهیزم من * بختی نه که با دوست در آمیزم من * دستی نه که با قضا
در آویزم من * پائی نه که از میانه بگریزم من * سبحان الله غریب حالتی دشوارت مقامی پیش آمده
که باطن بامر هایل گرفتار و ظاهر با شرار روزگار در جنگ نه مردانگی که پای ازین وحل بیرون کشم
و نه قوتی که سر انجام ظاهر نمایم قیاس باید کرد که بامور ضروریه این لباس پر تلبیس چه قدر توان
پرداخت و بمقتضای رابطهٔ قدیم طایفهٔ از خلان وفا بوجب دلسوزی که لازم طبیعت دوستان
این نشاء میباشد در انجاح مقاصد و مطالب مساعی بلیغ مینمودند آثار صدق نیت و حسن طویت
این طایفه چون نزدیک بیقین عرفی بود و جهالت ایشان از حالت سر این
شوریده قریب به یقین نفس الامری نه روی منع داشت و نه رای قبول تا آنکه غرهٔ رمضان
سال نهصد و نود و یک قرار بران نهج داد که از کلیات امور واقف شده خود یکدفعه
بآن پردازد اللّٰهم خَلِّصنا عَنِ الهَواجِسِ النَّفسانیّةِ والوَساوِسِ الشَّیطانیّةِ و شَرِّفنا
بِمَقامِ الوُصُولِ واَوصِلنا بعالَمِ العُقُولِ الله اکبر برخوردار آستانهٔ معرفت رجائی
گشاده پیشانی تواند بود که بفراخی نشاط غمگساری کونین پیش نهاد همت او باشد یا
خوفی گره برابرو که اگر سرور همه جهانیان نصیبهٔ او باشد دامانی آشنا رو نباشد و بزرگ

این درگاه که پیشوائی نشاتین را از اسباب والاست آن مایه یافتی تواند بود که از خوف و
رجا و قبض و بسط فراتر شده غم و شادی را پیرامون خاطر مقدس او راه نباشد نخواهم
که فراتر ازین مقامی چند رسیده خود چون گویم دریافته خود را رقم زده کلک جواهر سلک نمایم لیکن حکیم که
دانش جهان ساز فطرت سوز من رخصت آن نمیدهد بخاطر شوریده میرسد که این تیزرو
اول مصاحبان بزم عشرت جهان آفرین را سایه ایست بلندپایه و آن کوهکن دوم ملازمان
بارگاه سلطنت را پرتویست یادگار آن و درین سومین محرمان خلوتخانه شهود را نمونه ایست
پسندیده الله اکبر حسد که حاسد مرا بیش از هر کس در اندوه دائمی محبوس داشته سزای او در
گریبان او وا رداد ای نفس بشری من زنهار که در نهان خود منافقانه انتقامی پوشیده نداری
وای معامله نافهم ترا که روشنی از دریچه قدس راتبه ساخته اند چرا اندیشه ظلمیان سنگ راه تو
میشود و اگر به تنگی تو وا رسیده در دشمنی تو کمر اهتمام میبندند همانا که بیمار حسد اند از مریض کی صحیح
چه طمع داری و اگر بدانکاشته با تو راه مخالفت پیش دارند در مبلغ علم خود در راه عبادت
سلوک میکنند تو چرا بیهوده سنگ تفرقه می اندازی والحق ازین بیماری تیزی زیاده ازین
چه میخواهی ای نفس من که از کم حوصلگی خود یا الٰهی در تو که از گروه بدنهادان خداع و کرمنشی
از گفتار و کردار تو گمان خوبی بجز دام این رنگ حرف میزنم و گرنه بدی را بدانکاشتن و با او
نرد محاربت باختن اگر از خدا اندیشی دور است در معامله دانی چه دور باشد ای کاش دشمن من
فهمیدی که من از وجه رنگ آسوده ام تا هر آینه از ملازمت نامردانه خود باز آمده ظاهر او
بباطن همرنگ گشته براحت افتادی و کاشکی خیر اندیشی که در حق دشمن دارمی یا حق اساسی مرا
که راه مداهنت ندارد دوست طفل مشرب حقیقت نفهم من دانستی تا بقدر از دوستی من رنج زده
نشدی کی باشد که احمض گفت این تجربه منش من که معامله نفهمان اورا نفس ناطقه گرهی از تیز دان

عرصهٔ دانش نفس اماره نامند طهارت یافته بامن خموشی گراید استغفر الله استغفر الله
الٰهی این عبد خواهش را عبد الله ساز هفدهم شهر ربیع الاول سنه نهصد نود و نه در دار السلطنت
لاهور نگارش یافت الله اکبر الٰهی من دوستدار جهانیان اجهان دشمنی که دشمنی دشمن عالمیان
باشد چه عطیه ایست عظمی و موهبتی ست کبری که بمن فرمود غ خرد این را از اسباب
دوستی افزای گروه بنی نوع خود گردانیده ام عجیب عاشقم بر قهر و بر لطفت بجد + ای عجب
من عاشق این هر دو ضد + اگر چه شکر اینکه مرا بوسعت آباد رضا در آورده از شادی و غم نجات
داده بر زبان ثبات پائی بعمر دراز اداکنمی اما بس بارگران بر خاطر برادران من که بنی نوع من اند
نهاده یا مرا زود از کثرت آباد وجود بخلوتخانهٔ عدم رهبری فرمای یا گرانی این گرانان کوی
نشیب نادلی را چاره نمای مرا که از اسیری این قحبهٔ رعنای دنیا باز خریدی برای چه
در طویلهٔ این علف خواران زر بندهٔ میداری من که کندهٔ اخلاص بر پای دارم و زنجیر
گران مروت در گردن و ترازوی خرید و فروخت معامله در دست چارهٔ خود آن دیده ام که
سرمایهٔ هستی خود را که چهار گوهر گران بهاست یعنی جان که رأس المال کم معرفت طبیعیان
باشد و مال که خلاصهٔ جواهر سوداگران پست همت تواند بود و ناموس که در میان
خواجهٔ دنیا و کناس عالم و قحبهٔ روزگار مشترک ست و بهترین اسباب بزرگی بزرگان پندار پرست
و دین که عصای کوران کوی راستی و درستی ست در کار سازی صاحب پادشاه
و ولی نعمت خود نثار کرده به پیشانی کشاده مسرت پیرای آنجهان گردم الٰهی از حوصله و خرد
داده در خور آن و باندازهٔ او کار از من میطلبی و از میان تهی که دارم چنین پایمال خواهم
ای هستی بخش من مرا ازین اندیشه نگیری فروبچار سوی مرادی فتاده ام که هنوز +
بچاه یوسف من به که اندرین بازار + بست و ششم شهر ربیع الاول سنه نهصد و نود و نه

در لاهور قلمی شد الله اکبر خیر اندیش نیکوکار آن تواند بود که رحمت عامهٔ ایزدی را
مخصوص طائفه ندانسته خود را از آلایش خواهش پاک داشته بر مسند تسلیم نشسته
تفویض کل نماید وازان فروتر آن دولتمندی بود که بزم دوستی با دوست و دشمن خویش و
بیگانه آراید وازین کمتر آن بخت بلندی تواند بود که اگر بنزهت سرای محبت نتواند رسید
باری بقلاوزی بخت خداداد بر بساط عزت رضا رسیده بخاطری کشاده پیشانی خوشنودی خدا
رضامندی خود داند وازین پست تر آن نیکذاتی تواند بود که اگرچه رحمت شاملهٔ الهی را مخصوص
گروهی ساخته است لیکن از ردوطعن مخالف آرمیده صلح کل در میان دارد وازین کمتر آن
سعادتمند ساده لوح تواند بود که هر چند به ولشرای محبت کل ونزهت سرای رضای کل و
دار الامن صلح کل نرسیده است اما روشنی از راه عقل ناقص یا تقلید کامل آورده اند بی مداخلهٔ ریا
وبدان روش مردانه امتثال واجتناب نماید ومراتب این چهار طبقهٔ گرامی چون مدارج آن ظلوم و
جهول که منزل او فروترازینهاست از پایهٔ احصا بیرون وازحیطهٔ بیان افزونست الله اکبر ابوالفضل
آن پست فطرتیست که عجوزهٔ بدروی دنیا را عروس زیبا شناسد لیکن ازانجا که بمشام جان و
ازدولتخانهٔ همت شمیمی رسیده است چنانچه در اقبال این نامرد فریب از جای اطمینان و مقام آرام
نرفته کامیاب خورسندی وشادمانی نمیگردد در ادبار این بیوفا تن دوست کش دشمن نواز با ال
اندوه و لگدکوب غم نشود آری الدنیا آن بی بار دانشی ست کور باطن که در آمد شد این زن فریب
بحقیقت نادان برادر دانا افکن خسران زده شادی ماتم ست نه در حصول لذات این شراب فنا تمام
حوصلهٔ شادی او سیر و نه نفس آرزوی او در نشیمن آرام و نه در انعدام این نیست هست نما معدهٔ ماتم
او پر و پای خواهش او لنگ وعبد الدنیا آن بی سعادتیست که با فراهم آوردگی تیرگیهای بی در حصول
مقاصد سیاه تهی این نشاه صورت که گذاشتهٔ خرد پروران و مردود روشن ضمیرانست از شاهره

و درستی انحراف می ورزد و اما در دفع سکاره انجمان مزور از جادهٔ طریق منحرف شده دست بدامن مکر و حیله زده نجات خود را میجویند ائمة الدنیا آن بی دولتیست که با فنون بد و بد کرداری که سمت ذکر یافت یکبارگی از راه راست و درست کرداری یکسو شده در جلب ملائم و دفع مضار در مراتب سوری و مدارج مانجی گرویه مهلک گریزت قطع نموده کمر بستهٔ مکر و خدیعت ست در مهر ماه سنه سی و شش از دل بزبان قلم آمده فائده بر مستبصران هوش یار پوشیده نماند که مقصد اعلی و مطلب اسنی دریافت ذات و صفات ایزدیست جل جلاله و جویندگان این گوهر بی بها دو گروه اند گروهی بکشف و شهود دست همت بدامن مقصود زده اند و طائفه بوسیلهٔ جمیلهٔ دلیل و برهان بر سدهٔ علیای این مقصد ارجمند بر آمده کامیاب دانائی گشته اند فرقهٔ اولی اگر بوجود نبی گرویده اند آن جماعت را صوفیه گویند و اگر نه حکمای اشراقیه خوانند و طبقهٔ اخری اگر نبی را اعتقاد دارند متکلمین نامند و الا حکمای مشائین دانند این خلاصه تحقیقت کہ سید جرجانی در حاشیهٔ مطالع از محققین قدما نقل میفرمایند آهی انچه مرضی تست بدان هدایت فرمائی نمیقه ابو الفضل بن مبارک عفی عنهما الله اکبر مهتدی نشده راه هدایت شناختن دیده وری اکبوی فرد خفتنت یا آرمیدگی خویشتن را به بی انصافی دست و گریبان داشتن دانسته خود گفتن هرزه کاری و نا یافته خود را بیان کردن بیخبری خموشی حرف سر گشتن دکان داری ای جو یای راه معامله با مستعد خطاب چه احتیاج که مقدمات معنوی که مخدرات قدسی اند در میان آرد و با بی استعداد خود چرا ازین مقام حرف زند و نامحرم را در خلوتسرای سلطانی راه دهد آگاه دل باش اگر شناسای معرفت و آشنائی حقیقت گشته یعنی قطرهٔ از دریا و ذرهٔ از ریگ بیابان مرتبت افتاده منصب دربانی یافته کمر بسته پاسبانی باش و اگر نه پا از اندازه بیرون منه و بیهوده مخروش که مبادا نوحهٔ دل آزار تو بآستانی خاقانی رسد نوزدهم صفر سنه هزار مرقوم شد الله اکبر ای ابو الفضل با وجود بینائی چرا رقم الکهی بنام خود می نهی و با چندین دانائی برای چه

نشان الهی بر خود می پسندی دیدهٔ و دریافت اخوان ازمنه سابقه که بحسب ظن و ربنای خرد پیشه

زمان ما از ایام فاضله است دانستی که مبلغ محصولات تجارت مجمل در کلیله و دمنه املا نمایند

تا بدلاوران روزگار ما چه امید داشته شود زود تر خود را بتگاپوی هر چه تمامتر اگر توانی از خلاف

اسباب بر آر تفاوت ازمنه و تباین ایامی آنرا که بر تو خواندم و تکیه بران کرده با تو میگویم برای

آنست که خو کرده عادتی و الامزاج روزگار نا پائدار از عنفوان پیدایش تا حال که نه آغازش

معلوم و نه انجامش پیدا و نیکی و بدی و نشیب و فراز یکسانست حیف باشد که برای آلایش

بی ثبات که جز نمایش در چشم احول ندارد خلاصه زندگانی را در انتظام اسباب لایعنی صرف نمائی

و از حرف بلندو دریافت ارجمند که گاهی نفس ذو فنون تو آن بازیت میدهد فریب نخوری که راه

بس دراز و باریک و خطرناکست چه رهبران بی گم کرده اند و در اول قدم فرو رفته فهمیدنها اگر بگردار

درست پاک از دلس شوائب ریا آراسته نگردد و بدانکه چه حیرانی عظیم ست و لهذا مولانا روم میفرمایند

هر کرا در عقل نقصان اوفتاد + کار او فی الجملة آسان اوفتاد + چه با وجود نکال معنوی دبال

ظاهری ندارد و سبحان الله تا نگاه کردن صد اعتراض بر خدا میکنیم ذرهٔ امکان را در گاه وجوب جز

رضامندی و خرسندی هر چه کند نشان بی دولتیست چه تماشاست که خود معاتب و خود معاتبم هم بیمارم

و هم طبیب مسهلی کجاست که معدهٔ خاطر را از اخلاط فاسده دانشهای رسمی پاک ساخته بجلای ضمیر مشرف

سازد و از حسن صورت و سیرت که دام نابالغان راه طلب ست نجات بخشیده فنای کلی

و اتصال حقیقی بخشد سنه هفصد و نود و شش ببلدهٔ لاهور نگاشته الله اکبر ملتقطات شرح

آداب المریدین روزی از روزها که خاطر مشوش بمسودهٔ ملتقطات شرح آداب المریدین مشغول

بود دل هرزه گرد را بای بند سخنان این طائفه ساخته بمقتضای مالیخولیائی که داشت سودای خام مهجت انگیز

برادر دینی و دیدهٔ یقینی حکیم ابو الفتح که درین سرای وحشت آباد بی دمی معنی آدمیت و بوی مردمی از ان گرامی نهاد خانوادهٔ

نفس ناطقه بمشام این مسکین میرسید و قوت جان و قوت عقل میگشت این رباعی با سائر

مناسبات رسید میخواست که عبرة و خبرة این نامه را بتمام تسوید نماید لیکن چون بشوریدگی

حال رباعی را مناسبتی تمام بود بذکر آن اختصار نمود رباعی امر الحقیقت فتوحل سوال + نی نیز

بدر باختن حشمت و مال + تا خون نکنی دیده و دل پنجه سال + هرگز ندهند راهت از قال بحال + هرچند

خاطر بیحوصله را شرح شرح کرد لیکن مژدهٔ امیدی فی نوید وصولی نرساند الحمد لله علی ذلک الله اکبر ابو الفضل

این مبارک را که نه خرسند از هستی موهوم و نه ملول از نیستی اعتباریست مالیخولیائی ذاتی یا شورش

بهاری باز میتابانه بگلگشت سخن گزینی آورده گاه به بهانه غذای خویش قدسیات کلام را مینویسید و گاه

بخیال مهمانی برادران فطرت زله بر داشت و گاه برای دفع شر متغاجیان طبیعت که اخوان معاشرت

اند در تسوید اوراق کوششی دارد الهی پیچ و سرمه که خجلت زده و بالست تا از وحشت آباد گفتگوی

بر زمینگاه خموشی رسیده نظارگی باشد الله بس و باقی هوس در مفتح سال حلم الهی این فی و کلمه نوشته شد

الله اکبر ای نفس معربد اگر آهنگ انصاف طرازی در سر هست با خود بقدر دریافت خود ژنده

معامله بر دوزی و با برادران عینی که فرزندان آدم اند باندازه عمل خود خلعت سود و زیان

سر انجام دهی و اگر از فرعونی که در نهادت مخمر ساخته اند این گفتار را نمی فهمی چاره بیماری خود را نه

و داغ بیماری دیگران چه میجوی و مرهم جراحت خود را علاج مرضهای جهان چه میسازی

الله اکبر حق گوئی من که دوست از دشمن بر آمد و آشنا از بیگانه نشناسد از رضامندی

دشمنان و ناخوشنودی دوستان کی شاد و غمگین خواهد بود معشوق من که در ناحق طلبی از من

نا برخوردار است در عاشقی چگونه کامروائی طمع داشته باشم انتخاب منتخب مکتوبات

شیخ شرف الدین منیری از مکتوبات صدی آن تشنه نشان یافته

آب که بجستنش تشنه گرداند و نوشیدنش تشنه تر شرف الدین منیری

سخنی چند که بر خاطر بو الهوس و نفس مخادع خوش می آید بهیئت توشهٔ ایام تجرد برمیدارد ای
نفس اگر درین طوبت سدادی در شادی داری همتی در کار خود کن و مردانه قدمی بردار که اگر چه
مقصود رسی باری صاحب همتانه در راه رفته باشی مرداو ماه آلهی سنه سی و سه در دار الخلافهٔ لاهور
نوشته شد الله اکبر مدار آنست که در ضمن خوش روئی و گشاده پیشانی حق فوت نشود و مدار همین
آنست که در ذیل معاطفت حقی در پردهٔ کتمان ماند یا بطلانی در منصهٔ ظهور جلوه کند شکر این که
در کلیات براه مداهنه نرفته ام در کیل آسمان نگنجد و اندوه آنکه در بعضی جزویات بایکی همت نا
رفته در کالبد زمین در نیاید الله اکبر ابو الفضل که با دشمنان همواره خیر اندیش بود و آهنگ
دوستی دارد با دوستان چرا زیست آدمیانه نکند لذات اینمعنی عذرخواه طعن بدگوهران ست
الله اکبر ابو الفضل که تگاپوی همت و جستجوی فطرت بر آستانهٔ صلح کل اقامت دارد
آمرزش دوستان تنگ حوصله کوته نظر که مدارا از مواسات شناسند و جنگ را از صلح
جدا نتوانند کرد از ایزد خود مسالت مینماید الله تعالی از اندیشهٔ معصیت گریز نت و
نکیدت برادران کنجشک حوصله مرا گیرا و وشم از اعتراض بر حرف دوستان که چرا دوست
ما با دشمنان دوست نماست یا همانا که دوستی او با ما نیز از همین قبیل ست یکسو کناد الله اکبر
ابو الفضل که با خود نرد دشمنی میبازد و با دیگران شطرنج دوستی آلهی چه میخواهی که او را بر دوستی
(ای نفس امارهٔ خود)
دشمنی خویش گردانیدی و جهانی بطرزی در کمین او داری الله اکبر صبر از نادان آید و شکر
از دانا صبر که با داغ پیشانی در ونا کی و نارضائی ایزدی ممدوح گروهی از پیشوایان کارخانهٔ
انتظام ست از کوتهی حوصله در پایان خطاست الله اکبر آهی دانش گوارا که بر بیداد اشتران
تفوق نجوید کرامت فرمائی و الا در کنج خمول بیدانشی خرسند دارا الله اکبر از بی انصافی
گویم یا از کوری دانم که خواهش محال نمایم و چشم اجابت از واجب متعال داشته باشم الله اکبر

مراتب مهربانی و مدارج عطوفت خدیو جهان از اندازه گفت بیرونست و انگاه از امثال
ماکوته نظران گرفتار مضیق بشری بهر حال تمنا لابفرمان قهرمان خرد که مالایدرک کله لایترک
کله است کلمه چند نگاشته قلم ضراعت میشود می فرمودند که بیچاره آدمی با وجود فروغ خرد
در ظلمت طبیعت درافتاده راه نجات خود نمیجوید و با وجود چندین نعمت که برای او سرانجام داده اند
قصد جانداران نمود و سینه خود را که محرم اسرار ایزدیست گورستان حیوانات میسازد
و از برای پرساختن شکمی چندین جاندار را ببالاخانه عدم می فرستد میفرمودند که کاشکی
جسم عنصری من بمثابه کلان بودی که این نامعامله فهمان گوشت خوار از گوشت آن کس سیر
گشته بجاندار دیگر نپرداختندی فراخی حوصله عطوفت را شرح دهم یا بلندی واحدی
دریافت والا بیان کنم اگر نوکر نمیبودمی و ممدوح پادشاه نبودی حرفی چند از
فهمیدگی خود می گفتمی هر آئینه از طعن کوته نظران گونشیب نادانی ایمن بودمی استغفر الله
من که دست در کون زده ام و از رد و قبول بزرگان جهان یکسو گشته سربلند شناسائیم
از اعتراض کوران بی عصا چه اندیشه مند باشم هیزدهم محرم سنه هزار قریب آب چناب که
حضرت بشکار برآمده بودند مرقوم شد الله اکبر تجرد منش وحدانی را عشق کنج خانه نشان
صحبت عقل ست و کثرتی تعلقی را دوستی خلوت بیماری نفس روز پنجشنبه هیزدهم شعبان
سنه هزار و یک سر آغاز بیاض ابوالفضل بن مبارک را که بهمت خداشناسان
فراخ حوصله از تنگنای جنگ کل بصلح کل آمده و از ازدحام عام خلوت گزین بود و سفر
اقلیم محبت کل پیش آمده امید که دران ملک مقدس او را توفیق اساس خانه شود تا مستعد سفر
جابلقای رضای کل گردد و آنجا نیز نشیمن دلکش بدست افتد تا شائسته صحبت مسافران
آسمان نورو راه تفویض کل گردد و دران دار الخلافه ایزدی رسیده توطن گزیند

تا بوقت سعود شنا و محیط محو مطلق گشته به نزهت سرای دولت جاوید عمر ابد بر

الله اکبر رفیق مرنج و مرنجان ناصح خموش گویا مبشر هومتین رهنمای بی رعونت آشنائی دوست و

دوست صداقت نشان شناسای هر منزل زباندان هر دیار میانجی هر معامله ترجمان هر زبان

ناخدای بحر محیط کشتی بی ملاح زاد و راحله بهترین سفر تار و پود این لباس بدست افتاد

یعنی ورقی چند منزه از نقوش رسمی را پیش گرفت تا قدسیات حقیقت و مقدسات معرفت که

معین این معامله باشند نوشته آید و شائسته آن اسامی گشته مدنی الطبع مرا مدینهٔ فاضله باشد و سفیر پیش

باطنی را چاره گر آید و وحشت این راه واپس نبرد افسوس که شیشهٔ جانی از تو بدر میرود و اندیشه

واپس رفتن سود انگیز نیست نظم

کار پنهان کن تو از چشمان خود	پخته گرد و از تغیر دور شو	همچو برهان محقق نور شو
	تا بود کارت سلیم از چشم بد	پیش شاهان گر خطر باشد بجان
لیک نشکیبند عالی همتان	پنبه و سواس بیرون کن ز گوش	تا بگوشت آید از گردون خروش

و سرگردانی جهانیان و تنهائی تو ترا در گرداب حیرت نیندازد نظم ‌‌ — سر شکسته نیست این سر را مبند

چند روزی جهد کن باقی بخند	قبلهٔ جان را چو پنهان کرده اند	هر کسی رو جانبی آورده اند
آنکه بیند او مسبب را عیان	کی نهد دل بر سببهای جهان	این سببها بر نظرها پرده است
که نه هر دیدار صنعش را سزاست	دیده باید سبب سوراخ کن	تا سببها را کند از بیخ و بن
تا مسبب بیند اندر لامکان	هرزه داند جهد و اکساب و دکان	خرم آن باشد که نفریبد ترا
چرب و نوش و دامهای این سرا	گام زانسان نه که نابینا نهد	تا که او از چاه و از گو وارهد

ای دریغ که هنوز این سرگردان کوی طلب چارهٔ خود را گفت دانسته بهامن خموشی نمی گراید نظم

کار آه حصهٔ مردان مرد بد حصه با گفت آمد نیست درد ✤ دفتر صوفی کتاب و حرف نیست

جز دل اسفید همچون برف نیست ✤ زاد عالم چیست آثار قلم ✤ زاد صوفی چیست انوار قدم

از هزاران اندکی زین صوفی اند ٭ دیگران از دولت او می زیند ٭ ور چنین عشقی بجوگر زنده ٭ ورنه وقت مختلف را بنده ٭ خطبهٔ بیاض تازه جنونے خاطر پریشان را بر فراهم آوردن این سفینه داشت و من عبد الخواهش را در دولتسرای عبد اللهی سنگسار خجلت گردانیده انم این ولست یا دشمن جان من ست ابو الفضل را که بسر نوشت آسمانے مورد اضداد او ست چگویم اگر از پستیهای او نویسم قعر گو کم فطرتی و پست همتی او در اندیشه دوربینان بارگاه دانش نگذرد و اگر عالی فطرتی و بلند پروازی و دوربینی و تیز روی او را شرحی نویسم در معدهٔ خاسد زبان و زبانیان کجا گنجد بهر حال بو العجب کسی ست که اگر خزف را بمرواریه فروشد سود کند و اگر مرواریه را بخزف دهد فائده بیند صد الحمد که بعنایت ایزدی تونگر خاطری ست که کیمیاگران روزگار مفلس دریوزه گر اویند نه از دوستان بر خاطر او بندے و نه بر دشمنان از و گزندی و دشمنان از و فارغ دل و دوستان از و خرسند هیهات چه میگویم در معامله جای او که محل رواج بازار تمیز ست نه دوستی بکار آید و نه دشمنی آزار رساند مجملاً از انچه بعمد و قصد از آسمان فطرت بر زمین و نارت فرود آمده از شناسائی مزاج زمانه خرسندی مینماید و خود را از عاشقان این نشار عالم نمیداند مسودات این سفینه است از انجا که معامله حقیقی با جهان آفرینست محل معذرت نیست و چون در گروه تعلقیان در آمده داد و ستد با ایشان مینماید عذرے که پسند مشکل پسندان خود پسند باشد ندارد و بس همان بهتر که در سخن بسته آید و بر انچه سلطان وقت فرماید امتثال نموده از طعن و تحسین یکسو آید و آغاز این سرمایهٔ مالیخولیا هشت دوم رجب سنه نهصد و نود و هشت در دار الخلافت لاهور نوشته شد افتتاح بیاض امروز که زیبا دست و هشتم مهر ماه آلهی سنه سی و هفت سه شنبه چهار دهم محرم سنه هزار و یک ست در عرصهٔ دلگشاے کشمیر تازه جنونے در سر افتاده و این شوریده شورستان طلب را شرهٔ

جمعے شود و هم کوته بینان خشم اندیشه که پیوسته در خلوت خود زبان طعن کشوده میگویند
که چه لائق باوجود ما قدیم الخدمت جنگ آزماے طالب علمی را از حضیض خسی باوج کسے
بردن و درزی سرآمد سپاهیان آوردن نفل بر دل و زبان اینها نهاده غرق عرق خجالت
گردانیده اید و هم انیکس بیدرقه توفیق آلهی از بار شکر نعماے این کار فرمای والا برآمده
در میان گروه ناوانان زیست آومیانه نماید سامان پذیرد و اسباب این خواهش والا
که از ترکیب بدیع مذکور پدید آمده است سرانجام یافته کامیاب صورت و معنے
شود و اگر مهلت نمی دهند و فرصت گل چیدن ازین باغ نمیشود باری در تنسیق و انتظام
نیت خیر پردو کردن این جهان خداع بهتر باد غفلت بوده بکتم عدم فرو رفتن پس این
کار بجهت تصحیح نیت نه توثیق امل که مانع قوی هر بار بود شروع کرده شد ستائش کسب و
منه التوفیق نمیقه ابو الفضل بن مبارک عفا الله عنهما الله اکبر چون خاطر فاتر از گفتار
بے کردار شرمنده و خجلت زده شد از کجلول حیا کرده مفارقت جست و آنرا در گوشه نهاد
و دل هرزه گرد چون به بیاض عادت کرده این بیاض را بمصاحبت یا منادمت یا
مواعظت اختیار کرده وَاللّٰهُ یَهدِینَا اِلیٰ صِرَاطٍ مُّستَقِیم بر ظهر کتاب کیمیا نوشته اند

فرد کیمیا خواهی زراعت کن که خوش گفت آنکه گفت ❊ زرع ثلثانش زر است و
ثلث باقی هم زر است ❊ اے برادر این چه زر است که میخواهی آنکه معده
آنرا پر گرداند و مس وجود را طلاے ده دهی کند در مرتبه قناعت و در رتبه صلح کل
و در حالت محبت کائنات ست و در مذهب تحقیق بالغ نظران مکون را راه
نیست تا بمسکونات آلوده امکان چه رسد درین درگاه صلح کفرست و محبت
کائنات زندقه ازینجاست که گفته اند حَسَنَاتُ الاَبرَارِ سَیِّئَاتُ المُقَرَّبِین

دراز منه مختلفه سیاه کرده می شود اکثر ازان مزخرفات لاطائل ست معلوم نیست که عشر عشیر آن
مرضی خاطری که دست روزگار گرد دامن او تواند رسید شده باشد وهذا ایضاً من
اقسام الجنون فانّ للجنون فنوناً نمیقهُ العبد الاقل ابوالفضل بن مبارک عفی عنهما فی
سنه اثنین وتسعین وتسعمائة الله اکبر انچه آنرا وادی ایمن دانسته در مفارقت کچکول
بآن تسلّی میجست چون بنظر امعان ملاحظه رفت آنرا سزاوار اجزای کچکول دانسته چنانچه خود
از نظارهٔ جمال او محروم بودن لائق ندید این جزو چند مخالف بصورت موافق معنی کچکول را
جدا داشتن ازان نه پسندید واین گنجینهٔ اسرار ایزدی را گنجور شده هر روز راتبه ازان دل دانا
تعین کرده وادرا مصاحب روز تنهائی که از مکنونات خاطر و در اندیش است
دانسته منصب بزم آرائی ملک تعلق داد تا در آن روز بیگانه وار با مثل آشنایان روزگار
معامله نکند و انیس محفل دل و جلیس مجمع جان گشته از اندوه و شادی که فرزندان
ناخلف خوف و رجا اند پاسبانی کرده بزرگ زادهٔ مرا بدست ملائم و ناملائم نفروشد بیت
متاع گرانمایه کاسد مباد * دگر باد جز عیب حاسد مباد * سبحان الله چه قسم جنون گرد سراپای
خاطر میگردد منکه همت در بیدلی داشته ام و روزی نیست که ازان دولتخانه بمن او لوشی
نرسد این چه ژاژ است که میخایم و این چه کجروی ست که می اندیشم ابوالفضل اگر کسی ترا نشناسد تو
خود را مے شناسے خرد بخشا از رعونت دانش و حلاوت کردار باز داشته از خواهش و هیچ جویش
نجات بخشیده محرم خودم ساخته بنجات ابد موصول ساز سال نهصد نود و هشت هجری در
لاهور قلمی شد الله اکبر کچکول مجموعه ایست که راقم این سطور در شوریدگی احوال بعضی
سخنان طائفهٔ علیه صوفیه را مسوده کرده بود و از نادانی خود را ازین
طائفه دانسته از علم یقین بعین یقین آن خیال مے کرد

آخر بتوفیق الٰہی از جہل مرکب بجہل بسیط آمده امید که بعلم شتافته بموطن عمل خرامد

دیباچہ بیاض معاملات سررشتهٔ معاملات دنیوی و انگاه از سرکار خود نگاهداشتن

چون راه مخالفت سپردن با فطرت بلکه طبیعت بود درین مدت که چه بمثل پست همتان

دنیوی وجه بغیر آن در گروه بے شکوه عاشقان دنیا مبعوث همت بسر وقت آن نمی آمد

همواره این راز طول امل و شور حرص و طغیان آز دانسته مهمات سرکار خود نمیرسد تا آنکه بستم

رمضان سال نهصد و نود و هشت که دل دوربین در گرد سراپا جهان و جهانیان بصر انه

نگاه میگردد در بازار خرید و فروخت و سود و زیان زمان و زمانیان بر مکامن خواطر

بایعان و مشتریان و فنون آرایش و نکوهش ایشان کالا را نظاره کرده سخنی چند

با خود درمیان آورد که نوشتن آن مشتبه بجو فروشان گندم نمامی شود کوتهی سخن آنکه

بعد از گفتگوے بسیار برین شد که بکلیات امور وارسیده ضوابط جز ئیه

قرار دهد و براے تذکار و نگاهداشت تذکرے چند تعین نماید که اگر نفسے چند درین

معامله جائیکه سراے کار دلے نے در باط با سبابے نسبت مهلت میدهند خود هم بکار

منتظم مے شوم و هم این نفس اماره را که بتوفیق الٰہی از زواجر خردمندی بلجام آهنی مقید

شده از زخارف دنیوی باز آمده جز داده یک بزرگ نگاه نمی کند موانع صورے حسی نیز

از نگاه کردن این مرد فریب نامرد معشوق بهم رسد و هم خواهشے که از رهگذر بشریت

فطرت و همت و طبیعت میرنجاند که یک مرتبه جمعی از فرزندان محبت آثر را

فراهم آورده در کار رشد و پادشاه خود خدمتے شایسته درخور حوصله خود بتقدیم

رساند و نبرد مردانه که کارکردهاے بے انصاف را جز انصاف راه نباشد نماید تا دور

و آدم شناسے این سرکرده ایزدے بر مردم پرتو ظهور انداز دو باعث هدایت

جمعے شود وهم کوته بینان خشم اندیشه که پیوسته در خلوت خود زبان طعن کشوده میگویند
که چه لائق باوجود ما قدیم الخدمت جنگ آزماے طالب علمی را از حضیض خسی باوج کسے
بردن و درزی سرآمد سپاهیان آوردن نقل بر دل و زبان اینها نهاده غرق عرق خجالت
گردانیده اید و هم اینکس ببدرقه توفیق الهی از بار شکر نعماے این کارفرمای والا برآمده
در میان گروه ناوانان زیست آومیانه نماید سامان پذیرد و اسباب این خواهش والا
که از ترکیب بدیع مذکور پدید آمده است سرانجام یافته کامیاب صورت و معنے
شود و اگر مهلت نمی دهند و فرصت گل چیدن ازین باغ نمیشود باری در تنسیق و انتظام
نیت خیر پرود کردن این جهان خداع بهتر از غفلت بوده بکتم عدم فرو رفتن پس این
کار بجهت تصحیح نیت نه توثیق امل که مانع قوی هر بار بود شروع کرده شد منا الکسب و
منه التوفیق نمیقه ابو الفضل بن مبارک عفا الله عنهما الله اکبر چون خاطر فاتر از گفتار
بی کردار شرمنده و خجلت زده شد از کجکول حیا کرده مفارقت جست و آنرا در گوشه نهاد
و دل هرزه گرد چون ببیاض عادت کرده این بیاض را بمصاحبت یا منادمت یا
مواعظت اختیار کرده والله یهدینا الی صراط مستقیم بر ظهر کتاب کیمیا نوشته اند

فرد کیمیا خواهی زراعت کن که خوش گفت آنکه گفت ٭ زرع ثلثانش زرست و
ثلث باقی هم زراست ٭ اے برادر این چه زر است که میخواے آنکه معده
آنرا پر گرداند و مس وجود را طلاے ده دهی کند در مرتبه قناعت و در رتبه صلح کل
و در حالت محبت کائنات ست و در مذهب تحقیق بالغ نظران مکون را راه
نیست تا بمکنونات آلوده امکان چه رسد درین درگاه صلح کفر ست و محبت
کائنات زندقه ازینجاست که گفته اند حسنات الابرار سیئات المقربین

کرزند بالفتح وزاے عجمی نام کتاب زردشت ست که آنرا آسمانی قرار میداد و زندی بالفتح منسوب آن کرسفد کتاب مذکور باشد زندیق بالکسر معرب زندقه بالفتح مصدرش

بخاطر مرحومی نرسد که عدم توجه بمکون چه معنی داشته باشد و ازینجا بهاویهٔ بطلان اقتدای برآید درینجا ره ممکن را دریافت حضرت وجوب از قسم محال ست و طلب محال امری ست عبث لیکن مسکین را ممکن که بمصاحبت نفس ناطقه مشرف شده است و علمک رسیده واجب داشته اولا تخلیهٔ رذائل و ثانیاً تحلیه فضائل نموده بر مراتب علمی می رسد و از انجا از حسن و قبح که اعتبار بیش نیست گذشته حسن صورت و سیرت را که دام تزویر ست از نظر انداخته بجاو خاطر مستعد میگردد و در نزهت گاه خاطر تکون و مکون را هم آنجا راه نیست سبحان الله تعالی العظیم نمیقهٔ ابوالفضل بن مبارک ببلدهٔ لاهور سنه ست و تسعین و تسعمائة انتخاب اختتام تحفة العراقین خاقانی مبدع سخن و مخترع معنی حرف سرای خودستائی خاقانی در ستایش آباد جهان مزور نوش را با نیش و جراحت را با مرهم ترکیب داده تحفه العراقین نام نهاده است اگر عراقیان شناد وست آنرا دریافته بتحفگی برداشته پرستش نمایند کو سالار ممیزان و کو جویای تمیز تا در نیاب حرفی چند بمذاق نفس الامری گوید که شورش جهان آسوده بار نیارد جهان بهتر که من هم چون همه مردم کمند عشق این درگردن خاطر انداخته زله بردار باشم و ازین جواهر آتش ناگوارش که بیشانی فطرت را داغ و ناصیهٔ طبیعت را نور چراغ ست پاره در مطاوی کجکول خود که در موطن خاص زبان مخصوص آنرا ابوالحرص میخوانند دارد شاید که معدهٔ آز ازین سیاه کنندهٔ کاغذ و تباه کنندهٔ دل را از سیه کاری سیری پدید آید و از کتاب بمکتوب پرداخته از نقش بنقاش گراید باری بهر حال بمقتضای خواهش فطرت خود که آن در معنی از مطالب طبیعت ست یا جویائی طبیعت که در لباس فطرت تلبیس ساده دلان می کند یا بملاحظهٔ دیگر ازین مدحستان آنچه خوش مے آید برای ضیافت طبائع معاشران زمانه درخور باشد

برداشته ضمیمهٔ برداشتهای دیگر ساخت لاجرم اورا بخود مشغول داشته از مکونات که چهار سوی آشوب ست بازدار الله بس و ما بقی هوس الله اکبر خطبهٔ مجموعه مشتمل بر نظم و نثر شیخ فیضی لله الحمد که این نگارخانهٔ معنی دلنشین دشوارپسندان و گزین نکته سنجان پیراسته آمد و بدستیاری ایزد باری که گنجینه کشای معنی ست این بوالعجب نامه که مایهٔ عیش بیداردلان و خواب افسانهٔ غنوده بختان ست فراهم شد ازانجا که این شوریده خاطر از افزونی خدمت و فراوانی پرستاری خدیو خداشناسان اورنگ آرای صورت و معنی سکندرشکوه ارسطو دانش تحقیق طراز تقلید گذار پایه افراز چتر و دیهیم شاه نشان کشور و اقلیم

بیت
پی موریست ازکین تا بمهرش ؛ سر موییست از سر تا سپهرش ؛ هران پشه که برخیزد ز راهش ؛ سر نمرود زیبد بارگاهش ؛ نیارست برهمی دانش چنانچه باید پرداخت و این خدمتگزاری را سرمایهٔ بختوری اکسیر سعادت اندوزی دانسته همگی برنائی درین مهین کار بسر آورد و به برچیدن سخنان دانش اندوزان دل ننهادی تا آنکه زمانهٔ شعبده انگیز و چرخ فتنه پرداز دهم ماه صفر سنه هزار و چهار هجری واقع شکیب ربای جانگداز برادر نیک کردار قلاوز حقیقت پژوهان دانش آموز روزگار هنگامه آرای تیغ و قلم علم افراز مردمی و مردانگی کام بخش ناکامان مرهم بند روزگار خستگان گنجور اسرار شاهنشاهی دستور العمل دستوران

بیت
روی او چون زرای او افروخت ؛ آفتابی بآفتاب آموخت ؛ بر روی کار آورد دانش اندوزان به تیره روزگاری نشستند حقیقت پژوهان ماتم آرای حق پژوهی گشتند عشرت را سر بدیوار آمد و نقش فرخندگی از لوحهٔ روزگار سترده شد اگر آن نیرو داشتمی که باسمان درآویختمی و بزمانه درافتادمی آنگاه آسوده می که تار و پود این کهنه خیمهٔ از هم بگسیختمی و پیوند روز و شب را که شمردن راحت و آبستن محنت ست از هم بگسلاندمی قطعه

گر راه بر دمی سوی این خیمهٔ کبود :: آنگه نشستمی که طنابش گسستمی :: در دست من بچرخ
رسیدی چنانکه آه :: بند طلسم آن همه در هم شکستمی :: نی نی آسمان بر زمینیان خون میگرید
و زمانه از زمانیان شعر ریده ترست نزدیکیست که چرخ از روش باز ماند و اوراق سال و ماه در هم نوردیده آید
نظم وقتست که وقت در سر آید :: سیلاب عدم ز در در آید :: وقتست که مرکبان انجم :: هم نعل بیفگنند و
هم سم :: استغفر الله آن پزشک صورت و معنی که عیسوی دم مردگان جاوید زندگی بخشیدی هرگز
ننگ مردگی نپذیرد ولیکن از بی آزرمی زمینیان ازین سپنجی سرای رو در کشید و درین آرزوی آسمانیان
بر آورد تا هم آنان قدر کام بخشی و اندازهٔ وارستگی او برگیرند و هم اینان دانش و نیک اختری
از سر نو بر اندوزند قطعه مهر گردون دانش و بینش :: زیر ابر اجل جمال نهفت :: او جو
جان بود و جان نمیرد و من :: زنده را مرثیه ندانم گفت :: درین تیره روزگار عشرت مردگی
خاطر خسته باندازه دریافت برخی از باستانی نامها نظم و نثر انتخاب نموده مجموعهٔ سر انجام داد
بو که لختی بیماری جان غمگین و دل خونین درو انذیرد و درین مرگستان یکرنگی و برگ ریزد و شد
همزبان بگیر و غم ردای که در مردم زاد و نشانی از آن واد نیست بدست آید و نفس دیوانهٔ من
تجرد و غریب را که پیوسته رهزن قافلهٔ وارستگی است اندر زگزار شیوا زبان هم
رسد هیهات این کار سترگ که لغزش گاه دانش منشان هشیار خرام ست نه بزور بازوی
من هندی نژاد پراگنده وقت ست لیکن خاطر ناشناسائی از گرسنه چشمی معنی بجای
گوهر خزف ریزه را بر گرفته نزد دشوار گزینان سرمایهٔ شرمساری سر انجام
نمود و دل کوتاه بین از لب تشنگی سخن سراب را دریا دانسته بغاره گاه دوربینان خرده
گشت بیت انچه یاقوت گفته مناست :: چه فروشی که جوهری بناست
الله اکبر ابو الفضل بن مبارک که از مطالعهٔ کلمات قدسیه

تیز رودان عرصهٔ شهود و دور بینان بارگاه وجود در خیال باطل افتاد و خود را از مطمئنان
وحشت جای کون دانسته از منتسبان این گروه والا شکوه میگرفت و نفس مکر اندوز او را از صلح
کل گذرانده بصحبت عامه ساینده از سرخوشان بزم وا مانده بود که ناگاه حسن بانبهری که از همراهان
مخصوص نفس هرزه اندیش او را مصاحب روز تجرد انگاشته بود پیمانهٔ هستی پر شد اطمینان خاطر از سر بنگ
آمد و دل هم آغوش رضا را پردهٔ ناموس دریده شد گاه گناه نفس را بر دل میگرفتم و گاه جرم دل را
بنفس حواله مینمودم تا آنکه دل پردهٔ حیای این اماره را می درید و نقش بوالعجبیهاے و
و فنونهای خود مشاطگی دل میکرد و روزی چند این سرگردان دبستان و انانی را ابلطهٔ چند سرکج و
می داشت که باز بیکبارگی سر این خر و سرای خود فروش بخاک مذلت در افتاد یعنی مصاحب حکمت و راستی
و معاون خدا شناسی و حق پرستی امیر فتح الله شیرازی رخت هستی بربست و غلغله در بزم اطمینان و ولوله
در معرکهٔ رضا قوی تر از اول و داد این بی آزرم را بیش از بیش هرزه کار دریده شد و از انجا که پیشهٔ او
خدیعت و اندیشهٔ او تلبیس است خود را بهزار حیله در لباس دوستی اهتمام داشت تا آنکه بسرنوشت آسمانی
یا در فطرت برادر همت یار معاشرت مددگار مهاجرت حکیم ابو الفتح گیلانی مسافر ملک بقا شد و طشت ناموس
این مزور از بام افتاد و یکباره بازار حیله اندوزی کساد گرفت و روشن شد که این الملبس تلبیس
مساعدت وقت دریافته نام دل بر خود نهاده و بیکار رکونین صلح کل نامیده است و ناخوشی
ذرات جهان را رضا نام کرده نه در وسعت آباد خاطر از رضا نشانی و نه از صلح کل اثری مدتی
مدید از گروه عالم بوده پامال اندوه بود و چون کوران صورت و معنی ناشکیبا بوده جزع و فزع
میکرد و از انجا که از مشرب عذب راستی جرعه بکام جان رسیده است از مطالعهٔ کتب صوفیه
بسبب احترام آن باز آمده و از تجکول خود که ناصح بی غرض و واعظ بی ریا بوده دوری جستم
و این سفینه را بخاطر مشغول پیش گرفتم و بخود گفتم که طرفه معامله در پیش آمد

گفتار کارے نمی کشاید و بہ دیدن کلام مطلب اصلی برنمے آید و کردار عمل باید ۱۲ مولانا محمد ہادی علی مرحوم

راه ناپید او راهبر ناپدید وضعف در تزاید و دشمن در پیرهن بس هوشیار باید بود و پا از گلیم دراز
نکرد و هرچه مناسب حالت بوده باشد از زنهتگاه پیشینیان دریوزه کرده درین صحیفهٔ مجرد
بنویسیم و خود را چنانچه در مدرسهٔ تحجر ملا را اعلای نادانی نادان دانسته و نمودهٔ ابجد خوان مکتب
دانش گردان روزی چند برین نگذشته بود که رعونت نفس یا هدایت حق سرگرم مطالعهٔ سخنان
بلند این طایفه که قدوة العرفا شیخ فرید الدین عطار برشتهٔ نظم کشیده بودند ساخت و آنچه
بمقتضای وقت خوش می آمد نگاشته می شد بعد از فراغ آن بمطالعهٔ دیوان حکیم سنائی مشرف
شد و شروع در انتخاب حالت خود از ان مجموعهٔ دانش نمود الله تعالی از برکات انفاس قدسیه
بار یافتها و نظر کرده های خود اولاً ظاهر و باطن این حیران انجمن آفرینش را از اعمال نامرضیه مطهر ساخته
باوضاع پسندیدهٔ خود مزین گرداند و ثانیاً بدوام آگاهی و شهود آلهی مشرف داشته به فتحگاه
رضا و خرسندی دارد و ثالثاً بدرقهٔ عنایت بی غایت فراتر برده بعالم اطلاق و فراغ
مطلق رساند و محو کل ساخته اتصال حقیقی بخشد در وقت مراجعت از کابل بنواحی پیشاور در دهم
ربیع الاول سنه نهصد و نود و هشت قلمی شد اختتام **منتخب دیوان خاقانی**
دانش پذیر کلمات قدسیهٔ حکیم خاقانی که صحبت با از خودی در نیافته مسافر ملک بقا شده و قوت
او بفعل نیامده در پردهٔ اختفا محتجب گشته همت مرا بشوراند و فطرت مرا شست و شوی
داد من فریب خوردهٔ سخن را از قول ناشایسته و عمل بایسته که در گو اشتباه مانده بود شناسای تنبه
گردانیده و من ساده پا بگلیم عمل نهاده را که از بدمستی سخن شناسی خود را از عاملان انجمن
معاملان بلندخیال میکرد مفلس عمل وامانده جویای کردار نیک ساخت ای کاشکی اوراین
خودش اینقدر نفع رساندی تا از حسرت نایافت مراتب دینوی نجات یافته بگلشن سرای
خرسندی رسیدی اگرچه دل هرزه گرد میداند که مقصود از گفتگو نمی کشاید و از حرف و صوت

جزدوری رو بنمیدهد اما از تباهی طالع و تیرگی خرد حصین حصین پراچکوهم خانه در کوی اهلیت اساس نمی نهد و سراسیمه گرد سراپای نشیب و فراز صور و اشباح و پست و بلند الفاظ و معانی گاه کامیاب و گاه کام طلب ست برخی از زمان در مدارج علمی و مراتب حکمی خلوت بجای دل را کار روا انسرای شبهه و شکوک ساخته در بافتگی راکه بسوزن نتوان دوخت و برشته نتوان بست برقامت بی استقامت خو میدوزد و شطری از اوقات خراب آباد وان انگاشته در مواجید شهودی وجدانی از کتب صوفیه که از فراخی حوصله بر فراز وصول بر آمده حرف سرا شده ام سرگرم گردانیده تخیل ناصحیح مشغولی خود را مشغولی خدا دانسته خلعت رعونت را سرانجام میدهد و پیوسته از روی سراسیمگی و سرگردانی در عربی و عجمی و نثر و نظم مشغول بوده اصنام غیر مکرر را میکند اکنون که از انتخاب دیوان خاقانی فراغ یافت و سخنی چند که باندازه وقت ازت مصنفی برداشته جویای عزی دیگر ست الهی از تندباد حوادث خواهش بامنی برسان مبت و سوم شهر صفر سنه هزار و در دار الخلافت لاهور رقم پذیرفت **اختتام منتخب دیوان انوری** نگارخانه معنی نقش آرای صورت دیوان انوری که صد دام رنگین و هزار کمند بوقلمون در گردن کارشناسان خطه حرف سرای افگنده غلغله در آسمان بی تمیزی یعنی نشیب آباد دنیا انداخته باده دانائی بر کم حوصله های کوی طلب خم خم داده بزازان بازار صورت راکه در شعبده خانه این نشار فانی که دیو ریاست و جم مزدوری بردن از کارهای سره اوست و نادیده وری برده و بینی گزیدن از شابستگیهای والای او نام بزرگی و اسم سروری یافته اند بدمست گردانیده گاه تحسین پذیرد و گاه تحسین گر ساخته است خدارا سپاس که من مخمور هستی را جرعه از جام دانش چون گویم که گرامیت نفر موده و حال آنکه این قطعه که طراز خلعت اهلیت تواند شد در پیشم نهاد و قطعه من در این عهد که با قحبه رعنای جهان + چون خسان عشق نبازم نه بسهو و نه بقصد + قدرت دادن اگر نیست مرا باکی نیست +

قوت ناشدنی هست ولله الحمد؛ اما آنچه از افسردگی خمار مر اعلاج نماید یا شوریدگی خاطر را
سودمند آید عطا نگردد هر گاه لبالب خم آسمانی حکیم سنائی و خاقانی چارهٔ خمار مرا نساخته
از امثال این جرعهای خمار افزا که بسبیل ندرت از این ابوالمیح هجا بنده تراویده چه گشاید
باری بمقتضای پست فطرتی بشری که در نهاد این جوینده راه دنیا بنده مقصود دست بمتابعت
خود از این ابوالاجداد عبارت سخن چند برداشت و بموجب عطوفت علیای ایزدی که در طینت
انکس ودیعت نهادهٔ دست قدرت ست به نیت ضیافت برادران صورت و مصاحبان
معاشرت ازین بازار برایاب متاعی چند برگرفت الله تعالی او را از خساست بشری نجات
داده و از مدارای سوداگری باز داشته در کنج خمول و گمنامی طبیعت خود گرداناد تا پرستش ایزدی
را شایان گشته مسافر ملک بقا شود الله بس و ما بقی هوس بنجم ربیع الاول سنه هزار در الهٰ پور
این نقش بدیع صورت بست خاتمهٔ منتخب دیوان ظهیر فاریابی کارفرمای ایزدی
این مجبور خود را در سراپای بزم رنگین عام فریب ظهیر فاریابی در عمل داشته سنگریزه
چندرا باندیشهٔ تباه گهر بودن سرمایهٔ سرور دانانده برداشتن فرمودای ابوالفضل بوالعجب
ذاتی گاه بالکون درنمی گنجی و گاه در اوانی کون عاشق وار درمی پیچی تو که در پایهٔ شناخت مراتب
نشیب و فراز خود عاجزی دم شناخت طبقات عالم چرا میزنی تو که از بازار حرف سرای
بخلوت خموشی خرامیده بودی چه شد که یکبارگی رجع القهقری روی داد و در پی بادپیمایان
هیچ در افتادی این نفس فوفونت چگونه بخیال باطل انگاشت اسباب جمعیت مراتب سخنوری
که از اسباب والای دانشور نیست سرانجام میابد ترا موی کشان بدار الیقین مداحان هرزه گوی
برد اگر از تنگی حوصلهٔ بی سخن نتوانی بود در ملک سخن قحطانی باشد از معاملات صوری و معنوی که از صدق
فروغی داشته باشد حرفکی میزن هر چند تو از گروه تجرد نژادان بوده روزی چند قهرمان تقدیر بر گردن بسته ترا

در تعلق آباد آورده است و از آنجا که سعادت اصلی واری خشم مبا داده اند که نثار تعلق را که در نظر کوته بعضی از ارباب تجرد خارستان ست در دید تو از مظاهر آیتی در آمده گلستانی میکند اما زود باشد که با من اصلی مشرف گردی امید بس و ما بقی بوس العاقبة بالخیر شهریور ماه سال سی و شش در لاهور نگارش یافت **اختتام منتخب حدیقه حکیم سنائی** سخنان خرد افزا و معانی عقل آرای حکیم سنائی غزنوی که از ظلمت آباد تقلید فراترک رفته از مشرب عذب تحقیق بوی بمشام جان فرجام او رسیده پذیرای پرتو نور اطلاق شده است من شنا ور لجه معنی را خوشوقت ساخت و بگنجینه من اطلاقی را که با تقیید یان از معامله فهمی معامله صلح کل داشته از بهمت خود خواهان محبت این گروه بودم تا در حین فراغ خاطر بار محبت را از خلوتگاه دل بر آورده باشم بمتاع صلح را بحجت بخشید بسد الحمد اگرچه از سنائی قصیده گو درهای آبدار بی بها که گوشواره خرد والا را سزد بر گرفته بودم اما از سنائی غزنوی گو کیمیاگر شدم سنائی اول اگرچه همین برادر حکیم خاقانی خرد پرورست اما سنائی دوم ابو العلای و را در خور اگرچه دل از سخنان بلند حکیم حقایقی نور پذیر گشت اما آن لذتی که از کلام اعجاز مقام حکیم مجد دروی داد در قالب گفت در نمی آید و چرا نباشد که آن مستمند دنیا بود و این پای بند عقبی و آن در بایند گفتار تجرد بود و این آراینده کردار تفرد شکر ایزد را که بعضی از حالات خود را از حدیقه انتخاب نموده سیزدهم شوال سال نهصد و نود و نه هجری فارغ شد بدار السلطنة لاهور اما از ین کم و کرده هزار بیت بنود و هنوز خاطر تشنه سیراب نشد امید که از حدیقه تمام نصیبه وافر بردارد آلهی از گفتار بکردار راهی بخش و از کردار بفراغ دل و جلای خاطر مقامی عنایت فرمای نمیقه ابو الفضل بن مبارک **اختتام منتخب دیوان کمال اسمعیل** من جویای بینائی را بحرف آشنائی که در اوائل دیوان کمال اسمعیل رقم ثبت کشیده بود به کمند ارادت در آورده در خارستان بی بوستان ستایش

و در مرگستان جان کنان خواهش و در هجاز ار سفله برادر کشان کشان بروگاه خاطر هیچ
خرسند را باین مشغول می داشت که مدارج سخنست شاید حرف سرای مذکور در اثنای سخن
حرفی چند از معامله دانی و حقیقت شناسی درمیان آرد که بقدر شورش دل بیجا اصل راستی
پدید آید و گاه هرزه گردی خاطر برین خیال تباه می آرد که مراتب سخن بسیار است اگر بدولت سرای
حقیقت نمی برو شناسای نشیب و فراز کلام میگرداند و گاه اسیر طبیعت بوده مثل زنان زیور
دوست دهقانان زینت آرا هنگامه مداحی و معرکه هجا را از نظارگیان جهان پیمای ساده دل
بود و هرچند دیوانش جابجا افتاده بود و باین حالت بقدر تشنگی هم داشت چون انیس
بتوفیق ایزدی در کوچه نااهلیت خانه ندارد و تحصیل کتاب درست کوشش نموده افتان
و خیزان گاه با دلی خوش و گاه با خاطری تیره بسر اپای آن نگارستان صورت که فریب بازار
طفلان و راس المال بازیچه هرزه کاران ست نظری انداخته چون ترکان یغمائی تنک
از بدنشناخته بیتی چند از ان برداشت تا از اجزای کجکول که ابوالغرام جنون نست باشد در
این اختتام که در معنی افتتاح است ششم صفر ختم بالخیر و الظفر در دار الخلافه لاهور صورت تحریر یافت
الله تعالی نهی شدنی بعد از بر شدنی کرامت کناد و پرشدنی بعد از تهی شدنی میسر گرداناد دیرباچه
کتاب اوصاف الاشراف خواجه نصیر نوشته اند همانا که روزگار دست نوازش
خیلی بر سر بطلان خود کشیده باشد که مثل خواجه نصیری را بامثال این مقدمات گویا داشته
تا حال نازشی بر اهتمام خود کند که مثل من طالب صلح کلی را در خارستان ستیزه
آسوده خاطر ان کوی عدم سے انداز دظاهرا که زمانه خدیعت پیشه ملاحظه وحال را بکام خود
گذرانده جویای درهم آوردن استقبال ست این هرزه درائی ست که جرم نفس براندیش
بر زمانه می نهم ای ابوالفضل مگر ترا سرسام شده است که گاه نادانسته زبان اعتراض بر زمانه میکشائی

تو گاه دست ازو داشته نفس را بیش میکنی مجبور استعداو را زبان کوته و دست برید
و پای شکسته داده اند بیهوده مخروش و با خموشی هم آغوش باش تمت و چهارم ربیع الاول
سنه نهصد و نود و شش نوشته شد اللهم اهدنا الصراط المستقیم نمیقه ابوالفضل بن مبارک
بر پشت مجموعه نوشته اند این مجموعه ایست وسط المطالب که ساده لوحان کجی نشیب را
بپایمردی اعمال ابسر حد فراز که در معنی منزل میانه روان مسالک مقاصدست میرساند و خردمندان
بلند پرواز دوربین را از آهنگ فراز به نشیب آورده سرگردان بادیه طلب میگرداند نگارنده این
النقوش ابوالفضل بن مبارک ست که در کشاکش فهم بلند و فطرت عالی و کردار پست و زیست بو
الهم و شعور را مور دست الهی ثبات پائی یا شهپر عنقائی عطا فرماید بیزدهم ذیحجه سنه نهصد و نود و هشت
بدار الفاخره لاهور صینت عن الآفات خاتمه مجموعه حکما مجموعه مشتمل سخنان خرد پرور ان
دانش منش که تذکره آثار حکیمان گذشته و تبصره مسترشدان آینده روشندل تواند شد بر سبیل
عاریت حقیقی و ملکیت عرفی بهجت افزای خاطر مشتاق که از کوتهی مشکلمان زمانه بتنگ آمده
از حیات حسی سیر دل بوده شد با آنکه خط مغشوش که بر طبیعت نازک بس گران باشد داشت
اما ازانجاکه روز بازار فطرت بود و ارا نظر بر جمال معنوی افتاده از زرافت عامه که در نهاد او ودیعه
ست چو باره بمطالعه آن پرداخته بخون جگر سواد صورت او را به بیاض دل مے آراست
و بی انبازی مشارکان تماشای مخدرات تتق حکمت نموده مسرت آرای میشد و همواره بخاطر
میرسید که بجهت عموم نور پذیری و شمول خرد پروری دفعته این مجموعه کمال را ازین لباس
بر آورده پیرایه که همه سواد خوانان عربی توانند نظاره جمال عالم افروز او نموده شادتر شود تا
مستبصران معنوی دولتمند حقیقی گردند و اگر وقت فرصت دهد ترجمه فارسی که ساده لوحان عجم
ازان بهره ور شوند نیز کرده آید بتقد الحمد که نخستین مطلب بانجام پیوست و کم جائے بر خاطر شوریده مشتبه ماند

باستانی هندوستانست از باطن فیاضی ترادش نماید و هر یک بچهار هزار بیت پیرایهٔ بلندنامی گیرد و در وزن هفت پیکر هفت کشور بپنج هزار بیت پذیرای آبادی شود و در بحر سکندرنامه اکبرنامه قرار گرفت که در همان قدر ابیات فهرستی از جرائد شکوه شاهنشاهی نگاشته آید در همان روزگار آغاز نخستین کتاب شد و بآئین پیشینیان در رموز حرفی بسمله بیتی چند سامعه افروز گشت و همچنان در نیرنگی نفس و سخن و قلم و آفرینش و دل و علم و نظر و تمیز داستان داستان از دریابار ضمیر پرورش یافت و بدیده وری آن یگانهٔ آفاق منتظم شد کشور خدائی آن چهره نمای حقیقت را بگرامی خطاب مرآة القلوب روشناس ملک و ملکوت گردانید از آنجا که همت آویزهٔ پیش طاق آگهی بود و خاطر شمیدهٔ بهیچ چیز نمی پرداخت بجهت سرگرمی و دلاویزی هر زمان نقشی دیگر بروی کار می آورد و شغلی پیش نهاد عزیمت میگردانید تا آنکه دران نزدیکی عنوان هر پنج نامهٔ سحرآگین با برخی از داستانهای هوش افزا نشاط آرای سوامع آگاه دلان سخن شناس آمد و از والا هیچی بپایهٔ انجام نرسیده و نیز چون بنیاد شعر و شاعری بر تخییل و ناراستی نهاده اند فطرت مقدس گیهان خدیوبدان کم پردازد و آن گردهٔ خیالی را در پیشگاه دولت چندان منزلتی نبود و با این حال از دید حقیقت طرازی آن یکتای بزم شناسائی را بنظر شاعری نگرندهٔ خواهش آن میفرمود که جواهر آبدار از لجهٔ ضمیر آسمان پیوند بر ساحل شیوا زبانی افتد لیکن از ارادت درستی و سعادت یاوری آن نیروی سخن سرائی این جوش درونی کمتر ازان سرچشمهٔ دانائی تراویدی و خویشتن را از گروه بادسنجان قافیه پیمای برکناره داشتی بنشتری همزبان خاموشی بوده در حکمت نامهای باستانی ژرف نگاهی بکار بردے و باستانی گرامی انفاس کرده در صنائع ایزدی تامل فرمودے هر چند دستیازان تنگ سگال افراختن آن پنج کاخ والا اساس سخت کوشیدندی سودمند نیامدے و از کشایشهای

باستانی ہندوستانست از باطن فیاضی تراوش نماید و ہر یک بچہار ہزار بیت پیرایۂ
بلندنامی گیرد و در وزن ہفت پیکر ہفت کشور بپنجہزار بیت پذیرای آبادی شود و در بحر سکندرنامہ
اکبرنامہ قرار گرفت کہ در ہمان قدر ابیات فہرستی از جرائد شکوہ شاہنشاہی نگاشتہ آید در ہمان
روزگار آغاز نخستین کتاب شد و بآئین پیشینیان در رموز حرفی بسملہ بیتی چند سامعہ افروز
گشت و ہمچنان در نیرنگی نفس و سخن و قلم و آفرینش و دل و علم و نظر و تمیز داستان
داستان از دریای ضمیر پرورش یافت و بدیدہ وری آن یگانۂ آفاق منتظم شد
کشور خدائی آن چہرہ نمای حقیقت را گرامی خطاب مرآۃ القلوب روشناس ملک و ملکوت
گردانید از آنجا کہ ہمت آویزہ پیش طاق آگہی بود خاطر شمیدہ بہیچ چیز نمی پرداخت بجہت
سرگرمی و دلاویزی ہر زمان نقشی دیگر بروی کار می آورد و شغلی پیش نہاد عزیمت میگردانید
تا آنکہ دران نزدیکی عنوان ہر پنج نامۂ سحر آگین با برخی از داستانہای ہوش افزا نشاط آرای
سوامع آگاہ دلان سخن شناس آمد و از دولا ابیچی بپایۂ انجام نرسیدہ و نیز چون بنیاد شعر و
شاعری بر تخیل و ناراستی نہادہ اند فطرت مقدس گیہان خدیو بدان کم پردازد و آن گردۂ
خیالی را در پیشگاہ دولت چندان منزلتی نبود و با این حال از دید حقیقت طرازی آن یکتای
بزم شناسائی را بنظر شاعری نگریدہ خواہش آن میفرمود کہ جواہر آبدار از لجۂ ضمیر آسمان پیوند
بر ساحل شیوا زبانی افتد لیکن از ارادت دوستی و سعادت یاوری بآن نیروی سخن سرائی این
جوش درونی کمتر از آن سرچشمۂ دانائی تراویدی و خویشتن را از گروہ یاد سنجان قافیہ پیمای برکنارہ
دانستی بیشتری ہمزبان خاموشی بودہ در حکمت نامہای باستانی ژرف نگاہی بکار بردے و
پاسبانی گرامی انفاس کردہ در صنائع ایزدی تامل فرمودے ہر چند دمسازان نیک سگال
افراختن آن پنج کاخ والا اساس سخت کوشیدندی سودمند نیامدے و از کتابہا

روز افزون معنوی همگی آهنگ خاطر در سترون نقش هستی بود نه نگارین ساق پیش طاق
بلند نامی تا آنکه سال سی و نهم الٰهی بدار السلطنة لاهور اورنگ نشین فرهنگ آرائی آن
دانای رموز نفسی و آفاقی را طلب داشته اهتمام به پایان بردن قرار داد فرمود دلشاد
همایون بران رفت که نخستین افسانهٔ نل دمن تبر ازوی سخن سنجی سنجیده آید باندک فرصتی
والعونه اختتام بر روی کشید و پایهٔ والای آفرین بر گرفت و دران کارنامه جادوی بسیار
طلسم آگاهی نگاشته آمد چنانچه خود می سراید مثنوی بانگ قلم درین شب تار +
بس معنی خفته کرد بیدار + بگداخته ام دل و زبان را + کین نقش نموده ام جهان را +
صد سحر و فسون بتار بستم + کاین نقش بروی کار بستم + بر خواب نهد فسانه باز +
من گشتم ازین فسانه بیدار + شب رام ببیت و یکم مهر ماه الٰهی سال چهلم یکشنبه دهم صفر هزار و
چهار هلالی در گرامی آراستن این نامهٔ گوهر آموز فرمان در رسید آن آزاد خاطر آگاه از آهنگ
باز پسین گشاده پیشانی بشهرستان تقدس خرامش فرمود نظم قالب خاکی سوی خاک فگند +
جان و خرد سوی سماوات برد + جان گرامی به پدر باز داد + کالبد خاک بمادر سپرد +
جان دوم را که ندانند خلق + مغلطه گوئیم بجانان سپرد + صاف بر آمیخت بدردی می +
بر سر خم رفت و جدا شد ز درد + تا ظورهٔ سخنوری اسوگواری نشست و گروها گروه مردم در تنگنای
غم جای گرفتند پادشاه حقیقت شناس را دل بهم بر آمد که چنان حکمت پژوه مدحت سرای را در
نقاب کشید و آن صدر نشین چار بالش بزم اخلاص که ساغر زندگانی لبریز شد شاهزادگان
والا گوهر زبان تاسف کشودند که استاد و دانا دل و مزاج دان دانش آموز از نزدیکگاه بزم حضور
دوری گزید نو آئینان بزرگ و اعیان دولت را گلدستهٔ شادمانی از طراوت افتاد کسرا که
دمسازان بزم و رزم را پیمانهٔ عشرت برگشت فرو بستگان مقاصد را نقش دل سنگ

گره کشای دشواری روزگار رخت هستی بر بست رهگرایان بادیهٔ غربت را آه در جگر و گریه در گلو گره شد که منزل آرای آسایش خاطر از جهانیان برگرفت جهان نوردان آگهی طلب بگمدهٔ تنگدلی نشسته اندیشهٔ سفر از دل ستردند که سخن آفرین حقیقت گزار را چشمهٔ زندگانی انباشته شد تهیدستان آرزومند را خار ناکامی بپا شکست که کام بخش بخواهش بر کارگاه تعلق آستین بر افشانده و همچنین هر طائفه را شیونی خاص در گرفت و اندوهی تازه غریو افسوس بر کشید داستان صاعقه ریز بکالبد گفت در نیاید و بهای چوبین قلم در نوشته نگردد و هر گاه جهانیان را حال چنین باشد اندازهٔ دردناکی من دو ستدار صورت و معنی که تواند شناخت و تپش دل و افسردگی ظاهر چگونه در حوصلهٔ قیاس جای گیرد رباعی تاریک شد از هجر دل افروزم روز + شب نیز شد از آه جگر سوزم روز + شد روشنی روز و سیاهی شبم + اکنون شبم شب است و نی روزم روز + وحال آنکه این کثرت آرای وحدت گزین جز او راز پذیرے نداشت و مرهم ناسور درونی از و سر انجام میگرفت نزدیک بود که پیوند عنصری این حیران انجمن آفرینش گسیخته گردد و تار و پود هستی یکبارگی از هم بگسلد لیکن با قضا آویزش چه سود آورد و ستیزه با سپهر چه کار آید رباعی اگر شکایت گویم ز چرخ نیست صواب + وگر عتاب کنم با فلک چه سود عتاب + چنانچه خیمهٔ نیلوفری مرا شکست + شکسته باد ش میخ و گسسته باد طناب + ناگزیر کنج خمول گزیده بجا نگاهی سر براه انتظار نشست و شغل ناخن بر دل زدن و جگر پالودن پیشه گرفت قطعه ما کاروان آخریم از دیار عمر + او بود مرد پیشتر از کاروان برفت + سعدی همیشه بار فراق احتمال داشت + واین نوبتش ز دست تحمل عنان برفت + و مهات نیروی آرامش ندارد و شناسائی کردار میگراید گوناگون دانش بیاوری بر نخاست و چاره تسکین افروزنیهٔ شورش آمد فرد هزار جهد بکردم که داغ هجر بپوشم + نبود بر سر آتش میسرم که نجوشم +

اندرزهای شاهنشاه خدا آیین و عاطفتهای پی در پی آن قدردان حق پژوه مرا اکبر یوه صبر

آبله پای آورد و بجان بخشی و دلدهی آن آداب آموز صورت و معنی بار دیگر در بهار سوی دنیا

گذار ده شد و چاره این اسپهبد ملک و ملکوت ناچار شهر بند گردانید و در سپنجخانه بهتم زار روزگار

جای داد چه کند و چه چاره سازد که از کشاکش غم زمانی آسایش ندارد و نفس آسودگی بر نمیکشد

ابیات خشک شد یارب ز یا ربهای من + از غم او دامن لبهای من + ای بے نهایت

ورد دل دارم از و + جان اگر دارم خجل دارم از و + سبحان الله ابوالفضل بن مبارک را

در نگاشتن اکبرنامه که بقالب نثر ریخته گری مینماید مکنون سراپا خاطر آن بود که توجه نخل پیرای

بوستان سخن آفرینی بسا بار خاطر این هزار دله بر خواهد داشت از نیرنگی روزگار بوقلمون

اندیشه واژونی گرفت و تا هنگام آن پیش آمد که کس بدان روز مباد سر انجام سخنان فی لاویزان

رهگرای نزهتگاه تقدس بمن آشفته دل هیچمدان بازگشت ابیات بسی اندیشه کردم تا پس

پس را + بجگتهای او ره نیست کس را + درین بستان زبان باید درو کرد + خموشی را بجرت پیشه

کرد + ناگزیر با خاطری پژمان و حالتی نژند بخیال همزبانی آن دمساز دل افروز و تصور لقای

ذکر جمیل در گرد آوری تصانیف آن قسطاس دانش فراوان کوشش پیش گرفت روشن شد

که از دشوار پسندی و بالا روی از شعر پیشینه نقش پنجاه هزار بیت از صفحه هستی سترده اند و آن بعنان

تخیل گاه را از پیشطاق شناسائی انداخته سال نهل و دوم آلهی بتگاپوی خاطری سراسیمه و دلی

صد جای در گرو پنجاه هزار بیت از نظم و نثر یکجا نگاشته آمد امید که همگی تازه رویان شبستان حقیقت

و تمامی نو رسان آن بوستان سرای آگهی فراهم آمده انجمن افروز نشاط گردند درین دو او جوبائی

بیاضی شوریده خط که در ایام بیماری خامه نگار آن سفر گزین ملک تقدس بود بنظر در آمد بودن

مرآة القلوب ابیات دشوار خوان چهره افروز شد بهزبانان محفل آن یکتای روزگار براز گوئی نشست

چون ترانهٔ نومیدی آن گروه سامعه کوب آمد پای همت افسرده بنور آگهی و نیروی دل برخواندن لخت لخت گردانید و هر طایفه بطوماری نگاشته بیت بیت آنرا بکار و تمیز جدا ساخت و بر سطح کاغذین پیوند داده سامان داستان داستان نمود و بترتیبی گزین و سر سخنی تازه آرایش یافت از بدائع برکات هر گوهرین داستانی که اندیشید از آن مسودهٔ نامنتظم ابیات آن چهرهٔ نمایش افروخت و هر در شاهوار که در سلک انتظام بایستگی داشت از آن لجهٔ آگهی برگرفته آمد و از آنجا که فطرت قافله سالار بود و بخت یاور آن منظوم و منثور که سخن شناسان بزم فیاضی انتظام آنرا می اندیشیدند غازهٔ حسن تالیف برروی کشید و بتائیدات سماوی برادر زادهٔ لا اثر خود را بپیام زندگانی جاوید آورد مرا شادمانی و این گروه را حیرت فرو گرفت مثنوی دل من ازین داستان تازه شد + دماغ نشاطم پرآوازه شد + بیفزود از آن گوهر هوش من + چه گوهر شد آویزه گوش من + بوکه دلهای آسوده را سرمایهٔ نومندی آید بپیرایهٔ تقدس آن نورانی پیکر گردد از آنجا که آگاه دلان بیدار مغز سرنوشت انجام را از ناصیهٔ سرآغاز برخوانند و حسن خاتمت را که از فروغ قبول دلها پدید آید از عنوان نیک سگالی دخیر بسیجی برگیرند نسیم پذیرائی بر نزهتگاه دل می وزد نوید جاوید ناکامی در کاخ صماخ فطرت خروش نشاط می اندازد مثنوی بحمد الله این داستان نخست + بطرز فرخنده کردم درست + نشاط اندر آرد بخوانندگان + مفرح رساند بدانندگان + بدین نامهٔ نامه دیباز + بمانم بر نام اوراد راز + دل دوستان زاید و نور باد + وز وطعنهٔ دشمنان دور باد + خطبهٔ مرقع پادشاهی سجدهٔ محمدت ایزدی بفرق قلم بتقدیم میرسد فی قلم خط بجبینی میکشد که تصویر نگارین سرای سپاس آلهی از قدرت نقاش حدوث و مصور امکان بیرونست اگر به بنای آسمان و عمارت زمین نمایش او نموده آید در خطوط شعاعی بصیرت از آن نکوهیده تر باشد که پادشاه جهان آرا را بتعمیر دیوار گلبن و سقف چوبین ستایش نمایند و اگر در نگارخانهٔ زرنگار شنگرف برنگ آمیزی مجردات با مادیات که مرقع

عالم ارواح ۱۲ اجسام ۱۲ کتاب

موجودات عبارت از انست توسل جوید هر آئینه شرح جمال غیر متناهی را بدست آویز تهی پرداخته باشد

قطعه گر خطوط شعاع دیده عقل + همه را بر سر هم افزائی + بقیاس کمال اوست چنان + که بگرداهتاب پیمائی + سبحان الله این چه خط قاصر نمط است که نگارشش بیاید کلک تقدیر

منصب جلالت نقطهٔ وجود را بر صور ایجادی و نقوش تکوینی نوشته است مثنوی من که و تعظیم

جلال از کجا + دل ز کجا وین پر و بال از کجا + ز هم تهی پای بسی در نوشت + هم ز درش دست

تهی باز گشت + من حرف شناس این سواد نورانی از ان عزیمت باز آمده دل را نجیال

جلائل نعوت پادشاه زمان پیر وقت مرشد روزگار بیت هم نور ده چراغ بینش + هم چشم و چراغ

آفرینش + نور آگین میگرداند و زبان را بگفتار آثار نتایج حق شناسی و ایزد پرستی خدیو زمان

نگارین میسازد و دشت را با دل همزبان میکند و قلم چوبین را با زبان گوشین همراز میگرداند

یعنی شکر نعمت منعم حقیقی بر دیباچهٔ اعلان نقش پذیر میگردد که ایزد جهان آرا زمانهٔ ما را

طراز زمانهای باستانی گردانید و صورت را پایهٔ معنی بخشید ظاهر را همرنگ باطن ساخت تقلید را

تحقیق گردانید چرا زمانه ننالد و چگونه زمانیان ننازند آن روز هنگامهٔ گفتار بود امروز معرکهٔ

کردار است آن روز نقش راه نقاش پرستان زدی امروز شعلهٔ راه بری در دست داشته رهنمای

نقشبند حقیقی ست آن روز صورت با معنی انباز بود امروز هر دو در خلوتکدهٔ وحدت همراز اند

آن روز دانش را پای برجای ستاده بود امروز سلطان عقل بلندسر برست و این بهار معنوی

و نشاط دائمی از برکات ذات مقدس و ادار پرست ایزد شناس جهان آرای زمان ماست

شعر آنکه گردون در انتظام امور + تا که شاگرد اوست استاد است

سر آرای اقبال اورنگ نشین معنی مسند نگار دولت روشنی افزای چراغ هدایت بلندی بخش ایوان

تکمیل مبنت بنا ترجمه پاک بیان + بیدار ترین شب نشینان + نیر جهانتاب

صورت و معنی نور بزم افروز دانش و داد خوانائی خطوط ایدی و نواصی دانای نقوش انفسی و آفاقی

ابیات

شهنشاه نظر سیر و خرد بخش ✽ جهانگیر و جهاندار و جهان بخش ✽ رقم سنج حقیقی و مجازی ✽ جهان عقل اکبر شاه غازی ✽ خداوندا تو این شاه جوان بخت ✽ که آمد سایه اش پیرایهٔ تخت ✽ ظلال خیر و دولت بر سرش دار ✽ مراد هر دو عالم در برش دار ✽

و از میان من این خدیو خداشناسان عالی گوهر والا نژاد مصدر جلائل خصائل برخورداری مستجمع شرائف شمائل حق پسندی و حق گزاری غرهٔ ناصیهٔ سعادت و اقبال قرهٔ باصرهٔ عظمت و جلال درهٔ التاج سلطنت کبری خلف الصدق خلافت عظمی فروغ دودمان اجلال نورپرور دنیر افضال مستوثق مرتبیات آلهی مستنیر انوار ظل آلهی رفعت پیرای تخت و دیهیم شاهزادهٔ دانش پیوند سلطان سلیم را در هنگام عنفوان شباب و آغاز جوانی که انشاء الله تبارک و تعالی در ظل ظلیل آن سر آرای اقبال بکمال پیری صوری و معنوی مشرف گردند مبدعان قضا و قدر از عطیه خانهٔ ایزدی عقل دوربین دوریاب و کمال سعادت و فراخی حوصله کرامت فرمودند و دیدهٔ حق بین آن نونهال اقبال را سر بینائی کشیده اند اولاً نظر بر جلائل حقوق پدری افتاد و فرزند گرهمت در بندگی بست فرزند بود خود را خدمت جوی ساخت ثانیاً نگاهی ژرف در شرائف بزرگی شاهنشاهی انداخت نطاقی تازه از رغبت مندی بر میان دل بست ثالثاً عظائم انوار معنی این هادی آفاق در پیش طاق دید اعالی او جلوهٔ ظهور فرمود چندین کمند ارادت و عقیدت بر گردن جان انداخت را بعاً در اندک فرصتی بقلاوزی بخت بیدار دریچه دولت حقیقی کشودند و مراتب چهارگانهٔ اخلاص که تیزروان عرصهٔ آگاهی را بدشواری فراهم آید بآسانی بدست دولت او آمد رضامندی پدری و حاطفت پادشاهی و هدایت پیری و تربیت مرشدی در عمر و دولت و سعادت و حسن عاقبت افزایش آورد اینچنین قدردان دوربین را زندگی دراز گرداند تا بوسیلهٔ آن

آثار حق شناسی افزاید و نیز افزونی دولت را مبشران غیبی تهنیت گردند که همواره چنین گوهر والا
در سایهٔ عاطفت و تربیت شاهنشاهی مستلذات صوری و تمتعات معنوی کامیاب
آید و منهیان عالم قدس او را نوید زیادتی سعادت آورند یعنی ذات قدسی آن مجموعهٔ
هوشمندی از عالم فرا ترک شده گلشن سرای معنی که گلستان همیشه بهارست مشرف گردد تا انجه
پردهٔ پندار جهانیانست او را آئینهٔ حق نمای گردد و از آن قدم پیش نهاده صور اشیا را مظهر
نور حقیقی شناسند و این پایهٔ آگاهی را طی فرموده یک نور دانند که مظاهر گوناگون ظهور دارد و
از آن بلند تر شتافته تلون ظاهر و مظهر از وجه دریافت او مرتفع گردد و جز یک نور مطلق در نشیمن
خاطر او شعشعهٔ طلوع نه بخشد و مژده رسانان ملاء اعلی خجستگی عافیت و شایستگی آخر کار رسانند
که از بخت مندی خویش در لجهٔ حقیقت یکتائی در آید و نقاب دوئی و حجاب مائی و توئی برخیزد
و همواره این گلدستهٔ بهار هوشمندی در مراتب حالات تماشای حسن علی الاطلاق میفرماید و مجالی
حسن را که مرآت جمال جهان آراست در پیش نظر والا داشته خاطر فیض مند خویش را باین طرز دلاویز
عشرت گزین و شادی آموده وارد و درین هنگام مسرت افزا از اقتضای نشاه جامعیت بحظ
استادان کار پرداز که در نظر حسن دوستان جلوه گاه ظهور و محل انکشاف نور مقیدست در دیدهٔ دوربین
حقیقت شناس جام گیتی نمای حقیقت مطلق توجه عالی مبذول داشت و الحق طلسم بدیع خط
آسمانی هندسه ایست از پرگار قلم ابداع چهره کشای روحانی که تا بد ایست دست تقدیر نقش و نگار یافته
بلکه آئینهٔ جهان نمای و اسطرلاب حقیقت کشای معنی ست که بر اعالی جبالی وجود تعبیه نموده اند تا دیدبان
ظاهر و خبر رسان باطن باشد راز دار سخن ترجمان دل مغز جان قوت دست سویدای سفیر ضمیر
اگر وساطت او نبودی بسا حقائق کونی و آلهی نا دانسته ماندی سخن مائده فضال بر
حاضران بزم دانش طلبان آرایش بخشد و خط برای آگاهی جویان دور و نزدیک خوان نعمت ترتیب دهد

فرد اگر نه قید کتابت بود کجا باشد + شگفته معنی رنگین و لفظ جان پرور + اگر خط نبودی سخن زندگانی نداشتی و دل را از گذشتها ارمغانی کمتر رسیدی صورت بیان بیکر دوده افکار رندو معنی دانان قبلهای چراغ معرفت شناسند ظلمتی ست در وی هزاران نور بل نوریست که خال نارسیدگی چشم با خود دارد نقش نگار اقلیم آگاهی ست بل سواد اعظم شهرستان معنی شب تاریست که بوارق هوش افزا با اوست ابر سیاهی ست که باران روشنی آرد طلسمیست گنجینه معنی را که با افتادگی روانی دارد و با خموشی گویائی و با جاماندگی بلند پروازی و چون نغمت گونی آن نادره مخترع نوشته آمد پیوند آلهی او نگاشته میشود مقدسات معنوی از بارگاه علم ایزدی به نسبت خاص که نفس ناطقه را با آن جناب کبریائی احدیت ست اندکی از بسیار معانی آن گوهر آمود تجرد لمعه ظهور بخشند و سلطان دل او را بشهرستان خیال که در معنی برزخیست درمیان مجرد و مادی فرستد تا تجردی با تعلق و اطلاقی با تقید اکتساب نماید و از انجا گاه بر بام زبان شتافته بدریچه گوش فرود آمده مرحله مرحله روابط تعلق گذاشته بخلوتکده دل می شتابد و از انجا بوحدت سرای تقدس برجوع صعودی میکند و گاه فرمان روای دل آن مسافر آسمانی سیر را بی راحله زبان در آبادی روانه میسازد و از انجا بر بر دبحر قلم و مداد عبور نموده بر فسحت آباد صفحه حسن محمل میگشاید و از انجا بار اقامت بسته از شاهراه باصره بدار الملک حقیقت طبل رحیل بلند آوازه میسازد و باید دانست که هر راه نوردی را که از دار العلم دل بعلمخانه صوت آید سوای آن مراحل که گفته شد چهار منزل دیگرست که قافله معنی از ان بگذرد و آن عبارت از چهار حالتست چه اول در دل اندیشه آن کار پدید آید که آنرا خاطر نامند و حدیث نفس گویند دوم دل را انجذاب آید و خلجان پدید آید که آنرا میل و هیجان خوانند سوم دل عزیمت جزم در سر گیرد چهارم آن کار از پرده خفا بتجلای ظهور نشابد تا بدکه جوبای آن گاهی نگاهی ژرف درین منازل و مراتب آمدن و برگشتن موج نشینان معنی کند

تا بسا از حقایق تجرّد و تعلق چهره کشا و جلوه نما گردد و چون بآئین خاص توقیع حسن خط نگاشته آمد باز بطرزی دیگر حقیقت آن را می نگارد و شرح حسنی دیگر بزبان قلم میدهد که عالم تصویر از بدائع نگارخانهٔ موجود است و حسن گوناگون در طراز هستی او جلوه دارد و حضرت پادشاه صورت و معنی سخن بلند فرموده اند و آن آنست که صنعت تصویر آدمی زاد را بمعرفت عظمت ایزدی رهنمونی میکند علی الخصوص مصور را که بقلم غرائب نگار صورت آدمی را چنان شبیه می نگارد که بیننده در حیرت فرو میرود لیکن آن جان گرامی و آن گوهر دریافت و آن حرکات دلفریب نتواند از هزار یکی بظهور آورد هر آئینه بعجز خویش و قدرت ایزد تعالی اعتراف نموده شناور بحر معرفت مبدع کل میگردد و الحق بملاحظه این دریافت بعضی از ساده لوحان که رقم انگار بدین صنعت بدیع کشیده بودند سر خجالت در گریبان عبرت فرو برده نقش نگار را اقرار گشتند و چون نقش و نگار آئین تصویر نگاشته لوح بیان شد بتازگی بطوری خاص حال خط نیز ظهور یافت که خط قسمی است از تصویر چه آن شبیه آیاتی عالم علوی و سفلی ست اگرچه در بسیار جا صور اشیا نگارش می یابد اما بسا از قدسی نژادان معنی را نیز درین پیکر غرابت بخش آورده جمال آرامی شوند و بسا از معانی خلقی را در حالت تصویر در آورده صورت پرست را ازین راه بمنزلگاه معنی راهبری میکنند و خط تصویر خاص ست که صور حروف را که هر طائفه برای فهمیدگی و فهمانیدگی مطالب و مقاصد قرار داده اند بطرزی مخصوص نقش میکنند همان طور که در عموم تصویرات صورت بر ذی صورت دلالت میکند و آن بر معنی خاص همچنان صورت خطی دلالت بر الفاظ میکند و الفاظ بر معنی سبحان الله گاه هوا را سخن ساخت و گاه سخن را خاک و چون معرفت را چاره نیست از شناخت حرف لاجرم بشرح آن پرداخته حسن افزای این مصنوع ایزدی میگردد ای پذیرندهٔ اسرار دانش اگرچه تحقیق این مراتب را نه این جائیست لیکن اندکی از آن ناگزیر وقتست باید دانست که حرف کیفیتی ست خاص

وابسته بکیفیتی دیگر که آن قایمست بهوا که یکی از عناصر چهارگانه است هرگاه دو چیز که صلب و متصادم یکدیگر باشند چون بسختی جدا شوند که آنرا قلع نامند یا بشدت بپیوندند که آنرا قرع گویند هرآینه هوای آن میان تموج گیرد چون تموج آب و آن تموج سبب حدوث کیفیتی شود که آنرا صوت و آواز گویند و بعضی از دانشوران تجوز نموده تعریف صوت بسبب قریب کرده اند که صوت هوای متموج ست و بعضی بسبب بعید که صوت قرع یا قلع عنیف ست و چون حال صوت که کیفیت هواست مفهوم شد معلوم باید کرد که این صوت مطلق را کیفیات دیگر عارض گردد که از یکدیگر متمیز گرداند مثل زیر و بم بودن و غنه و انچه از گرانی گلو بهم رسد و کیفیتی خاص دیگر بواسطه مخارج و تقطیع اجزای هوائی عارض صوت میشود که زیر باید و بم باید و غنه یابد و آواز از گلوی گران از هم جدا شوند آنرا حرف نامند شیخ ابو علی سینا در شفا این کیفیت خاص صوت را حرف گوید و جمعی از بزرگان دانش صوت معروض آن کیفیت خاص را حرف شمرند و بعضی از سخن وربیان دقائق ایجاد مجموع عارض و معروض را حرف شناسند و همانا که این نزدیک بحق باشد و چون حقیقت حرف مبین شد حقیقت حال عدد آنچنانست که هر طایفه دران اختلاف دارند انچه درین خطوط که این مرقع والا بران مشتملست مثبت شده بیست و هشت ست که بهژده صورت باز گردد و اگر همزه را از الف متمیز نگردانند و الا بیست و نه اینکه در مفردات لام و الف یکجا نویسند مذهب طایفه آخرست چون الف همیشه ساکن باشد ناگزیر او را بحرف متصل ساخته نگارند و باعث بر اختصاص لام آنست که دل لام الف ست و دل الف لام و مخفی نماند که در ازمنه سابقه حروف را اعراب میکردند و طائفه از متاخرین برای آسانی آنرا بنقطه بغیر رنگ مکتوب قرار دادند مثلا اگر حرف بسیاهی نوشتی اعراب را به نقاط شنگرفی نگاشتی چنانچه فتح را یک نقطه سرخ بر بالای حرف نهادی و برای ضم نقطه در پیش حرف گذاشتی و بجهت کسر نقطه در زیر حرف ثبوت کردی بعد از چندگاه خلیل ابن احمد عروضی آنرا تغیر داده هر حرکتی را صورتی و جائی

مخصوص قرار داد چنانچه امروز مزبور و مشهورست و نیز حروف را دو قسم سازند معجمه یعنی حروف نقطه دار

چه اعجام بمعنی ازالهٔ اشتباه است و حروف غیر منقوطه را مهمله خوانند یعنی دران نقطه ترک شده است

و در بعضی اطلاقات جمیع حروف تهجی را معجم نامند چنانچه بنقطه دفع اشتباه میشود بعدم نقطه نیز ازالهٔ آن

می بندند و باید دانست که مراتب حسن خط چون مدارج حسن دیگر اشیا باعتبار تفاوت بینندهٔ

اختلاف دارد و هر گروهی بمرتبهٔ دل نهاد شده بآن طرز خاص عشرت پیرای ست و آنانکه از حسن

بیدار یعنی خرده و دوربین نظر دور دارند از هر مرتبهٔ حسن محظوظ و مبتهج اند و چون حضرت شاهزادهٔ

والا گوهر را ایزد توانا حوصلهٔ فراخ و دلی آگاه و فطرتی بلند کرامت فرموده بجمیع حسنهای

خطی نظر انداخته برای عشرت گزینی خویش و مسرت طبقات انام بخاطر نور پذیر رسانیدند که مجموعهٔ

از خطوط استادان انتظام یابد تا هم سرمایهٔ عشرت حسن مطلق سرانجام پذیرد و هم نشار حسن

مقید جلوه دهد و بوسیلهٔ این ترکیب و ترتیب پیرایهٔ سرور هر دو طایفه مهیا باشد بنابران

آن گوهر والای دانش تمیز حق اساس خویش از نوشتهای خوشنویسان سحرپرداز قطعهای

دلکش فراهم آورده و این فهرست جلائل انوار جمال الهی را که جمعی مرآت حسن مطلق نامند

گروهی آئینهٔ جهان نمای گویند و طائفهٔ ارژنگ مانی لقب دهند و طبقهٔ آنرا مرقع گویند که رقعه

و پارچه پارچه اندوخته تر زندهٔ بدیع برای حسن عالم افروز ساخته اند در اندک فرصتی و آغاز سال

الهی این گلشن همیشه بهار معنی سرسبز و شاداب گشت بیت هر حرف از و شگفته باغی

افروخته تر ز شبچراغی * این روزستانی ست که در یکجا فراهم آمده حیرت افزای جهانیان

یا شبستانی ست که هزاران چراغ بر رهگذر رهروان شاهراه معنی افروخته اگرچه سوادی

صورت ست اما هزاران عقل در وست سوادی ست که هزاران شاهراه بیاض وارد

یا خطی ست بر عارض معانی موج مشکین نقابی ست که سلمی صفتان معنوی

از مشبک آن بصد غنج و دلال غمزه زنانند جعد مشکبار یست که بر عارض نسرین بدنان جلوه گاه باطن فروهشته رباعی هر صفحهٔ او نزهت گلزاری + هر لوح چو لوح عارض دلداری ٭ هر حرف چو خط چهرهٔ معشوقی ٭ هر نقطه چو خال لب خوش گفتاری ٭ بر آگاه دلان خبرت پذیر روشن است که این اعجوبهٔ آفرینش که او را خط گویند چون عالم قدیم بی سر و بن ست که نه او را ابتدایی ست و نه او را انتهایی لیکن چون حسن مدرکات این حواس پنجگانه بیشتری بحسن اعتباری باز میگردد و هر طائفه بحسن خاص بوسیلهٔ آن پنج دریچهٔ دل الحظاظ میبرد در هر زمانه هر طائفه ذهن خاص در نقوش این حروف پرداخته اند چون خط هندی و سریانی و یونانی و عبری و قبطی و معقلی و کوفی و کشمیری و حبشی و ریحانی و روحانی و غیر آن و بمقتضای مصطلحات هر قوم حسنی در این نگارخانهٔ بدیع پدید می آید و در بعضی قرطاس نامهای باستانی عبری با آدم هفت هزاری نسبت کنند و طائفه با دریس و جمعی گویند که ادریس خط معقلی را ترتیب داد و بیشتری تفاوت در خطوط با عتبار سطح و دور ست چنانچه خط کوفی یک دانگ دور ست و باقی سطح و معقلی مجموع سطح ست و کتابهای عمارات کهنه بیشتری با این خط ست چنانچه جهان نوردان دیده در از این آگاهی می بخشند و بهترین خط معقلی آنست که مراتب سوادی و بیاضی هر دو بهیئتی خاص متمیز باشد که سواد خوانان آن نقوش را از سواد و بیاض آن اشتباهی نیفتد و آنچه امروز در ایران و توران و روم و هندوستان بزرگان دانش شهرت دارد و هشت خط ست از انجمله شش خط را با بن مقله نسبت میدهند که در تاریخ سه صد و ده هلالی از فروغ دیده وری خویش از خط معقلی و کوفی و غیر آن اختراع نموده و برای هر حرفی بزعم خویش طرزی خاص قرار داده که دانایان آن طرز نوشته را چون موافق یابند خط خوش گویند و اسامی آن بدین تفصیل ست ثلث و توقیع و محقق و نسخ و ریحان و رقاع و تعلیق و نستعلیق و بعضی از داستان طرازان باستان خط نسخ را مخترع یاقوت مستعصمی شمارند و ثلث و نسخ را

بود ور دو دانگ ست و سطح چهار جلی را ثلث گویند و خفی را نسخ خوانند و توقیع و رقاع را چهار و نیم دانگ دور ست و یک و نیم دانگ سطح جلی را توقیع دانند و خفی را رقاع و محقق و ریحان چهار و نیم دانگ سطح ست و دو دور یک و نیم جلی را محقق خوانند و خفی را ریحان نامند و علی بن هلال که با بن ابواب مشهورست این شش خط را خوب نوشت و یاقوت بکمال رسانید و بعد از و شش شاگرد او در خوشخطی عالمگیر شدند اول شیخ احمد که به شیخ زاده سهروردی مشهورست دوم ارغون کاملی سوم مولانا یوسف شاه مشهدی چهارم مولانا مبارک شاه زرین قلم پنجم سید حیدر ششم میر یحیی خط هفتم تعلیق ست که از رقاع و توقیع استنباط نموده اند سطحش بغایت کم ست و خواجه تاج سلیمانی که در شش خط سابق مهارت داشت این خط را خوب نوشت و از متاخرین مولانا عبد الحی که منشی سلطان ابوسعید میرزا بود درین خط ید طولی داشت و مولانا درویش درین خط از و گذرانیده و از منشیان حضرت شاهنشاهی برابر شرف خان کسی نه نوشت و خواجه عبد الله صیرفی و ملا محی الدین شیرازی و ملا عبد الله آشپز هروی و حافظ حفیظ و مولانا ابابکر و مولانا شیخ محمود و خواجه عبد الله مروارید این هفت قلم را بپایهٔ اعلی رسانیدند چنانچه صیت خوشنویسی آن نگارندگان بدائع آفاق را گرفت و چنین گویند که در زمان صاحبقرانی خواجه میر علی تبریزی از نسخ و تعلیق خط هشتم ابداع نمود که آنرا نستعلیق گویند و آن تمام دورست و از شاگردان او دو کس کار را پیش بردند یکی مولانا جعفر تبریزی و دیگر مولانا اظهر لیکن درین وضع خاطر می آید که بسا خطوط نستعلیق که پیش از زمان حضرت صاحبقرانی نوشته بودند بنظر در آمده است و از خوشنویسان این خط مولانا محمد اوبهی ست و سر آمد همه مولانا سلطان علی مشهدی ست خط را درین طرز بدیع بپایه والا نهاد و اگرچه از مولانا اظهر تعلیم گرفته اما خطوط او را معلم خود دانسته فیض وافر برداشت و شش کس از شاگردان مولانا درین طرز خط نام بر آوردند سلطان محمد خندان سلطان محمد نور مولانا علاء الدین محمد هروی مولانا زین الدین عیدی نیشاپوری

محمد قاسم شادی شاه و هر یکی بطرزی خاص به لربائی گردی مخصوص گشت دیگر مولانا سلطان علی
قانی دیگر مولانا سلطان علی شیر مشهدی و مولانا هجرانی که درین خط رتبه دارند بعد ازین سر فرقه
خوشنویسان نستعلیق مولانا میر علی هروی ست اگرچه بظاهر شاگردی مولانا زین الدین کرد اما از
خطوط مولانا سلطان علی استفاضه تمام نمود لیکن از فروغ فهم تغییر روش پیش نموده تصرفات نمایان
یادگار گذاشت یکی از ایشان پرسید که میان خط شما و خط مولانا سلطان چه فرق ست گفت که من هم
خط بپایهٔ کمال رسانیده ام لیکن آن نمک که خط مولانا سلطان علی دارد در خط من نیست دیگر
مولانا محمد حسین تبریزی و میر احمد مشهدی و مولانا حسن علی مشهدی و مولانا شاه محمد نیشاپوری
میر معز کاشی و میرزا ابراهیم اصفهانی ست و طائفه دیگر که درین تصویر خاص عمر گرامی صرف
کرده اند و آمد و زجادهٔ روشی که در ظل سریر خلافت عظمی صاحب این نقش دلپذیر توان گفت
مولانا محمد حسین کشمیری ست که بر کاتبان روزگار چیره دستی میکند و چون بمقتضای سخنان
خرد پژوهان مجملی ازین نگارین نامه رقم زدهٔ کلک ضراعت خاک نشین عتبهٔ استقامت ابوالفضل بن
مبارک شد بیت همان بهتر که دانای سخن سنج ٭ برون ز اندازه نگشاید سر گنج ٭ امید که این تازه
بهار صورت و معنی و خجسته نگار ملک و دولت همواره طراوت بخش نظارگیان محفل گرامی شود و هر صفحهٔ
گلستانی نفحه اش منشور دوام شادکامی گردد خطبهٔ کجکول بزرگ سبحان الله فرمانروای معنی کار
گدائی صورت پیش گرفته گنجور خزائن خردمندی پیشهٔ پیرزنان تهیدست میکند این را از قسم جنون
نفس ابوالعجائب داند یا از فنون ذات ابوالبدائع شناسد یا از ذخائر عقبی اندیشد یا از اسباب
انتظام دنیا شمرد حکمت آموز جدخانهٔ دریافت نام نهد یا رنگرز بزم هزل خطاب دهد فرد
بخیال اینهمه لعبت به هوس میبازم ٭ بو که صاحب نظری نام تماشا ببرد ٭ باری حال بنیت آنکه
در هنگام تجرد که دیرین آرزوی این بدست باده انانیت یا از رخنهٔ ائع بدائع

ابوالفضل مرحوم

اصفهان شهریست مشهور در عراق و نام اصلی او اسپاهان ست ۱۲

این کمر بسته مکر و خدیعت ست مجموعهٔ که رنگ آمیز بزم معنی و رزم آرای نفس اماره تواند شد ترتیب
یابد تا مصاحب بی غنج و واعظ بی رنج بوده مدنی الطبع مرا در صحرای نفرو از تنهائی بشورش
بیاورد و هم ناشناسای دانش مرا چاره گر باشد از هر علمی که بنظر در آمده بود و از هر کتابی که بمطالعه
آن خوشوقت شد سخنی چند باندازهٔ حالت و ذوق خود که بر هیچیکدام اعتماد ندارد در
زمانی اندک برداشته فراهم آورده های خود را با بعضی از رسائل تمام که از مجموعه های بزرگان
گزیده بودم جمع ساخته این مجموعهٔ بدیعه را که بحریست از بینش یا دفتریست از دانش رباعی
هر صفحهٔ او نزهت گلزاری + هر سطر چو خط عارض دلداری + هر حرف چو چوگان برخ معشوقی
هر نقطه چو خال لب خوش گفتاری + بمناسبتهای حال و زبان بتجرد کجکول نام نهاده ام و متعهده
حرص سخن چینی را چون گویم سیر گردانیده ام که فروغ صدق ندارد ناشناسائی معامله نافهم خود را
تسلی کرده اند ناظم این افشانات ابو الفضل بن مبارک بعد از ولادت اولی که از رحم عنصری
بصحرای کونی خرامیده از زبان پنجسالگی که برخلاف جمهور انام عنفوان صبح تمیز او بود و همت
پدر بزرگوار در گروه جویندگان علوم رسمی در آمده در پانزده سالگی از دریافت متداولات این روزگار
مست گشت و ده سال دیگر در مباحثات و مطارحات اسباب بدمستی سرانجام میداد و نخوت
خودپرستی را افزایش می بخشید در آن هنگام رگ گردن آنچنان شخ بود که بالتقاط باستانی ناتمام
که از فضولی نفس مخترع است سر فرود آمد همگی همت در تصنیف مصروف بود که در هر فن اساسی تازه
نهاده آید لیکن از لذت رجوع طالبان دانائی و مسرت هجوم ایشان بتمنای خاطر هم نپرداخته بجز درس
علوم کاری نداشت و پس از ولادت ثانی که از شکم نادانی ببلاغ دانش نزول افتاد در گرد آوری ارزی
رضیات آنچنان سرگرم بود و حظ در آمدن رایات حق شناسی و ذوق بر آمدن رعونات نفسانی
آن مایه داشت که پروای نگاه کردن نامهای باستانی نداشت و بعد از ولادت سوم که از بطن

وگفت وگو بجلوه‌سرای صلح کل رسید هم از رعونت نفس باز آمد و هم چشم بنا بدست افتاد و نور یقین
در بر گرفت و حوصله را میدان فراخ گشت و بوسیلهٔ این عطایای غیر متناهی الٰهی بمطالعهٔ نفائس
قدسیه گزارندگان سخن ببرداشتن مناسبات خوبیش و زله برداری سفرهٔ کرام بقدری
پرداخت و دوست و دشمن را از نظر انداخته بغرضانه بسر می برد بذریعهٔ آن بازار صلح کل
رونق پذیرفت و پای ارادت را جای دلپذیر بدست افتاد شکر الله خوش آمدهای خود را فراهم آورده
تعویذ بازوی هوشمندی گرداند خواهش از رب الارباب آنست که حاضران و آیندگان بهره‌مند
و کامیاب گردند الٰهی بهمت برگزیدگان خود بولادت رابع مشرف گردان یعنی از شکم صلح کل که محل
ازدحام طبقات موجودات است بنزهت سرای تجرد شرف اختصاص بخش تا دفعه جهاز امر آیات
حق دانسته در کثرت تماشای وحدت نموده بدولت آباد محبت کل سرفراز گردد و مرتبه از بن فراترک
شده نسیان ماسوای را عصای همت خود گرداند تا شائستهٔ امیدواری ولادت خامس گردد یعنی
از بطن دوئی بخاص الخاص خلوت یگانگی آرامش دمت دهد و در لجهٔ محو مطلق شناور گردد تا در ولادت
سادس یعنی در زمان خلاصی شاهباز جان مقدس از قفس تن عفن بار تعلق بر دوش خاطر کشیده
ببارگاه تقدس نیارد تا در ولادت سابع که روز جزاست عطیهٔ والا را سرافرازگشته شایان کمال
مقصود گردد من بکجا بودم و سخن بکجا اساس نهاد شعر سخنم شد بلند و متبرسم ٭ که مرا آخر افتد از دهان
بجهد ٭ ره نورد بیان عجب تند است ٭ ترسم از دست من عنان بجهد ٭ آری آنکس را که پای
دل بجای نباشد زبان قلم هرزه درآید و بیدلی را شرح بسیارست رباعی صد روز دراز اگر بهم پیوندی
جان بر افشو و از بن فغان خسته شدی + ای آنکه بدین حدیث ما میخندی + مجنون نشده هنوز
دانشمندی + این بی سامانی دل را کو سامان خاطر تا شرح آن نماید اندکی از بسیار آنکه در ایام
فروختن نادانی و خریدن دانائی که تحصیل علوم نام نهند در اوقات دانسته خود را با کمتر از خودی

ای این مرتبه حاصل شد ۱۲ مطالعه و انتخاب ۱۲ دعا یا قصد ۱۲ ...

واگویه کردنی که تدریس نامند و در هنگام نظارگی راههای مختلفهٔ روزگار که تمیز بین الخیر والشر
بل بین الخیرین درین تماشا بدست می افتد در شناخت مقصود خراشیده دل گشت هرچند
کهن اوراق بیشتر دیدم و با دانشوران زمان صحبتها داشتم جراحت درون من افزایش گرفت
و شورش باطن افزونی پذیرفت در یوزه گری ریاضت کیشان خدا اندیش سود مند
نیاید و آمیزش دانش پیشهای حکمت اندوز کاری نشناخت رباعی دردا که درین سوزگدازم
کس نیست ؛؛ همراه درین راه درازم کس نیست ؛ در قعر دلم جواهر راز بسی ست ؛؛ اما چه کنم
محرم رازم کس نیست ؛؛ در هر بارگاه که گذارم افتاد دیدم که خلق پرستی را خدا پرستی نام نهاده هنگامهٔ
دوکانداری گرم داشته اند و در بعضی از بس کوچهای شهرستان خمول بجمعی از خداجویان که به پیکار
نفس مکار درمانده بودند اتفاق صحبت افتاد این طائفه بمعالجهٔ امراض گوناگون نفس اماره گرفتار د
نژند بوده فرصت نگاه کردن نداشتند تا به پرسیدن بیماران و انگاه بمداواچه رسد دگروهی از
مجذوبان که آلهی عنایت آنها را از تدبیر وارهانده و ایزدی جمال غنجی و دلالی نموده بگلخن
فیض با گلشن بسط آورده قدرت تفحص کار نداده بنظر آمدند کار پادشاه با دشاها نزا گدای گلخن
چه داند نبض غم را طبیب شادی چه شناسد ازین گروه بی تصنع نیز کار بسته ام نگشوده نه در بار نامهای
کاغذ داروی بنظر آمد و نه در طبقات انام بیمار شناسی دوچار شد تا بمعالجه چه امید داشته باشد
فرد مسکین دل من گرچه فراوان داند ؛؛ در دانش عاقبت فرومیماند ؛؛ اما انچه آن رنجور
جگر خسته گفته فرد یکحرف آشنا بغلط هم کسی نگفت ؛ چندانکه خواب خوش بهر افسانه سوختم ؛؛
خود چون برگزارم که حقیقت سرائی بزرو حکیم بگوش هوش در آمده بقدری این غمزده
را غمخوارگی نمود لیکن همان غمخوارگی که ماتم زده را از ماتم زده حاصل گردد آن خود هوشمند
شناسد که ماتم افزائیست نه بیمار پرستی و تیمار داری جهت شرح این هجران و این سوز جگر ؛؛

این زمان بگذار تا وقت دگر، چون از بنگدهٔ پندار به بارگاه نوازش خدیو جهان رسیدم
عطوفت او من گنگ هیچدان را زبان فصیح کرامت فرمود و دل نکته سنج در باب عطا کرد
باهیچ کس بهمه روش مراتب سخنوری روی داد و بغلبهٔ دانش ورد زبان از سخن اقبال
قرآن و نصرت قرین گشتم اما منتظران فتح معنوی را از نصرت مباحثات ظاهر چه گشاید و
محروران باطن را نسیم بادزن چه سودمند آید در معنی دردمندی افزود و خراشیدگی دل زیاده
شد دوم که از دانش نشان روزگار داشتم به بر آمد و یکبارگی ناامید گشتم که هر یکی بتخیل ناسخ
بهیچ خرسند گشته بدیگران زبان ملامت دراز گردانیده اند نه در معاملات ایشان تمیز
دلیل از مغالطه و نه تفرقه میان تحقیق و تقلید از سوی مزاج و فساد دانش گمان حقیقی
و احتمال حقایقی بکسی ندارند خود را در بحر تحقیق سباح حقیقت شناس دانسته در گفت وگوی و
راه جبت وجوی یکبارگی بسته دارند تا آنکه بعلاوه زی بخت خداداد با انجمن صلح کل گذاره شد
و بقدری شورش تسکین یافت اما چکنم که کاخی درین سرابستان اساس نمیتوانم نهاد تا بجمعیت
کل چه رسد آنا از تهجمت که این بیگانه سود و زیان دنیا را در لباس تعلق فراوان دانسته و تردد و یکمیست
که این عاشق پرواز صحرای تجرد را بیشتر از انکه سامان راه و سر انجام آن درگاه بدست افتد سفر
اقلیم عدم پیش آید چگویم که ازین بر دل چه میگذرد و شورش حال چیست لیکن چون بفرسودهٔ
دانای روزگار رست بقدری دل به آرامش میگراید و سنگ تفرقه در هجوم او باشان غم و بیباکان
الم می افتد بهر حال با چنین خاطر و چندین مخاطر و تخمیات حالات انچه برای برادران معاشرت بکار آید
بر داشته بود گرد آورد هر چند خلعت تربیت بر قامت کجکول دوختن بپرده پوشی گردن بست اما چون آهنگ
زود رسیدن بمقاصد بود تعلق نقد و تجرد نسیه اجازت ترتیب گونه داد و به پنج قسمت مرتب گردانیدم
معقوله مکشوفه منقوله منظومه متفرقه اگرچه هر چه در قید کتابت و قالب حروف در آمده از عقل و

نتیجهٔ خرد وست لیکن در حرف سرائی قانونی نیست که تصنیف و تالیف بران نمط جریان یابد

لاجرم هر تهی مغز کم حوصله هنگامهٔ گفتگوی را آرایش داده بخود زمرمهٔ دریافت دارد ناچار

سخنان نا سره که خلفان عقل تیره رای و ناخلفان خرد روشن ضمیر اند جهت مصلحتی و حسن نیتی

به عالم بروز خرامیدند بسیار نیک اندیش و دوربین باید شد تا اول مرتبه تفرقه درین دو قسم در چشم

اعتبارش پدید آید که بس جای غلط انداز هوشمندانست تا بساده لوحان چه رسد مبادا که علاج

صفراوی را سوداوی بکار برد و در خسران ابد فرو ماند لهذا ژرف نگاهان این هر دو قسم را از

خاندان خرد برآورده نتایج خاطر را بمعقول و منقول تقسیم کردند و فرزندان خلف عقل را که بزیور تصرف

ظاهر و جلائل صورت که مبلغ دانش خرد پروران طبیعی تواند بود بعقلیات اشتهار دادند و قدسی نژادان

عالم معنی را که از فروغ عقل الهی در منصهٔ ظهور شتافته بکشفیات مشهور ساختند و آنچه بیرون از ینها

بود آنرا منقولات خطاب دادند ای دانشور حق پژوه اگر بر نقش نظرت می افتد خرد کجا رخصت دهد

اعتراض مجبوران استعداد و ماموران قدرت قاهره داری و اگر در نقاش ملاحظه میرود جز شرمندگی

جهالت چه بدست آید کار دانا را نادان چه داند یا آفرینش را با آفرینشگر چه آید بنا بر این اندیشه معاملهٔ

تقسیم معقوله و مکشوفه و منقوله سفر گشت اکنون که در آشوب خانهٔ روزگار خلط مقاصد ثلثه شده

و ناقد بصیر ناپدید و مستبصرانی رعونت ناپیدا و نادان بحث در فراوان و طبیب مهربان

در نقاب اختفا اندیشه بلند دار که من خدا دوست خود دشمن را چه پیش آمده و احتیاطیان

دلیل بنده را چه بار خاطر باید کشید ساده دلی را بخاطر نیفتد که درین کهنه سرای غیرت بخش

هوش افزائی تمیزی را امروز روز بازار است و مزاج زمانه را اساس بر بی تمیزی نهاده اند

و رواج کار را از باطل ساخته نقشبند غیب از عنفوان ابداع چنین جمال آراست همانا چه

نافهمیدگیست که دل بزبان قلم میدهد حاشا که در نگارخانهٔ ابداع ایزدی باطلی اراده باشد باطل آفت کرده

خوابستان عدم غنوده است و هرچه از پردهٔ غیب خلعت وجود میپوشد خیر غالبست چه جانبخش جهان آرا انچه خیر و شر او برابر باشد آنرا تشریف وجود نمی بخشند خیر غالب را چگونه لباس فاخر در می پوشانند بهش باش که شر مساوی و شر غالب همخوابهٔ شر محض ست که باتفاق ممتنع الوجود ست وانچه از فنون بلا و اقسام جفا بر بزرگان ماضی و حال رفته و میرود در دیدهٔ اول چهرهٔ تامل خراشیده دارد و آن بخششی ست مهین از دادار جهان ای ابوالفضل چه شور در جهان افگندهٔ اگر تنگ ظرفیت بیتاب دارد باندازهٔ حوصلهٔ روزگار حرف سرائی کن اما چه کنم و چه چاره سازم

فرد هزار مشک ستم همچو اهم و هزار شکم + که آب خضر لذیذست و من در استسقا + و منتخبات منظومه اگرچه داخل اقسام مذکورست لیکن چون زندهٔ نثر او وش افگندهٔ خلعت فاخرهٔ نظم پوشیده طاؤسی بوستان سخن میکند ازان نمطی علحده پرداخت و بعضی از انتخاباتی جامع علوم متفرقه بود هر قسمی را بجای خود گذاشتن سر انجام خاطر بامیتی ازان باز آمده قسمی جدا ساخت و بجهت آسانی دریافت جویندگان لآلے این بحر بیکران بر سر هر قسم و رساله و منتخب رقمی نهاده آمد تقسیم علوم نفائس الفنون و غیر آن که برشتهٔ نظم نیکو کشیده شده اجزای کچکول را اگر زینت بخش نباشد شکستی هم در کار او نمی اندازد و اگر فرصت میسر شدی در کار دانش که دستور العمل منتظمان صورت و دانش آموز خرد پروران معنیست نمطی چند پرداختمی تا اصحاب معامله اساس سود و زیان خود را بران نهادی و ارباب تعلیم و تعلم بنیاد دانش فروزی و آموزی و آموزش بران قرار دادی و ریاضت کیشان زنجیر جوئی نفس اماره اولا اسباب آهنگری شائسته بهم رسیدی و ثانیا سلسله چندی که پای بند این بادیه پیمای هوا و هوس تواند شد بدست افتادی خدایا آن بهیچ خرسند را خاطر از اندیشهٔ ناممکن باز آمده یقین حاصل شدی که جناب مقدس ایزدی بالاتر ازانست که طائران تیز پر عرصهٔ امکان در حوالی دولت او جلت عظمته تواند رسید و خدا جویان مجال طلب از محال کوششی باز داشته در اصلاح

نفس و فنون خود پرست نخجید تر گردانیدی تا پای از گلیم حوصله بیرون نبرده از آنچه فرموده عقلیست تجاوز نمودندی اما چه کنم اجازت نیست و میر مفقود و خریدار ناپدید حاشا حاشا خرده دربین عطا کردن رخصت کار دادن ست و خدیو زمانه فرمانروای معنی ساختن اعتبار را رواج بخشیدن خریدار آزار دکان آراستن ایا درین دور هفت هزار که روز بازار آشوب ست بی روشی را پیرزندی بی هنجاری را رونق می بخشند از اجازت صوری چه کشاید رخصت نامه ته دلی میباید امروز که دور هم سپری شد نمیدانم که رزم آرای ابداع در صلح میزند یا بزم دوستی سرانجام میدهد اکنون که از غنودن بیخبری تمام دست ورو ناشسته حرف حقیقت چگونه بر زبان رانم روز چند بهیچ خرسند بوده دل هرزه گرد را باین مجموعهٔ هوش افزای مستی بخش رعونت فروش سرخوش دارم هرگاه گفت چون خموشی تهی میان و هوشیاری مثل جنون حلقه خامی و راست به بیت المقدس معامله چون توان رسید و هوش که مفتاح ابواب کاروانی لقب اوست قفل دولتخانه حق شناسی باشد ازین جستجو و گفتگو چه سود دهد رباعی سیر آمده زخویشتن میباید + برخاسته زجان و تن میباید + بر هر کاری هزار بند افزونست + زین گمرهی بندشکن میباید + در ذیل منتخب مثنوی مولوی معنوی پیوسته خاطر هوش پیمای بانتخاب مثنوی مولوی معنوی میل داشت و همواره با خود در گفتگو بود که تنها دانش رسمی سرایان و سینکار بند نیست تا فلک خاطری نشار جامعه رکاروبار د و زبینی بیگانگی از رسم و عادت ناگزیرد با ذوق معنی که شرح آن شمه در گفت نگنجد صلح کل بزیر پایه حال باید تا بربام اطلاق برآمده نظری بر خاکدان تقیید تواند انداخت و با حالت گنجوری گنجینه بغیر منتهی خاک بیزی خاکستان تعلق تواند کرد درین هنگام که از حدود تکمیلی چهارم آذر ماه آلهی سنه سی و هفت در رکاب خدیو جهان الیغار رشد این داعیه بر فراز پیدائی آمد لیکن مثنوی تمام بهم نرسید با خود گفتم که این کتاب با اینهمه فراوانی که پیدا نشد همانا شرائط مذکور تحقیق ندارد و این انتها کالوبست ناگزیر بانتخاب مثنوی که ابوبکر شاشی خود دریافت خویش کرده بود پرداخت و در سه و نیم روز الیغار

هنگام فرصت خوش آمدهای خود را نقطه نها واسد تعالی بخود مشغول ساخته از عرض سخن گزینی

باز دارد که چندین نافهمیدن لازم اسد بس ما سواه هوس نمیقه ابوالفضل بن مبارک اللہ اکبر

شادی کار زنانست و غم شیوهٔ نامردان بی تمیزی خلوت جوانمردانست شعر گفتن عیار دریافت

شاعریست خ عیار آدمیت شاعر مار گزیده از ریسمان میترسد این مثل پیرزنان شیشه دل ست زنهار که

مردی یا مردی طلبی بکار خود بندد و در خسران ابد فرو ماند که ترسندهٔ دل چون یکبار گزیده شد چاره گرده آید

دیگر چرا باید ترسید تا بمردان چه رسد نغمه هم غم می آرد و هم شادی البته مقتضی آنست که نغمه غم آرد و الا سوق

خود در اکثر شنونده ها ایجاد میکند شعر مطرب ترانهٔ شب غم ساز میکند پ غمهای رفته همه آواز میکند

خاتمهٔ عیار دانش سپری شد این گنجنامهٔ شاهنشاهی و کارنامه کار آگاهی دستور العمل ارکان سلطنت

و خلافت منشور الادب دیوان عدل و رافت نتیجه افکار دانش و بینش خلاصه انظار منظمان کارگاه

آفرینش فهرست فرد دانائی مجمل ارقام جهان آرائی لوح تعلیم دبستان آداب نسخهٔ دار و مدار ارباب الباب

نوشدار وی اصلاح مزاج عالم تریاق فاروق مسمومان عشرت و غم کان یاقوت اکلیل سعادت طلبی

دریای گوهر اورنگ سلطنت سرمدی تعویذ بازوی خردمندان افسون جادوی دانش پسندان زمین

گرد آسمان پایه هندی نژاد فارسی پیرایه کوه کاه سرمایهٔ بازی پیرا دیباچه سرافرازی نقد جستجوی

این سپنجی سرای حاصل تکاپوی این سراب دریا نمای سلیمانی باید که زبان این بی زبانان داند

پادشاهی سزد که معنی این رقم غیب خوانان خوانند اگرچه در عهد نوشیروان عادل جهان خرد این سرایزدی

را از زبان پهلوی و بعد از ان بلسان تازی نثراً و نظماً ترتیب داده منت بر جان تشنه لبان صحیح الطلب

نهاده بود لیکن بواسطهٔ بلندی مقصود و پستی قاصد سر بسته او وا نشده بود الحمد امروز بهجت افروز نور ا

این شهنشاه خدا آگاه که صد هزار نوشیروان بنسخهٔ عدالت از حضرتش دیگر این پرده نشین دبستان اورا

در پرده به تنگ آمده بود بروی روز انداخت چنانچه پاک نظران ساده لوح عجم که الفاظ

وعبارات پیچیده سنگ راه اینان بود بی حجاب صورت همه معنی نظاره کردند الحق لنگ‌زا پای و

پیران بی‌اعصای بوده نی کوران را چشمی بخشید و بینایان را سرمه در چشم کشیدنی مرده‌ها را

جانی تازه کرامت فرمود و زنده‌ها را قرین خرد و دوربین ساخت نی عنصری را در مواطن

تقییدی سرچشمه اطلاق کشود و تجرد منشان هیولانی را غواص دریای شهود گردانید شکر ایزد

را که عالم صورت التیام یافت و جهان معنی منتظم شد اول انتظام آن آرایش داد و تسلیم داد

آخر فرمانروای هفت اقلیم الحق دانای بود از هند جدا افتاده و باز بهند آمده مصرع مانند

غریبی که بسوی وطن آید انصاف آن بود که اگر این کتاب در زی عالم علم منشآت که در آن

بازار عبارات و هنگامه استعارات گرم است مبود نه بایستی که چندین مقید الفاظ و مبانی می‌شدند

و چندین مقاصد و معانی دور می‌انداختند چه دران صوت دانش نامه بود از بهر خرد بسوی جمهور آن بیان

و منشوری از سلطان عقل بکافه عالمیان لیکن بهرجهان عبارات سنج شدی که هر کس در دریافت

آن رنج نبردی مولانا حسین واعظ که خو کرده عبارات مستعاره است اگرچه از کلیله و دمنه پیش

نقابی برانداخته است اما پرده چند تازه از مشاطگی طبع سخن آرای خود فروهشته درین دیباچه

معنوی که هر صفحه آن بیاض صبح سعادت تواند بود جهت روشنی طلبان انوار سهیلی لمعه فروزند

نشده و برای شب روان عالم معنی آسمانی است لبالب که هزاران سهیل بر گرد آن بطفیلی مشاهده

و در اصل کتاب چون سررشته مقصود از حکایات دور و دراز و روایات نشیب و فراز دیر بدست

می‌افتاد درین ترجمه بعد از سرانجام سخن خلاصه آنرا فراهم آورد و از آنجا که در افهام اهتمام داشت

بآن اکتفا نمود و خلاصة الخلاصه آنرا که تعویذ بازوی خرد تواند شد در سطری چند ایراد نمود تا مراتب

ادای سخن در دریافت مستمعان بقدر درجات استعداد ظاهر شود اگرچه این جوهر گرانمایه برای فرزونی عبارات دانش

خواص خردمند این شنیده بود اما سبب ظهور پایه عوام زبان خلایق اونداگشت و بر همگنان وضوح یافت که برکت پادشاه دانش‌ها

ادانی روزگار روست مساهمت اعالی زمان مبنی تقبیل منمایند و هرچند ذکر بزرگی خلیفهٔ زمان جم د
نمودن بظاهر ابواب مشارکت با مترسمان روزگار گشودن ست و در نفس الامر ذره را در مقام
مدح حضرت خورشید در آوردن و در روز روشن چراغ افروختن ست اما چه توان کرد که مقصود روایت
نه ارارت و مطلوب هدایت نه مباهات چه ابنوهی ستمگاران عربده جوی خاموشان کنج دریافت
را ببارگاه سخن می آرد و مرخوم دلی دانش منشهای روزگار را آسوده خاطران نزهتگاه اطمینان را
در نمیش اظهار حق بیقرار ساخته در و ار الفتن سخن می اندازد و اگر نه این شکسته کجا و سر این سخن کجا
خرد منشهای انصاف اندیشه مساعدت وقت را که از اعاجیب کائنات ست دریافته بفرمان
والا سلطان خرد و شکرگزاری زمان و صاحب زمان بجا آرند و اندکی از پرده پندار برآمده مطالعه
مستبصرانه دفاتر دانائی دانایان زمان انشلیم تا وقت مسعود خلیفهٔ زمان جم دنمایند که باوجود آمد شد
چندین هزار قافله سالاران قوافل خردمندی و فراهم آمدن چندین فرهنگ نامهای دبستان دانش پسندی
امروز دانش را اعیار میگیرند و سلطان خرد را بسریر والا می نشانند بنازم زمانرا که پادشاه روزگار حکیم آموزگار
مینماید و پادشاهان روزگار حکمت آموز کارگاه او بند بیت چو زیرک بود شاه آموزگار + همه زیرکان آورد
روزگار + دو آئین سلطنت و حکمت کارها پرداخته و کارنامها ساخته که ناظمان کل را تا انقراض عالم دستور العمل
تواند شد که محتاج مشیر و وزیر نباشد المنة لله تعالی که زمانیانرا احتیاج بمطالعهٔ کلیله و دمنه نیست و کلیله
و دمنه را منتی برین طائفه فی امروز آن روزگار ست که طبیب النفوس آسوده است از ینکه سخنان خردمندی
را از درد نارسائی اخوان زمان از زبان وحوش و طیور باید گفت و برای فهمانیدن حق دست به تمثیلات
کودکانه باید زد امروز زمان حال را نازی بر زمانیان گذشته و نیازی بر حاضران وقت ست و
زمانیان گذشته را احتیاجی بزبان حال و زمانیان حال را استغنائی بر گذشتها آن روز فرمانروای
جهان راه گروه سراندیب میرفت امروز سراندیبیان احرام آستان بوسی شاهنشاهی — بندند

آنروز پادشاه عالم را بخواب آگاه میساختند امروز والی ولایت را خرد روشن میدهند آنروز
کارها را به تجربهٔ پیران امتحان میکردند امروز تجربه را اگر دار نوجوانان عیار میگیرند آنروز خرد را پایه
بر جای نیامده بود امروز عقل را عرش بلند سریرست آنروز شیر زمین شکن به آرزو میدند امروز نوبت
بشیر آسمان نمیرسد آنروز شیر از گاو میترسید امروز عنقا از کبوتر بیم دارد آنروز دمنه را بازار رواج
بود امروز کلیله کامیاب ست آنروز مرغ در دام حیله بود امروز پای حیله در دام است
آنروز در برانداختن بداندیشان دست بچندین تدبیر بایستی زد امروز بد درونان حیله اندوزان
بپای خود بردار می آیند و برای خود در سیاستگاه پاداش می افتند آنروز آدمیان بمعاضدت
دوستان محتاج بودند امروز عدالت شامله احتیاج را از میان برداشته است آنروز زاغ از
بوم آزرده بود امروز گاو از شیر آسوده آنروز بوزنه را سنگ پشت بازی میداد امروز نهنگ
دم گرم بروی خوک نمی کشد آنروز زاهدان با جانوری بر نمی آمدند امروز رندان کار زاهدان میکنند
آنروز چکاوک از پادشاه دفت می اندیشید امروز عنقا پناه بدرگاه برده است آنروز نیک اندیشان
از راه حیله بکشتنگاه می بردند امروز بداندیشان ترک وضع خود نموده به نزهتگاه عنایت می در آیند
آنروز سلطان عهد از جزا یافتن بدکاران متنبه میشد امروز بدکاران از دیدن پادشاه وقت
بمقصود حقیقی میرسند آنروز اندازهٔ پای مردم نگرفته بودند و مردم در افزون طلبی و زیاده جوئی
بوده هلاک میشدند امروز هر کدام اندازهٔ پای خود دانسته پای از گلیم خود دراز نمی کنند آنروز پادشاه
زمانرا ایران دخت رهنمون بود و براهمه در اضلال امروز صد ایران دخت نسخهٔ رهنمونی می برند
و هزار برهمن دفتر گمراهی خود را باب هدایت میشویند آنروز فرومایگان بهای بزرگان بفروخت
میرفتند امروز نوبت به بزرگان نمیرسد آنروز جز خاص الخاصان وادی توکل نگرفتند امروز احاد الناس
را سلوک بر شاهراه توکل ست آری چرا چنین نباشد که آنروز هنگامهٔ ظلمت بود امروز روز بازار

ذراست آنروز خدا سخن میکردند امروز برای خدا سخن میکنند آنروز کار خرد را بکتب تصحیح میکردند
امروز کتب را بخرد مقابله مینمایند آنروز زینت را بسخن می آراستند امروز سخن را از زینت درست
آج می بخشند آنروز در اقبال میزدند امروز از اقبال چون حلقه بر درست آنروز گفتار جلوه گر بود امروز
کردار پرده در است آنروز همه دعوی بود امروز سراسر معنیست و آنکه درین نامه سخن فروشی
نکردم و متاع بلاغت را ببازار رشنا و ردم نه آن بود که نفس اماره بآن نمیکشید و سر سخن گزاری نوا
با متاع گرانمایهٔ بلاغت در کتابخانهٔ خاطر آماده نبود و چه خاطر بوالهوس چابکت رو بادپیمایے
خیال ست میدان سخنوری را می طلبید که چندان جولان گرم نماید که فارسیان عرصهٔ فارسے
زبان باحسنت کشایند و خود نیز دست نوازش بر سر و دوش کلک قاصر کشد که جولانگاه فراخ
بود و جولانگر شوخ و گستاخ لیکن ازانجا که سعادت قرین بود قاصر نگذاشت لاجرم عنان کشیده آمد
و زمان بیش را که اصل این نامه در خور آن انتظام داده اند در نظر داشته این کهن پیر سالخورد را
که بعنایت پادشاهی خلعت تازه در بر کرده جوانی از سر گرفته است عیار دانش نام نهادمے
اگر صیرفیان گنجخانهٔ شاهنشاهی که مشکل پسندان عالم آگاهی اند در نظر نمی بودند که گوهر دانشے
که درین زمان حقیقت نشانست آنرا این افسانه و افسون کجا عیاری تواند کرد ایزد تبارک
و تعالی این شهنشاه عالم را که دانش و بینش را عالمی دیگرست بقائی بخشد روز یکشنبه یازدهم
شعبان سنه نهصد و نود و شش نگارش یافت الله اکبر این کتاب بدیع المقاصد عمیق المآرب
را که از فکر اندوزی نفس دشمن شبا روزے که در دار المعامله طبیعت بدستے تام بر آورده در
رشتهٔ تملک رسمی و عاریت حقیقی در آورده ابوالفضل دریافته سر تکوین را سر در داره و جای تمام است
الٰهی از کتاب به مکتوب به محظور و از محظور بگلشن سرای خلاے مطلق رسان و فقیر
اول اکبرنامه المنة لله مفتم از روے بهشت سال چهل و یکم الٰهی مطابق جمعه

بست وهفتم شعبان هزار وچهار شگرف نگاری فرنی از دولت ابدی اعتصام و برخی بیرنگ سازی
اقبال سی ساله کشور خدا نظم شمع شش طاق وشاه نه خرگاه + آفتاب زمانه اکبرشاه + که زجیش روز
بخت روشن باد + وز بهار رش زمانه گلشن باد + به نیروی اندیشه سخن سنج وتگاپوی خامه
آسمانی خرام حسن انجام پذیرفت بباف فرمانروایان فرح الاشکوه را بطفیل آن یکتای آفرینش یاد آوردن
بسانچه داستانسرائی شاداب گردانید آسودگان شادخواب نیستی را زندگانی جاوید چهرهٔ نشاط
افروخت مثنوی صد شکر که این نگارخانه + بگرفت نگار جاودانه + آنرا که سری به نکته دانیست
داند که چه ریزش معانیست + اگر نگاه بنیش شوریده بجوشیدن افتادی خود را شایان این کار بزرگ
ندانستی وگفتار روا ناپذیرفته از سرانجام شغل شگرف دل برگرفتی ع چو طبعی نداری چو آب روان
مبر دست زی نامه خسروان + دهان گر بماند زخوردن تهی + ازان به که ناساز خوانی نهی
لیکن فرمایش شاهنشاهی و بیرنگی والا اخلاص نظر فطرت را بر مناط اقبال کشودند وچیره دستی
مرا ازمن بیرگرفتند آغاز آگهی بتازی زبان خوی گرفت زبان فارسی کمتر سرائیدی گلگشت بهار
معنوی وتماشای سرابستان حکمت نظری وعملی از همه پرداخته دل گردانید خاصه از شنودن دیو
افسانهای کهن برکناره زیستی ونقد دل بافسانهای فرسوده وادن زیان سترگ اندیشیدی در آن
فروغ شناسائی کاخستان نقل خراب درنظر آمد وفراخنای تاریخ سزاوار جولانگاه فارسان حقیقت
چه که شائستهٔ نگاه سعادت گزینان عالم صورت نمی نمود ناگزیر مرزبوم نژاد آنست که جواهر گرانمایه انفاس
رایگان از دست ندهد وتریج سرای زندگانی بفرمان پذیری خدایگان خردآباد واردانا گرد وزگار
بهدستی گذارد و بی بهاگوهر زندگانی بخزف ریزهای ناسزا فروشد آز منشان تباه سرشت
لایان شوریده سر بکاروائی خودنادرست گفتار را در آورده وشرم از روشنان ابداع
برگرفته بدانستگی حق را باطل آمیز گردانیدند وبزشکان ناآزمون چاره گزینان بی طرح انجام

دریذیرائی نکوئی و پرهیز از تباه کاری داستانهاے بیم و امید بر ساختند تلخ داروی نارهنی و آمیزه زهر گیاهای نادرستی مداوای نقش بوقلمون و ماخولیای آخشیجی انگاشته در فراخنای غم در آمدند و بسا کتب گرفتاران خیال پرست اندیشهای تباه را واردات آسمانی پنداشته بافه درای شدند و از تاراج آگاهی و شورش درازنفسی تخیلات بآرزم گفتار رولاو بر حقیقت بر آمیختند و فراوانی راستی پیشگان سعادت آمود و ساده لوحان خیراندیش سخن بهر اسرار نهفت ذرم گذاشته از کوتاه بینی و ناشناسائی باده سرائی نمودند و به تکاپوی سلیم ولان حق نشان حکایتهاے زرفند در میان آمد و از شبیری شدن و در راه کهن گشتن نامها و بیغوله گزینی خرد و هنگامه آرائی طبیعت طوفانهای فتنه برخاست و سیلابهای آشوب جهشید گروها گروه مردم و گوناگون آدمی از خواندن فرسوده کتابهای باطل آمیز نکالهای سترگ اندوختند و در زبان زنگی جاوید افتادند و از غنودگی بخت و خوابیدگی خرد بجای گوهر یکتای شناسائی که شورشگاه صورت و معنی آز و آرام پذیرد و شیرگیهای ظاهر و باطن از فروغ او روشنی فراگیرد آمیزه تباه برگزیدند و بخشش پوشی و خاشاک افشانی آن نیر نورافروز را اعتبار اند و ساخته مصر سعادت را خراب گردانیدند و شگفت تر آنکه دران تفسیده دشت بی تمیزی که بناه آرامشی پدیدار نیست بخواهشی سخت سموم جانفرسای را سرمایه شناد خواب میازند و در ظلمتگاه غفلت فروشده بینا و شناوری دغم را بر خوابهای پریشان می نهند **مثنوی** هیهات چگونه سر گند کس + ره بردم تیغ و پای از خس + هم باشنه ریش و هم گف آماس + چون پای نهم بدشت الماس + درین تیرگی دل و کشاکش خاطر کوکب حقیقت بدر خشید و بیاوری فطرت گوش هوش گشوده آمد طنز آسمانی لطمه بر نفس کجگرای زد و بزبان بیزبانی اندرز سرائی فرایش رنما و نور مبارک تر اکه در آز زمستان سنگ اندیشی گزین منزلی داده اند و سرچشمه افتاد و چشم آهو بین چرا باز شد تا چند خرده گیرے و ناسزا گوئی که گوهر نکوئی خاک پوش

ناشناسائی گروه وازین که درین صنعت گری دستی نیست عامه وارکه هرچند دانند بکمین توزی برخیزند وزبان ودل به نکوهش برآلایند راه بیدانشی بسپری وشرف نگهی بکار نبری واگر فروغ حکایت وپرتو نقل نبودے چندین چراغ دانش بکجا افروخته شدی وقدسیان عقلی وخردپژوهان باستانی بما کی رسیدی سخن که نقشی ست برهوا وبادیست گره زده کو تا عمر بودی وفیض سابق بلاحق پیوندی نیافتی کارشناسان ودوربین ازشغلهٔ نیایش این والا بخشش برآن عیوب نگاهی نیفگنند تا بگفت وشنود چه رسد فردکمال صدق محبت ببین نه نقص گناه + که هرکه بی هنر افتد نظر بعیب کند + وچرا بر پیشگاه خاطر که چشمه سار فیض ایزدی ست ستر آمیختگی معقول بامنقول پوشیده بماند وهشوار ودل ملال برگرفته زبان پیغاره برگشاید آگاه که همت بلند وفطرت عالی پیوسته کمیاب بل حکم نایاب دارد واگر در اشتاطیر بیت شینیا همگی دوردست حقائق نگاشته آمدی میانه روان دشت دریافت وواپس ماندگان بادیه پویائی که جهان هستی مالامال این گروه است چاشنی لذت برنگرفتی وباستانی نوشتها درنهانخانهٔ خمول فرسوده گشتی همانا نادره پردازایجاد چنین شگرف آمیزشے برروے آورد ونیرنگ ساز قدرت برتختهٔ ابداع چنان بیرنگ دلفریب نقش بست تاهم خال عین الکمال حورنژادان معنوی باشد وهم راحلهٔ روانی پروگیان غیبی تواند شد مدارج بزم ورزم ومراتب جد وهزل واقسام قهر ولطف وانواع بیر وبها در شناخت آدمی وطرق سپهرپری ملک ور است پیمیهای ازایان واغلوطهای دانشوران ونشیب وفراز گوناگون عالم وسلیم دلیهای بزرگان روزگار وحلقهٔ اقبال وحکمی جنبانیدن وبهیچ غرسند بودن بسیاری از دودمان عقل وشهادت وسایر طرفگیهاے جهان بوالعجب وفراوان آزمون بگزارشی روح افزا ورزشی دلنشین تاریخ نامها بازگوید اگر دیده دری بکار رود ونگاهی سزا گرده آید عمرد وم که دانش پژوهان کردار دوست در آرزوی آن فرشده اند

بدست او فتد و سرمایهٔ جاویدزندگانی فراهم آید و نیز شاهد عرفان اگرچه بی فروغ خرد منصهٔ پیدائی نشیند و پردگی شبستان معنی بی پرتو آن گوهر شب تاب رخ برنگشاید لیکن نگارپرداز حقیقت ما یه رو از راه حواس برگیرد خاصهٔ از دریچهٔ چشم و روزنهٔ گوش پذیرای فراوان نور گردد و از دیده و شنود آثار پیشینیان افروزش یابد و پیرایهٔ حسن روز افزون اندوزد و نیز درعطارخانهٔ روایت گوناگون درمان ملال و داروی غم بدست افتد و چنین معجون دلکشا ناگزیر نشار تعلق همانا سرتابی همت ازان بود که بوالعجب خاطر همواره جوش وارستگی برزند و دست تهی و دل خالی پژوهش نماید و بدین هنگامهٔ داستان طرازی که همین دست آویز تعلقیانست کجا فرود آید و جلوهٔ حسن مطلق را در مظاهر علائق نظارگی شود امروز که از آویزش درونی باز داشته به نزهت گاه صلح کل میسپرند و از شیب لاخ تقید بر فرازگاه اطلاق میخوانند اگر نوید شناسائی بگوش سعادت درآید چه دور باشد و دل ازان رمیدگی باز ایستد چه شگفت حقیقت کار آنست که هرچه دل بزبان گذارد و خامه بکاغذ سپرد همه زادگان ابو الآبای عقل اند و نیرنگی این بیرنگ بدائع نگار لیکن آن گوهر نورانی تکوین را ابسر نوشت آسمانی از هم نشینی خشم و آز و هم آغوشی غفلت که فرزند رشید این دو غول راه سعادت است رنگهای ابدی منشور تو بر تو نشسته می نشینند و ازین نکوهیده آمیزش جانگزا گوناگون نامها برآورده حیرت آباهی آسوده دلان گشت و میگردد و آن تیرگی گاه از دید حق باز دارد و گاه نیز دریافت را برده یاب نتواند شد لیکن کارگران کردار را از پا افگنده آنچه زادهٔ عقل نه دوده رنگست و سترگی دران پایه که پردگیان شبستان تقدس در یابد و از صفای گوهر فروغ دیدگان دل بینائی سرائر آید آن نتائج عقل را مکشوف شمرند و اگر زنگ آلودی به آن مشابه که نیرنگی آبای علوی و امهات سفلی گفتگوی دلپذیر گزین محملی برخوانند و چون وجرا را در بایستگاه آن بشایستگی برگزارد و بزبان روزگار آن را معقول نامند و ثمرات رنگین خرد را منقول نام نهاده از پیشگاه اعتبار بیرون افگنند

هیهات خاک ذره امکانرا کدام نیرو که دست تصرف برگشاید و عقل بندگی پژوهرا کجا یارا که از خلوتسرای
سلطانی باز گوید شگرف نگاری ایزد بیهمال و رنگ آمیزی چهره کشای تقدیرات هشیار مرد شناسد
که شر و خیر را برابر و غالب شر بسان شر خالص در خلوتکده محال باشد و نیز هستی که خیر محض و نور بحت است
جز بر خیر غالب نتابد بخاطر سودای کج گرای ازان اندیشه برآمد و زبان هرزه لای را شگرف
پای بندی باز داشت پس از درازی داستان و کوتهی سخن خاطر از گوناگون آویزش
قدری آرمیده تنگی حوصله را چاره گر آمد و از آن نفرت برکناره شده به پزشکی مردم روی آورد
و بنشاطگی صورت و معنی پای همت افشرده و سترون نقش ناسزا ناگزیر وقت اندیشید عزیمت
چنان بود که در آیین دانش آموزی منطقی چند پرداخته آید تا شناسائی فروشان و آگاهی طلبان
هنگامه گفت و شنود را بدان برآرایند و در ریاضت کیشان نخجیر جوی نفس معربد را انگیخت گزین
اسباب آهنگری سرانجام یابد و پس ازان سلسله چند که پای بند باد پیمای سیمابی تواند شد فراهم آید
و خداجویان محال پژوه را کاهش روز افزون برکناره ماند و نیروی پیرایه نفس نیرنگ ساز دست
دهد و خداآیایان بهیچ خرسند از اندیشه ناروا باز آمده بنارسائی گرایند و شناسا گردند که آستانه
کبریای ایزدی بالاتر از انست که طایران بلند پرواز اوج امکانی باهنگ آن بال کشایند و
معامله اندوزان چهارسوی دین و دنیا و زبان آوران اساس نهاده از سراسیمگی بی سر و بن برآیند و پا
از گلیم حوصله بیرون ننهاده هرزه کار و یاوه دانش نشوند لیکن از هشیار خرامی و زمانه سازی که ناگزیر سعادت
پژوهان بیدار بخت است با خود میراندید هفت هزار سال سپری شد که شورش بی تمیزی بلندی
گرا است و آشوب ناشناسائی که دمدمه سرگردان را دام روزگار است آغاز دوره دیگر است بزم آرای اوج
برسم پیش نقاب بانی گروها گروه میکند یا پرده بیراهی برداشته رهنمای نزهتگاه حقیقت میگردد از عروج آسمان این
و از دین استشمام خوی اهرمنی نمود و از کتابه روزگار نقش آگهی سحت ناگاه آیه نومیدی از ناصیه زمانه برخواند

در پیشگاه بینش چنان نمودند که سپهر شعبده را دوری چند دیگر در کار است و از کج گرائی و درازی دل
در کمین آن وقت نشست ناگاه نیر سعادت پرتو انداخت خاطر از هرزه سگالی باز آمد روشن شد که
عموم حق پذیری خامه نگار تقدیر گشته و مرا پریشان خود گردانیده اندیشه گیهان طیب گفت چون خوشی
تهی میان هشیاری جنون آسا حلقه خای در دست هوش کم کلید کاردانی خطاب است قفل و لنخانه
حق پژوهی و سعادت هر گروه در گرو اندیشه درست و نیت خیر سگالی خاطر از آن بسیج بر گرفته در
خیال آن شد که اگر همت یاوری نماید و زمانه فرصت دهد بر مزاج زمانیان نامه بر طرازد و در موزه حقیقت
زبان گومگو بر گزارد بو که آویزه گوش صاحبدلی گردد و طوطیای چشمی سرانجام یابد مثنوی
بود در اندیشه من دیریاز ؛ کز دل داننده اندیشه ساز ؛ حکمت پوشیده بصحرا نهم ؛ رخت گرانمایه
بسودا دهم ؛ بیخبران را دهم آگاهیی ؛ تازه کنم شهره نکو خواهیی ؛ درین هنگام فرمانروای اعظم
شهنشاه عالم به نگارش گرامی احوال دولت جاوید طراز اشارت فرمود دل را بال فرزانگی بر رویید
آمد و بطرز دلخواه مکنون ضمیر از دریای خاطر بساحل کاغذ افتاد و آداب فرمان پذیری بجای آمد
و نجحی سپاس نعمت رسیدگی گزارش یافت مثنوی اگرچه هیچ است سخن کام خویش ؛ لیک گرو بود به هنگام
خویش ؛ همچو که رسید آن نفس جان نواز ؛ کان نفس از جان شود جلوه ساز ؛ بیشترے حرف گزاران
باستانی و بسیاری زمانیان خامه پرداز زبان یکتائی دارند و سخن سرائی بیک آئین نهاده
طرز دست فرسوده روزگار روا نمایند همگی بسیج بر آرایش الفاظ باشد و معنی را پیرو لفظ دانسته
هوا خواه ورزی تگاپوی رود و سجع گوئی و فاصله آرائی سرمایه فصاحت اندیشند و همان
یادگار شعر را پیرایه نثر شمارند و بر تناسب الفاظ و صنعت اشتقاق و آئین ترصیع و روش تجنیس ا
باشند و باختیار اقتباس و براعت استهلال نگارش تلمیح و ایراد تغمیه گزارش اطراگرامی نفاس
بندند و محسنات لفظی را دست مایه بلندپایگی سخن انگارند و بر مزایای بلاغت و جلائل معنی نظر نیفکنند بر خی

قدم فراترک نهاده در جولانگاه معنی جالش نمایند و تدقیقات خیالی و تخیلات واهی بخبر آن عرصه پندار زند و پیچش عبارت و دوری استعارت که نشان نکوهیدگی شناسندگان صواب اندیش با خود دارد بپیرایه کلام اندیشند و دشوار فهمی تازه طرح که اکسیر دانائی ازان برباز زند از نخستین مشکل شناسی بازدانند گرد‌ها گروه عامه غیر از سخنان دست زده زود فهم نه نیوشند و بر هر دو طرز دیرآشنا زبان پیغاره کشایند بفرمایش دل و یاوری همت و تنومندی بخت بیدار درین همایون نامه سخن سرائی را کاخ دیگر برافراخت و گزارش را خمامش تازه پیش گرفت و بآموزگاری خرد و رهنمون روشنان ابداع گزین روشنی دست یافت فطرت آمد گوهر خود را بصیرفیان دیده در رسانید و تفته دلان بادیه جویائی را قطره آبی تراوش نمود ؎ طلسم خویش را درهم شکستم ❊ بهر حرفی طلسمی باز بستم ❊ بدان تا هرکه وارد دیدم دوست ❊ ببیند مغز جانم را درین پوست ❊ اگر من جان بن مجهونم پوست ❊ اگر یوسف شدم پیراهن انیست ❊ ستایش و نکوهش را انجمنها آراسته شد و آفرین و نفرین را روز بازار دیگر پدید آمد آنانکه ره زده پندار و غارت کرده تقلید نبودند و چشم بینا گشوده در جستجوی سخن دلپذیر و دل سخن پذیر خاک بیزی نمودندی و از کشش روزگار و درازی زمانه دستگاپوی افسردگی راه ندا وندی دست مزد خود گرفته هنگامهای شادکامی برافروختند و آفرینها نموده عرقه خوی شرمندگی گردانیدند و درماندگان خارزار طبیعت از نارسائی فطری و همنشینی گروهی که از نقد خویش بگردگانی و کانچه ملوف واده اند سر بشوریدن برافراختند و کالا ناشناسان ناتوان بین بشکنجه حسد در جانکاهی و دلگرائی نشستند و زبان طنز گشوده غبار آمای ساده دلها گشتند ؎ شنوی من خاک ره گهرشناسان ❊ کامروز بر غم ناسپاسان ❊ این گنج گهر چو برگشاوند ❊ انصاف گزین نظر گشاوند ❊ و دیده وری ابا من نظر خیراندیشی بدو چشم دوستی نگریستی بانبر ز گوئی در آمدی از روی مهربانی بر گفت زحمت چندین چه میبری چی سخن بگو هرجا می نگاری نزهرزاران کی برپدید آید که این شگرف نامه درست بخوانند و به نیر

تازه نمط آگهی پذیرد و تا نیروی حقیقت شناسی از که امید داشته آید و کجا دانائی بلندپایگی پرده
از روی بر دارد همان بهتر که این نو آئین بساط در نوردیده بزبان روزگار سرایدو مائده انضال برای
عموم مردم سرانجام دهد از این کارشناسی نفسی بر آسود و از ان مهر گزینی جوش نشاط برزود
فرخی اتحاد و مرا بپاسخ آورد و درج حقیقت بر گشادم که انبخواران عوام را روزی و داشت قدسی نزل
برای بیگانه وقت آماده میگردد مرا بهنگامه چه کار کالای آسمانی ارمغانی کیمیای ملک آگهی را یش
بیاید با گروها گروه عامه چه پیوند شعر غلیواز را با کبوتر چه کار + بباز ملک درخورست این شکار
گزارده حکمت بژوهان دیده وری را نیز باور می افتد و غنیمت را سترگ تومندی میبخشد مردم را
از چهار گونه نگذرد نخست آن عنادگزین ظلمت آمود که داگویه را آمیخته شنوائی نگرداند و از دریچه
گوش بصفوتکده دل نبرد و اگر راه یابد پذیرای آن نگردد و اگر بپذیرد بکار کردنا میرد دوم آن
تیره سرشت بدگوهر که بپیدا نشی خود را دانائی انگارد و در بنجوری شوار دو اعشرت تندرستی نماید سوم
آن وشتی جوی سعادت منش که از وی بوید ناتوان بنی و بسه جالی دانی وارسته بدرد جویائی تومندی
دارد لیکن از واژونی بخت و نیل کاری اختر ادراک معانی بلند نتواند و بر دگیان شبستان خرد بدو
کمتر روی نمایند چهارم آن فرد بیده مرد فرخنده طالع که باز خرشناسائی فطرت بالادست و همت
عالی دارد و بژرفای دریافت پیشاپیش میرود دانای روزگار با آن سه کس جز خموشی نگوید و
درج گویائی جز بدین جوهری حقیقت پژوه نگشاید تا چراغ دانش افروخته گردد و فروغ آگاهی همگنان را
درگیرد و پور خرد چه زاژ میجائی و هرزه چرامی درائی ازین که سخن را هدست بابی تازه در آور گهی در بر
عیار زمانیان سرائیدی اینهمه زبان فروتنی جست و سراسکبار بر افراشتن چرا هر چند راستی گزارش
بیاید و پیچ خود ستائی نه همان بهتر که بیکر غرور آسا از صفحه هستی بزدوده آید و باطن صافی باین نا سزا
گفت دامن آلوده نگردد مثنوی مشو غرق آب هنرهای خویش + نگه دار بر جایگه پای خویش

درین ورطه کشتی فرو شد هزار + که پیدا نشد تخته بر کنار + حقیقت سرایان گوهر سنج درست عیاری

سخن والا رتبگی او در آن دانند که درین بارگاه شگرف پنج چیز گران ارز فراهم آید نخست معانی از

آسمان تقدس بر دل صافی پرتو انداخته نزول صعودی فرماید دوم گزیده پیوند اجستجی پردگیان صفوت

سرای ضمیر را بپیرایه حروف در آورد و آن روحانی نژادان را باین عنصری پیکر طرزی بر آمیزد که

بسان جان و تن بو العجب معجونی آغشته گردد سوم تازه نمطی دلپذیر غمزه و اگوش جان برافروزد

و جا نزابیالاند چهارم تخیل بندی و مرتبه آرائی معنی را اگزیده جای بازدارد و لفظ پهلو جویا جوی

فرو گذارد و آشنا نزا بایستگاه آورد و بآئش صورت و معنی شاهد سخن را پیرایه بندد پنجم لفظ پیرائی

عبارت را از دیر فهمی و نکوهیده تکراری دور دارد و خشک و دگران پیکر دران انجمن راه نیابد

همچنانکه دست فرسوده روزگار نباشد گرم خوئی و آشنا روئی گلگونه آراید و این هنگامه

نیکوئی زمانی انتظام گیرد و سخن را والا پایگی وقتی دست دهد که عزم درست و یکتائی اندیشه

و جستجوی سخت و یاوری تنومندی خرد یکجا فراهم آیند و نیازمندی بر دوام و عنایت داور بیهمال

دوشادوش باشد و هر کدام شرائط بسیار و لوازم فراوان با خود دارد و شمارهٔ آن گرامی نامه بر نتابد

گزارش آن در تنگنای فرصت نگنجد لیکن دمشناز و دستیار ناگزران وقت که از فروغ آگهی بنظر دشمنی

پژوهش عیب نماید دازراه دوستی بیچاره سگالی همت گمارد همانا صحبت چنین فروهیده مرد اکسیر

دانائی و کیمیاساز آن شش گوهر گرانمایه تواند شد امروز که دل پراگنده و خاطر گرد هزار جا و گزارنده

بطرز فارسی کم آشنا و رهنمای حقیقت نایاب چگونه آرزوی دل بانجام رسد و کجا امید شایستگی

آید درین هنگام معانی آفرین سخن طراز میزان دانش قسطاس حقائق فهمین برادر شیخ ابو الفیض فیضی که

پدری داشت ازین آشوبگاه عنصری بآرامگاه قدسی حالش فرموده و ناظرهٔ سخنوری بسوگواری

مراحل سراسیمه تر شد و دل سلسلهٔ هوشمندی گسیخت از پیام ایزدی بیداری روی نمود و پریشانی

درازا افتاد سه دای برین دانش اندیشه هیچ + سینه پر از علم و معلوم من هیچ هیچم و اندیشه من هیچ تر
نیست ز من گر چه سخن هیچ تر + دیدهٔ آموزشناس مست آمد و سر بجیب شرمگینی فرو برد در سر آغاز
جریدهٔ اقبال بسیچ خاطر آن بود که چون داستان داستان نگاشته آید به پیرایش آن پیشوای
سخن سرایان غازهٔ حسن انجام برگیرد ناگاه مصیبت جانگزا روی نمود و مرا آن پیش آمد که کس را
روزی مشواد چنانچه از بیمایگی و کم حوصلگی صفیر بیهشانه زد و بر خامکاری خود آگاهی داد قطعه
سخن بنا ها در خامی سخن منگر + که سوخته دلم از مرگ قدوة الحکما + شکسته دل تر از آن ساغر بلورینم
که در میانهٔ خارا کنی ز دست رها + تا سال فهم نگاهی بر نگاشته همدان محفل دانائی فرموده بودم لیکن
نه چنان که دل آسمان بپیوند ایشان بستگی داشت و این حیران دبستان هوشمندی خرسند که زمانه چنین
نیرنگی نمود و بروز جانکاهی نشاند مرا از زندگی دشوار و دل از رنگینی اسباب افسرده تر گشت
افسون مهربانی خدیو آگهی طلسم دانائی قافله سالار صورت و معنی از آن رمیدگی باز گرفته از سر پای بند
تعلق گردانید و با شورش ضمیر و برهمزدگی باطن بنگاشتن گوهرین نامه همت برگماشت لیکن از
دشوارکاری و تلخکامی زمان زمان تازه پریشانی دل شوریده را پراگنده تر ساختی و نو نو سراسیمگی
شهرستان اندیشه بویرانی آوردی چه اگر تفرقه برنخیزد و عزیمت را پای نلغزد و با گوناگون آشفتگی
واختلاف عزائم والا دانشی که از همه چیره دستی نماید ناپدید و همزبانی که در مراتب آگهی نسبت ذهنی
داشته باشد نقاب گزین کاشکی در قحط سال مردمی دستیاری بودی که زمان افسردگی خاطر و شولیدگی
دل صفحه تواند نگاشت که آلودهٔ رشم زار و شیرین نباشد و اگر این مددگار نه داشتی بنو شناسنده ناگزیر که
در نوشتهای دل پراگنده ناخنی بند کند و بر ستردن نقشی و آوردن لفظی و پیدا ساختن معنی توانا باشد و اگر زمانه با نیم
زفتی کند چنین کس ناگزران که از فروغ آگهی و نیروی دلیری آموزشناس گرداند هر ره در مکامن ضمیر آهنگ
دانستگی روز افزون و گوناگون مشاغل با هم آخشیج هنگامه آرای صورت و معنا زهر آمود چه نشین انچه دل بدست سایه

داد بقلم باز نوید چه مایهٔ ابتهاج داشته باشد از انجا که اندیشهٔ صافی بود و سپاس ایزدی پرافزایش و
ارادهٔ درست و همت شاهنشاهی دستگیر دران تیرگی کشاکش تیر اقبال بر تواند اخت تیزی گرم
روی کرامت فرمود مثنوی این که مراهست بخاطر درون + نقد معانی ز نهایت برون +
فی زخود این ملک ابد یافتم + کز نظر منعم خود یافتم + غره آذر ماه سال چهلم الهی کدهٔ خویش را
درفراز کرده برون شتافته در نگاشتن گرامی نامه از غیر وا پرداخته بود و درون سو به نیایش داد ازهیا
دل ظلمت آمود را چراغی در یوزه میکرد تا رک نیاز بر عتبهٔ کبریایی آلهی نهاده توفیق سرانجام
خواهش مسطلبیه ناگاه صبح دولت چهره افروخت و لمعهٔ نوردان کاخ بی روزن روشنی افزود
چون تأمل بکار رفت و حیرت رخت بربست شگاف قلم مشرق ضیا و مطلع نور یافت نشاطی سترگ
درگرفت بیع عیشی شگرف روی آورد گره درهم بسته کشایش پذیرفت تن پژمرگان سوخته قبای بهار
درپوشید و غلاوز مقصود پیدا آمد دل با آهنگ کار افزائی برخاست و خامه بیدست و پا نیرنگ
نیرنگی زد و شور سرای بیان را کار پردازان عزت بدست افشانی سماع برانگیختند و کمتر فرصتی
گنجور گنجینهٔ سخن سرائی گردانیده مثنوی بلندنامی کرامت فرمودند و خطاب ملک الکلامی شمشیر نطق
گویائی گشت لختی سخنان دلاویز آگهی بدنشین روشنی نگاشته شد و شکر نعمت رسیدگی پیرایهٔ تحسین یافت
ارمغانی سخن شناسان حق پژوه گوهرین رفتری انتظام پذیرفت و دولتی سترگ چهره افروز
سعادت آمد مثنوی بخت دو دیده در دولت گشاد + بیشتر از خواهش من هدیه داد + بلبل نطق
از گل طبعم پرید + پردهٔ غیب از سر کلکم درید + فوج بفوجم ز معانی حشر + خوانده ناخوانده درآمد ز در +
پیش دوید زبان ضمیر + خامه درون خوانده بحجن صریر + جای آنست که ترانهٔ نشاط بر سازد و زمزمهٔ
شادمانی درگیرد لیکن آنرا که همت در نگارش فرادان فرون آویخته باشد بنگاشتن جال یکی چگونه بازگی
تواند کرد و بکدام دست پیول بجز شدی نهاد خاطر بیراگرد خاصه امروز سرنوشت آسمانی تازه شورشی

در سر افتاده و خاطر سراسیمه را بسیج دیگر پدید آمده تن مُنی و جان صحرائی در اندیشهٔ سفر دامن قدر گسل و نارسائی برادران روزگار در زبان بندی و دل خموشی و شیفتگی باطن در گزارش اقبال نامه روز افزون رباعی دردا که غم کوه بگاه افتاده است + معشوق دل هور چه راه افتاده است این واقعه طرفه براه افتاده است + درویش بعشق پادشاه افتاده است + همگی تکاپوی اندیشه آنست که چون قرنی چند نگاشتهٔ قلم سوانح نگار آید و حق گزاری آن بن خواهش سرور جاوید بخشد بدستیاری کردار سعادت پرتو چنانچه آزبرستان بنا قدم فراترک نهاده در بر ستش ایزدی گرم روی وار و از گریوهٔ اضافات و نسب بیرون شده بپایهٔ والای آگهی آرامش گزیند و از کشاکش و بولاخ جانگزا برآمده بخلوتگاه تقدس جاودانی عشرت اندوزد قطعه رخت بردار ازین سرای که هست + بام سوراخ و ابر طوفان بار + کلبه کاندران نخواهی ماند + سال عمرت چه ده چه صد چه هزار + پرده برد ارتا فرود آرند + موج گبر با بقعه مار + لیکن در هوای این بلند آشیان پرواز عرصهٔ شناسائی را بال همت فرساید تا به هوس گزینان خویشتن دوست چه سد از خارستان راه خطرناک گوید یا از راهزنان بادیهٔ پرآشوب اندوه نایافت نمایندگان مراحل مراد نگارد یا درد شتر دلی همرهان خود بین در نگارین سرای اسباب جزو بکنج خمول و طبیعت بر فرازگاه ظهور رنگ آمیزے جهان صورت و دل شکر دانفسی بر شک پرده گزین و جانگزائی بد گوهران فرومایه سرباری تهی بچرب زبانی و برخی بخاموشی نکوهیدگی را به نیکوکاری فروخته در لباس رهنمونی رهزنی کنند بشیتری از فریب روگی کرانه وزی بکار یکدیگر برند و آزردن آدمیان تا بدیگر جانوران چه رسد سرمایهٔ افتخار دانند و دل اداهای عشوهٔ این جاف جاف و انار بایی حسن مال را کجا شماره شعبده نائی و فسون سازی کار شناسان زبان اندوز که اندازه تواند برگرفت همین ایشان پست فطرتیست که بگردگانی مهر این دست کش دشمن نواز پای بند ست و در اقبال این معجه سیمابی سر ابکام مزدای سندی و غفلت آموده شادمانی است

دور آدبار این گندم نمای جو فروش پایمال اندوه دست فرسوده غم نباشد زینجهت و از فرد دیدگان
فرهنگ افروز در رموزستان شناسائی پدران لعبت باز زود و زوال خوانند دوم آن بمایه دانشی که
بسته آمد این توت گسیخته رشته تمیز و انصاف حیرت زده شادی و اندوه است نه از بسیاری لذت
این نوع داربی بود حوصله نشاط او سیر و نفس آرزوی او در نشیمن آرام و نه از کمی این نسبت همت معدوم
ماتم او پرده‌های خواهش لنگ این ادر معمای حقیقت به بیپری آن بوقلمون معرد گزار و هند سوم آن
الحم بین فرد مایه که با نیرنگهای پیشین برگردآوری خواهشهای این جهانی که در رهگذر تند باد فنا افتاده و از
شاهراه راستی برکناره نشود و دو چاره سگالی ناملائم روزگار تزویر آسوده دست بدامان مکر و حیله میزند و
بدشناسائی خود را به اصل رستگاری میرساند و او را بزرگان در اشارات خویش بنده خیر نمسازند هر
گویند چهارم آن نموده بخت شوریده رای که در فراهم آوردن کامها و شیر و فزی حوادث شاد و گرین
گجگرائی است بزبان حق سرایان تصبه گو از دو بگیز این عربده آرای بیوفا اینارد و برصدر نشینان محفل
انصاف پیداست که حال چو یا می آرمیدگی و رشوریدگی است که خوی گزیده‌ای چنین بود و چگونه باشد اگر در
نمایش این گفتار آگهی از گروه باگروه باستانی و گوناگون نمایان رسیده کار باین غنه فراهم آید و قلم را اگرای
در اولین منزل‌های تکاپوی فرسوده گردد اکنون از داستان من لختی برگیرد و در چاره گزینی خود پای همت
بیفشار شعر حدیث خویش اگر گویم ز آغاز دم چند انگه بتوان آمدن باز + چو پدر بزرگوار بگوشه آزرد
خرسندی داشت و از آشوبگاه دنیا برکناره میزیست و با من نظر عاطفت افزون تر از
برادران کردی به بیغرضی دانش و کردار از سر آغاز نشو و نما بجگر آبان امن آلوده راه بدو
و همواره لطفهای باطن و نظافت ظاهر و زبان فصیح و بیان دلکش باندازه‌های حقیقت تباهداری
مثنوی شعر ز ابتدا ز مادر و با بابک بنازیدم چو طفل + زانکه هم با مادر رفیقم بود و هم با بابک من
و چنانچه علوم بگیتی نقاب جمال معنوی داشت از مهر گزینی این شوریده را نیز بدان نمط خواستی و مرا از نهج یگانگی

روی وحیرت بود وبدان گفت وشنود هیچگونه خاطر فرود نیامدی همانا که رهزنی آن رهبر منزل طلبان کمال شمهٔ پیش طاق فطرت بوده باشد وخطرهای سترگ بادیهٔ سرو رگم که مردان مرد از پا درآرد بصفوت کدهٔ باطن جاگیر چون سال می افزود وشعور میبالید نفرت دلگزا افزایش میافت وزمان زمان آویزش بی آشتی گرم تر میشد واز همه واپرداخته بدمسازی جنون براه نشاط میسپرد وبخیال فرو شدن دم آسایش برمیگرفت کشش درونی قافلهٔ سالار حقیقت آشفته بی سر ودل را پای بند دانشگاه رسمی گردانیده ودر پانزده سالگی که همگنان گران خواب غفلت داده وعرصهٔ پهنای حکمت فراخنای قرار داد چندین گروه بیهوده آمد ازیجا شناسائی رعونت افزود ومستی آگهی شورش افزای گشت باچنین رهنمای تنومند دیده بانی برد وام نفس اماره افزونی گرفت وبطرز های گوناگون چهره آرای هنگامهٔ خودبینی شد بمیامن سرچشمهٔ نظر دانا لهٔ بسیار اسرار اشراقیان ونوادر خفایای صوفیه بدائع شناختهای مشائین اندوخته هنگام آن بود که با چنین دانش بزرگ نخوت افزائی آن نیرنگساز بوقلمون روی دگر نهد برهمان آئین خویشتن نمائی وخودپرستی افزودی وبا جهانیان پیوند آمیزش گسیخته داشتی واز نارسائی وکانچه وینی ناخواست بسیج تجرد گزینان دل گرفتی واندیشهٔ غربت گرای بشورش تازه همنون گشتی سراسیمگی جنون نبود که از فرمان خرد سرتابیده بیراهه شتابد آشفتگی بیرونی نداشت که به آزار خدایان مجازی سپرد ودر نشیب آباد اندوه وشادی با دل پژمان وخاطر درهم بسر میبرد وتحمل آزادی لختی آسایش می آورد واز پست فطرتی که درمن بود وکم همتی که در نهاد خود داشتم با کمال دل گرفتگی از درینه وفرط بیان ودوستی بلند پایگی نگارخانهٔ سیمابی آشوب درون آمدی واز نیرنگی کشاکش باطنی در زار افتادی تا رضامندی پیر نورآگین بدان پراگنده خواهشها بس نزدیک بازماندن شوریده ازان سگالشهای باهم آخشیج بسیار دور ونفس فرمان پذیری آن یکتای ملک آگهی درافزونی وزمان زمان کششهای گوناگون را نیروی دیگر باعی بخته نه که باد دست درآمیزم من

صبری نه که از عشق بپرهیزم من * دستی نه که با قضا درآویزم من * پای نه که از میانه بگریزم من

تا آنکه آسمان در محفل همایون شاهنشاهی داستان مرا برخواند و ستاره بخت بیداری از افق اقبال
بدرخشید چاووشان دولت بهم رسیدند و فرمان طلب شکوه سطوت انداخت از نیرنگی نفس ابوالبدایع
نقش اعتبار پژوهی از پیشطاق ضمیر سترده شد و بسیج تجرد و چیره دستی نمود و نزدیک آمد که سر و پا برهنه
دشت دیوانگی درنوردد و دیوار بند آمیزش درهم شکسته راه آزادی پیش گیرد و آن روحانی
طبیب چون پادشاه روزگار را قافله سالار ایزدپرستان میدانست و از سرنوشت چهره گشایی
تقدیر بقدری آگهی داشت بچاره گری روی آورد و بدرسش آموزی تعلق درج گهر برگشود و
تسخیر طرازی و جادو نفسی رهنمای طریقت به دبستان دولت شناخت و بسیج و آستان اورنگ نشین
فرهنگ آرای ناصیه بختمندی جلا افزود بی آنکه دواد و خرص اندوزی دامن آلای همت شود و در
فراخنای آرزمان قدم جستجوی فرساید بیشتر از آنکه شرمسار انتظار آید و آبرو بر در ها ریخته گردد و میانجی
سفارش این و آن منت پذیری فلان و بهمان الطاف شاهنشاهی مرا فرو گرفت و از نشیبگاه گمنامی
بر فراز بلند پایگی برآورد کیمیای نظر خداوند صورت و معنی همت را فروغ دیگر بخشید و دل را فراغ
تازه پدید آورد و از آن بیماری دشوار دوا که پدربان آن سترگ بزشکی چاره نتوانست کرد بختی رهایی
از نیروی آگهی با عالمیان نقطع یکجهتی و کمیسان نسلبی گسترده در کمین خویش منافقانه نشست بباعث
نقصانی چهره افروخت و توانائی ستردن گرهی بدست افتاد و در ستیز دشمنی بدوشداری برخاست
و اختلاف گروهاگروه مردم دل را از آن شغل شگرف باز نتوانست داشت و در نزهتگاه باطن گردی
بنارست انگیخت چندی در همایون محفل کشورخدای هنگامه دانائی گرمی پذیرفت تنقیح مقاصد و تشخیص
دلائل ارو بازار شد از ناشناسائی مراتب حکمت و تهیدستی علوم حقیقی سخن سرایان روزگار را که تیز و پیچیدگی و چرب زبانی
در پایه بلند آگهی جا میانشستند کار دشوار گشت و بجا موشی زبان جنبش از بر و گردن خشم جیلمی [illegible] عقده گشا [illegible]

وهر زه درائی با تلخ می آراستند از نیروی تائیدات آسمانی چنان کاربند شدمی که آن طلسم بد گوهری
درهم شکستی ناگزیر روست ازان بازه داشته یافه گزاری پیش آمد معقولات امخالف دین
شمرده برخی ساده لوحان ترک نژاد راراه زدند و از یاوری آن ناشناسان بجز ذبحیره دینی سر باز زدند
بد سیاری روشن ستارگی گشاده پیشانی ازان پایهٔ والا فروترشده در سرائر منقول دقیق سنج دنکته سرای
آمد وهم با آئین آن گروه در قرار دادهای پریشان اندوختهای ناصره ناخن زدن گرفت گفتگوی مذهب و
ملت دراز شد با زیرس اشتباهات را مکامن معتقدات پنداشته کمین نوزی نشستند و چندی برین
تلبیس عشرت بد نفسی میکردند کهن آشنایان و دیرین دوستان دامن اختلاط برچیدند و در شهرستان جوی و کردار
آمد غربت گشت شعر از بیکسی ام میان شهری + تنها تر از انکه در بیابان + گاه ازین خلوت درکتر
ترانه نشاط برکشیدی و نتیجه خنیسیجی دانسته در نیایش ایزدی فزودی و گاه از کوتهی امکان و تنگی حوصله
باخود سرائیدی که این چه بو العجبیست با جهانیان بساط نیک اندیشی و خیرسگالی گسترده ام و باخود حریفانه
نقش شند رمی نداز دو عالمیان در بکمین دشمنی چرا نشسته اند از تائید آسمانی و روشن ستارگی با شگرفی روزگار
دنار روائی حق پژوهی سر نشیهای آشنا و بیگانه و یافه سرائی دور و نزدیک آویزش بد گوهران کوتاه بین
تفرقه در جمعیت آباد ضمیر نینداختی از بازار کسادی حقیقت تازه شادی چهرهٔ نشاط افروختی فرد بصد
ماتم خندم چو مرا در شکنند + کارخامان بود از فتح وظفر خندیدن + چون سپهر گردان چندے برین
بگذشت درهای دولت کشودند و چهرهٔ اعتبار را افروختگی دیگر پدید آمد زر بندگان دنیا ستیزه
حسد را به بغض دینی فروختند باندیشه تباه فرو رفتند و از تنگ چشمی و ناتوان بینی به پیکار ایزد توانا برخاسته
خسران جاوید اندوختند **نظم** این وسوسه بدنام کن عهد خویش + می شکنندم همه چون عهد خویش + من بصفت
چون مه گردون شوم + نشکنم ار بشکنم افزون شوم + ازانجا که عزیمت درست بود و عقیدت پایدار
حیله اندوزان تا فرجام زبان بادهٔ چهار سوی صورت و معنی گشتند و حقیقت حال آگهی پذیرفته و خوی شرمندگی

فرو شدند آنرا ز درشناسایی نشیب و فراز عالم صحبت این طائفه میخواست راه نفرت می سپرد

اکنون آن گروه غنوده خرد به دلجوئی حیران آرمیده آرزوی خدمت در سر دارند و او در بار

استنکاف دیرین تیرگی وحشت نیر سعادت بدرخشید و از دم گیرای خدیو گیهان خرگاه صلح کل در آمد

نفس شوریده در صفوت جای آرامش نشیمن ساخت و برین ترانهٔ حقیقت دامن نشاط بر گرفت اگر جهانیان

ترا نکوهیده و مبغوله دشمنی میگزینند باندازهٔ دانش راه عبادت میسپرند تو چرا فهمیده میخروشی و اگر یک دانش

آن منجار پیش میگیرند همانا بیمار حسد اندازه رنجور کار تنگدستند چه میجوئی از نقصان بشری و کوتهی امکان

از سراپای خاطر زمزمهٔ خواهش سرائیدی و جوش این آرزو از دو نه سر بر زدی چه بودی که دشمن نارسا

و یافتی که چه مایه آسوده ام و دل از یاد افراه چگونه واپرداخته تا تن چاپلوس زبان لابه گر بعذر خواهی نفرساید

و برون همرنگ درون ساخته از کشاکش و دوروئی باز رستی کاش خیر اندیشی که در حق بدخواه ارمی بده

مرا که راه مداهنه نداند و دست طفل مشرب حقیقت مدامان من نیاندی تا بنقد از دوستی رنج نبردے

رباعی آتش بهر دو دست خویش در خرمن خویش + چون خود زده ام چه نالم از دشمن خویش + کس دشمن من نیست

منم دشمن خویش + ای وای من و دست من و دامن خویش + دلم در شان ستایش کنندگان و بدگویان

خویش از دوم منزل گذشتم بسوم گذاره میابد امید که دیگر بار نگرود و بقلاوزی بخت بیدار

چهارم شرف اختصاص یابد و دوم آسایش برگیرد و از ابتاز گیری ایزد بهال یکسو شود و مشتری با نخستین

گروه دوستی ورزند و با بیمنان خلاف آن گرایند طائفه صوت را در ظهور این روش بشادی

و اندوه بنا بلایند و به شناگری درون انشاط آموزگردانند و به نکوهش آزردگی را پرورش دهند و برخی

ناپیدا فتگان سیمای دوئی نیرنگی ابداع در نظر آید آن هر دو رانگیسان انگاشته بذیرائی گرگونگی فشوند و با باشند که نفس

بوقلمون شکلی در میان آرد و خیال و انماید که ناسزاگوئی تو که راه حق میسپری ناخوشنودی ایزدی ما خود دارد یا

فریب خورده بکمین تباه سرایان بخیزد و از شاهراه سعادت بکنار افتد و چون آگاهی بدنویسی روزگار خویش کند آید که با باطل

بدکارتر آویزشی ندارد و همانا لعبت آرائی آن خودستائی خویشتن بین است و رتبهٔ والا آنست که محمدت گوئی را که سرمایهٔ رعونت انتظام میدهد به آئین دشمنان پیش آید و نکوهنده عیب نمائی ابدوستی برد از بو که بدین طرز آگهی برفراز مقصود جای گیرد و از گزند دشمن ادای خانگی رستگاری یابد به سپاری فطرت و پای افشاری دل بلکتر زمانی ازان نفرت باز آمده با خود در آویخت و جنگ بی آشتی در میان آورده کار از سر گرفت مثنوی دست و گریبان بخودم چون کنم + سر ز گریبان که بیرون کنم + چاک زدم پردهٔ سامان خویش + بو که زنم دست بدامان خویش + و همواره لطمهٔ نکوهش بخویشتن میزدند به پایان نفرین می سر آید هرگاه یکتائی شاهد وجود که باستانیان نیروی شهودی دریافته اند تر از سعادت منشی و بیدار بختی بچراغ دلیل روشن چگونه دچرا تنگدلی از که گریخته کنج خمول سطلبی و کرامانده کجا دست خواهش میکشائی گر فیض ازان آگهی نصیبه نداری یا نیر شناسائی فروغ گواه نمی بخشد از نیک اختری تنومندی دل آن حق پژوهی و فراخ حوصلگی کرامت فرموده اند که در بارگاه معامله آرائی و فصل خصومات دوست و دشمن آشنا و بیگانه یکسان نسبتی دارند تا خشنودی عالمی و رضامندی جهانی وران غریب غبار نتواند انگیخت دوستان در آرزم جوئی کام بر نتوانند گرفت تا بدیگران چه رسد بملک تنهائی شتافتن چیست و از گمنامی چه می اندوزند لیکن چه گوید و چه نویسد شعر دلم دامن و آستین بلا را + چو وامق سر زلف عذرا گرفته + ز آمیزش عالم و اهل عالم + همان نفرت طبع عنقا گرفته + حقیقت کار آنست که لگابوی آدمی سودمند نیاید نانکاشته منش طاق سرنوشت چه بود و گردش انجم و افلاک بسپه رفته باشد نیرنگی آمیزهٔ اجرام علوی و اجسام سفلی علاجی نتوان اندیشید تیراندازی آسمان اسیر نتوان اندوخت فرد نانسوی جوشن بست کشاد خدنگ چرخ خود را بهر زه از چه بجوش درآورم + اکنون با نفس ستیز رفته معرکه مصارعت آراسته دارد و هواخواهان یکدیگر پای حمایت افشرده اند زبان نهان شعبده بازی تازه بکار میرود و آفت خیز شگرف چهرهٔ عبرت می فروزد نمیدانند که انجام کار چه خواهد بود و آسایش بکدام منزل روی نماید و ازین سختی از رد شناسی ها که جاوید پیوند دست دهد شاد خواب خواب خوش بود

وپسین یکدم افسانه قرار گیر و خوشی گره برابرو که گوناگون سرور عالم در محنت کده او راه نیابد زجائی کشاده پیشانی

که بفراخی انبساط غمگساری جهانیان بر دوش همت برگیرد آن تیزرو هشیار خرام از گلخن بیم و بستانچه امید

تو نا فتنگاه تنگی و نزهت جای کشادگی فرا ترک شده پای بند شادی و غم نبود هر لحظه منشور اقامت بمنزلی

میرسد و هنوز جای گرم نکرده از در دیگر میخوانند مصرعه من بوقلمون روزگار خویشم + با چنین آویزش

درمندی بحکم ارادت مترجم نگاشتن گرامی نامه است و محصلان بزم ارادت و عقیدت بکار دیگر نمیگزارند

چرا نباشد و چگونه شگفت نماید از پرستاری یکتائی ملک آگهی زخارف دنیا در میران همت وزنی

ندارد و رنگ آمیزی ملک صورت را در پیشگاه فرش قدر هیچ گزیده پاس و هیبت کبری کالک پیرایه

گرده جوش محبت میزند و دل پرداختی بگزارش داستان حقیقت جلای تازه می بخشد نه آنکه هوشمندانه آب

پیرویزن می پیماید و باد بهاون میکوید همان بهتر که سر بویش خاطر بو العجب برنگرفته راز درون برملا

نیندازد و آنچه گوش نمایان بخشاید و بچشم عادتیان گنجیده و اگویه ننازد فرد گر بگویم آنچه از اندیشه در جان

نفت + یا بجو من حیران بجانی نانداری باور هم + ابو الفضل مبارک ضمیر دانش پژوه از زمرمه پنهانی و

گفتار خاموشی چرا سیر آمده حال خویش بیارگاه ظهور می آری و در خلوتگاه دل راه بیگانه میدهی چشمه بخشش از

صفوتکده باطن تراوش میکند بر لب را سرانجام دادن آئین کدام هوشیار است بر همان نطع بندگی بی

همت افسرده بنایش ایزدی در ستایش پادشاهی بجا آر و رازگوئی تقدس داستانسرائی تعلق

برگزار پیام حقیقت فال از هرزه گرائی باز آور و عزیمت را تنومندی داده نیروی کار افزوده گوهر

فطرت را فروغ دیگر بخشید لله المنة کتابه که از هیطاق نخر نوشت من روزگار برخواندوری از این منت گرداند

گرد بسته فرزانک دولت ابدی اعتصام ساخته سوانح نگار بدائع طراز دارا دو از حسن طالع این کوکب افق معارف

اختر آسمان معانی آنچه بر زبان قلم می آید بر صفحه بیان رقم پذیر روز بروز بسمع همایون میرسید و دست آویز آفرین افزون و نوازش

گوناگون میگردید و سعادتمند بنده که خدمت پیشه شاهنشاه افتد و نشان قبول از درگاه یابد مثنوی بجلد تندرین داستان نخست

بطرز فریبنده کردم درست + درین دم که دوران سخن خواه بود + سخن از من و همت از شاه بود + گر هم همت امیدواری دهد + فلک فرصت و بخت یاری دهد + باین جنبش کلک گیتی خرام + بپایان برم این گرامی کلام

خاتمهٔ دفتر دوم اکبرنامه بنام ایزد ای فکرت تیزرو + که وادی سخن را سرانجام نو + قلم یکدم از جنبش آرام یافت + سواد دوم دفتر تمام یافت + ازانجا که فطرت یاور وارادت درست و بخت بیدار و سعادت مساعد بود و به نیروی جدیدشگی هنجار دلی برخی سوانح قرن ثانی دولت جاوید طراز نگاشته آمد و به ستیاری دستان ابداع همت قدری سبکدوش گشت مثنوی چو شد نیمه زین بنا چهره بست + مرا نیمهٔ عالم آمد بدست + و گر نیمه اگر بود روزگار + چنان گویم از طبع آموزگار + که خوانندگان را برآرد ز خواب + بر قص آرد در ماهیان را در آب + بس خوبی های پیشانی فطرت بدامن امید بخت تا نیم قطره از دریای آگهی تراوش نمود چه بخارهای دل سر جوش زد تا سخن بدین منطبق سزاوار گوهر گوش آمد بو که پذیرش والا بلندنامی بخشد و مرا آمیز بان جاوید گرداند بیت

من از جانش بر دن دام برواز + خدایش جای در جا نهانهد باز + وقت آنست که جبین نیاز از سجود نیایش بر ندارد و ناصیهٔ سپاس گزاری را از زمین ضراعت بر نگیرد و به آن نگارش همایون نامه را سجده گاه خود ساخته گوتن بر فسانه طرازی نقش عجز دکامه ننهد و سوزبان کیمیای سعادت بحیله اندوزی آن را اهرن از دست فرو نهلد و چرا بر دارد که کار فرمای ابداع دریوزه این دو دله هزار مشغله پذیر رفته زمان نزمان غنیمت ادل و فطرت را نیرو و همت را توان می بالاند و من کج مج زبان هندی نژاد هیچدان را بر خوانده بر فراز حقیقت پژوهی و دیدگاه نکته پیرائی جای میدهد نفس نفس سموات معانی را در گشوده بر صدر جای شناسائی مینشاند و از حضیض خیالات تقیدی بیرون کشیده بر اوجگاه اطلاق میبرد و چگونه تواند بر داشت که زیر نگسار تقدیر پاسبانی پیرامن دل فرا گرفته و طلسم بلاگردان بو قلمون خودستائی بر میثاق بینش آویخته عنفوان آگهی در کنف عاطفت دانای رموز انفسی و آفاقی پدر بزرگوار در آمد و از نکوهیده آمیزش دلفریب داستان این رنگین بساط بر کناره شد و هنگام شباب نارسیده بر غوامض علوم

چهره دستی یافت وصبحگاه جوانی در نورستان نظر گیهان خدیو بپایهٔ اعتبار دالاسر بلندی گرفت
غنوی شاهنشه بارگاه عالم + اورنگ نشین صلب آدم + برهان ظفر ابوالمظفر + یکتای زمانه شاه اکبر +
یارب زجمال این جهاندار + آشوب گزند را نگهدار + هرگاه در خردسالی که آشوبگاه بیخردی است
ورتیعان برنائی که پا نغز در پا فطرتان پارسا گوهر دافروزیش دانش که هوش پای کمترین شورش
او و افزایش منزلت و افزونی ثروت که آزمودن کار ان ژرف نگاه را به بدمستی برد به تنومندی دل دم
آسایش بر گرفت و خشک رو اندیشه را آبیاری خرد شاداب گرداند دل کج گرای نشد و شهرزنان کم گرای
نشبری دست بازی نیارستند بل روز بروز شگرف نمائی و سترگ صفائی چهرهٔ خاطر افروخت و سعادتهای
صوری و معنوی نشاط جاوید آورد مثنوی بودی گرم زور بازوی پیر + جوانی بر آوردی از من نفیر +
ولی دولت من که بخت از نخست + مراداد پیوند پاکان درست + امروز که پای اهش لنگ شکر خندگی
روزگار بقدر طنطنه پیرانه سری در کاخ استخوانی بلند و سرهنگان آخشیج بیغوله گزین چگونه آن نزهت سرا
غبار آلود و پراگندگی خواهد شد و چسان عزائم فطرت گرد آمود افسردگی گشته دل از من برگیرند آن که وزکسان
کساد بازاری و کالا چه قدر شناسی آهنگ تعلق از مکامن ضمیر رنجیاست و نشیب آباد بیراهی فرو نشسته کنون
که از غوغای پایه دانی جوش تجربه دنیز چرا بیاد و به آوارگی خواهد شتافت خاصه درین هنگامه که زمان نقش
مراتب انجمانی درسترده شدن و آهنگ سفر و اپسین و گلگشت سرابستان علوی در افزایش نفس
خود آرای عربده جوی را که وه خدای این نوالج عنصریست چه یارا و کدام نیرو که بدست بجز و دشمنی بر خیزد
تا بفیروزنیش چه رسد رباعی نقد یکه مر است قیمتش هست بسی + آنجا نرسد هیچ گدائی نفسی + گر بر در جهان
خصم من آیند بحکم + هرگز نرسد بنقد من دست کسی + بور مبارک ترا که از بخت خداداد و سعادتخانه حقیقت
و چمن زار معنی شناسی گزین منزلی مکرمت شده چرا بیهوده ستیزه روشی و گزاف سیرائی نمردان آن آسمن کم اوج اند
که بتارک فطرت منازل خطرناک این پیوسار شهریاری آسمان شکوه را طی کرده اند یا اورنگ نوردان منزل شناسی و

بادیه گردان این راه بیم افزا از فریب فلمون نیرنگ ساز خویشتن تا دم آسایش بر نزده اند و چگونه بدین

ورم روزگاری و تهیدستی آرمیده خاطر گام فراخ میزنی پنیقدیا آن یا دل و لب بزبان بیمایه استعد

سترگ ساند رزنامهای خویش چنان وا نموده اند که اگر آدمی زاد هزاران سال با عزیمت افزونی همت

در مبارزت این و انادشمن دوست نمای خانگی نشاط فیروزی انشته باشد و دیگر روز باید که از عربده نمکی

فتنه اندوزی حیله پرداز عقل ربای دور اندیشه دراز بوده آن گوناگی خموش نکومیسر آید باعجی دارم نفسی که

هر نفس سه گردد ئی گفتم که ریاضت دهمش گردد هر چند بجهد لاغرش گردانم + از یک سخن فضول فربه گردد

و نیز در نصیحتهای باستانی طلسم ساز پر مکر و فن را به بیابانی سبوشنا سانده اند تواند و در هم شکست و بی پیوستن بی

جدائی و پیوند گزیند دانی که در آشوبخانه شورش این تنگی فروش بی برشتی گیر اچه تفرقه انداز و چه مایه

آسیب ساند آتش حوادث بلند کاغذین جامه دل باد گیر کارگاه مینا را باد چهار موجه سنگ انداز عشوه غران

سیه گلیم در کار عندلیب آئینه جلیی عکس زنگیان دد بر لیکن چه کنم و چه پیش آورم کردل از گفتم کاغذ سیاه گردن

بس گرفته و از پارناجهای مشین و جال افسردگی روی داده از تار و پود لباس عنصری از رگ و پی کاخ استخوانی

خاطر جهان فرسوده حیران انجمن آفرینش بسر وی گرائیده تا بخواهش افزونی بال و فراوانی اعتبار چه رسد باعجی

این سوز که خاست باکه بتوانم گفت + وین واقعه راست باکه بتوانم گفت + این دم که مراست باکه بتوانم گفت

وین غم که مراست باکه بتوانم گفت + و از دین تقلیدی که با کیش برهمن و گبر و ترسا و سایر سرگردانان بادیه خیالات

انبازی دارد در نهفتگاه ضمیر غبار آلود و از ناموس سردم که هر کسی تخیل نادرست باخود انکارد بسیر می ست دم

شعر و پاکشان عمامه دوستی بسر نشان + سیری خنین میانه بازارم آرزوست خنیده اند که چه ترانه ساز دچه

فساد برگیرد خاطر مقدس پیر و پادشاه من چه میخواهد و سرنوشت ایزدی چه رفته مثنوی دلم بمحبت دلشتم

گر ایام + زبانی دید خواهم کام ناکام + کنونم میجهد چشم گهربار + چه خواهم دید بسم الله دگربار + جای آنست که از صافی

باطن چو شب بی آرامی سر بزنند و سراسیمگی سراپای دل فرو گیرد و فراخنای محیط عقل تنگنای یک چشمه میم و دریاد و زبطرت

غرفهٔ خشک رشته و خیال در حق جوئی با دیده شناسائی پرده نشین و حقیقت شناسان آگاه دل طلسمات پنهانی
بر دوش هر گروهی باندازهٔ غنودگی بپایهٔ جماد و نبات و حیوان در مانده و فرا گرفته همگنان مقصد حقیقی
انگاشته نیم گامی بتماشاگاه گوناگون وشها بر ندارند تا نشیبگاه جویائی و دیولاخ جانگداز شناسائی کجا گذار شود
ازین آشوبگاه نادانی نزدیکست که صحرا گزینان ملک تجرد ستوه آیند تا بکار شناسان شهر بند چه رسد رباعی
در بند گره گشای می باید بود + گمره شده رهنمای می باید بود + یک لحظه هزار سال می باید زیست +
یکجای هزار جای می باید بود + ناشور جانگداز و گیا بال عنقا و برشک روحانی در جابلقا و جابلسا این
بیابان دل بکدام نیروی خاطر شرح دهد و درمان نماید و بچه مایهٔ توانائی سوگ روزگار خود دارد در ایام
فروختن نادانی خریدن و انائی که تحصیل علوم نام نهند باحق شناسی دست و گریبان بود و امید راسخ داشت
که بزودی در مقصود گشوده گردد و بصفوتکدهٔ حقیقت راه یابد هر چند قدم پیشتر نهاد و بوی خواهش کمتر بمشام
رسید و چون بر علوم عقلی و نقلی چیره دستی یافت و نامهای گروها گروه پیشینیان بنظر انصاف در آمد شگرف
ناامیدی بر در دل نشست و ناکامی سخت غمهای گوناگون آورد خاصه در هنگام واگویه فروخت اندوختهای
آگهی که تدریس نامند دانش و بینش مردم را درین مرحله قدری استواری و پا برجائی بدست می افتاد
تیرگیهای شبهه و شکوک روی در فزونی می نهد مرا بیشتر حیرت و فرو ماندگی روی آورد و بوالعجب اندوهی
سراپای خاطر فرو گرفت در شناخت مراد خراشیدهٔ دل گشت و از گوناگون قرار داد شگفت زر افتاد
رباعی دل راند ز آدم نه ز حوا است نسب + جا ز اینه زمین نه آسمانست طلب + نی زهره که باو بگذرانم
بر لب + نی صبر که تن زنم زهی کار عجب + هر چند کهن اوراق گذشتگان نوشت و باد انشوران روزگار
رازگوئی و چاره سگالی در میان نهاد و شورش باطن بر افزود و پریشی درونی افزایش گرفت دریوزه گری از
ریاضت کیشان خدا اندیش سودمند آمد نه اندرز گوئی و انش پیشهای حکمت پژوه کاری بر ساخت
در هر بارگاهی خلق پرستی را نیایش ایزدی نام نهاده هنگامهٔ خود بینی گرم دارند و خویشتن آرائی را

حق پژوهی پنداشته به بستر آسایش غنوده اند پشت آئینه را روی انگاشته قبای اندرون در پوشیده و سراب را چشمهٔ زندگانی پنداشته امید جاوید زندگی در سر شعر ترسم نرسی بکعبه ای اعرابی + کین ره که تو میروی بترکستانست + اگرچه در پس کوههای شهرستان خمول چندی از غیر وا پرداخته به پیکار نفس های همت افشرده اند لیکن از انبوهی رنجهای پی در پی بگشاکش طلسم چیدها از دو درمانده و گروهی رها روگان جستن راز تقدیس همانا نیروی پژوهش ندارند و راه چاره بسیجی بجز بستر در غنجگاه شاهد قدسی جمالش نمایند و نالشگاه بستگی و نزهت جای گشودگی خرسندی اند و زندان زین گروه بی تصنع نیز کار فرو بسته بر گشوده در حجرهٔ دل را اداء این بست نیامد را از خند و خسروان گدای کوچه گرد چه داند و نبض غم را طبیب شادی چه شناسند رباعی تا جان دارم همچو فلک میپویم + و ز درد وصال او سخن میگویم + آن چیز که کس نیافت آن مطلبم + وان چیز که گم نکرده ام میجویم + کور مادرزاد را از دیدگاه شناسائی چه خبر و اگنده گوش فطری را از نیرنگی آواز چه آگهی و چون حقیقت طرازی حکیم برزویه نصر اسد مستوفی در اوائل کلیله و دمنه آورده نشانی از پراگندگی خود در یافت دود از مایه اروا غم برگرفت انچه آن جگر سوخته خون دل بالا میسراید شعر یک حرف آشنا بغلط هم کسی نگفت + چندانکه خواب خوش بهر افسانه سوختیم + چگونه بر زبان آرد یا در دل راه دهد لیکن کار آگاه درد رسیده نیکو شناسند که یاوری را از آن گونه است که ماتم زده را از آمیزش شیون گزیره و دهد آن بمعنی غم افزائی و اندوه افزونی ست نه بیمار پرستی و تیمار داری در آن هنگام که از خلوتکده پدر بزرگوار سر برون نکرده بود خاطر هوس بیجای را در سر میگذشت که این ناسور دشوار علاج از انست که حکمت پژوهان ژرف نگاه به پزشکی تو روی دل نیاورده اند و شگرف نشان سحر پرداز را نظر چاره گزینی نیفتاده چون از روستاکدهٔ خود بشهرستان دانائی پیوست و بسیجو آستان گیهان خدیو پیشانی بخت روشنی پذیرفت دادوی عطوفت او من گنگ بیچه را از زبان فصیح کرامت فرمود و دل نکته سنج و در باب عطا کرد با همه کس همه روش مراتب سخن سنجی ری وی داد از فروغ انصاف

بزم همایون وگرم بازاری متاع سخن برهمه دانش اندوزان روزگار بجیره دستی برآمد لیکن جویندگان
گشایش معنوی چه طرف بر بندند و تفسیده درونان جگر تفته را نسیم باوزن چه مایه آسودگی رساند رباعی
چندانکه بدرد عشق میپویم من + در درد دم و درد عشق میجویم من + کو سوخته که جان او میسوزد + تا بو که
بداند که چه میگویم من + در هر شهری و صحرائی و در هر خانقاهی و بتکدهٔ گروها گروه مردم به تخیل نادرست
خرسندی گزیده بدیگران زبان بیغاره کشوده دارند نه دلیل از مغالطه باز شناسند و نه تحقیق از تقلید
جدا گردانند و خود را در وادی ورزحقیقت دانسته در گفت و گو راه جستجو یکبارگی مسدود دارند ازین شگرف
نگاه برکج گرائی خویش زبان طنز کشودمی و خویشتن را بهزار گونه ملامت کردمی و زمانی بر هرزه سگالی
مردم جوش نفرت زدمی و تیر دوزطعن گوناگون ساختمی همواره با چنین آشفته حالی در شکنجه دلتنگی
گشایش کار میطلبید و از سایه خود بمینا کی داشت رباعی اینجا شکرم مگس فرو میگیرد + صد واقعه
پیش و پس فرو میگیرد + بنگر که چه صحراطلبد آن کو را + در هر دو جهان نفس فرو میگیرد + در ساحل امید نشسته
راه انتظار می سپرد و عرصه نظرگاه فراختر میگردانید ناگاه روشن شد که تند باد بیدانشی نه تنها
خانه برانداز شناسندگان کتاب تهیدستان حقیقت سرائیست هرگروهی به واژون روی پای
تکاپو گشاده در انباشتن مسلک سعادت کوشش دارند و بد ره فغلوئی و فریب دهی و ناتوان بینی و بی حقیقتی
شادمانی نمایند و هر طایفه بخلابی تا گلو فرو رفته عشرت آزادی میگزینند و حساب زندگانی خود را از
پیشگاه خاطر سترده دارند کشاورزان را بیشتری اندیشه آنست که سرانجام سرکشی چگونه صورت بندد تا از
خراج گزاری که وجه پاسبانی چهارگوهر بی بهاست دست بازکشند از آن بیخبر که سرمایهٔ زندگی گوناگون
جانوران را آماده میگردانند و در کاه دشت چشمه سار زندگی تکاپو میرود و بازرگانان بیم پایان عالمی را برای سود خود
می اندیشند از آن غافل که به نیروی جهان گردی فیض ایزدی بهار شمول میاید و یاوری برادران روزگار چهره
می افروزد و سپاهی بال خسیس را بهای جان عزیز می انگارد و نداند که عزیمت جانسپاری بنیروافزای کار کیست

دسپند سوزی آرامش جانست آقا در افزایش خدمت فرودستان و باز داشتن حقوق سرگرم
خود بینی و نخوت آرائی اعتبار داده را بچشم حقارت نگریسته روزنا کامی چند نوکر با بکاری گرفتن
و افزودن ماهواری بی سر با دیهٔ بی آرزمی و تنگدستی پیش فراموش کرده بخواهشهای گوناگون در کشاکش
دوستان و آشنایان از شنودن حق گزاری تلخ رو و دیدن نقوش سهوی و خطائی از گرانباری
افضال روزگاران سبکدوش گردیده بدشمنی برآیند و ترازوی شناسائی از دست داده بهرزه گوئی
و یافه درائی گام فراخ بردارند پیران و جوانان جمعی خرد سالی نگذاشته برنگ آمیزی خوش آمد نشاط گاه
را آئین بندند و از اندرزهای طبیعت گزا در تنگنای اندوه کالیوه گردند تجرد گزینان مرتاض به نکوهش
دنیا که در معنی ناسزا گوئی موالید سه گانه باشد دست نوازش بر سر دوش همت کشند و نقاشان که
گوشه نشینی سگبانی ست گزند نقش داناهی درنده را از آزردن جاندار باز دارند و دستان سازان و هم زبانان را
همگی آن تخیل که بدیهای زمانه نواخته را به نیکوئی توجیه نمایند و محاسن روزگار رنجیده را بالباس ناشایستگی
در پوشانند دهر که و مه بفرسوده خاکها و کهن رتها تبرک جوید و بدان نسد که جا از فروغ درون آراستگان
اعتبار گیرد جوهر عقل را درین آشوبگاه غبار آلوده آشفتگی بستر گ در گرفت و آوازهٔ شگرف جنونی تازه پریشانی
آورد فرد دگر من نه عجایبی که درجان دارم + دیوانه بخشم زدیوانگیست + نه نیروی زرش و نه روی گریز
و نه دل انجمن و نه پای کناره شدن بدست و با بادیه پیمائی سرو انست و ور گرد خویش سرگردان گاه افسانهٔ خود را
بیرنگی خواب بشمرد و زمانی رقم دیوانگی از ناصیهٔ شوریده حال میخواند نظم من آن مرغ محبوس در گلم + که چون غصه غیشی
زند بر دلم + بر آرم سری از تنگنای قفس + صفیری کنم باز و زدم نفس + زد یک که درین سنگلاخ حیرت و خارزار
پژوهی سخت هستی موهوم در بازد و با هزاران هزار گله بدان نشیمنگاه تقدس شتابد بشهر یار والاجاه بکار شناسی دیده وری
خویش برگرفت و بدر زبان من دشوار و داهمت بر گماشت از شگرف بیگانگی آن شیخ فن مینابی فرو شست و بینش را فروغ
و نگرید بر آنچشم و گوش را تو خاصی را فروخت نو را زه و تابشی تازه آورد پیام حقیقت سامعه افروز گشت که چرا در پوست دم افتاده

و در نگاه نیکوئی تا سزا ایستائی چنانچه نلوش جماد و نبات و جانور در سراپای دل راه ندارد چرا دین

تهمت آلود اختیار آویخته زبان بیغاره دراز داری دیده به نیرنگی مشعبد استعداد گشوده صفو نکده باطن را

بملامت برسیالای از جنس و زافزون نمایان تازه سروری بر گرفته دامن فطرت را بچون و چرا آشوب خشکمین میساز

رباعی ای دوست اگر تو دوستدار خویشی + تا کی ز هوا بر سر کار خویشی + هر چند که بیشتر نمی آسوی +

این میکشدم که بر قرار خویشی + در جنبش نیک ایستادن ظاهر نگاه خیر غالب طراز هستی گیرد و بعلم زار

حقیقت شناسان دو رمین شر بیخوانی محال بر هرزه لائی دل کوران رسم دیافه گزاری خیم ستم

عادت شیفته مشو و خرد و بگیر غیر برای راز آسمانی شده از غم و شادی روزگار کناره گزین

زبان و دل بخموشی در سپار رموز ایزدی بر طلا انداختن بیخردی و دیوانگی حال همگنان باز

نمودن غمازی و شاطگی به بیکار بر خاستن سخت دلی و جلادی به نفرین گرائیدن هرزه گوئی

و یافه درائی خواستن از داد ار بهال آمیختن و جیاد دادن از غیر طلبیدن کار نشناختن آبرو ریختن

راه صبر سپردن سلاح شوری و نبرد آرائی شکر گزاری برابری و جوید ثنائی خاموش بودن

جاسوسی و ناموس دوستی شاور بستن سکسری و بد مستی اندوه خوردن گرانجانی و شکوه فروشی

پیش لغتی بیش طلبی باز پس شدن گمرکی هار بر شناختن بی ادبی نکجامی بودن و ا از زندگی سرمایه

راه تهیدستی و آخرین منزل نابود شناسی رباعی تا کی باشی بی سرو بن هیچ مباش + خاموشی

جوی در سخن هیچ مباش + تا کی گوئی که من چه خواهم کردن + تو هیچ نه هیچ مکن هیچ مباش

آلودیه آگهی از فراخنای سرگردانی گوشه جمعیت آرامش بخشد و از تباه اندیشی باز آمده بناگزیر وقت

و سزاوار حال خرسندی گرفت نه عامه وش از بیم آزار و ترس آسیب بطرز خاصان

بزم تقدس و بینش سواران میدان کار آگهی که از دید کبریای ایزدی دست از نابایست باز دارند امید

که چون خلاصان خلاص نقوش وهمی نزداید و نقوبی بود در خیزد و همچنانکه بدستگیری فطرت تازه ذوق خیالے

و علمی فرا ترک شده بذوق عقلی آرامش دارد و بقالا وزی سعادت در بهار نخیزان فی ذوق شهوی و
کشفی و وصولی نشاط جاوید اندوزد و دانش کار آزما پیشکار و منش دیده از بخت کندای پذیرای
آگهی بشیری را شادی دا ستانده و بذوق خیالی ست همگی سر ز عالم در خورش و پوشش و بوی خوش و
روی نیک و آواز مناسب و پیوند زن و تسلط برادران و فزونی فرزندان و فراخی منزل و رنگ آمیزی فرش و
و پیراستن نبات و آراستن مراکب و عشرت تنخیر و فراوانی پرستار و کشایش ملک انگاشته نیم گامی
از آن بیرون نیایند و الا نگهبان هشیار خرام نیکو دانند که در معنی رنج گزینی و جانکاهی ست از خیالهای
آشفته بدانچه بهائم خرسندی گزینند با وجود صیرفی خرچینین تا سرها اندوزند نظم اگر لذت ترک لذت بدانی +
دگر شهوت نفس لذت نخوانی + سفرهای علوی کند مرغ جانت + گر از چینبر آز بازش رهانی + و طائفه از این
گروه خطرناک و دخشت جای رستخیز که جز ضمیر آلائی بر دل آسودگی بار نیارد قدم پیشتر نهاده اند و
بجا نگرائی این منزل شناسا شده و برفن شدن تکاپو نموده اند لیکن از خودکامی و خویشتن آرائی در سرب از
علوم رسمی و غولستان مصطلحات عرفی فرو مانده و از کج گرائی و بستی سلم را مقصد انگاشته جشن آرایند
و چهره عشرت برافروزند و ناکسان تیره دل آن رهبر منزل طلبان کمال را به تباه اندیشی راهزن
گردانند نظم علم که از وی دو جهان روشن ست + طرفه که هم رهبر و هم رهزن ست + شمع که شد شاهد
مجلس فروز + هم و آمیکنش خانه سوز + برخی از نا دیده یافتگان بادیه جوئی از پرستاری خوی و پذیرائی
قرار داد مردم بیشتر منزل گزیده اند و بنور افروزی براهین عقلی و دریافت مجردات قدسی عشرت
بستر گرد در بر گرفته و این هنگامی ست که در نزهت گاه آگهی نیر خرد فروغ بخشد و چراغ شناسائی از آن
روشنائی یابد نگارنده شگرف نامه در موج خیز این آتشین دریا شناوری کرده به نیرنگی تلاطم چشم باز گشوده از
نشان ساحل گسسته امید ست شعر هان نشوی ای دل بدست و پای + غرقه این قطره طوفان نمای +
گروهی از تیز روان عرصه تقدس و صحرائی تجرد برانند که هرگاه فروغ خاص ایزدی ساحت فراخی عقل پرتو

انداز و لذت شهودی شگفت آورد افزون از سرورهای پیشین و چون چندی درین نزهت گاه
آرامش گزیند و گزند یافتهٔ رهزنان درونی و برونی نشود بدستگیری روشنان ابداع ذوق کشفی
بزم سور آراید و پرتو خرد در تابش نور آلهی محو گردد و آن یقین دران تجلی اندراج پذیرد و هرگاه درین
دولتسرای فردوسی نسیم روزگار بسپاس گزاری آباد دارد و بهر آئینه بذوق وصولی کامیاب دید گردد
آن دیر زمانیست که چهار دیوار عنصری بویرانی گراید و پیوند مکیبات از هم درگسلد چهره بساط بنجار هستی خراشیده
شود و نیرنگی زبانی از افق آگهی سر بر زند مثنوی صاعقهٔ عشق چو ریزد بفرق + نبض بر قصد زند بخش چو برق
بارقهٔ عشق چو گردد بلند + کوه سراسیمه جهد چون سپند + زهی شگرفکاری حال و نیرنگسازی قلم پای بند
فرزانگدهٔ بشریت پرواز آسمان بی سوی میکند و در ساختگی چهار سوی معاملهٔ بسیج نزهت گاه
تقدس مینماید و در عیارگیری زمینیان صیرفی نقد آسمانیان میگردد و در سپردن مراحل بندگی اسرار
الوهیت می طرازد و در افت و خیز گلزار تعلق ترانهٔ آزادی میسرآید نظم دیدهٔ ما بتماشای حقیقت باز است
عقل کل سیر داز کوکبهٔ حیرت ما + سر فرو برده بجیب دو جهان منگرم + عشق از تار نظر بافت مگر کسوت ما
کج گرائی نفس بوقلمون چاره گزیده وی دل را بدان کار آورد و از سر نو آمادگی این شغل سترگ نمود امید که
رشتهٔ سوانح نگاری گسیخته نگردد و زبان هان هنگامهٔ سپاس گذاری فروغ دیگر پدید آید و بسیاری گرامی جواهر
بخامهٔ حقیقت گزار که دستگاه آن شرق دلست در آید و گنجینه و آن سعادت برآموده ارمغانی آیندگان
طلب آماده شود و شناسندگان گوهر جوی را چهرهٔ نشاط افروزد ابیات الآن درین سطح رنگین نظام
سخن را ز معنی بلندست نام + نظام سخن از کلام تو باد + طراز معانی بنام تو باد + در خاتمهٔ دفتر
سوم اکبرنامه لله الحمد سرانجام یافت گنجنامهٔ شاهنشاهی کارنامهٔ آگاهی فهرست دفتر دانائی مجمل ارباب
جهان آرائی لوح تعلیم دبستان آداب نسخهٔ دارو گیر ارباب البابی دستور العمل بارگاه خلافت منشور الادب
دیوان عدل و رافت گوناگون بنجر برگشد و فراوان کوشش بکار رفت تا نوشدارو ی مزاج عالم و تریاق سموم نامعشرت و غم

سرآغاز شد تیرہ شبہا بامداد آمد و دراز روزہا بشام گرائید کہ این کان اکلیل سعادت ابدی و دریای
اورنگ سلطنت سرمدی برملا افتاد و چندین آویزش گوہر فطرت را با طبیعت روداد و چہ افت و خیز
میان من و دل حیرت آورد تا نقد جستجوی سنجی سرای حاصل تگاپوی سراب یا نمای شمردہ آمد نیایشہا بدرگاہ
ایزدی دادہ شد و دریوزہ ہا از پیشگاہ حضرت نور نمود تا این تعویذ بازوی خردمندان افسون جادوی
دانش پسندان بخون دل نگاشتہ در پیکر حرفی جانی ریختہ آمد شعر چہ مایہ رنج کشیدم ز عشق تا این کار +
بآب دیدہ و خون جگر گرفت قرار + ہیہات ہیہات راتبہ خوار فیض ایزدی کہ با فروغ حقیقت کہن
پیوندست چرا از رنج کشی و محنت پژوہی زبان آلای گردد و چگونہ از جان کنی و جگر پالائی
بر لوحۂ بیان نگارد شگرف کاری اقبال شاہنشاہی و نیرنگ سازی دولت جاوید طرازست کہ چنین
سخن بر زبان رفت و بدین نمط نامۂ الاسرار انجام یافت آن قبلۂ توحید یک اندیشان زا فشگرف کاری
درست ہمتی و شایستگی راست کرداری گنجور گنجینۂ دانش و بتیش گردانید ند و بحریم خلوتسرای قرب را
دادند آن گوہر کیمیای بینائی در نیایش داد ار بیہال و سپاس گزاری نعمت روزافزون دانش نامۂ از بہر خرد
بسوی آگہی طلبان و منشوری از صفوت گاہ تقدس بہر ای سعادت پژوہان آورد و نوازش والا گروہ این
سعادت گرای عقیدت سرشت را بزدی سواد خوانی و دریافتگی بخشید و از عموم مہر گزینی رخصت فرمود
تا لختی ازان باندازۂ شناسائی برفراز گویائی برآرد و بجوانش سالاری فیض ایزدی چہرہ برافروزد و بزدیک
خویش و بیگانہ بہرہ ازان بزارند و گروہا گروہ مردم دل را بفروغ حقیقت نور آموز گردانند شکر ایزد را کہ بدین
گزین کردار آباد اندیشہ عالم صورت التیام یافت و جہان معنی منتظم شد رباعی این شمع کہ بزم ہفت خرگاہ فروخت
از پرتو دولت شہنشاہ افروخت + ہم نابینا از و عصا کرد بدست + ہم بینا را چراغ در راہ افروخت +
ہمت را گلبن اقبال شگفت و طرب را روز جشن آمد چشم گرو زیافتہ باز شد و شب سوگوار گذشت بیا حقائق کو نفی
و آلہی سوانح تقیید نی اطلاقی بر غم حق پوشان ترفند گزار از نگارش یافت و برہنمائی کم منایان شتر دل و روز کوران کجگرای

چراغستان آگهی افروخته گشت از بخت بلند که اخلاص خالص نام اوست تازه بارگاه خرد افروخته شد و
علت غائی که سپاس گزاری باشد بر فراز انجام بر آمد مثنوی بسر سبزی شاه روشن ضمیر + به نیروی فرهنگ
فرمان پذیر + یکی سر پیراستم در چمن + که بایدش او می خورد انجمن + با وجود آمد و شد چندین قافله سالار
خردمندی و فراهم آمدن فرهنگ نامهای بستان دانش پسندی اهروز عیار گوهر خرد و بسنگیرند و گران سنجی
ترازوی بگرو سلطان عقل را بر سریر فرمان فرمائی می آرایند و جهانبانی را آئینی تازه درین هنگام عرصه تا وا
فراخ باید کرد و ترانهٔ شادکامی و زمزمهٔ کامیابی را بلند آوازه باید گردانید + چون فردوسی پست فطرت
در سلک عصری خواهش و رشد و پرده آزرم را در گفت و گوی داد و ستد بر گرفت او سخن فروش بود بها نمید نیست
بدل آمد از سنگ پارچه چند اندیشیده چون بی آزمان بازار در کشاکش افزایش زبان زده گشت بهار را
بی بها و وزن را بی وزن ساخت این مائده ساز فنون احسان شاهنشاهی سپاس جلائل آلای او را
درین اقبالنامه بیگزارد و نیرنگی قدرت جهان آفرین جهان آرا منویسد مثنوی من این نامه را گر بزر
گفتمی + بعمری کجا گوهری سفتمی + بهانا که عشقم درین کار داشت + چو من کم زبان عشق بسیار داشت
او سی سال زحمت کشید برامی نفرین ابد و من هفت سال محنت بزم بجهت آفرین جاوید او در لباس نظم
از قالب معین وارد رنجیه گری کرد و من فی صحرای بی بحر و بن نثر چو بحر آبدار در سلک تحریر در آورده نظم
قلم را بخون دل آغشته ام + که نثری کم از نظم ننوشته ام + ازان نثر را پایه برتر نهند + که ناسفته گوهر گران تر
دهند + خدا بنده را باز بر شاه چه نسبت و سپاسگزار را بگله سرائی چه مناسبت و از غرض و ده بر چشم ظاهر بین
فرو هشت که دران گلزار ستان هنرمندی توقع صله از بزرگان جهان کرا گر دیده معامله بین را آفتی نرسیدی چنین بیرایه
ز رفتی و سخن بغرض نگزاردی و گوهر و الا فطرتی دستمایه گرفتی مثنوی چون غرض آمد هنر پوشیده شد + صد حجاب از
دل بسوی دیده شد + عیب خود یک ذره چشم کور او + می نبیند گرچه هست او عیب جو + صد حکایت
بشنود مدهوش حرص + در نیاید نکته در گوش حرص + قطع نظر ازانکه در چار سوی شناسائی بزر دیدیم

بازار ۱۲

شناسائی بزر و سیم روزگار سخن دلپذیر نتوان بدست آورد جواهر گران بها پاسنگ زر نتواند شد او دران سخن طرازی و نکته پیرائی در خلوت نام کوشیده گرامی فرزند دیر بقای خوشخوی جوانمرد گذاشت تا دولتمندان بخت بیدار را فروغ خرد بخشد و دانش گزینان حقیقت منش را یاوری کرامت کند ساده لوحان سعادت پژوه را ببود و زیان روزگار آشنا سازد و گوناگون مردم غضناک حسد پیچ را اخلاص دوست گرداند بیدلان را مردانگی آورد و در دمنشان را گروه شیر دل آغال نهنگ دل بد تنگ میدانان کوچک دل را گشاده روی و بزرگ بسیچ گرداند و صاحبان همت را نیرو بالا دهد و بر فراز والا پایگی سربلندی بخشد هر چند در ظاهر خدمتی برای بزرگان جهان تقدیم رساند در معنی شرح جوهر دانائی خود را بچهار سوی شناسائی برد اگر زیر بار هوا و هوس نبودی خرد خرده دان ابتار لج خواهش بجا نداری او را از شکر این بزرگ عطای ایزدی کجا فرصت بودی تا از جهانیان چشم تحسین و احسان داشتی بل اگر رشحهٔ انصاف در سر بودی قدری کاردانی داشتی هر آئنه غیر این تحفهٔ معنوی هدیهٔ صوری اندوخته بدرگاه والا بردی که ذکر گرامی سرمایهٔ ظهور پایهٔ گوهر او شد و یادگاری برسم ارمغانی با بندگان آگاهی جوی گذاشت و لله الحمد که به نیروی توفیق ایزدی و یاوری بخت خداداد گوهر آمای این نگارین نامه در محمدت پذیری و ستایش شنوی که بسیاری مردم در زندان تخیل فرو شدند دل را اگر دو گانی نداده است و فطرت را پا بکمال خواهش نکرده نه در خیال وسعت آباد طبیعت او چه جای جهان جهان فطرت در متاع دنیوی آرزوئی گرفته شد که فطرت عالی ندارد و همت بزرگ در سرشت هیگانه داند که بوی خرافت بمشام او نرسیده و اجنبی شناسد که صیرفی کاردانست بر ندچینی را با نخ موئی تا ب چه پیوند آبدار مصری با آهن پارهٔ بی جوهر چه نسبت گوهر بی همتای حقیقت را بخزف ریزهٔ دنیاوی چون فرو شد دولت جاوید زر و سیم لعبتان سیمابی زر و زوال چرا باز دهد خاصه درین هنگام که از نیرنگی زمانه و شکر خندگی روزگار جواهر گران بها سنگ ریزه سرمایهٔ اقبال باشد و باطن حقیقت آموز از لوامع آگهی روشنی پذیرفته بر فراز شادمانی آرامش گزین بود

اگر از کالای دست فرسود چهار بازار صورت تهیدست بودی و زمانه از بدخویی بسیج آرای دنیا رابر پرستاری انگیس نفرستادی آن آرزو پیرامن خاطر نگشتی و چنین بی معاملگی بر خود نه پسندیدی بلکه نظر نخستین حمد ایزدی ست که بوسیله نگارش ستوده کردار شاهنشاهی بتقدیم رسد و ملاحظهٔ ثانوی طبیعت از نقصان بشری آنست که بزرگان آینده و دانش پذیران حال ازین دریای بیکران جواهر آبدار بر داشته خانهٔ کردار خود را آباد ان گردانند اگر همت بلند داشتی از غرفهٔ علیای توحید بپایان شرک نیامدی لیکن چه توان کرد همان سخن ست که پیشوای آگاه دلان بآستان مولوی معنوی میگوید مثنوی

چونکه جفت احولانیم ای شمن + لازم آمد مشرکانه دم زدن + اگر اندیشهٔ این ناشناسای صبح وجود سرآب گردنیم نه روز چیا هر کس نفهمد و انهم اینقدر دریابد و خاطر نشین همگنان گردد که تگاپوی سعادت فشان خرد آموز از دو چیز نگذرد و نقد جستجوی دالانگاهان بخت بیدار بران نفر اید نخستین فراهم آوردن رضامندی ایزدی و در نزهتگاه نشار قدسی گزین منزلی اساس نهادن و این سرمایهٔ زندگانی جاوید و پیرایهٔ نشاط پاینده است توطن گزینان آن بوم هرگز بنهانخانهٔ نیستی نگرایند و تندرستان آن روی رنجوری نه بینند و تنومندان آن ناتوانی نشناسند و برومندی آن به پژمردگی و توانگری آن بدروشی نرود و ناتوان بینی راه نیابد و آن جز نیت صافی و فراهم آوردن چهار خوی گرامی و پرهیز بدین از هشت خصلت نکوهیده که فرهنگ نامها ازان پرست بدست نیاید دوم نیکنامی بسیجی سرای که بزندگانی دراز و عمر دوام از و تعبیر رود و اگرچه این نیز ازان دستمایه بیش سرانجام یابد و به نیروی آن خوی ستوده بدست آید لیکن مشتری بزبان و لاسا دست کشاده باز گردد و پیرایهٔ باطن و اندیشه درست هرگز بی نبود خوشا بختمندی که بسعادت سرمدی و و ثمین را با اولین دوشادوش گرداند و ظاهر بسان باطن آبادان سازد و شناسندگان حقیقت پژوه بدانچه انجمن نشاط بر سازند و لختی دل بخرسندی نهاده عشرت اندوزند و زندان که نیک بسیجی و خوب کرداری ابجست وجوی سخت یاوری اقبال از آشوب خود بینی و دربطر ربا بر کنار دارند دل فرمان

پذیری سلطان خرد و رضامندی ایزد بسته از نکوهش خلق و آفرین مردم یکسو زنند و بازرگانان

ساده لوح سود یکه از عمر گرانمایه بردارند و فائده که از درواده خویش بلفخند و کرپایدار و اچم یل باشد

فرمانروایان چهار چمن صورت و معنی و دریادلان انجمن تجرد و تعلق که از فراخی حوصله و کشایش عرصه

آگهی برغوامض این دو آخشیج بوالعجب فرارسند به نیروی ایزدی تایید بار دو عالم بردوش نظرت نهند

و بتوانائی فرا آگهی سبکبار بوده چالش نمایند و کار و بار این دو ضد را که رادمردان والاهمت یک انجام

بسنز الکتر توانند کرد برهنمونی بخت خداداد چنین گزیده سامان انتظام باید که عقل اول در شگفت ماند و آسمان

نیرنگ کار بحیرت او فتد و سرمایه سود زیان صوری و معنوی بدست آید و در یکزمان این دو آئین مختلف بزم

سور آراسته گردد چنانچه از ناصیه گرامی احوال برافروزنده چهره دولت برافرازنده رایت اقبال

زمان مسعود ماکه امروز آسمان برابکام او میگرداند و ستاره را به بلندی او سیر میفرماید شعر فروغ بخش شبستان

هند اکبر شاه + چراغ بارگه دولت تمرخانی + دل از خیال او بالد و زبان بذکر او تازه و تابش ظهور

دارد و پرتو پیدائی میدهد ایزد تعالی آن یکتای ملک را بقائی بخشد و برجهانیان سعادت جاوید فرستد

آن فرمانروای صورت و معنی بفروغ عقل خداداد و شبچراغ همت گران سنگ چنین دو ملک بیکران آباد

دارد و چنان بهشیاری و آگاه دلی خرامش فرماید که دیده دران عالی انگاه هرنشان یدیگری پی نتوانند برد و

هرکدام آن گوهر جان افروز شناسائی را خاص خود انگارد و از آن باز که سررشته سخن سرائی بدست آورده

کارپردازی درمیان بست و شاهزاده نامه نویسی و انی دارد بدین شایستگی و یارجائی این دو ابناز فراوان جنگ

کردر یک ذات قدسی فراهم آمده نشان نمی‌هند مجمع بحرین دین و دنیا منبع چشمه سار صورت و معنی محمل آرای سفر در

وطن شمع خلوت در انجمن گره گشای کار فروبستگان خم بند ناسوخته دلان که کثرت تعلقات صوری گرد

فتوری در تابخانه دل آن وحدت گزین نتواند انگیخت و فرط ایزدپرستی و یکتادلی با دتفرقه در هنگامه ظاهر نوزانجم

گفته ظاهر دارد و هم لطلاق باطن قطعه از توجه جنبش سینه پاک بنیان + نور خدای مینی فرخدای دانی + هم تخت

راست وارث هم تاج راست والی + هم دهر راست مالک هم ملک راست بانی + ناگزیر همت
آنست که سخن سنجان گوهر آمای نگاشتن مناقب والای چنین یگانهٔ بارگاه هستی گوش و گردن ایام را بیارایند
و کنار و دامن روزگار را زیب و زینت بخشند تا به آیندگان قوافل وجود ارمغانی سرانجام یابد و جویندگان رد دست
را شناسائی بدست افتد اگرچه آسمان بتگاپوی خویش بعشوهٔ دست و زبان ازان باز گوید و دست بدست
گرداند لیکن از نیرنگی زمانه حوادث بدان راه یابد و بسا باشد که رشتها گسیخته گردد لیکن چون ازان کار
نامهای حیرت افزا دفترها بر سازند و بر صفائح روزگار بنویسند هر آینه دست انقلاب کمتر بدان رسد و سالها
دراز نشان پایداری گیرد بنائیکه بر پایهٔ نیکوکاری نهاده آید فراز ایوانش بکنگرهٔ هفتم بام پیوندد و بنیادی
که بر قاعدهٔ سعادت اتفاق افتد بگردش دورها ویرانی بدان راه نیابد شعر جزای حسن عمل بین که روزگار هنوز
خراب می نکند بارگاه کسری را + پیداست که از اورنگ نشینان والا شکوه باستانی جز نامهای کارآگاهان
آن دریادگاری نمانده و بجز داستانهای گوهرین سخن سرایان نیک سگال نشانی نیست و از سالخوردگی
گرزند هستی بنیاد از بلند پایگی آل بویه جز نتائج خامهٔ صابی و مهلبی خبری نمیدهد و از مکارم ملوک غزنه بغیر
از نوادر رودکی و عنصری و عسجدی نمیخواند مثنوی بسا کاخا که محمود بنا کرد + که از رفعت سرش را تا سما کرد
نه بینی زان همه یک خشت بر جای + بنای عنصری ماندست بر پای + و هر گاه این طلسم هوشمندی و افسون
خرد پژوهی پایدار این رقم خیال و جادوی حلال بر شناسد اینقدر داند که مراد اندیشه آنست که از زین دو پایهٔ والای آگهی شناسی
دور و نزدیک را آگاه گرداند و اساس دولت جاوید را از زین بنیادی نهد و بطفیل آن نگارنده را از زین خزاین ایزدی
راتبه مقرر گردد و بهرهٔ فراوان از خوان افضال بردارد مثنوی باین نامور نامهٔ دیرباز + بماندم بر و نام او در دراز
بنامش از آن گنج وم این نامه را + که زرین کند نقش و خامه را + و اگر از نیرنگی و خود بینی بدین نگاه نیفتد و این نسخ قیمی
بر پوشیده ماند این مایهٔ شناسائی خود بدست افتد و اینقدر سرمایهٔ بینائی سرانجام یابد که دست آویز خاطر نامهٔ دار دهد همت
خیر سگال سعادت پژوهی عموم مردم و دولت افزای جمهور عالم ست نخستین از زین کارنامه آگاهی شناسائی نیک دهد

گرداند که بسیاری را قدم جستجو در ساحت آن فرسوده شد و کاری بر نساختند و بس آن نتایج
نیکوکاری و بدکرداری را که این اقبال‌نامه مالامال از دست دریابد از یکی آیین رفت و روب خانه
بشناسد و از دیگری چهار طاق زندگی بر سازد و از بهروزی و شادی که پیش آید چون از گذشتگان نشانی
نه بیند بخود رعنائی را راه ندهد و اگر غمی گرد خاطر بر آید چون باز نظائر آن در اسلاف اثری پدید باشد
خود را دست فرسودهٔ آن نگرداند و پیوسته در نیرنگسازیهای روزگار بر نطع آگهی نشسته به نیایش و
نیازمندی ادار بهال گراید و از عاجزی و درماندگی تومندان گذشته شناسای نیروی دست قدرت
بر کمال شود من گنگ زبان شوریده دل سودائی خاطر کجا و سامان سخن گزاری و نکته پیرائی کجا هستی شمنان
خمول گزین را با حرف گزاران بادسرایان کثرت آرای چه نسبت و شکفندگان نرخ کالای خویش را بازار
آیندگان کاسدمتاع چه مناسبت شعر منم که روی دلم در شکست کار خود است + وگرنه گبر و مسلمان رواج
بیطلبند + شگرفکاری روزگار را چه نویسد و نیرنگسازی سپهر را چگونه پردازد و در عنفوان آگهی از بادهستی در
تنگنای غم بسر بردی و جاهای شریف و زمانهای فرخنده گسیختن پیوند عنصری یوزه گردی گاه علاقه
خاطر مرا کشاکش بستان دانش پژوهی بود و در آن شورش دل که مردم را آوارگی بر مرادی در جمعیت
آمد راه دانش بر همی کشودند و بسیاری مراتب شناسائی در پیشگاه دل پیدائی گرفت و رعونتی شگرف چهرهٔ
پندار افروخت بقلاوزی سعادت از نگاشتهای پیشینیان دلنشین آمد که آدمی از سه حال بیرون نباشد
نخستین را ابد گوهری بجا تعبیر نمایند و آن در پوستین مردم افتادن و آهوی اینان بملا انداختن است و دوم
سعادت بسیجی و نیک اندیشی که خداوندان آن را نیم مرد خوانند از گشاده روئی آگهی و فراخ دامنی دریافت
عالمیان را به نکوئی یاد کنند سوم والاهمتی و بلندپایگی که از آن آدمی تمام اشارت رود و صاحب آن از سترگ
آهنگی مردم را یاد نکند تا به نیکی و بدی چه رسد غیری بشهرستان خاطر او راه نیابد و همواره در میدانگاه ضمیر
خویش منش سواری کند و عیبهای خود رسید و چاره گزینی نشیند پس از آن نکوئیهای حقیقی صفوتکده

نزار و قوله منش سوار سے کنایه سواری طبیعت خود کند یعنی بر نفس خود غالب باشد چنانچه یک سوار بر اسب ۱۲ اقدسا

باطن را بیارایند شاید که بدست آویزان بر فراز اطلاق منزل گیرد و کامیاب دولت جاوید گردد

چون از نزد آگهی این نقش حریف ربای دلفریب برخواند قدری ازان غنودن بخاست و روی

بروهش آورد دست از همه باز داشته بکمین خویش دشمنانه نشست و بنگاشتن نامه از عیوب خویش آماده گشت

چون قدری این راه هولناک سپرده آمد پرده های تو بر تو بر پیشگاه بینش آویختند و چنان شد که یک گام بر داشتن

نمی یارست و غیر از ناخوشی چند که در عنفوان حال بر شمرده خویشتن را باک دامن می اندیشید از انجا که بر نیرنگی

این بوقلمون قدری آگهی بوده زده دیو نفس نماند ناگزیر واپس رفت و در آن نخستین منزل نابود فرو آمد

عیب نویسی بنی نوع خویش را آئینه رونمائی آهو های خود گردانید و بسیاری خوهای نکوهیده را آگاه شد

و دران کشاکش روحانی و نفسانی و آشوب درونی و برونی از گوشه انزوا بر آمده بدرگاه همایون سید دستار

بختمندی بر افق مراد تابش داده و فور توجه گیهان خدیو کشایشها روی آورد و بر مدارج صورت و معنی

چیره دستی یافت گنجوری گنجینه حقیقت کرامت شد این مقالید مقال گردانیدند چنانچه در خاتمه دفتر اول

و دوم مجملی نگاشته شد و دلی خالی کرده آمد و چند نامه تحریر رفت و در کالبد گفت جانی بر دمید و بسیار

زبان در سامان غنداگر روائی آن در نظر حقیقت پژوه سلطان خرد پسندیده باشد دل سرگردانی داشت

از انچه در کهن نامها بنظر در آمده بود پیرایه فزونی بر خیالی شد صبحگاهی بر درگاه حضرت نور در بوز حضار

سکر و بیدائی این طلسم دشوار کشا مطلبید از انجا که بخت یاور و دل بیدار بود فروغ نیر اقبال پرتو انداخت

و آن معمای بدیع کشاده گشت و پیدا آمد که روزی در گرد معدلت سلطانی و خدمت گزینی بندگان ساپش گزار

است چنانچه بندی از پنج مبادی آخرین فتر گزارش یافت و شگفت تر آنکه هرچند آهنگ تجرد که با گوهرم سرشته

اندزمان نماجوش دیگر میز و اندیشه افزایش بزرگی صورت نیز در بالش بود و بسا انجام شایستگی غنداد نام

تنومندی سعادت نگر رخ باز گرد داز گوناگون اسباب دست باز کشیده در کار سپاهگری جدا فزود چون تعلقیان آلوده

کنند بسیچ تقدیم امور خاطر نشان نگرد و دستی از روز جد افسانه بر در انتظار نشست از انجا که این پیشه را سرمایه زندگی

ویرایهٔ تحصیل کمال حقیقی دریافت همگی آهنگ آن داشت که فروغ تدبیر را بالمعان شمشیر پیوند داده کاری
چند پردازد و روشنی تازه بظهور آورد که کارشناسان آزموده بشگفت مانند و خوانندگان باستانی نامه بحیرت
در شوند تا سپاس گزاری این فخر و گزین نموده باشند و لوازم کارپیش گرفته بجای آمده نفس نفس این آرزو
افزایش میافت و از نارسائی وقت بر زبان نمی آورد از خانقاه و مدرسه ببارگاه سلطنت آمده بود ظاهر پرستان
راخبر نگیه بخاطر منیر سید اندیشهٔ ضمیر بود و چنان از ناصیهٔ احوال بر میخواند که اگر این در گشوده را از دل بیرون فرستند
فسون گیرند و زبان طعن برگشایند از انجا که باطن نور آگین کشورخدای مرآت حقائق و جام جهان نماست
بی عرض حال و گفت و گوی سفارش من گنج گزین بی یاور را در برکشیدن و بزرگ ساختن تو چه فرموده بلندی
اعتبار اختصاص بخشید و مرتبهٔ والای سپاهگری کرامت فرمود روزی چند در هنگامهٔ دانشوران بی‌شک فرا
همگنان آمد و از دیرباز امرای از من مجمعهای حسد آرایند از بدایع آنکه من در گرد آهنگرخانه در جستجوی شمشیر و
روزگار بدست کاربردار قلم میدهد پژوهنده در صیقل گری سنان و زمانه در تیزی نوک خامه تا آنکه فرمان
مقدس بنگاشتن گرامی احوال شرف نفاذ یافت بحیرانی گوناگون فرو شد از انجا که دستمایه این کار نیست
و دل بی‌اندیشه بگو بسخن سرائی میل نبود نزدیک شد که عجز خود را نموده باز ایستد و خویشتن را ازین کار سترگ برکناره
گیرد و ازین رو که غیب دانی گیتی خداوند دلنشین بود و در برابر نوازش خدمتی گزیده نیست کردیارای آن نشد
که از ان فرموده سر بتافتی برین اندیشه افتاد که شهریار دیده رجد کاری فراوان کوشش من و سخنوری اشرف
برادران در نظر دارد تا انچه به تگاپوی شگرف خواهم آورد آن سخن سنج گوهر آگاهی انتظام شایسته بخشد و
این شغل سترگ وی را انجام آورد و زبانی بپشت گرمی دل و هم گیرا گشایش معنوی چشم کشادی و با خود
سرائیدی که فرمایش شاهنشاهی افسون سخن سرائی و طلسم دانش افروز نیست از نیت درست و همت
عالی این اگدش اندوه و شادی بدین خدمت روی آورد و بشیری اعتماد بران بود که بتوفیق بخشی ایزد
و جمع احوال همت گمارد و هیولائی بران پیکر قدسی سرانجام بخشد و دست سرا پای بارگاه خلافت انش آرای

دولت همایون سرِ دفترِ سخن‌گزاران و رنگارِ پیشوای نظم‌گستران شیرپرداز شیخ ابوالفیض فیضی که برادر مهین ست

و پایهٔ برتری دارد نظر عاطفت خواهد فرمود و به پیرایهٔ آن سخن‌بناه دست یابی تازه جشن صبح رت خواهد گرفت هنوز

از دفتر نخستین نیمه بر ورقی رنیامده بود که زمانه چنان نیرنگی نمود که آن آزاد خاطر دانش‌آموده سفر واپسین پیش

گرفت و سراپای آن اشگرف اندوه وی آورد و چون بطلسم الطاف شاهنشاهی از آهنگ آوارگی بشهر

خدمت سیه‌نوازشهای گیتی ناگزیر هم‌بند ناسود و رفتی فرمودند بهمان شغل بزرگ اهتمام بلیغ رفته بود

پذیرفت که کشور خدای را درین فرمایش چه حال چه حیثیت نظر والای او کجا افتاده به همان تخیل وی دل آورده

نیایش ایزدی بگرامی اشیاد ورد تهیدستی و جان غم‌آموده و افزونی تعلق کطرف که جهان جهان با کامروائی صورت

بیچاره‌گری آن نتواند درآمد و عالم عالم مرادیابی ملک هر دوای آن ناسور نتواند کرد مد وجزر دریای دل

که دوران هیچ آدمی را او کار نتواند کرد و خطرگه تجرد و هنگامهٔ تعلق بهیچ طور نتوان بازداشت تفاوتهای سترگ

این دو حال شگرف چگونه نویسد بنا بر این دو وضع بدیع بکدام نیرو برگزیده نخستین در پاباری فواره جوشی و تراوش

بارانی و ریزش غم‌یاز صفحه نگده ضمیر پدید آرد و هزار داستان بر طراز و چندین آسمان بدایع بر فرازد و بنشین

خود را بر فراز حقیقت جائی برده بصدر نشینی محفل همایون دانش اختصاص بخشد و از دو مین فشان سنگ خاره

و آثار خستی دائمین کلوخی بر سر زمین خاک تیره از آسمان ضمیر آگهی آشکار شده چهره عبرت‌افروز و الکنی در نشین

و لاف‌سرائی و هرزه درائی زبان حرمان به آئین نو بر تپشگاه ظهور خرامد حضیض گرائی و آرزوی صفی

سفلگان از خصائص آن دو این به جائی و سرگردانی زنجیر پای و روی تنهائی زمان زمان جوش دیگر

بر سر می بود با آنکه سر رشتهٔ زمانه پرست که هیچ چیز از نسبت بنظر سر انجام دهر و گهواره سلسله دوستی از هم گسلد

است گوئی و مدامنه شناسی من پدید روزگار آمده و دوستان بری و آشنایان قدیمی امن اختلاط بر چیدند بار تعلق

و دوش کشیدن و از گوششها نفس قطع و بخطرناک سپردن تن تنها بجا نمیرد اوسد و کی بنظرگاه شاید بریاض قدس خرامیدن

یکه دوستی خدائی که درین طلسم سال دمی ... آمده و بر همه مصیبتها چهره دستی نمود و شگفت‌تر آنکه با چندین دست‌افزار

وحشت زدگی و آویزش درونی و برونی دست ازان نگارش باز نمیداشت و فتوری در عزیمت راه نمی یافت و نفس نفس همت را نیروی دیگر پدید می آمد و این جنگ شگرف افزایش مینمود و گشایش ظاهر و باطن می افزود تا آنکه نور حقیقت تابش فرمود و گره بسته گشایش یافت و غرائب آثار نفس قدسی گیهان خدیو بتازگی خاطر نشین آمد و دل و دیده را نوری بدیع فرو گرفت و نگاشته خرد پژوهان باستانی لختی حقیقت خویش را آشکار کرد و برین حجاب دل هیچ گرای بخشود گزارده دانش پژوهان پیشین آنست که قافله سالار ملک تقدس را چیره دستی بر خواص و عوام باشد و نزهتگاه باطن و ظاهر از پرتو عاطفت آن یکتای جهان آگهی آبادی پذیرد و کارگیاهی صورت را که برای نظم پراگندگیهای جهان از هزاران خلائق برمیکشند اگرچه همگی آدمیان در سطوت فرمان او باشند لیکن بر ظاهر ایشان حکم او رود و درون انها راه نیابد و دیگر یکتایان ملک آگهی جز بر بواطن صافی دست تسلط برنگشایند چنانچه اطوار عموم اولیا و سائر اصفیا ازان آگهی بخشند و دانش پژوهان همی دکان آرایان روزگار جز در دل عامه کاری نتوانند ساخت و تاثیر انفاس شان جز بران خرابه پدید نیاید ازانجا که اورنگ نشین زمان ما فرمانروای ملک معنی نیز گردانیده اند نفس قدسی من گنج مج زمان بی یاور هیچ مدان چنین نیرنگ سازی بظهور آورد و از حضیض گاه بیدانشی بر فرازجای حقیقت رسانید

مثنوی بفرخ فالی و فیروزمندی * سخن را دادم از دولت بلندی * طراز آفرینش تیم قلم را * زدم بر نام شاهنشه درم را * نخستین یاوری تائید آسمانی در فراهم آوردن احوال این دولت جاوید طراز اهتمام رفت

وکوششی برون از رسم و عادت بکار برد با آنکه بیشتر احوال زمان خویش نگارش یافت و در بسیاری سوانح خود در میان معامله بود و از غوامض و خفایای سلطنت نا بسیار امور چه رسد آگهی بر کمال داشت ازانجا که وسواس سخن گریبان خاطر گرفته بود بحافظه خود اعتماد نمیکرد از بزرگان دولت و نوئینان والاشکوه و دیگر قدکاین هوشمند پرسشهای مختلف نمود و بر تقریرهای متنوع اکتفا نکرده بنگاشتن آن استدعا نمود و در هر سانحه زیاده از بست مرد فروهیده احتیاط گزین نوشتها برگرفت از اختلافهای سترگ که از بینندگان سوانح

بگوش رسیده شگفت زار افتاد و دشوارهای سخت روی در روزگار کهنگی پذیرفته کارپردازان وقایع
و سوانح حاضر و صاحب معامله بر مسند آموزگاری و من خشم بینش کشاده نظارگی چندین اختلاف روی
آورد بیامن اقبال روز افزون بچاره گری آن پای همت افشرده در سرانجام آن بدریوزه دل
نشست کار بسته گشایش یافت و سرگردانی روی در آرامش آورد با معان نظر و تامل گزین انجمن
بیشتری بیک طرز اتفاق داشتند برگرفته نشاط افزود جائیکه گزارندگان سخن اختلاف داشتند کار را
بر پایهٔ هوشمندی راست گوئی و حزم اندیشی گذاشت و دل بدین آئین بختی برآسود و سانحه که از هر دو طرف
گزیده مرقوم بودند یا مخالف آگهی خویش بگوش رسید آنرا بموقف عرض همایون رسانیده خاطر را فارغ گردانید
از برکات دولت روز افزون و همت افزائی شاهنشاه دانش اندوز و بلند پایگی اخلاص [illegible]
و یاوری بخت بیدار کامیاب خواهش آمد و بر فراز مقصود بر شد و چون ازین گریوهٔ دشوار عبور بعافیت
گذشت کتابی سترگ انتظام یافت لیکن چون درین منزل هولناک در ترتیب سوانح چندین بار یکبینی [illegible]
و سال و مه با چهرهٔ انجام شایسته نداشت باز از نو آهنگ سخن پیرا زور آورد و نوشتن را از سر گرفت و رنج
بسیار بر کشید خاصه در تواریخ الهی مساعی جمیله بظهور آمد از انجا که روشناسان ابداع در تائید بودند این کار نیز باسانی
گرائید و نسخهٔ علیحده چهرهٔ ظهور برافروخت و چون از کشایش غیبی پیام طرح نو بگوش هوش در آمد آن دلنشین
را بر کشیده والا خلعت تازه باف همت در پوشانید و به نیروی دادار سخن آفرین شگرف کار دشوار
روی در انجام آورد و گوناگون نشاط چهرهٔ خجسته مندی را افروغ نمود و چون آن شوسنجانه گیتی جای بود
آگاه دل نسبت خاصه که دمساز ان سعادت اندوز و نقاب خفا و از ناسپاسان کارنشناس هنگامه های دل
از زنگ منی این بساط افزون بر گرفته هر روز آخرین ایام شمردی و جز بدانچه در سفر واپسین بکار آید نیرو [illegible]
بدین تنها حالی بسرعت [illegible] کارهای گردن [illegible] انتظام نیافت چون بسر نوشت آسمانی مهلتی در زندگی نیافت
باچهارم کار از [illegible] اهتمام نهاد اگرچه [illegible] درین هنگام آن بود که نقش نگارهای تمهید گسترده [illegible]

وروابط سخن شادابی گیرد لیکن تا سرانجامی آن امور دیگر بنظر درآمد و پیرایهٔ اصلاح یافت و چون نفس
وغمزده و بی یاور بود درین مرتبه اندوه فراوان درگرفت که با چندین دواد و باچه مایه احتیاط
چندین لغزش رفت و چندین خطاها نمودار شد حال چگونه خواهد بود و کار کجا خواهد انجامید بار پنجم دیده دانی
آغاز نهاد و از عنوان نامه نگاههای تازه بکار رفت اگرچه همگی مساعی مشکور برای همواری ساختن
آن مقاصد و انتظام دادن آن مطالب بود لیکن از آنجا که سخن سرایان دیده در نظم را نمکدان نثر
شمارند در آوردن ابیات مناسب بدین بنا زسخن هم آهنگ باشد نیز مقصود بود و کوشش فراوان رفت
و ستردن و درآوردن بسیار شد قطع نظر از آن گروهها گروه فیا داد حقیقت آنست که آدمیزاد در دید عیب
خود و فرزند خویش چشم پوشیده دارد هرچند کوشش نماید عیبهای او بنرخ هنر بر گیرد من که بدشمنی خود دستی
جهانیان خوی کرده ام در دیدانی یعنی سرمه نتوانستم ساخت و سبل بینائی را علاج بنا رستم اندیشید لیکن ازین تکرار
پنجگانه آوازهٔ طرز تازه جهان را فرا گرفت برخی انجمن خوان ماننج پیروی گروهی بنجانت هنگامهٔ نشاط بر ساختند
و نظم و نثر را دران لباس نوشتی درآوردن گرفتند اندیشه آن داشت که مرتبه ششم نیز خاطر وسوسه آمود را
لختی خالی گرداند و آئین دوربینی و مشکل پسندی بکار برد لیکن افزونی طلب کشورخدای فرصت آن نداد
و ناگزیر همان نگاشته پنجمین را به پیشگاه نظر آورد و پیرایهٔ سعادت جاوید اندوخت مثنوی گوهر ازین پیش بزبان کلک
گزارد + نادره چندین زبان که زاد + در تهٔ هر حرف جهانی نهان + عرصهٔ هر نقطه جهان در جهان + هر
در این بور هنر و سر است + گر نشناسی تو غرابت کراست + امید که بهیامن ستی نیت و شایستگی آن کاریکه
پیش نهاد ضمیر سپاس گزار بود نیز بدلکش آئینی سرانجام یابد و خاطر وسوسه آمود لختی از آن شور رستن باز ماند با عجیب همتی
درستی و همتی شگرف در عرض هفت سال از آدم تا گوهر مقدس شاهنشاهی مجلی رفرزند کلک تحقیق شد و از آغاز بدیدار
شدن حضرت شاهنشاهی بر فراز هستی تا امروز که سال الهی چهل و دو رسیده قمری پنجاه و شش احوال پنجاه و پنج سال
آن نونهال اقبال حسن انجام گرفت و لختی خاطر از آن بار سترگ سبکدوش گشت مثنوی چون بنیک پادشاه

وراسے ملط تا دان انجه ادا کردن آن واجب باشد ۱۲ که ۱۵۰۰ سال قمری که هجری باشد و آن نونهال اقبال اشاره به بادشاه ۱۲

گهر خبر د بجای گل گیارا + فراخیها و تنگیهای اطراف + ز رای بادشاه خود ز ندلاف + امید که
نگارش احوال صد و بست ساله کشور خدای که چهار قرن باشد چهار دفتر انجام یابد و یادگاری برای
آگهی طلبان انصاف گوهر انتظام گیرد و آئینهای مقدس شاهنشاهی را آخرین دفتر اندیشید و بدین فرخ
دفتر انجام اکبرنامه در خیال آورد بیاوری کارساز تحقیق سه دفتر بانجام رسید و بسیار رازهای آگهی گفته شد و
گنجهای حقیقت سخته آمد اشعار سختم ز درون حکمت آگاه + از بهر خزانه خانه شاه + تا بو که مرا بدانش و
داد + گه گه بضمیر شه دهد یاد + امید که این متاع اخلاص + گردد بقبول بندگی خاص + ایزد بدر تو جاه
دهادش + مقبولی خود عطا دهادش + بادش بمقام ارجمندی + از سکه نام تو بلندی + از نام تو او خجسته بود
باد + وین بنده خجسته نام از و باد + اگر زمانه نیرنگساز مهلتی بخشد و روزگار بوقلمون فرصتی دهد آن دو دفتر را نیز پیرایش نگارش
روشنی بپایان برد و نامه اعمال را سعادت آمود گرداند و اگر به دیگران این توفیق رهنما گردد و بخت یاور آید که سال
بسال احوال این دولت ابد قرین بهمتی عالی و کوششی فراوان و فهمی درست و نیتی والا و خاطری آزاد نگاشته
خانه دین و دنیا آباد گردانند و سرابستان صورت و معنی را شاداب سازند و این فرخ باده حیرانی را بپایه
آورند و دران سعادت نامه خود منت بر من نهند که سررشته این دولت جاوید طراز را بروی کار آورد و آئین
سخن سرائی بدست داد و اگر پسند خاطر نیاید و خواهند که بنوآئینی با زبان روزگار از سر آغاز سرمایه
سوانح دولت ابدی را مهیا ساخته باشند فرد آسایش کائنات بادا یارب + در سایه چتر دولت اکبر شاه +
راقم شگرف نامه اجمالی چنان در سر افتاده که انموذجی از حال آبای قدسی و لختی از نیرنگی اطوار خود نوشته رساله
جداگانه سرانجام دهد و مایه عبرت دیده وران و ریاب گرداند لیکن شغل گوناگون خاصه نوشتن این
کتاب آگهی مرا از همه بازداشت درین اثنا پیام آرای غیبی چنان گزارش نمود که یکبار روزگار تاب این
ندارد که فهرست جرائد شگرف اطوار بر فراز تحریر نشاید سزاوار وقت آنست که لختی از آن درین اقبال نامه
برگوید و در چند جا بندی گزارده گزیده بندی نگارد و بدین نوید قدسی برخی از آن نوشت و دلی خالی کرد

از انجا که نسب سرا شدن از تهیدستی باستخوان نیاکان بازرگانی نمودن و کالای نادانی بهازار آورده
و از شوریده مغزی به هنر دیگران نازش کردن و آهوی خویش نادیدن منخواست که ازان سطری
برطرازد و افسانه گزاری کند درین بادیه دیولاخ پابند سلسله بجائی نرسد و آبیاری انتساب صوری
در نزهتگاه معنوی بکار نیاید مثنوی چو نادانان در بند پدر باش + پدر بگذار و فرزند هنر باش +
چو دود از روشنی بود نشانمند + چه حاصل زانکه آتش راست فرزند + در محاورات بزرگان نسب را
به تخمه و نژاد و ذات و امثال آن تعبیر نمایند و آنرا بعالی و سافل پی بند گردانند هشیار آگاه دل
داند که این بران باز گردد که از آبای پیشانی او یکی بفرونی ثروت ظاهر یا بشناسائی حقیقت چهره و ستی
یافته و بنام یا لقب یا حرفه یا مسکن شهرت گرفته دگرنه عامه که مردم زاد را از فرزندان آدم حقیقی
شمرند بگفت و گوی داستان گزاران دل نهاده احتمال دیگر را راه ندهند پر ظاهر که درین معامله از
دوری راه از پا افتند و بران گوهر گرامی اعتبار نگیرند بس حرجا سعادت گزین بیدار دل بدین افسانه
بخواب رود و بران تکیه زده از حقیقت پژوهی دست باز گیرد و پسر نوح را از ایزد شناسی پدر چه سود
و ابراهیم خلیل را از بت پرستی اصل کدام زیان شعر بنده عشق شدی ترک نسب کن جامی + که درین
راه فلان ابن فلان چیزی نیست + لیکن سرنوشت آسمانی در همیان صورت پرست افتاده و باطل نقش
برآمیخته که نسب را بر حسب گزینه ناگزیر لختی ازان برگزیده مانده برای آن گروه گسترده شماره آبای کرام
و استان درازست چگونه گرامی انفاس ابنا بایست وقت بفرو شد برخی در لباس ولایت و گروهی در
علوم رسمی و طائفه در زی امارت و جمعی در معامله گزاری و طبقه در تجرد و تنهائی بسر برده اند از دیرگاه
زمین یمن طنطگاه این والا نژادان بیدار دل بود و شیخ موسی پنجمین جد را در بیادی حال رمیدگی از خلق رو
داد و ترک خانمان نموده غربت گزید و بهمرهی علم و عمل معموره جهان را بپای عبرت در نوشت در مایه تا سعه
قصبه ریل که نزهتگاهیست از سیوستان سرنوشت آسمانی عزلت گزید و از پیوند دوستی خدا آگیشان

حقیقت پژوه که خدا شد اگرچه از صحرا بمدینه آمد لیکن از تجرد بتعلق نشتافت برهمان نطع آگهی وده نقاب
گرامی را در آویزش خویش بکار بروی و زندگی بی هول را به پیراستن نفس بوقلمون مصروف گردانیدی وی
فرزندان و نبائر سعادت آمود بهیر د آئین او بوده خرسند فی اشتند و دانش عیانی و بیانی می اندوختند در عنفوان
مانه عاشر شیخ خضر را آرزوی دیدن بحی اولیای هند. در رفتن به ریای تر دیدن الکوس خوید بسفر در آورد
با چندی از خویشان و بهندوستان بصوب آمد بشهر ناگور میر سید یحیی بخاری آجی که جانشین مخدوم جهانیان بودند
و از ولایت معنوی بهره ور افروختند شیخ عبدالرزاق قادری بغدادی از اولاد گرامی سوه اولیای بزرگ
سید عبدالقادر جیلی و شیخ یوسف سندی که بسیر صوت دعنی فرموده بودند با کمالات حقیقی فراهم آورده و
گذرگاه ارشاد و رهنمائی خلق بسر بردی جهانیان از زاد آورد او ذخیره ها برگرفتی از گرمخوئی و دلجوئی این
بزرگان کار آگاه و از خاک اهنگیر بنگاه روزگار خورده آن گرامی غربت توطن گزید در سال نهصد و پانزدهم
هجری شیخ مبارک اندر دبستگاه علم بعین آمد و طیلسان تمامی بزدوش گرفت به بردی مم گیر او چهار سالگی آگهی
روزافزون چهره سعادت افروخت و در نه سالگی سرمایه سترگ پیدا کرد و در چهارده سالگی علوم متداوله اندوخت
و در هر علمی متنی یاد گرفت اگرچه عنایت ایزدی قافله سالار آن بیدار بخت بود و بکوی بسیاری از بزرگان
دریوزه فرمودی لیکن در ملازمت شیخ عطن شتر بسر بردی و تشنگی باطن را از آموزش او فرو دی شیخ ترک زاد
است صد و بیست سال عمر یافت و در زمان سلطان سکندر لودی از شهر وطنگاه ساخت و در خدمت شیخ سالار
ناگوری پایه والای خداشناسی دست آورد و شیخ در تورات و ایران دانش اکتساب فرموده بود القصه شیخ خضر بصوب
سند باز گردید همگی اندیشه آن بود که برخی نزدیکان را از آن بلاد خت باین دیار آورد روزگار او در سفر سپری شد
و در حدود ناگور قحطی سترگ اتفاق افتاد و وبا عام نفرت انگیخت غیر از مادر و والده همه را روزگار سپری شد پدر بزرگوار
همواره عزیمت جهان گردی از خاطر نورآگین بر زدی و دیدن بزرگان آن سرزمین دریوزه فیض ایزدی نمودن جوشیدی لیکن
آن گنج بانوی خاندان عفت رخصت نمیداد و سرگشتی در خاطر سعادت منش نبود در ین کشاکش باطن بملازمت شیخ فیاضی بخاری

قدس سره پیوستند و شورش دل افزایش گرفت آن پیر نورانی را از آغاز آگهی نظر یگانه بندهٔ ایزدی افتاد
و روشنی دل و سعادت جاوید روزی شد و در یوزهٔ ارادت گزیدن و شیء معنی والا نتیجه یافت که درین نزدیکی ها
بر فراز هدایت می برآرند و برهنمائی جویندگان آگهی نامزد میکنند عبید الله نام دارد و گرامی لقب او خواجه
احرار خواهد بود و انتظار آن هنگام نماید و آئین او برگزیند خواجه در آن هنگام آبله پای عرصهٔ تکاپوی و
دور جستجوی جان اردی حقیقت داد و داد داشتند چون وقت کار رسید بدان پایهٔ والا سر فرازی یافت و تلقین
خدا پژوهی ازو برگرفت گمنامی اخلوت را و فرمودند و بی تعینی پیشهٔ او مقرر شد و سخنان خواجه هرجا که برو دشوار
تعبیر میرود این یگانهٔ روزگار را میخوانند قریب چهل سال در و با خاک بسر برده و در دشت و کوه عشرت تنهائی
اندوخت صد و بیست سال عمر گرامی رسیده بود و آثار گرمی و روشنی همچنان افزایش داشت شبی پدر بزرگوار
در آن مقر ولادت بخجندی از خدایان سعادت پذیر و اشتان حقیقت میگفت و بسا نکات دل افروز بر فراز ظهور
می آمد ناگاه آواز آهی بگوش رسیده برقهٔ آهی از خشیه خند اندیشه رفت نشان نیافتند روز دیگر بتکاپوی سخت
جستجوی بسیار روشن شد که در خانهٔ کلالی آن بزرگ معنوی عزلت گزین است از نور ارادت او زلالی دل بر آسود
خاطر هرزه گرای باز آمد پیوسته چهار ماه سعادت اندوختند و بنظر اکسیر نیز افزون عیاری دیگر یافتند در آن نزدیکی سفر
ملک تقدس پیش آمد و دل را بگوناگون حقایق برآموده برهنمائی جویندگان حقیقت اشارت رفت و بخوشدلی و فلاح البالی
رخت هستی بربستند و در آن نزدیکی نقاوهٔ دودمان عصمت که تربیت پدر بزرگوار فرمودی ازین خاکیان فنائی رو
در پوشید و حادثه مالا بد فرقت انداخت پدر بزرگوار بآئین تجرد و بصیب در پهای شور گام همت برداشت و همگی بسیج آن
بود که ازان راه چهار دیوار معمورهٔ عالم پیموده آید و از گروه هاگروه مردم بخشش فیضی برگرفته شود و در احمد آباد و گجرات
بوالا نخاریر در پیوستند و دانشهای تازه آگهی اندوختند و در هر فن بزرگ سند عالی بدست آمد و در آئین مالکی شافعی
و ابو حنیفه و حنبل گوناگون یافت اصولاً و فروعاً بهم آوردند و بتکاپوی سخت پایهٔ اجتهاد در سخن داد اگرچه باقتضای بنا گانی بزرگ
پرورش ابو حنیفه اقتساب داشتند لیکن همواره کردار را باحوط آرایش دادی بدانچه نفس را دشوار آید برگرفتی و از

سعادت منشی و روشن ستارگی از علم ظاهر بحقائق معنوی گذاره شد و نزهتگاه صورت رهنمای ملک حقیقت گشت
با کتب تصوف و اشراق برخواندند و فراوان کتاب نظر و تامل دیده شد خلاصهٔ حقائق شیخ ابن عربی و شیخ ابن فارض
و شیخ صدر الدین قونوی و بسیاری از اصحاب عیانی و بیانی نظر عاطفت انداختند و نصرتهای بی اندازه و داد
و روشنائی العجب و شی افزود از جلائل نعم الهی آنکه بملازمت خطیب ابوالفضل گازرونی شرف اختصاص یافتند
او از قدردانی و آدم شناسی بفرزندی برگرفت و بآموزگاری گوناگون دانش همت برگماشت و مراتب تجرید و بسیاری
غوامض شفا و اشارات و دقائق تذکره و مجسطی را اندکار فرمودند و سر ابستان حکمت اطراوتی دیگر پدید آمد و زبان
بینش را روان مایه دیگران فرخ و شیده مرد خردپژوه بسعی فرمانروایان گجرات از شیراز بدین دیار آمده بود شناسائی
را فروغی تازه آورد و از گروها گروه دانشوران روزگار دریوزه آگهی کرده بود لیکن در علوم حقیقی عقلی شاگرد مولانا
جلال الدین دوانی ست جناب مولوی نخست نزد والد خود اوائل مقدمات را اندوخت و پس از آن در شیراز
درس مولانا محیی الدین انکبار و خواجه حسن شاه بقال بدانش آموزی نشست و این دو بزرگ از سر آمد تلامذهٔ سید شریف جرجانی اند
و لختی در دبستان مولانا نظام الدین گلباری که بر طوالع حاشیهٔ مفید دارد آمد و رفت نمود و چراغ دریافت افروخت و از
بخت رهنمونی او را کتابهای غریب داد و کتب حکمت بمغز رسید مطالب آن از شیوا زبانی آرایش داد چنانچه تصانیف
او بران دلالت کند و مجددت برگوید و هم دران زمینه فیض پذیر بزرگوار از شیخ عمر تتوی که از اکابر اولیای زمانه بود
عادت ملازمت بود و آن گوهر شب افروز دستگاه عیار بندی تمام یافته آئین برگ منشی و سترگ دانائی را بطرز
اکبر و تلقین فرمود و بسیاری باستانی سلاسل استطار طیفوریه و چشتیه و سهروردیه یافته فیض پذیر آمدند و هم دران شهر
مبارک بهم نشینی شیخ یوسف که از هشیاران سرمست ربودگان آگاه دل بود رسیدند و سرمایه دیگر آگهی اندوختند و همواره
مشتهای دریای شهود بودی و هرگز ادبی از آداب عبودیت از دست نرفتی از برکات گرامی صحبت دستار زدی آن
شدند که نقوش علمی از ساحت ضمیر سترده آید و دست از رسمیات باز داشته محو جمال مطلق گردند آنانی موصوف
دل شناسا شده از آن عزیمت باز داشت و بزبان گوهر آمود گزارش نمود که سفر دریا را دربسته اند بصوب دار الخلافه

اگره گام طلب باید زد و اگر آنجا کام بر نگشاید قدم بصواب ایران و توران برداشت و هر جا اشارت رود و فرمان در رسد رحل اقامت انداخت و علم رسمی طیلسان احوال خود گرداند بدین اشارت همایون غره اردی بهشت سال چهار صد و شصت و پنج جلالی مطابق چهار شنبه ششم محرم نهصد و پنجاه بمقر سعادت دار الخلافه اگره حرسها الله عما یکره نزول صعودی فرمودند دران معموره دولت بشیخ علاء الدین مجذوب که بر صفائح قلوب خفایای قبور آگاهی داشت اتفاق صحبت افتاد ایشان ازان مستی بهشیاری آمده فرمودند که فرمان ایزدی چنانست که درین شهر اقبال توقف افتند و ترک گردش نماید و گزین نوید بار رسانیدند و خاطر سفر گرا را آرامش بخشیدند بر ساحل دریای جون در جوار میر رفیع الدین صفوی الحسینی فرود آمدند و یکی از دودمان قریش که با علم و عمل آراستگی داشت نسبت تاهل و داد و بدان مرزبان محله آشنائی بدوستی کشید و آن دانای حقیقت آمو مقدم این نو باوه شناسائی را مغتنم شمرده بگرم خونی و کشاده پیشانی پیش آمد چون اسباب ثروت فراوان داشت چنان خواهش فرمود که بدان لباس در آیند از رهنمونی ستاره و یاوری توفیق نپذیرفتند و آستانه توکل خدایگان همت بی نیاز برگزیده بمراقبه درونی و مباحثه برونی پای سعادت افشردند میر از سادات بزرگ حسینی انجی حال نیاکان او در مصنفات شیخ سخاوی مذکورست اگرچه وطنگاه ایشان قریه انگ شیراز است از دیر باز سیر حجاز نمایند و همواره لختی درین جا بسر برند و هنگامه افاضت و استفاضت گرم دارند اگرچه معقول و منقول را در پیش نیاکان قدسی نهاد اندوخت لیکن تلمذ مولانا جلال الدین دوانی جلا دیگر یافت و در جزیره عرب انواع علوم نقلی از شیخ سخاوی مصری قاهری تلمیذ شیخ ابن حجر عسقلانی برگرفت و چون در نهصد و پنجاه و چهار رخت بمنزلگاه قدسی کشید والد بزرگوار ملتزم زاویه خود شد همواره بشست و شوی باطن پاکیزه داشتن گوهر ظاهر همت بگماشت و بکارساز حقیقی روی نیاز آورد و بدرس گوناگون علم اشتغال فرمود و گفتگوی باستانی را ردپوش حال خود گرداند و خواهش را از زبان اژدها و شش آید ز اهل ارادت گروهی احتیاط گزین سعادت آمود اگر سلوکی برسم اخلاص آوردی لختی ازان

پذیرفتی و قدر در بایست گرفتی و دیگر مردم را معذرت گفتی و دست همت بدان نیالودی یکتر فرصتی
نشستگاه او پناه دانشوران و جای بازگشت بزرگ و کوچک آمد از حسد انجمنها بر ساختند و از دوستی خلوتها
آراستند نه از نخستین اندوه راه یافتی و نه از پسین شادی شیرخان و سلیم خان و دیگر بزرگان در مقام آن شدند که از وجوه
سلطانی چیزی برگیرند و تیولی در خور قرار یابد از آنجا که همت بلند بود و نظر عالی سر باز زد و پیرایهٔ افزایش
منزلت گشت چون رهنمائی مردم در نهاد سرشته بودند و از درگاه ایزدی فرمان است براری داشت
و اشاره اولیای زمان یاور و مهربانی هواداران روز افزون همواره آیندگان مجلس و جویندگان آگهی
بدگوئی فرمودی و بر خوی تباه مردم سرزنش کردی ظاهر پرستان خویشتن در دست رنج زده گشتی و اندیشهای
نا سزا نمودی چون بسیج هنگامه آرائی در سویدای ضمیر نبود و عزیمت معرکه گیری و دوکانداری پیرامون خاطر
نگشتی نه در حق سرائی و نکوهش بدکاران تخفیف رفتی و نه بچاره سگالی رمیدگان پرخاشجوی توجه
برگماشتی و با آنمعنی ایزد بیهمال دوستان حقیقت منش و فرزندان سعادت گزین کرامت فرمود اگرچه
همواره در گفتگوی علمی گرامی اوقات گزارش یافتی لیکن در زمان افغانان دانشهای حقیقی کمتر به بیان آمدی
چون بانچه رایات جهانبانی جنت آشیانی بتازگی هندوستان را فروغ دیگر بخشید چندی تورانی و ایرانی
بدبستان آن شناسائی رموز انفسی و آفاقی پیوستند و انجمن دانائی را رونقی دیگر پدید آمد و تشنگان خشک
سال تمیز را میزابها لبریز شده و رده بیاران اندیشه گرائی زهتگاه آرامش جا گرفتند هنوز هنگامه گرمی
نه پذیرفته بود که چشم زخمی رسید و همو دست چیرگی برگشاد و نیکان زنگار گوشه خمول شدند و سفر ناکامی
پیش گرفتند پدر بزرگوار را از نیرو دل در همان آوینه منزلت ثبات پائی فرمود از تائید ایزدی همو کار دیدگان
فرستاده معذرات خواست و از سفارش آن حق سگال بسیاری از تنگنای غم بنزهتگاه شادی آمدند
و در نخستین سال جلوس شاهنشاهی براورنگ خلافت چنانچه سپند بر دولت افروزند در دفع عین الکمال انگارند
قحط سالی سترگ پدید آمد و گرد تفرقه بلندی گرفت آن معموره خراب شد و غیر از خانه چند اثری نماند

دوبای عام سرباری آن و شورشی بی اندازه بر جهانیان آسیب رسانید در اکثر هندوستان این تنگ دستی
و جانگزائی بود و آن پیر روشن‌ضمیر در همان زاویهٔ قدسی پای همت افشرده گرد فتوری بران صفوتکده نشست
راقم شگرفنامه دران هنگام در سال پنجم بود و نیر آگهی چنان بر بساط بینش می‌تافت که شرح آن به کالبد
گفت نگنجد و اگر در آید به تنگنای شنوائی زمانیان در نشود و این سانحه نیک بخاطر دارد و آگهی دیده دران دیگر
معاضدان سیه‌بختی روزگار خاندانها برافگندند و گروها گروه مردم فرو شدند دران کاشانهٔ صفا دکس از ذکور و
اناث و خرد و بزرگ مانده باشند اخوان روزگار را فراخی حال و نشاط درون شان حیرت افزودی و کیمیاگری
و سحرطرازی گمان بردی گاه یک سیر غله روزی بهر سیدی و آن را بدیگهای سفالین جوشانیدندی و آب تقسیم بدین مردم
قسمت یافتی و شگفت تر آنکه غم روزی وران منزل نبود و بجز اندیشهٔ پرستش ایزدی چیزی بخاطر راه
نمیگرفت و بجز محاسبهٔ نفسانی و مطالعهٔ اسفار حقیقت شغل دیگر نبود تا آنکه رحمت ایزدی برهمگنان تافت
و رخهای سترگ چهرهٔ شادمانی برافروخت و بخجسته رایت شاهنشاهی نوا ساخت و جهان را معدلت روز افزون
روشنائی خاص بخشید بارگاه خرد در بالش آمد و کالای آگهی را بهای بزرگ نهادند فنون حکمت و انواع دانش در میان
شد و بیانهای تازه روداست و دیدهای بلند و دریافتهای گزیده پیدائی گرفت و گوناگون مردم از خزینهٔ عقل تو اند
بیکران و دانشمند و خلوتکدهٔ آن نورانی سرشت مجمع دانشیان هفت کشور آمد و سخن بلند گرانمایه حسدهای
افسرده برافروخت و ناتوان بینی بدگوهران افزایش یافت و او بر آئین خویش سرگرم بوده راه رسم
نسپردی و بر درخواست نشسته راه در بایست فشاندی و مردم کم گذار کوتاه بین بیتاب شده راه افترا
سپردند بیشتری بگروه مهدویه پیوند دادی و از گفتار پریشان داستانها پرداختی و ساده لوحان روزگار را
برآغالیدی و بخیال تباه بدل آزاری تگادو نمودی همگی دست آویز تباه‌سیچی ایشان سانحهٔ شیخ علائیست
گروهی در هند باشند میر سید محمد جونپوری را مهدی موعود شمرند و دران مبالغه نمایند با علم و عمل و تهذیب اخلاق
چندین نصوص را فراموش کرده درین مذهب غور نمایند در زمان سلیمخان شیخ علائی نام جوانی با آراستگی

خاهر و باطن بدین ورطه افتاد و دران سفر سعادت نخستین بمناسبت انزوا و اختیار تجرد بدیدن پدر بزرگوار
آمد فتنه اندوزان بهانه جو از زبان هرزه سرائی واشدند و سرمایهٔ گفتگو پدید آمد علمای زمان که نادان
دانش فروش و زهر گیاهای نوش نما اند بکین او برخاستند و بر گسیختن پیوند عنصری او هنگامها آراستند و سجلها
درست کردند پدر بزرگوار بدیشان موافقت ننمود و عقل و نقل را معاضد ایشان نیافت در پیشگاه برهمن زبان هندوستان
معرکه آراستند و باندیشهٔ تباه خویش راه کوششها سپردند مسندآرای حکومت دانش فشان روزگار را فراهم
آورد و در جستجوی حکم شرعی تکاپو نمود و پدر بزرگوار را نیز در انجمن طلب داشتند چون سخن از ایشان پرسید
بر خلاف جهد سرایان جاه طلب پاسخ داد ایشان از روی کین کمر بسته بدین آیین متهم گردانیدند و درچنین
معامله که وجود مهدی از خبر احاد است بمحض عناد چندان کوشش نمودند که از کار او سپری شد و برخی
بدگوهران آیین شیعه را مکنون ضمیر پنداشته راه نکوهش سپردند و ندانستند که شناسائی دیگرست و پذیرائی
دیگر خاصه درین هنگام یکی از سادات عراق را که یگانهٔ زمانه بود و علم را بعمل مقرون داشتی و گفت را با کردار
یکتائی بخشیدی در امور آلود تهمت گردانیدند و از توجه شاهنشاهی دست بدامن او نرسید روزی در محفل همایون گزارش
نمودند که پیش نمازی میسر نیست که هرگاه گواهی او مردود باشد اقتدا او چگونه سزاوار بود و روا چند از حنفی
نامهای پاسبانی به استشهاد آوردند که اشراف عراق را شهادت نتوان شنود دو کار بر میر دشوار شد چون با ابطال
اخوت داشت حقیقت را باز نمود پدر بزرگوار بسا سخنان دلکش افزا فرموده تسلی او نمودند و بر گفت و گوی بدسگالان
دلیر تر گردانیدند و پاسخ آن نقل خیال زبان گوهر آمود گذشت که معنی آن روایت نفهمیده اند آنچه در کتب حنفی
ازین باب نقل آورده اند عراق عجم مراد است عراق عجم چندین جا بدین معنی تصریح رفته و نیز تمیز نکرده اند درمیان
اشراف اشراف و اشرف چه در مراتب با دانش فرمان پذیران چهار گونه ساخته اند نخستین اشرف اشراف یعنی حکما و علما و
سادات و انقیا دوم اشراف و آن ارباب دست از امرا و کشاورزان و امثال آن باشد سوم اوساط و آن پیشه ور و محترفه و
اهل بازار منحصر دانند چهارم اراذل که پایهٔ ایشان نخستین پلیدیان هرزه گرد و هر یک را با دافراه جدا انگاشته اند

تا هنگام نیکوئی چسان سلوک رود و کیفر بدکرداری هر کدام چگونه بود و الحق اگر بهر پراکنده ایکسان مالش نمایند پای از شاهراه معدلت یکسو کرده باشند مبرا ازین آگاهی ببالید و گوناگون نشاط اندوخت واز پاکدامنی خود و ناشناسائی حال بدگوهران نگاشته شیخ بنظر همایون درآورد واین خیره رویان زده سرا در گو حیرانی افتادند و چون معلوم شد که از کجا بر گرفته افروزینه حسد ساختند و مثل این پایه بسیا چندبار برملا افتاد و سرمایه شورش ناشناسندگان گشت سبحان الله با آنکه گروها گروه مردم اتفاق دارند درین که هیچ کیشی نه آنچنان افت که یک امر خلاف واقع ندارد و نه اینچنین که همه بطلان انجامد با همعنی اگر کمی از شناسائی در مسئله بخلاف آئین خویشتن تحسین نمایند لسبر آن زنند و بکمین آن برخیزند و پس از درازی سخن ازان نکوهش باز به تشیع منسوب گردانیدند لیکن از حمایت آلهی بدگورا پیوسته گرد شرمساری بر دو نشستی و تشویر زده پایمال غم گشتی و از بدگوهری و نابینائی عبرت نگرفتی و بر همان بدسگالی حیله اندوختی تا آنکه نیرنگی زمانه و بوالعجبی روزگار نقشی شگرف درمیان آورد و تفرقه سترگ چهره عبرت افروخت سال چهاردهم آلهی مطابق نهصد و هفتاد و هفت هلالی پدر بزرگوار از گوشه انزوا برآمد و سخنهای غریب روآورد و دختی ازان نویسنده عبرت نامه برگوید اگرچه همواره زنبور خانه حسد شورش داشت و مار سوراخ دشمنی در جوش و شب چراغ دوستی بفروغ و نیکان روزگار دل در بدی بسته و در یگانگی باز کرده بودند چنانچه ایمائی گزارش یافت لیکن درین هنگام که پایه دانش بلندی گرفت و بزرگان روزگار در تلمذ پا افشردند و هنگامه مردم گرمی پذیرفت و پدر بزرگوار بر آئین خیراندیشی خوهای نکوهیده برشمردی و دوستان و نیکخواهان را ازان بازداشتی علمای زمانه و مشائخ روزگار که ذات خجسته را مرآت عیوب خود دانستی به تباه سگالی و چاره اندوزی نشستند و خود را بسیار بهیچ اندیشهای تباه یافتند و باخود درمیان آوردند که اگر انموذجی دلنشین شهریار عدالت پژوه گردد کهن اعتبارهای ما را چه آبرو خواهد ماند و انجام کار بکدام حال نکوهیده قرار یابد با تمال غم و اندوه شده بکمین توزی نشستند و به بهتان سرائی گام فراخ برداشتند و بدستان گذاری و حیله اندوزی و بسیاری

نزدیکان عتبهٔ همایون را بگفتارهای گریه آلود از راه بردند و بعض بدگوهری را به تعصب دهی فروخته بشورش در آوردند اگرچه از دیرباز طرز ناستوده همین بود لیکن در هر زمانی بیاوری حق گزاران سعادت آمود بازار جوش بدگوهران پراگنده شدی و درین هنگام آن گروه راستی پیشه درست پیوند و دور نشد و سرآمد حرف سرایان بزم همایون کمین آرائی نشست و تباه سرشتان بی آزرم و دیو نژادان ناپارسا گوهر تا بو یافتند پدر بزرگوار بمنزل دوستی آلهی تشریف برده بودند و من سعادت همراهی داشتم آن رعونت فروش غرور افزا نیز اندران انجمن حاضر شد و حرف سرائی پیش گرفت مرا مستی دانش و شباب در سر بود از مدرسه بمعامله جا گامی برنداشته در بی صرفه گوئیهای او مرا زبان کشود و سخن را بجائی رسانیدم که او بخجالت رفت و نظارگیان بحیرت فرو شدند از آن روز بانتقام بیدانشی همت گماشت و آن گروه گسسته امید را نیز تیزتر گردانید و پدر بزرگوار از کید اینان فارغ دل و من در مستی علم آگهی بیخبر نخستین آن بیدینان از بنیاد پرستی بآئین سالوس سان هوشیار بحق گزاری در دین آرائی نشسته انجمنها ساختند و بر درون آزمندان غنب خوان گروه بسیاری به بیغوله جای نیستی فرستادند هرگاه خدیو عالم از خیر سگالی و نیک بسیجی معامله کیش و دانش و داد را بگروهی نیکو ظاهر گذاشته باشد و خود طیلسان بی توجهی بر دوش گرفته حق گویان راستی منش را بازار کاسد باشد و دیوکیشان دانش ناراست رو و بزرگان دولت بآن منشی حیله گرا یاور باشند و تعصب را روز بازار جای آنست که خاندانها برافتند و ناموسها تمام تباه گردد درچنین ناهنگام که بدگوهران تباه کار بنیکی نام برداشته باشند غربی که بدوشیزگی فروشند و غرزن برآید و دنیاداران بی آزرم در چیره دستی و تنگ چشمان الکوریکرو و دستداران هواخواه دور و درست راست گزاران کنج گزین و هنگامه گشش سبک بنیان گرم زبان با یکدیگر انجمن رازگوئی ساختند و پیمان دل آزاری تازه گردانیدند که از دوروئی و دو دله و هارت سیه چال افسون و نیرنگ را که از روباه بازی در دانشگاه پدر بزرگوار به نیکوئی خریده بود و آن گروه ناراست گروئی و یکتائی دغنت پیدا کرده و افسون خدا آزاری فسانهٔ بیهوشی برخوانده نیم شبی

فرستادند آن شعبده کار نیرنگ ساز دران تاریک شب بدلی لرزان و چشمی گریان دلی شکسته و روی دژم

بخلوت کدهٔ مهین برادر شتافت و از طلسمات تذکاری آن ساده لوح را بی آرام ساخت و آن نشناس گر و فن

را از جا بر و خلاصهٔ سخن آنکه بزرگان زمانه از دیرگاه دشمنی دارند و کم عیاران ناسپاس بی آزرمی امروز قابو

یافته هجوم نموده اند بسیاری از ارباب عمائم را شهود و برخی را مدعی قرار داده و برای تشخیص مفتریات بهانها

ناشائسته انگیخته همه دانند که این مردم را درین بارگاه مقدس چگونه محل اعتبار است و برای گرم بازاری خود

چه سر فراز مردم را از میان برداشتند و چه ستمگاری های زبردست نمودند محرمی در خلوت ایشان داشتم درین

نیم شب مرا آگهی داد و من بیتابانه شتابان رسانیدم مبادا روز شود و کار از علاج گذرد اکنون رای انست که همین

زمان شیخ را بی آنکه کسی آگاهی یابد بگوشه برید و روزی چند بر کناره باشید تا دوستان فراهم آیند و حقیقت حال

بعرض همایون رسد آن بد نهاد رای بد را او همه فرو گرفت و بصد بیتابی بخلوتگاه شیخ رفت و ماجرا گزارش نمود فرمود

هر چند دشمنان چیره دستی دارند ایزد بهمال آگاه و بادشاه عادل و سرور دانایان هفت کشور حاضر اگر مشتی

گروه بیدین و دیانت از سر مستی حسد بی آرام دانسته باشند در نشست بیمانی بر جای خود است و پرسش از ذره البته اند

و نیز اگر سرنوشت ایزدی بر آزار ما رفته است اگر همه برآیند آسیبی نتوانند رسانید و تباه کاری نیارند ساخت

و هیچگونه گزندی بما نرسد و اگر خواهش جهان آفرین برین است ما نیز بگشاده پیشانی و تازه روئی نقد زندگی

را بسپاریم و دست از خاک سنجی باز میداریم چون عقل ربوده بودند و غم افزوده حقیقت طرازی را

افسانه سرائی و شور انگیزی را سوگواری دانسته دست جرعه بر گشاد که کار معامله دیگر است و داستان تصوف

دیگر اگر نمی پذیرید من خویشتن را همین زمان قصد میکنیم دیگر شما دانید من خود باری و زنگار ناکامی از جبیم از پیوند پدر دعا ی عطفت

ابوت پذیرائی خواهش شدند بفرمودهٔ آن پیر نورانی من نیز بیدار شدم تا گریزدران تاریک شب این سه تن

پیاده بر آمدند نه راهبری معین و نه رفتار را پای استوار پدر بزرگوار در تماشای نیرنگی تقدیر بود و خموشی داشت میان

من و برادر که در کار ملک و شغل معامله دران هنگام از خود دانتر می گمان نداشتیم گفت و گو شد و در پناه جا سخن رفت

هر کرا او پید امیساخت من ناخن میزدم و هر کرا میشمردم او دست بر می‌فشاند قطعه دشمنان دست کین برآوردند + دوستی مهربان نمی‌یابم + یکجهان آدمی همی بینم + مردمی در میان نمییابم + هم بدشمن درون گریزم ازانک + یاری از دوستان نمی‌یابم + ناگزیر بهزاران تگاپوی بجانه یکی از مردم که حقیقت منشی الیقین درم بود و من ناشناسای صبح وجود زیانکاری عنصری بازار ترکیب را گمانی هم نه در رسیده شد و را از دیدن این گاه آسوده روزگار دل از جای رفت و از برآمدن پشیمان شد و بر روی ماند ناگزیر جائی برای بودن اختیار کرد چون دران شوریده مکان رفته شد پریشانی از خاطر او بود و شگرف حالی پیش آمد و طرفه اندوهی سراپای گرفت تهمین او در من آویخت که با وجود فزون شناسائی غلط رفت و تو بدان کم اختلاطی درست اندیشیدی اکنون چاره کار چیست و راه اندیشه کدام و دم آسایش کجا توان برگرفت چنان پاسخ دادم که هنوز هیچ نرفته است برگشته بزادبوم خود رفت و مرا نائب سخن گردانید امید که طیلسان نمانیان داشته آید و کار فرو بسته کشوده گردد دیدم آفرین نموده بدین سخن گروید و برادرم بر همان آیین سر باز زد و بگفت ازین سرگذشت ترا خبری نیست و از نکراندوه و باروت خشتی این مردم آگهی نداری ازین داوری بگذر سخن در راه بگو با آنکه در بادیه آزمون نپیموده بود سود و زیان خود از مردم برنگرفته با لقای آگهی یکی را بخاطر آورده گذارش نمود که چنان بر پیشگاه باطن برتو می افتد که اگر کار دشوار نشود بهمانا یاوری تواند نمود لیکن هنگام سخت گیری بس دشوار که همپائی نماید چون تنگی داشت و خاطر پریشان بود و اب را نگام برداشته آمد سه آبله پائی در گلزارهای گلرخ خرامش میشد و از شگرف کاری روزگار عبرت می اندوخت و عهده و تقاضای توکل از دست نهفته راه بیدلی پیش گرفته عالم را جوپای جی دانگاشته گامی بدشواری برداشته میشد و نفسی بسخت جانی میزد و غریب دل نگرانی و نزدیکی روز رستاخیز بگوهران و بروی صبح صادق بر در او رسیده شد ازین آگهی گرم خونی پیش گرفت و شایسته خلوتکده معین گردانید و غمهای گوناگون لختی برکناره شد درین آرامکده پس از دو روز آگهی آمد که تفسیده دلان حسد پردۀ آزرم برداشته کنون خاطر خسته آگین خود را بر بلا انداختند و آیین پخته کاران و نباه بار صباح اکشب

بموقف عرض همایون رسانیدند و خاطر اقدس مشوش ساختند از بارگاه خلافت فرمان شد که مهمات ملکی و
مالی بی استصواب ایشان صورت نمیابد این خود کار مذهب و ملت است انجام آن خاص بایشان باز
میگردد در محکمهٔ عدالت باز طلبند و بد آنچه شریعت غرا فرماید و اکابر روزگار قرار دهند بعمل آورند چاوشان
شاهنشاهی را بر اغالیده بطلب فرستادند چون بحقیقت کار آگهی داشتند در پیدا ساختن کوششها
نمودند و بدکاران شرارت اندیش را همراه ساختند چون بخانه نیافتند گفتار بیفروغ راستی را درست
اندیشیده خانه را گرد گرفتند و شیخ ابوالخیر برادر را در آن منزل یافته بعتبهٔ اقبال بردند و بصد آب و تاب
داستان پنهان شدن را باز نمودند و آن راحت سخنان با آزرم اندیشیدند از بدایع تائیدات آسمانی
از آن هجوم بدگویان و طرز هرزه سرائی شهریار دیده ور شناسائی پذیرفت و پاسخ داد که این همه
سخت گیری در کار درویشی گوشه نشینی و دانش منشی ریاضت کیش چراست و چندین آویزش بیهوده
برای چه میکنند شیخ همواره بسیر میرود اکنون هم تماشا رفته باشد آن خرد را بر لب چه آورده اید
و منزل را چرا قورق کرده در ساعت آن خرد سال را رها کردند و از گرد خانه برخاستند نسیم عافیتی بر آن
منزل آمده از آنجا که قدری ناکامی در راه بود واهمه چیره دستی داشت و خبرهای مختلف نقیض آن میرسید
باور نداشته در اختفا کوشیدند بدگوهران فرومایه خجل نزده درین خیال افتادند که امروز که پنهان شده اند
چارهٔ این کار باید ساخت و سیه درونان تیره رای را باید گماشت تا بهر جا که نشان یابند از هم گذرانند
مبادا ازین حال آگهی یافته خود را بعتبهٔ همایون رسانند و هنگامهٔ داد بفروغ دانش خویش بیارایند با شیخ
شاهنشاهی را پنهان کرده سخنان وحشت افزای وهشت انگیز از زبان مقدس در میان انداختند و آشنایان
ساده لوح و دوستان روزگار را بیم افزودند دست آویزهای رنگین می بافتند مردم در اندیشه دراز افتادند
دوستان زیاوری مخیل باز میداشتند هفته چون سپری شد صاحب خانه نیز از دست رفته راه بی آزرمی گرفت
و ملازمان او آئین آشنائی برگردانیدند عقل زیردست واهمه آمد و خاطر سراسیمه را یقین شد که آن حکایات

نخستین اصلی ندارد و پادشاه در پژوهش و عالم در تگاپو و جستجوست همانا صاحب خانه گرفته می پندارد اندوهی بو العجب سراپای خاطر گرفت و اندیشهٔ سترگ در دل راه یافت گفتم از ماجرای در بار خود آگاهم که حکایت راستی دارد و گرنه برادر را رها نمیکردند و مردم از گرد خانه برنمیخاستند انیمه سختی که بر خاطر مر سید ظاهر آنبا شد هرگاه در زمان ایمنی هرزه سرائی بگوش میرسید و گزیده مردم فریب دهٔ کین بر میخاستند امروز اگر فی المثل خدیو خانه در بیم زار افتد چه در باشد و اگر در مقام گرفت و گیر مشید تغیری در سلوک ظاهر نرفت و توقفی درین کار نبود همانا افسانه سازی بدسگالان بدگوهر او را کالیوه ساخته است و مردم را برین داشته تا از دید خوی نکوهیده منزل او دزا هلیم و او را ازان بار خاطر آورد یم تلخی بحال آمده بچاره بسیجی رو آوردیم دشوار تر از شب اول سیاه روزی پدید آمد و دژم روزگاری رهنمون برادر شناسای نخستین و داستان حال من تحسین نمودند و مرا استشار موتمن اندیشیدند و از خرد سالگی خشیم پوشیده عهد بستند که دیگر خلاف رای نشود و چون شام در آمد با دلی هزار بخش و مغزی شوریده و سینهٔ خم اندود و خاطری گران بار غم ازان غمکدهٔ وحشت افزا پا بیرون نهادیم نه یاوری در خاطر و نه پائی استوار و نه پناه و جائی پیدا و نه زمانه آرمیده ناگاه دران دیولاخ ظلمت آمود برقی بدرخشید و نشاطی چهره افروخت یکی از تلامذه را منزل پدیدار شد و تلخی دم آسایش گرفته آمد هر چند خانهٔ او تنگ تر از دل دود ول او سیاه تر از شب نخستین لیکن قدری بر آسودیم و از سرگردانی بی سرو بن باز آمدیم و در انجام کار در زاویهٔ خمول فکر در رو داد و شد و راه سگالش گام فراخ برداشت چون آسایش جا پدید نیامد و اطمینان و نیاورد و پاسخ آراست حال بهترین دوستان و دیرین ترین شاگردان و محکم ترین یدان در همین چند پرده پرتو ظهور انداخت اکنون صلاح دید وقت آنست که ازین شهر پرنفاق که وبال خانهٔ دانش و گزندگاه کمال است رخت بیرون کشیم و ازین آشنایان و رود دوستان ناپای برجا که پایهٔ وفا داری ایشان بر باد و بهارست و رخت پایداری بر سیل تند زود بر کنار ه شویم باشد که کنج خلوتی پدید آید و بیگانهٔ سعادت آمود

بزینهار خود گیرد و در انجا بحال خدیو روزگار شناسائی بدست افتد و اندازهٔ لطف و قهر گرفته آید اگر
کنجای داشته باشد با برخی از نیک اندیشان انصاف طراز حرفی در میان آورده شود و استشمامی
از مزاج زمانه نموده آید اگر وقت یاوری نماید و زمانه بختیاری دهد باز رجوع بخیر شود و گره فراخنامی
عالم را تنگ نساخته اند هر مرغ را سر شاخی و کنج آشیانی هست و برات اقامت دائمی بدین مصر نکال
ننامده در حوالی شهر فلان امیر رخصت اقطاع یافته فرود آمده لختی نور راستی از روزنامچهٔ احوال او
خوانده میشود و بوی محبتی از و بمشام عقل دور اندیش میرسد اکنون دست از همه باز داشته بدو پناه بریم
باشد که لختی دران جای بی نشان آسایشی یافته شود اگرچه آشنائی دنیا داران را مداری و ثباتی نباشد
اینقدر هست که او را آمیزشی دیگر بدان مردم نیست و برادر گرامی تغیر لباس نموده قدم در راه نهاده بدان
صوب بسرعت نمود و از ین آگهی شادمانی اندوخت و بگشاده پیشانی مقدم را مغتنم شمرد و از انجا که بر زبان
باز از بیم بود ترکی چند را همراه آورد که در راه گزندی نرسد و پابند فرو دهندگان بدگوهر نگردیم در شب
نامیدی آن تیزدست آگاه دل رسید و نوید آسودگی رسانید و پیام آرامش آورد همانزمان لباس
گردانده قدم در راه نهاده آمد و بطریق مخلفت باتاق او رسیده شد بشناسائی سترگ خدمتی گزین بجا آورد
و آرامشی بزرگ فرده سعادت داده روز بدان سر منزل آرمیدگی بود و از عربده تاکی روزگار و در پناه
که یکبارگی پریشانی سخت تر از انچه روداده بود از آسمان تقدیر فرو بارید همانا آن مرد را بدرباز طلب
داشتند و ازان باده که دو مین مرد بیهوش شد در کار این ساده لوح نیز کردند و مدهوش تر از نخستین گشته
ورق آشنائی یکبارگی در نوردید شبی از انجا بر آمده بدوستی پیوسته شد او مقدم گرامی ابس مغتنم شمرد از انجا
در همسایگی بدگوهری شورش منشی جا داشت سراسیمگی سترگ رو آورد و حیرتی بی اندازه گالیوه ساخت
دران دم بخواب در شدند بمقصد گاه نامعین گام حسرت برداشته آمد هر چند اندیشه بکار رفت و تامل بجا آمد
آرامگاهی پدید نیامد ناچاره با دلی پر آشوب و خاطری غم آمود بدان سر منزل رفته شد شگفت تر آنکه مردم آنجا و

آگهی از رفتن نداشتند زمانگی این گسسته رشتهٔ توکل آسایش گرفتند و از ان پراگندگی برکناره شدند
رای بر در آن که بر آمدن از اینجا بحکم واهمه بود نه بفرمان خرد هرچند گزارش رفت که بوقلمونی احوال او
رهنمونیست روشن اختلاف اوضاع پرستاران دلیلیست پیدا سودمند نیامد هرچند علامات گرانی
افزایش داشت چارهٔ دیگر بدست نمی آمد چون آن سبکسر کوتاه عقل دراز سودا دید که این قباحت نافهمان
متنبه نمیشوند و خیمهٔ او را خالی نمیسازند روز روشن بی آنکه صلاح گوشزد و حرف آشنائی بر زبان آ
هیچ نمود و زر بندگان خیمه باز کرده روانه شدند تا سه کس در ان صحرا که نزدیک او نخاس آراسته بود نشسته ماندیم و
شگرف حالتی پدید آمد نه جای بودن و نه رای رفتن و نه پردهٔ درمیان از هر طرف آشنایان و در روی دشمنان
صد رنگ نادیدگان سخت پیشانی و عهدگزاران ناپایدار در تگاپو و ما در دشت بی پناه بر خاک بیچارگی
نشسته با روزگاری تیره و روی کاری پراگنده بدر از نالی مذوه در شدیم بهر حال برخاستن و بجائی گام
برداشتن ناگزیر نمود در ان هنگامهٔ بدسگالان راه سپردیم حراست الهی پرده بر چشم مردم فرو هشت
بیاوری پاسبانی ایزدی از ان بمگاه برآمده وخشت خانه همراهی و دمسازی همگنان بر سلگاه نهاده از
نکوهش بیگانگان و خیرباد آشنایان ستگاره باغچهٔ اتفاق افتاد و پناهی نمود نیروی رفته باز آمد و دل را قوت
سترگی رو داد ناگاه پدید گشت که چندی از تیزو هندگان نافرجام گذاره دارند از تگاپو بستوه آمده زمانگی آسایش
گزیده اند با دلی شرحه شرحه و ظاهری پراگنده بیرون شدیم بهر جا که رفته میشد بلای ناگهانی سیاهی میکرد و گرم کرد
چاره گرای ما و بیخطرناک میگشتیم تا آنکه در ان داد و بینایی درار و کورانه باغبانی بشناخت و حال دگرگون گشت
نزدیک بود که قالب تهی گردد و نقد زندگی سپرده آید آن سعادت سرشت بگوناگون مهربانی دل را باز آورد
و از راه نکوئی بخانهٔ خود برده بغمخوارگی برنشست اگرچه برادر گرامی از ان نکوهیده حال بیخبر نشد و زبان
زبان برنگ او دگرگون شدی لیکن مرا برخلاف آن مسرت افزودی و آثار دوستی از ناصیهٔ احوال آن ... بر
برخواندی پدر بزرگوار خود با ایزد بیهمال بود بر نطع آگهی خرامش فرمودی نیرنگی تقدیر را تماشا کردی و لختی از شب

گذشته بود که خداوندراو پیوسته بدل دهی آمد و زبان بیغاره دراز کرد که با وجود مثل من دوستی ارادت گزین درین شورشگاه کجا بسر برده بشد و دامن از من چرا بر گرفته بود و آنچه بخاطر نرسید آن برگزیده مرد بود پاسخ گزاردم که درین طوفان دشمن کامی از همه آشنایان بکرنگ هواخواهان یکدل دوری جسته آمد که مبادا ازین رهگذر آزاری بدیشان برسد لختی بشگفتگی درآمد و گفت اگر گوشهٔ مراخوش میکنبد اندیشه بکار میرود و نهانخانهای امن افشان دادآثار دوستی از گفتار او پدید آمد خواهش او را پذیرفته بمجول جای گزیده فرود آمدیم چنانچه دل میخواست صفوتگاهی بدست افتاد ازان سرمنزل نامهای حقیقت طراز بسعادت نشان انصاف گزین آشنایان آستی اندوز ارسال یافت و هر یک تسناسای حال شده بچاره گری درآمد و اغرق را اطمینان داد و کمیاو و کرهی دران آرامش جا بسر برده میشد و آن برادر گرامی از آگره بفحص و جستجو شتافت تا دران اردوی بزرگ پیوسته چاره گرایان دلسوز را گرم ترگرداند صبحی آنمه تمام مهر دور اندیش با هزاران درد و غم آمد و پیام روزگار سخت رو آورد و همانا یکی از بزرگان دولت و آن سقالوی بارگاه خلافت از آگهی داستان طرازی حاسدان گوهر بشورش درشده بی آنکه آئین نیازمندی پیش گیرد و آداب بندگی بسپرد بخدیو عالم بدرشتی پیش آمد و تندی نمود که مگر دوره سپهر آخر میشود و روز رستخیز نزدیک که درین دولت بدکاران شوریده مغز فراغتها دارند و مردم نیک سرگردانی این چه آئین ست که بجا می آید و چه ناسپاسی که رو میدهد آن بردبار آزرم دوست بر نیکوئی او بخشوده گزارش فرمود که رامیگوئی و ازین چه کس میخواهی خواب دیده یا بمغز هوشمندی شولیدگی راه یافته چون نام بر حضرت برگ گرائی او بر آشفتند و بر زبان آوردند که همگی اکابر وقت بدسگالی شیخ و جانگزائی او همت بسته اند و فتواها درست کرده و زمانی مرا آسایش نمیدهند و با آنکه میدانم که شیخ در فلان جاست و نشان این خلوت داده اند دیده و دانسته تغافل میرود و هر کس را از پاسخی فرومیشانم و تو نادانسته میخروشی و پا از اندازه بیرون می نهی صباح کس رود و شیخ را حاضر گردانند

وهنگامهٔ علما فراهم آید برادر گرامی همان زمان این شورش شنیده شباشب بایلغار خود را رسانید و
بی آگهی مردم باز با آیین پیش بلباس دیگر برآمده راهی شدیم و آشفتگی دشوارتر از همه ایام ناکامی شورش
در باطن افزود اگرچه بلختی روشن شد که مردم تا کجا همراه اند و با شهریار داد گرچها گزارش نموده اند غبدان
را چگونه بجال آگهی ست لیکن پریشانی سخت تر شورش درون آورد بی آگهی یافتن آن
مردم دران بیگاه سرآوارگی گرفته آمد نورستان آفتاب و تاریکیان بدگهر و هجوم مسالک شهر و هنگامه
پژوهندگان نافرجام و یاور ناپدید و بار انداز نایافت قلم چوبین را چه یارا که قدری از ان حال گزارد
هرگاه زبان فصیح را الکنی رو دهد این شگافته زبان را کدام نیرو ناگزیر با سراسیمگی گوناگون بجرابه رو
آورده شد و بلختی از شورش شهر و دیدهٔ دشمنان برآسودیم از انجا که نوازش گیهان خدیو تازگی معلوم
شده بود راهها چنان گرفت که ابی چند سامان نموده آید از انجا به بدان مقر اقبال شتافته شود و بر خرگاه فیلان
که راستبازی برین جهان است رفته آید باشد که این غوغا فرونشیند و پادشاه دست بخشایش برکشاید ناگزیر
با آیین بیگانگان سامان راه نموده شبی تیره تر از درون سنگدلان و دراز تر از افسانهای بیهوده سراپای راه در آمدیم
با خامه کاریهای قلاوزه و هجر و بیهای او در نورگاه سحر آن جای رسیده شد آن ناشناسا اگرچه از جا بلغزید اما چندان
داستان هم برخواند که گفت در نباید و از راه مهربانی بر زبان آورد که اکنون وقت گذشته است خاطر اقدس
قدری آزرده اگر پیشتر ازین آمدن میشد گزندی نمیرسید و باسانی کار دشوار ساخته میشد و درین نزدیکی جشن
دارم روزی چند دران خلوتگاه باید بسر برد تا خاطر مقدس شاهنشاهی بنوازش گراید و در گردونی نشانده
آن صوب گرداند بگوناگون اندوه هم آغوش رست و چون بانجا شدیم همانا کشا در زیگیا امید او فرستاده بود
غیبت داشت دران خرابه معموره بیجا فرو شدیم و از وضعه را بخواندن نامه احتیاج افتاد و آثار دانائی درنو
نایافته طلب داشته از انجا که تنگی وقت بود براه انکار شتافته شد و در کمتر زمانی پدید آید که این فرمنسوب
بیکی از سنگین دلان شوریده مغز است از ساده لوحی بدینجا فرستاده بصبحه بیتابی و اندوه ناکی خود را از ان

مرحله بیرون انداختیم و راهبری ناشناسا گرفته بدهی از دار الخلافه آگره که بوی آشنا از انجا می آمد

ره نورد دیدیم آن روز قریب سی کروه براهه شتافته بدان غمنگاه پیوستیم آن نیکو خصال مردمیها

بظهور آورد لیکن پیدا شد که در انجا نیرنگی از باطل ستیزان گشت و کاز وارد و در چند گاه بدنصوب

گذاره نگاینده دست از آن باز داشته غمبشی با دلی نژند ره نورد شهر گشتیم و سحری بدار الخلافه آگره درآمده آویزه دو

بدست آورده شد و لختی دران اخگاکده نامرادی خوابگاه فراموشی و یوسار ناهلی و سنگبار کم فتی دم آسایش گرفته

لیکن زمانی نگذشته بود که از ان خیره رویان خدا آزار و کام گزاران بی آزرم بر زبان رفت همانا که در همسایه

چنین نا راستی آشفته رای شوریده کاری پریشان مغز جا باشد ساحت ضمیر را غمی تازه گرفت و سرگردانی

شگرف روی آورد از انجا که قدم از تنگنای پوی سر از آهنگ شگرف گوش از بانگ و ای چشم از ستان بیخوابی فرسوده شده بود

بو العجب دردی دل را فرا گرفت و اگر انبار غمی به تنگنای دل آمد ناگزیر در فکرهای دیگر اندیشه بر آمد و خدیو خانه

نیز به پیدائی جاکام همت بر افراشت و روز بدین کشاکش و روی بسر بردیم و هر زمان راه این افسانه زندگی

سپری میشد تا آنکه سعادت فنشی بخاطر مقدس آنکه نورانی گذشت و بکوشش صاحبخانه بجستجوی سختا و پیدا گشت

و هزاران شکوه عافیت آورد در ساعت بدان خلوتگاه رفته شد و از شگفتگی دل و گشادگی پیشانی خدیو خانه

گوناگون مسرت و داد و نسیم کامیابی بر گلبن آمال وزید و آبی دیگر بر روی کار آمد اگرچه از ارباب یقین بود از

سعادت بهره فراوانی داشت و گمنامی بنیکنامی میزیست و در کم مایگی توانگری مینمود و در تنگدستی کشادگی و با

پیرزائی برنائی از ناصیه حالش ادمیابید خلوتی دلگزین بهم رسید افتاد و باز راه نامه نویسی نمیاوشد چاره گرائی

بپیش آمد دو ماه درین آسایش جا اقامت شد و در مقصود گشایش یافت خیر سگالان حق بسیج به یاوری خاستند

و کاردانان بخت بیدار بمددگاری نشستند نخستین بسخنان مهر افزای وشی و گفتار دلاویز آشنائی فتنه سازان

حیله اندوز و کم عیاران ناسنجیده کار را چاره فرمودند و پس از آن داستان نیکوئی شیخ را به پیشگاه خلافت

رسانیدند و بطرز دلکشا و آئین عاطفت افزا عرضه داشتند و اورنگ نشین اقبال آرا بمقتضای دور

پس ازان خوبی شیخ مبارک بپادشاه رسانیدند ۱۲

در سفر دهلی بر مقابر بسیاری از بزرگان رفته فیضها یافته شد اگر همه نوشته آید مردم دروغ پندارند و به بدگمانی گنهگار شوند ۱۲

و قدرشناسی پاسخهای مهرآمود گزارش نمود و از راه مردمی و بزرگی طلب داشت چون مرا سر تعلق فرو نیامدی
بهمراهی نگزیدیم و آن پیر نورانی با همین پادر روی نیاز بدرگاه همایون آورد و بگوناگون نوازش‌های شاهانه پایهٔ والا
یافت و یکبارگی زنبورخانهٔ ناسپاسان خموش شد و عالم برهم خورده آرام گرفت و هنگامهٔ درس و خلوتگاه تقدس
را آذین بستند و زمانه آیین نیکوان پیش آورد رباعی ای شب نکنی آن همه پرخاش که دوش + راز دل
من جنابان مکن فاش که دوش + دیدی چه دراز بود دوشینه شبم + هان ای شب وصل آنچنان باش که دوش
و هم درین نزدیکی پیر بزرگوار بعطاف حضرت الهی توجه فرمود و مرا با برخی مستفیدان محفل قدسی همراه گرفت
از آن سال که بدار الخلافه رحل اقامت انداخت و آن نیاکان نورانی چندان بتماشای عالم علوی مشغول
بود که نوبت نگاه کردن بدائع عالم سفلی نمیرسید یکبارگی این خواهش گریبان دل را گرفت و دامن همت برکشاد
مرا که بجز نسبت طینی نبوت پیوندهای معنوی بود هنگامهٔ نوازش اختصاص داده بارکشای راز گشتند
اجمال این تفصیل آنست که در لوامع سحری که دل آسمان پیوسته بود در مطلع نیایش گری نیازمندی میرفت
در میان خواب و بیداری جمع احبه قطب الدین دهلوی و شیخ نظام الدین اولیا نمودار گشتند و بسیاری بزرگان انجمن شدند
و بزم مصالحت آراسته آمد اکنون بعذرخواهی بر سر تربت ایشان رفته میشود و درین سرزمین نیکبختی با آیین ایشان پرداخته آید
پدر بزرگوار بنظر زیاکان سعادت فرجام حفظ ظاهر بیفرمود با استماع اغانی و نیرنگی برشیم زیر و لخت وجد و سماع که
در میان صوفیه شیوع دارد نمی‌پسندید و خود اعتذار آن طرز را طعنه زدی و همواره بر زبان گوهر آمود گذشتی
که بر تقدیر برابری غمزه و نقیره ستایش دو کوتاه خیال خطا کرد زنیز انظر و بالای این کار رسیدی تلون خود
دارد و لغزشگاه آگاه دلان بخردی و پرهیز سخت فرمودی کناره گرفتی دوستان از آن باز داشتی همانا
درین شبها غنودگان شبستان آگهی که بدین گرد سفر و ایشان نموده اند از درستی نسبت و راستی کردار چنین و پیش
فرمودند و دل این پیر آزرده زنگ بودند در آن سفر سعادت بر بسیاری از خفتگان آن گل زمین عرس را افتاد
و نور باور دل‌ها فیضها رسید اگر سرگذشت آن تفصیل نویسد بیان افسانه پندارند و به بدگمانی امثال این اعصا آید

تا آنکه مرا از زاویهٔ تجرد ببارگاه تعلق بردند و در دولت کشودند و پایهٔ اعتبار والا یافت حال هوشمندان
حرص و رهزدگان حسد کالیوه شد مرا دل بدرد آمد و پراگندگی اینان خاطر بخشود و با ایزد بهمال پیمان
درست دربست و باخود قرار داد که زیان کاری این نابینایان که چراغ بی نور و نشان بی نشان اند از رسته
خاطر درست کار برخیزد و در برابر آن جز نکوئی بدل راه نیابد بیاوری توفیق ایزدی برین اندیشه چیره و
یافت مرا نشاط دیگر پدید آمد و همت را نیروی تازه مردم از تباه کاری عشرت گزیدند و دم آسایش
برگرفتند پدر بزرگوار باندرزگوئی برنشست و با آزرم سپری و کج گرائی و ناحق گوئی و نارسائی هر دو گزارش نمود
و در سزای بدکاران اهتمام فرمود و لختی در افشای آن راز سربسته کشیده عنان بود و از پاسخ آن و تعمیت
شرمندگی داشت آخر الامر ناگزیر سرگذشت خویش بموقف عرض رسانید و جوش درون را دربچاره گرفت
و صد گره خاطر کشود و ناسور کهن فراهم آمد القصه بطول انجامید چون رایات همایون از دار السلطنه لاهور بجهت
مصالح ملکی توقف فرمود خاطر از جدائی آن بزرگ حقیقت سراسیمگی داشت در سال سی و دو الهی مطابق نهصد
و نود و پنج هلالی التماس مقدم گرامی نمود و آن شناسای انفس و آفاق آرزو پذیرفته بیست و سوم فروردین
ماه الهی سال سی و دوم موافق شنبه ششم رجب سال مذکور سایهٔ عاطفت برین کثرت آرای وحدت گزین
انداخت و بگوناگون نوازش سربلندی بخشید همواره در گوشهٔ انزوا خرسندی افزودی و دست از همه باز داشته
با آواره نویسی روزگار خود و دیگر انفس المطالب ایام روزگار گذرانیدی اگرچه بعلوم ظاهر کمتر پرداختی لیکن همواره
در ذات و صفات ایزدی سخن فرمودی و عبرت پذیرا مایه برگرفتی و برکناره آزادی نشستی و دامن رستگاری
گرفتی تا آنکه مزاج قدسی لختی از اعتدال اشیجی دگرگونی پذیرفت هرچند ازین قسم رنجوری بسیار شدی این بار از سفر
واپسین آگهی پذیرفتند و این شوریده را طلبداشته سخنان هوش افزا بر زبان رفت و لوازم وداع بظهور آمد
چنانچه همواره در پرده سخن میرفت و ولی درین گمان بوده راز گردانیده بودند بیش از دل فرو خورده خویشتن را
بصد بینایی قدری نگاهداشت و بنفس گیرایی آن پیشوای ملک تقدس لختی آرمید و پس از هفت روز بکمال آگهی

وعین حضور بیست و چهارم مرداد ماه آلهی هفتدهم ذیقعده هزار و یک ریاض قدسی خرامید و نیر سپهر شناسائی
در حجاب شب و دیده عقل ایزد شناس تاریک گشت پشت دانش و توانائی گرفت و دانائی را روزگار سپری
آمد مشتری ردا از سر نهاد عطارد قلم در شکست شعر رفت آنکه فیلسوف جهان بود و بر جهان +
دریای آسمان معانی کشوده بود + بی او قیم دمرده لند اقربای او + کو آدم قبیله و عیسی ده بود + چنانچه
خود بختی گذارده آمد و چون برخی احوال گرامی نیاکان خود را نگاشت لختی از خود میگوید و دل
خالی میکند و سخن برآئی میدهد در زبان ابدی میکشاید نفس قدسی مرا با بدن عنصری در سال چهار صد و هفتاد
و دوم جلالی مطابق نهصد و پنجاه و هفت هلالی پیوند و در شب بست و هفتم دی ماه سال چهار صد و هفتاد
و سه جلالی موافق شب یکشنبه ششم محرم نهصد و پنجاه و هشت هلالی از مشیمه مهتری بنزهتگاه نیا خرامش
شد در یکسال و کسری شیوا زبانی کرامت فرمودند و در پنج سالگی آگاهیهای غیر متعارف روآورد و دیجه
سواد کشودند و در پانزده سالگی خزاین دانش پدر بزرگوار را گنجور آمد و جواهر معانی را پاسبان دامین شد و پا
بر سر گنج نشست و شگفت تر آنکه از گردش سپهر بوقلمون همه خاطر از علوم مکتسبی رسوم زمانی دل مرده
خواهش رسید و طبع در گریز بود و بیشتری اوقات کمتری فهمید پدر بزرگوار بخط خویش افسون آگهی میدمید
مختصری تالیف فرموده بیاد داد و هم مرا اگرچه هوش افزود ولی از دبستان علم چیزی دلنشین نیامد گاه شگفت
در نیامدی زمانی اشتباه پیش راه گرفتی و زبان یاری نکردی آزار بزرگویا حجاب الکنی آوردی با توانمندی سخن گزاری
نداشت و در آن انجمن گریه افتادی و نکوهش خود شدی درین اثنا مرا ایلچی از عظاهر کوفی علاقه خاطری پدید آمد
و دل از زان کم بینی و کوتهی شناخت باز ماند روزی چند برین نگذشته بود که همزبانی و همنشینی او جوبای مدرسه
گردانید و خاطر سر تابی رسیده را با نجا فرود آوردند از نیرنگی تقدیر یکباره گی مرا از بردند و دیگری آوردند
رباعی در دیر شدم ملحضری آوردند + یعنی ز شراب ساغری آوردند + کیفیت او مرا ز خود بیخود کرد + بردند مرا و دیگری
آوردند + حقائق حکمی و دقائق دبستانی پرتو ظهور انداخت و کتابی که بنظر در آمده بود روشن تر از خوانده

نمایش داد اگرچه موهبتی خاص بود که از عرش تقدس نزول صعودی فرمود لیکن انفاس گرامی پدر بزرگوار و بیاد دادن نقاوه های بر علم و ناگسسته شدن این سلسله یاوری سترگ نمود وگزین اسباب کشایش گشت ده سال دیگر بردا گوید خویش دافاده مردم شب از روز نشناخت و گرسنگی از سیری جدا نبارست کرد و خلوت را از صحبت متمیز نتوانست گردانید و یارای جدا کردن غم از شادی نداشت غیر از نسبت شهودی و رابطهٔ علمی چیزی نمی فهمید آشنایان طبیعت از اینکه دو روز و سه روز سپری میشد و غذا وارو نمی آمد و نفس دانش اندوز بدو میل نمی شد بحیرت در می افتادند و اعتقاد می افزودند چنان پاسخ داد که اتبعاد از الفت و عادت بر خاسته بیمار را طبیعت او بمعارضه مرض چگونه از خوردن دست باز میدارد و دیپس را شگفت نمی آید اگر توجه معنوی بفراموشی بر دیگر اعجب نماید اکثر متداولات از بسیار گفتن و شنودن از بر گشت و مطالب لا از کمن اوراق بتازه صفحهٔ دل آوردند بیشتر از آنکه کشایش یابد و انصیف بیدانشی بر اوج شناسائی برخواندند و سخنان برشینیان میافت و مردم خردسالی را دریافته سر باز میزدند و خاطر بشوریدی دل نا آزمون برجوشیدی یکبارگی در مبادی حال حاشیهٔ خواجه ابو القاسم بر مطول آوردند و بجای برطلا دمیر شگفت برخی دوستان مسوده کردی و انجا یافته شد و حیرانی افزای نظارگیان آمد و دست از انکار باز داشتند و بنظر دیگر دیدن گرفتند و روزن یافت برآوردند و در شناسائی کشادند و در نخستین هنگام تدریس حاشیهٔ اصفهانی بنظر در آمد که از نصف بیشتر دیوک خورده بود و مردم از استفاده ناامید و ورق کرم زده دور ساختم و کاغذ سفید پیوند دادم و در نورستان سحری ابتدا و انتهای هر کدام دریافته باز آن مسوده مربوط نگاشته به بیاض بردم در ین اثنا آن کتاب درست بدید آمد چون مقابله شده در دو سه جا تغیر بالمترادف و سه چهار جا ایراد بالمتقارب شده بود همگنان بشگفت زار افتادند هر چند آن نسبت فوادی افزودی فروغ دیگر باطن را افروختی در بست سالگی نوید اطلاق رسید و دل از آزادی دلتنگی گرفت و سر آسیمگی نخستین رو آورد و آشفتگی فنون با نوباوهٔ جوانی شورش افزا و دامن داعیه فراخ و آئینهٔ جهان نمای دانش و بینش در دست طنطنهٔ جنون تازه بگوش رسید گرفت

دوست از همه باز داشتن آویزش نمود دران هنگام شاهنشاه فرهنگ آرای اورنگ نشین مرا یاد فرمود و از گوشهٔ خمول بر گرفت چنانچه لختی در خواتم و برخی بتقاریب آورده نیافتگی نموده اینجا نقد مراد عیار گرفتند و گران سنجی را بازار پدید آمد و زمانیان بنظر دیگر نگریستند و چه گفت و گو ها رو داد و چه نفر تها چهره افروخت امروز که اواخر سال چهل و دوم الهی ست بازو دل به پیوند میگسلاند و شورش نفخ در باطن پا افشرده فرو مرغ دل نغمهٔ داؤدی نداند + آزاد کنندش که نه مرغ قفس ست این + نمیدانم که کار بکجا خواهد انجامید و در کدام بازار سفر و اپسین خواهد شد لیکن از آغاز هستی تا حال تواتر آلای الهی مرا در کنف حمایت خود گرفته است امید است که آخرین نفس در رضامندی مصروف گردد و سبکدوش در آرامگاه جاوید رساند و انجمن که شمارهٔ نعم ایزدی یک گونه سپاس گزاریست لختی ازان مینویسد و دل را نیرو می بخشد نخست لختی که در خود یافت نژاد بزرگ بود که تر دامنی انگیس پاکی نیاکان چاره گیر شود و گزین تر اوی علاج شورش درونی آید چنانچه در دراه بار و آتش را آب و گرم نرایه سر و عاشق ابدیا دوم سعادت روزگار امینی زمان هر گاه بزرگان بآستانی معدلت بیگانگان تفاخر نمایند من اگر به نیروی بادشاه صورت و معنی نازش کنم چرا شگفت نماید سوم طالع مسعود که مرا در چنین خجسته روزگار از مشیمهٔ تقدیر بر آورد و ظلال قدسی سلطنت بر من افتاد چهارم شریف الطرفین از پدر لختی گزارش نمود و از ان کدبانوی دامان عفت چه نویسد مکارم رجال را فراهم داشت و همواره وقت گرامی بستودگی اعمال آرایش دادی آزرم را با نیروی دل بجا کرده بود و کردار را بگفتار پیوند همی دادی پنجم سلامتی اعضا و اعتدال قوی و تناسب آن ششم امتداد ملازمت این والا گرامی ذات قدسی حصاری بود از آفتهای درونی و بیرونی و پناهی از حوادث انفسی و آفاقی هفتم بیماری و نوشدارو ی تندرستی هشتم منزل شایسته نهم بیغمی از زر و فرخ خرسندی بحال و هم شوق روز افزون رضاجوئی والدین یازدهم عاطفت پدر که پیش از حوصلهٔ روزگار ربعنایتهای گوناگون نواختی و به ابو الابائی والا اختصاص دادی و از دهم نیاز مندی درگاه ایزدی سیزدهم ربوزه زادهٔ نشینان حق گزین و خجر و بز دهان وسیت ...

چهاردهم توفیق بردوام پانزدهم فراهم آمدن کتب در اقسام علوم که بی مذلت خواهش از دان
اگر کیش آمد و دل از بسیاری واسوخت شانزدهم پیوسته تحریض نمودن پدر بر شناسائی دم ار خیالات
پریشان نگذاشتن هفدهم همنشینان سعادت فراهیزدهم عشق صوری که شورش خانمانها و زمین
لرزها بیتها باشد مرا راهبر منزلگاه کمال آمد از نیرنگی بوالعجب لحظه لحظه شگفتگی نو بر اندوز دو زمان زمان
فرو شود نوزدهم ملازمت گیهان خدیو که ولادتی دیگر بود و سعادتی تازه بیستم بر آمدن از عزلت بمیان
ملازمت گیتی خداوند بیست و یکم رسیدن بصلح کل ببرکات التفات قدسی لختی از گفت بخموشی آمد و برخی
به نیکان هر طائفه آشتی نمود آخر بدان را عذر پذیر رفته طرح مصالحت انداخت الله تعالی از لوامع
آگهی نقش هستی درسازد بیست و دوم ارادت خدا آگاه بیست و سوم برگرفتن اعتبار بخشودن اورنگ
نشین فرهنگ آرای بی سفارش مردم و تکاپوی من بیست و چهارم برادران دانش آمو سعادت گزین
رضاجوی نیکوکار نهمین برادر خود چه گوید که با آن کمالات صوری و معنوی بی رضای من شوریده قدمی
بر نمیداشت و خود را وقف دلجوئی من کرده و سپردگی را با مرد بود و نیک اندیشی را دست مزد و در
تصانیف خود چنان برمی سرآید که مرا توانائی سپاس نیست چنانکه در قصیدهٔ فخریه میفرماید قصیده
جائیکه از بلندی و پستی سخن رود + از آسمان بلندتر از خاک کمترم + با اینچنین پدر که نوشتم مکارمش +
در فضل مفتخر زگرامی برادرم + برهان علم و فضل ابوالفضل کز دمش + وارد زمانه مغز معانی معطرم +
صد ساله ره میان من و اوست در کمال + در عمر گر از دو سه سالی فزونترم + در چشم باغبان نشود قدر او
بلند + گر از درخت گل گذرد شاخ عرعرم + ولادت او در سال چهارصد و شصت و نه جلالی مطابق
نهصد و پنجاه و چهار هجری بیست محمدت او را کدام زبان هیچمدان لختی درین نامه نگاشته و درد دلی بیرون داده
و آتشکده را آب بیان فرو نشانده و سیلاب را بند شکسته و ناشکیبائی را با مرده شده تصانیف او که ترازوی
گویائی و بینائی ست و مرغزار مرغان دستان زن مدحت سرائی کنند و خبر کمال او گویند دیا و شمائل او

نمایند دیگر شیخ ابوالبرکات ولادت او در شب هشتم مهر ماه جلالی سال چهارصد و هفتاد و پنج موافق
شب هفدهم شوال نهصد و شصت قمری اگرچه پایهٔ والای آگهی نیندوخته لیکن بهرهٔ فراوان دارد و
در معامله دانی و شمشیر آرائی و کارشناسی از بیش قدمان شمارند و در نیکذاتی و درویش پرستی و خیر سگالی
امتیاز تمام دارد دیگر شیخ ابوالخیر ولادت او در آبان روز دهم اسفندارمذ سال چهارم الٰهی مطابق دوشنبه
بیست و دوم جمادی الاولی سال نهصد و شصت و هفتم هلالی مکارم اخلاق و شرائف اوصاف
ستوده اوست مزاج زمانه را نیک شناسد و زبان را بسان سائر اعضا بفرمان خرد دارد دیگر شیخ ابوالمکارم
ولادت او در شب اورمزد غره اردی بهشت سال چهاردهم مطابق شب دوشنبه بیست و سوم شوال
نهصد و هفتاد و شش اگرچه بختی بشورش در شد نفس گیرائی پدر بزرگوار او را بر جاده درستی و هنجار آورد
بسیاری از معقول و منقول پیش آن دانای رموز انفسی و آفاقی گذرانید و لختی پیش تذکرهٔ حکمای پیشین
میر فتح الله شیرازی تلمذ نموده بدل راه دارد امید که بساحل مقصود کامیاب گردد دیگر شیخ ابوتراب
ولادت او در روز اورمزد دهم بهمن ماه سال بیست و پنجم الٰهی موافق جمعه بیست و سوم ذی الحجه نهصد و
هشتاد و هشت قمری اگرچه والدهٔ او دیگرست لیکن سعادت در بار دارد و بکسب کمالات مشغول دیگر
شیخ ابوحامد ولادت او روز خرداد ششم دی ماه سی و هشت الٰهی موافق دوشنبه سوم ربیع الآخر هزار و دوم
دیگر شیخ ابوراشد ولادت او در اسفندارمذ پنجم بهمن ماه الٰهی سال سی و هشت مطابق دوشنبه غرهٔ جمادی الاولی
سال مذکور این دو نو باوهٔ خاندان سعادت اگرچه از کنیزان اند لیکن آثار اصالت از جبین ایشان پیداست و آن کورنش‌گاه
از مقدم ایشان خبر داده نام مقرر گردانیده بود و بیشتر از ظهور آنها رخت هستی بربست امید که از
انفاس گرامی او دولت نخستین نیک روزی گردد تا نکوئیها گوناگون فراهم آید اگرچه برادر نخستین رخت هستی
بربست و عالم را در غم انداخت امید که دیگر نونهالان بهم و مند را در نشاط و کامرانی و سعادت و جهانبانی دراز عمر
گردانا د و بخیرات صوری و معنوی و دینی و دنیوی سربلندی بخشاد و بسبب پنجم بپیوند که خدائی بخاندان آن رزم شده

وبدودمان دانش وخاندان بینش اعتبار پذیرفت وکاشانهٔ ظاهری را رونقی ونفس کجلرای راجهانی

پدید آمد وهندی ایرانی وکشمیری نشاط خاطر گشتند بست وششم گرامی فرزند سعادت افزای روزی

گشت ولادت او در شب رش هیزدهم دی ماه سال شازدهم آلهی موافق شب دوشنبه دوازدهم

شعبان نهصد وهفتاد ونهم پدر بزرگوار اورا بعبد الرحمن موسوم گرداند اگرچه هندوستانی نژاد است

اما مشرب یونانی دارد ودانش می اندوزد وازسود وزیان روزگار فراوان آگهی اندوخته وآثار نیکبختی از

ناصیهٔ او پیداست خدیو والاقدر اورا بالوکهای خود منتسب گرداند بست وهفتم دیدار تیره شب انیران

سی ام مرداد ماه آلهی سال سی وشش آلهی مطابق جمعه سوم ذیقعده نهصد نود ونه هلالی در ساعت سعادت افزا

فرزندی نیک اختر پدید آمد وعنایت ایزدی روآورد وگیتی خداوند آن نونهال سرابستان سعادت بشوتن

نام نهاد امید که بجلائل کمالات دینی ودنیوی فائز گردد وبسعادت جاوید نشاط اندوزد بست وهشتم

دوستی مطالعهٔ کتب اخلاق بست ونهم آگهی یافتن از نفس ناطقه سالهای دراز بمقدمات بیانی وعیانی

طلبگار بود وصاحبدلان این دو روش آمیزش بسیار شد ودلائل ذوقی وشهودی واکتسابی ونظری بنظر

در آمد راه شبهه بستگی نیافت وخاطر آرام نگرفت بمیامن عقیدت گره این کشوده ودلنشین آمد که نفس ناطقه

لطیفه ایست ربانی سوای بدن او راست تعلقی خاص با این پیکر عنصری سی ام آنکه از بار ساگوهر

شکوه بزرگان صورت مرا از گفتار حق باز داشت ودانش وبینش اندوزی را راهزن نیامد وهم گزند مالی

وجانی وناموسی تفرقه در عزیمت نینداخت ورفتار آب کرد ارجویباری کردستی وکم زنی میان ال باعتبارات

دنیا سی ودوم توفیق نگاشتن این گرامی نامه اگرچه عنفوان این کتاب آلهی محمدت ایزدیست که بزبان نیرنگی

اقبال وزافزون میسر آمد وسپاس نعمت رسیدگی بزبان قلم میگزارد لیکن هرگونه آگهی را چشمه سارست

وگروها گروه دانش را معدن جدپیشگان کارگزار را رهنمونی وهزل سرایان خنده فروش را از وی نصیبه

خردان را سرمایهٔ نشاط وجوانان را اسباب رعونت وپیران تجارب روزگاران یکجا یابند وبخشندگان

زر و سیم آئین مردمی ازان شناسند گوهر بینائی را در انگاه حزم گیاهی آزادی را زمین پژوده صبح سعادت
را از زمین بهره کارگاه هنر ژرف دریای گوهر آفرینش ناموس آرایان سعادت نهاد در وش ازو
آموزند و دینداران حق پژوده بدید بانی نامهٔ اعمال عشرت اندوز بازرگانان هر متاع آئین سود برگیرند
و جان نثاران عرصه کندآوری لوحه همت آموزی ازو برخوانند تن گدازان دانش آرا آئین نیکوکاری ازو
بردارند اخلاص طرازان بخت آور ازو ذخائر بی منتهی فراهم آورند و آرامش گزینان نزهتگاه حقیقت
بیاوری آن کامیاب عجب دانش گردند مثنوی یکی نامه ساختم پر شگفت + که هر دانشی زو توان گرفت +
چنان گفتم این نامهٔ نغز را + که روشن کند خواندنش مغز را + ازین نغمهای گوناگون مژده آن میرسد
که دل بسامعه افروز میشود که خاتمه کار بر نیکوئی شود و ابدی سعادت یاوری نماید اگرچه پور مبارک
امروز مورد اضداد و عبرت نامهٔ جهانیانست و هنگامهای مهر و کین ازو در شورش ایزد پرستان
حقیقت پژوه ابوالوحده گویند و یگانه بندهٔ داورش بهال شمارند و کندآوران عرصه دلاوری ابوالهمة
نام نهند و از یکتائیان مستی دشمن اندیشند و خرد همواره با بوالفطرة می سراید و از گزیده مردم این
دودمان عالی شناسد و در دفاتر عوام که آشوبخانهٔ بی تمیزی ست برخی بپرستاری فی نیابت
و هند و از فرورفتگان این گرداب پندارند و طائفه از مهمکان کفر و الحاد انکارند و از نکوهش فرزندش
انجمنها برسازند فرو صد داستان بوالعجب آمد بروی کار + حیران شوند گرد و سه حرفی رقم کنم +
بحمد الله که ازین مراتب از تماشای شگرفکاری روزگار بیرون نمی شود و به نکوهندگان
مدحت سرایان از خیرسگالی بیرون نمیرفته زبان و دل بنفرین و آفرین نمی آلاید مثنوی شناسنده گر
نیست شوریده مغز + بهره شناسد ز دینار نغز + هنر تابد از مردم گوهری + چو نور از مه و تابش از مشتری +

تمام شد هر سه دفتر گرامی مکاتبات علامی

تقاریظ و تواریخ سابقہ

تقریظ مشتمل بر مضامین رنگین طبع زاد شاعر عدیم النظیر صاحب طبع وقاد منشی کالکا پرشاد موجد

مطلب حمد از خامۂ ہر دبیر نا تمام و سپاس تامی نامہ را بآن اتمام آز دریا قطرۂ گنجانم بسبب مصداق ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ و زان کل جزو یکہ فنا رفتست وصف علامۂ روزگار فست کہ از کل شئی یعود الیہ حمد را تضمن دارد دار علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل نعت را التزام آرد اعنی این زمان کہ فضای کشور ہند از علوم اسلامیہ پاک رفتہ شد سیما افشار و انشاء پارسی زبان منفق الالفاظ خیر بادی گفتہ شد گوکبی چند کہ در پایان شب قدر ظلمت زدائی را وسائل اند یکی از آن حضرت مولانا محمد ہادی علی مشتری فضائل اند علام علوم عربیہ فہام فنون فارسیہ متصرف صرف کامل ناحیہ نحو را عامل منطق برہان کلام بلیان حدیث بر زبان تفسیر و بیان شمس بازغہ حکمت و اشراق جو تصوف بوحدت طاق مسائل فقہ روان ریشۂ اصول دواں مساعی ریاضی جمیلہ عروس ہیئت شکیلہ حساب در انگشت قلم ہندسہ نقطہ از رقم صحت طب از اعراض جسمانی تہذیب اخلاق از اعراض نفسانی معنی و بیان بدیع میدان مناظرہ وسیع خفیف عروض بسبب وزن و ثقیل قافیہ از پیرویش بتاسیس دخیل خامہ در زبان در سخن سر زبانش تاریخ راتخرجہ از عددعیان تام دلیل شرع مبین تخلص آلہ چشم یقین در مدرسہ سبق طلبہ علوم را اول روز فراغ تجربۂ مطالعہ شعلہ ادراک آخر شب چراغ عالم با عمل عامل بی بدل سینۂ سحر صفا قلب جلا نفس زکی مستقل ذہن ذکی منتقل در تہ خانۂ فروتنی قدر بلند سقف افراختہ بہر ملہ پیکر و تحمل گران پا سنگ ساختہ سواد از مطالعہ اسفار روشن تسوید از مکاشفہ انوار روشن شب زندہ دار عابدی نفس مردہ دار زاہدی دوات صوفی بجنبش قلم نقشبند بہ تعیش موظف زبان را حرم سجدہ گو ہر دندان کہف مصلی نظر بجماعت مژگان ہر وقت امام صف صبح صادق قسم بصدق مقابش خوردہ شیرہا در خون از اکل حلالش خوردہ بیت المعمور باطن برا از ملہمات غیبی قدسیان حج طواف کعبہ دل را از فضائل اربعہ

مصلاها باطراف تلخی کام غیر از صبر به زبانی نفتا و تنگی دل جز بشکر شکر بر کس نگشا و شمع سفر در وطن پروانه خلوت در انجمن بلبلی در آشیان به تیز پری گلی بشاخ از برگ بری در این آوان فرخ سرشت اوقات گرامی بنمود و از سر نو نخچیه مکاتبات علامی نمو آری هر که حاشیه قدیمه اندوی بخشد تجدد بحاشیه قدیمه سزاوار اوست و آنکه از جامی سبق برد تصرف بشرح ملای مکتبی چه دشوار اوست ارواح تشنه قالب طبع از مفرحات جان در روی تشریحش تقویت یافته و موالید سه گانه عالم بهم از فیضان آبای علوم انظارش تربیت یافته و فینه معنی که در بطن قایل بزمین غایب بود و از کاوش افکار بشهود آورده اند و نفس مطلبی که در سینه مخاطب بکتوم عدم شده از نتایج حواشی بوجود آورده اند نظم

مصنف بود گر شیخ ابو الفضل — محشی شد دگر شیخ ابو الفضل

بهر فقره که از معنی لا حل — بهم پیچیده چون زلف مسلسل

نمود از موشگافی آن یگانه — زبان خامه را دندان شانه

گشاید تا گره از زلف پر تاب — سیاهی داشته آن شانه در آب

گشیده شانه و نگسسته یک مو — که آید بر زبان خامه او

پی تدهین آن گیسوی مشکین — کلام چرب گشته عطر نسرین

صریر کلک شد موج نسیمی — که تا مغز خرد برده شمیمی

بآب و تاب آن استاد در دست — گهرها سفته و در هر تار مو بست

خدایا عمر آن دقاق سازی — مثل چون زلف خوبان در درازی

بکام دوستان در لکهنو باد — ز یکتایان عالم لکهنو باد

که حوصله آزمای طبع بزور جناب منشی نولکشور در طبع این کتاب اهتمام ابلغ فرمود و از اندازه بیشتر بذل مبلغ فرمود خدایا هر سنگش هم رنگ نگین سلیمان باد و هر قالب طبع مانند تخت جم روان باد

له قطعة فی التاریخ

جناب منشی نول کشور رئیس اعظم امیر اکبر	بطبع آورد منشآت شاه دیبان وزیر اکبر
برای سال بہارک آن بگفت ابوالفضل چرخ موجد	بطبع تازه بود ہمایون منیفه های دبیر اکبر ۱۲۸۰ھ
ایضاً	
منشی عاقل و طباع چو این انشا را	طبع فرمود بآن طرز که آید مطبوع
حسن آن دید پی سال دل موجد گفت	زاده طبع ابوالفضل نماید مطبوع ۱۲۸۰ھ
ایضاً	
ز مصنوعے که گردد عین صانع	نشانے داد نام این ابوالفضل
چو گشته رنگ بست طبع موجد	شده تاریخ آن رنگین ابوالفضل ۱۲۸۰ھ
رباعی	
در طبع آمد رسائل علامے	با حاشیهٔ جدیدهٔ علامه
افزایش بر نفع آن چنین شد موجد	کامد همه سال در حساب خامه ۱۲۸۰ھ
[illegible]	
قطعه	
سه گانه دفتر نثر ابوالفضل	نجوم فضل را تا بید تثلیث
شده مطبوع آن سنگ فرنگے	که ایمان زیبدش تقلید تثلیث
مناسب نقل کرده کلک موجد	مسیحے سال آن تجدید تثلیث ۱۸۶۳ع

قطعهٔ تاریخ از اُستاد کامل نسخ و نستعلیق شاعر بلند فکر منشی اشرف علی اشرف

این نسخه مطبوع بطبع آمده اشرف — بر حسن سواد رقمش محو دلم شد
چون بهر گنجینهٔ معنی ست طلسمی — نیرنگ ابوالفضل پی سال رقم شد
۱۲۸۰ھ

وله

نثر علامی چو زیب طبع گشت — مشتری با نقد دل شد یکجهان
خامهٔ اشرف دو تاریخش نوشت — دفتر منشور نثر نکته دان
۱۲۸۰ھ

طبعزاد خوشنویس والا رتبهٔ نسخ و نستعلیق سخنگوی نازک خیال منشی امیر الله تسلیم

مجسم لطف حق یا شد ذات منشی فلک رتبت — که در پیرو دین فرسات از شمس آمد اظهر
گواه دعاعی من بس است این نسخهٔ دلکش — که در معنی و الفاظ یقینی عمر شیخ دلبر
ز کلک مو جد شیرین رقم هر صفحه و حرفش — به رنگ کاغذ یا شد که پیچند اندر و شکر
لطافتهای طبع او عروس علم و دانش را — ادا شد ناز شد انداز شد تزئین شد زیور
شده تحمل لشرح ها دلها سخندانی — که تفسیر ش بفرق خسرو معنی بود افسر
بوقت طبع ای تسلیم هاتف گفت تاریخش — سر اپا نثر علامی شده همسلک با گوهر
۱۸۶۳ء

طبعزاد خوشنویس نامی شکر ریز نظم شیرین منشی گوبند پرشاد فضا

بنامی منشی عالی همم — کند منعم از دل تحسین لاج را
که شد خاتم تحریرات انجمن — همین جا تم عصر باشد همین
فلک پیش قدر رفیعش مدام — نهد بر سر آستانش جبین
کتاب ابوالفضل چون ختم شد — فضا سال طبعش بگفت این چنین
ز هجری و هم عیسوی مصرعی — فصاحت اثر نثر خوب و متین
۱۲۸۰ — ۱۸۶۴

طبعزاد شاعر رنگین طبع منشی علی محمد خان متخلص به ولی

طبع شد اکنون بحکم منشی عالیجناب — نثر علامی که از سه دفترش اثبات فضل
از پی تاریخ هجری بلبل طبعم ولی — زد نوائی از حروف معجم آیات فضل
۱۲۸۰ھ

طبعزاد یکتای روزگار در اصلاح نقش سنگ منشی میر حشمت علی حشمت

از منبع طبع این کتاب انفع — منشی نول کشور نام و ذکی را
تاریخ مسیحیش نوشته حشمت — مطبوع سه دفتر ابوالفضل زکی
۱۸۶۳ء

قطعهٔ تاریخ طبع سابق از شاعر بی نظیر عالی فکر منشی کالکا پرشاد صاحب موجد

چو نام این کتاب و واضعش نیز	کسی پرسد نشانش زه ابوالفضل
شده تفضیل از نامش مبرهن	بود که هر کتاب و مه ابوالفضل
محل بین ست گر چشم سخنگو	بگو بر طاق ابرو نه ابوالفضل
فلک این حرف گرده نقش بر سنگ	ز هر مطبوع باشد به ابوالفضل

ز زبر هم بینات ابهر تاریخ
به تحسین گفت موجد زه ابوالفضل

باید دانست که در حساب ابجد زبر و بینات ... اصطلاح آنست که از حروف ... ملفوظی آن ...

و بینات ... مثلاً از حروف ... لفظ الف ... زبر و لف ... بینات ... زبر و ... ۱۲

خاتمهٔ ابوالفضل

جدول زبر و بینات مادهٔ تاریخ یعنی زه ابوالفضل

نام حرف	زبر	بینات	اعداد زبر و
زا	ز	ا	۸
ہا	ہ	ا	۶
الف	ا	لف	۱۱۱
با	ب	ا	۳
واو	و	او	۱۳
الف	ا	لف	۱۱۱
لام	ل	ام	۷۱
فا	ف	ا	۸۱
ضاد	ض	او	۸۰۵
لام	ل	ام	۷۱
	کل اعداد	۱۲۸۰	

هو الهادی

نثر و نظم اشک کز شهد و شکر شیرین ترست	گر وه اش موجد رقم بعد از کلام این و آن
تا برین خوان نعم آید اگر مهمان کسی	باشد این شیرینی از بعد طعامش نوشجان

خاتمهٔ طبع سابق نتر شحهٔ سیه ابر زبان خامهٔ نیسان رشک

از اوج فکر حضرت مولانا محمد هادی علی اشک مرحوم

خدایا توفیقی که اگر خامهٔ خشک سر دستی برفع نقاب خریدهٔ سپاس سزاوار جلوه آرائی بارگاه کبریا ندارد تمین را دمی بجهد بر آرد که در زمرهٔ سعادت پژوهان حسن آغاز شایسته انجام طرفی از ستوده کرداری بندد و نیل برین فوز عظیم مثل آن در اندیشه وهم نارو افرض کن نگنجد که احسن الکلام ابلغ النظام بی ترکیب حرف و صوت بعبوت تا لیفی بپیرایهٔ زبان گردیده در پردهٔ الحمد لله رب العالمین تو انگمن ساحت ظهور و سامعه افروز اذهان وصد ور گردد نظم وصف توحد و بان نباشد ٭ یارای لب و زبان نباشد ٭ لیکن بتصور عبادت ٭ این فاضله باد ونیک عادت ٭ و یارب تائیدی که اگر طوطی نطق از دفتر خط و خال و جریدهٔ حسن و جمال سلمای لغت و ستانی بحروف قالبی هم نمیتواند زد تبرکا نوائی از تحیت بر کشد که در رنگ سبز بختان سبز خرو خس و خار آشیانی بر شاخسار سبز کار نغمی و بال کشائی در هوا

ای بنده ١٢ قدرت ١٢ برای ١٢ منقبت پسندیده ١٢ ای بکن ١٢ درود ١٢

له خشک سر کنایه از دیوار و بیهوده گو ... تا رسید و زن تر کمین سپاس صفات ست با بعد و ف بستن از چیزی کنایه از قائمه برو ... ١٢ سه ای فرض کننده محال و این وهم صفت است و مراد از احسن الکلام کلام خدا در حقیقت غیر مرکب است از حرف و صوت و در مصاحف ...

این شکرستان امید وقتی میسر باشد که از طوطی پس آینه امر جلیل القدر ترانهٔ صلوٰة و سلام یاد گرفته
بهمصفیری خوشنوایان شکرمقال و شیرین ادایان فرخنده فال راست آهنگی برآورده پردهٔ گوشهای
مشتاق را پردهٔ عشاق سازد نظم مدح ختم رسل که بتواند + جز خدا هیچکس نمیداند + رحمت کردگار بر جانش
باد و بر آل و جمله یارانش + اما بعد درین عرض زمان که گرد کساد بر روی شاهد ماه سیمای سخن نشسته و
سحاب ناروائی برگرد آفتاب تتق بسته بر بنا تش اگر همه تشریفی باشد رخت کهنهٔ خوبان آتش کنند و
این نسیج زرتار در کش جامهٔ خورشید را اوهن از نسج عنکبوت فراگیرند خریداری شیرین باف باز جامه
تلخ کرباسی که جز پردهٔ بیگانگی نتواند بود غبن فاحش دانسته جبین برابرو اندازند بسکه طوفان بی تمیزی
بالا گرفته کشتی تباهی اهل کمال را روی ساحل دیدن دشوار افتاده شعر تری آبداری زمین سنگلاخ
پیمانیدن چرا آب بسنگ سودن نمیکارند و چون کورسواد بهاچاه ظلمانی فرو هشته و رسیدن بحرف
روشن بیانان محال گردیده برای نثر شره نثاری قلم بر کاغذ راندن چگونه ماهتاب بگز پیمودن نپندارند
شب تا سحر سر بر بالش آرام روز خواب نازست روشنائی از کوچه تاریک خامه که میجوید
و صبح تا شام زبانها بیاقه دراز و گوشها به هرزه باز دندان بقارسی که گذارد نگاه بود رپود ادب
علم و فضل که بعذرهای لنگ پای آن نمارند و گرم روان سراپا سوزش و تفیده لبان نیمروز عرق
را قدم تا بزانو فرسودن و نفس در گلو سوختن لازم چه گفته آید در سواد و روشن کردن مبتدا ولات
که معانیش اندک خفائی دارد و در پرده گمان با غنج و دلالش از روی حجاب شوخ چشمی را کار نبسته
بی محابا چهره بر نامحرمان نمیگشایند پیشانی همت بداغ قصور نشانند میسازند شعر فروغ
دیدهٔ بینش سخن شکست افسوس ؛ زمرگ قدرشناسان خوب روز سیاه + درین نشانه
کسان با بلند بالائی ؛ نموده اند ازین شاخ دستها کوتاه + نموده را فشانات علامے
ابوالفضل کافیست که از بهر هاے ثلثه اش چون دو اخیر سیاسه دیگر ذهن رسائی و فهم درستی

میخواهد وعموماً بعضی مقامات چنان هم ست که تو در انجا نمی پرد وطایر اوهام تا کنگرهٔ ادراکش نمی رسد بر ورس و تدریس نخستین قناعت دارند وهر کرا بامید صدر نشینی بزم انشا خوش افتاد از دوم تا بشتری رسید وشهسواری که اسپ در میدان جهانیده آن وادی طی کرد گویا قصب السبق از میان برد وجان آدم که خود را از حصهٔ سوم گذرانید بکوه کنیها جوی شیر آورد بل نردبان علو فطرت بر بیستون آسمان رفت وبدین کار نمایان دست بر سر ودوش کشیدن وسلت تاب دادن آغاز نهاد از ینجاست که خواب در دیدهٔ یکسو مرد مها سپند دار بر آتش تمنای خال عارض تابناک سوخت وجمال دلاویز بشتری ازان نواهد معنوی تماشاگاه نظارگیان نشد اکثر مشتاقان بنقشش بیرون در از نگارستان وبوی پیراهن از یوسف بسند کرده وآز مندان بسایهٔ دراز قامت موزون و رنگ نقاب از رخسار گلگون فریفته رای رزین ونظر دوربین ژرف نگاه خرد دستگاه منشی نول کشور چون هر ورقش را از صنیع نساخان وظاهر آرایان باطله بیش نیافت قصیر الباع ناشناس هادی در دبستان سخن ابجد روان ناکرده مثل اشک از چشم جهان افتاده را بقدردانی برداشته اقتضا کرد که این نامهٔ گرامی از کلکش بلغهٔ تصحیح وامضای توضیح رسیده از طراز طبع جدید یادگار صفحهٔ روزگار ماند هر چند سر انجام همچو امور وکشایش عقده ها از ناخن افکار آسمان پیوند نیز هوشان که پشه را در هوا رگ زنند وابستهٔ اطمینان کلی ست تا بنا آشنایان کند بصر سر در موج خیز گوناگون تشویش که گلیم خود از دریا برون آوردن نتوانند چه رسد تا که از دست و پا زنی ترایند واز باد بیجا بے حباب آسا سر وا ژون در کار آب کنند فاما لطف ایزدی را نا خدای زورق شکستهٔ خود دانسته دست بدعا که از ورطهٔ ناشناسائی محفوظ دارد وبجنبش ریاح موافق بر کنارهٔ مراد رساند شعر درین دریای بے پایان درین طوفان شور افزا + دل افگندیم بسم الله مجریها ومرسها + وامتثال خواستار راخضر راه اعدا از نخوه‌ها آهن چشم غول را شمع وچراغ دیده وسپیده دم ازدم گرگ باز

نشناخته مشت تباریکی نزنم بر لب شعر بکوہستان و ہامون بر گذشتم + بلند و پست را بکسر نوشتم
و ذره متعدد و نسخہای معتبر و عتیق منتخب بہ تنقید مشاہیر اہل تحقیق کہ سرمایۂ بر خود بالید کیہانے
بالکان بود و بیقرین انگاشتہ از صندوق بر آوردن گوارا نداشتند بعد چلپے چلپے
اندوختہ و دیدہ بر ہر یکے دوختہ جوہر تیغ دم چاشنی کردن آشکار و عیار زر ہنگام نقد
نمودار شد نگویم عقود منتظم از درر خالی بود ہان خزف ریزہا ہمسلک لآلی بود و قطع نظر از
اکتفائی برخی درین چمن زار از لالہ بدل غ و از گل بخار و کثرت خس و برگ ریختہ رفتنی و شاخہائے
بے اندام پیراستنی سبزہ بیگانہ بر روشہاے حواشی حکم زعفران زار پیدا کرد کہ تماشائیش
لب از خندہ فراہم نیایہ گردیدن تمثال چندان شگفت نیارد حیرت انیست کہ اصل
را پس پشت انداختہ دل بر عکس بندند ناگزیران بفحواے خذ ما صفا چیدہ آنہا با آچیدہ
خود کہ از آثار مژہ در تفتیش حسب میسور دوختن و آرایشہ نظر تا مقدور زدن نست
باجتماع و انفراد ہر یکے صرف کارش نمود و قلم حل و تنقیح بر نقطہ نقطہ اش راندہ منتہ بر
خشخاش نہاد و بدانست خویش در تہذیب دفاتر سہ گانہ لفظاً و معنیً کوشیدہ و مقاصد عبائر
معرکۃ الآرا کہ سر تویش از سر آن بر نگرفتہ اند وا نمودہ بر قیاش گفت نامہ نگار گو آمدہ نباشد
آزا بر دو دیگری آورد اختیار دیدہ وران انصافمند با قرار ندیدش اگر ناپدید دانند عزیز الوجود
خود خواہد بود استبعاد را نشاید استغفر اللہ استغفر اللہ ہر گاہ سہو و نسیان ہست و گریبان
انسانست بیمایہ را کہ در ہزار خطایش یک صواب ہم غنیمت توان شمرد چک و چانہ انحرف
کجا رسید نش از بخت و اتفاق ست و نارسائی از لوازم فکر کوتاہ چہا کہ در مزلات الاقدام
پایش از پیش نرفتہ باشد و در خارزار ہا ریش نگردیدہ لاجرم اعتراف نادانی را شفیع خود آوردہ
عیب پوشی و دستگیری از مکارم بالا دستان کہ در گذر از عثرات و زلات کہتران

جزو لاینفک این بنیک مضران ست در غیبت وه انگشت بدهان گرفته آرزو دارد مثنوی

ذهن قاصر بغور آن پرداخت	قدر امکان خویش منحل ساخت
ایمنی از خطاش اصلا نیست	ادعای صواب حاشا نیست
که نیم در شمار اهل هنر	بوده ام ذره بل ازان کمتر
لغزشم پا اگر عجب نبود	ور در آیم بسر عجب نبود
چون بیابند اهل بینائی	خللی از ره شناسائی
بو که بر حال من ببخشایند	مورد طعنها نفرمایند

غرض بعد اینهمه در یکهزار و دو صد و هفتاد و نه از هجرت بمرصع رقمی خطاط سیم کار زرین نگار نقود و زیوف را نقاد منشی کالکا پرشاد موجد جادو طرازی مضمون آفرین سخن پردازی ناظم نازک نکته سنج ماهر کلکش سیه چرده‌ای کاغذین جامه را بفریاد مینوائی رسیده لباس زرتار پوشاند و این ماشطه غالیه سای زلف عنبرین مویان لفظ و معنی را شانه ست کر در خط و خال سبزان املا نقطه ستردنی بغلط سنه نهد طبعش آغاز گردید علاوه آن نقش اول که از کاغذ پس تصحیح بر سنگ رود و همیدون ثانیه که اختیار درستی و صحت را منطبع شود از نظر دقیقه یاب کیاست ایاب عمدة اولی الابصار زبدهٔ اولوای هوشیار مجمع فضائل منبع فواضل مولوی محمد مظهر علی که هزار مرتبه از من هیچمدان نا بلد کوچه علم و ادب افضل هستند گذشته قابل اعتبار و بدو نعم الوفاق محل مزید اعتماد شد درین وقت دل و زبان باشتهار و اعلان تاریخ آن برسم یادگار از مبدء فیاض درخواست نام بسیار بخشی را دخود را که بمقتضای جود عمیم هیچ مسئلتی رد نه کرده هر یکی را جدا جدا از عطای بیدریغ نواخت

قطعه تاریخ طبع سابق

منت خالق لوح و قلم ... شکر صد شکر حق بی نیاز

کو رقمهای دبیر متین ... شیخ ابو الفضل حقیقت طراز

منطبع گشت درین روزگار ... یافته نوع دگر برگ و ساز

بسکه در مدرسها بوده است ... نامی از نام همان سرفراز

بهر تاریخ ازان گفت اشک ... طبع گردید ابو الفضل باز

قطعه دیگر تاریخ طبع سابق

ز فیض شامل منشی نول کشور امروز ... هر آنچه هست از در مقصود دامن قلمش پر

چه نشأت ابو الفضل طبع فرموده ست ... صحیح و منحل و آراسته ز سر تا پایش

بکار رفت دران سعی کوشش بسیار ... دمی ز راه رو بیها نماند پای تلاشش

گهی پی حل و توضیح مشورت بکتاب ... بروز و شب همه با فکر بود گه گنکاشش

ز بهر خلق شد ایثار گوهر منثور ... برند جوهریان تا بصورت یغمایش

دری برشته تاریخ کلک هادی سفت ... سواد طبع شده اینک ابر گوهر پاشش

چون کار بسال دیگر کشید و گذشت الف و مائتین در ثمانین هجری بحول الله اختتام یافت حرف گذشته را تقویم پارانکاشته از چاشنه خواری وله و شوق نمایان دا نموده هر دو دست بتگدی پیش او وراز کرد از انجا که همواره خزانه فیض مالامال ست دگنجور از نقص ضنت متعال دامان حرص پر کرد و دگر باره دو گوهر در و آستین نهاد قطعه

بلاغت گستری هر شناس البته میداند ... که انشای ابو الفضل ست نادر نامه نامی

ز گردشهای اقلام ست صدها ورطه حیرت ... درین دریای بی لنگر فراوان لجه طامی

بحمد الله درین هنگام منحل گشت اعضالش ... هو گردید از برای فکر تایید خدا حامی

جدول رموز اسماء کتب که در تحشیهٔ این کتاب نقل انداخته	
منه	مصنف
ق	قاموس
ص	صراح
ب	برهان قاطع
ک	کشف اللغات
مو	مؤید الفضلا
مدار	مدار الافاضل
م	منتخب اللغات
بهار	بهار عجم
ش	شرح مطبوع
قد	مولوی قدرت احمد
ع	مولوی عزت علی

حاشیهٔ مکتوبات ابو الفضل

بطبع نو در آمد بهر تاریخش رقم کردم	که حل گردیده و شد مطبع جان انشای علامی ۱۲۸۰ه

قطعهٔ دیگر تاریخ طبع سابق

مبارک ای هنرمندان که امروز	مهیا شد مائدهٔ اهل نظر شد
مکاتیب ابو الفضل مبارک	بطبع بار دیگر نامور شد
زهی مجموعهٔ فرهنگ و دانش	که در عالم زمقبولی سمر شد
اگر از وی تعلق یافت رنگی	تجرد نیز بر آب دگر شد
عبارتش بصورت رهنمونیست	اشاراتش بمعنی راهبر شد
نه صرف انشا که از وی میتوان شد	ز اخلاق حسن هم باخبر شد
رقم کردم پی تاریخ طبعش	حقایق نامهٔ نقش حجر شد ۱۲۸۰ه

(حاشیه: از نتایج طبع مولوی ... ۱۲۸۰)

امید که بر سایندن روایح روح افزایش از مشرق تا مغرب دوش صبای سبکسیر گرانبار و از شمال تا جنوب جنبش نسیم نوشه دار گردد و صیت فرخ قوافل انفس و آفاق بر ابابک وطن آوازهٔ قبول برای محافل اشتیاق نغمه سعدی خوان شود

بر اهل الابصار منظور باد	الٰهی از ان چشم بد دور باد

قطعهٔ تاریخ طبع سابق از زبدهٔ ارباب سخن مولوی محمد احسن از اقربای حضرت مصدر المدح

مبارک طبع انشای ابو الفضل آنکه در عالم	نسازد شاهد معنیش با هر کس زخود کامی
پس تصحیح کامل کرد حل لفظ و معانی را	جناب مولوی هادی علی استاد فهامی
برای سال طبعش زد رقم کلک من ای احسن	بود مطبوع دلها طبع مکتوبات علامی ۱۲۸۰

خاتمة الطبع - بحمد الله که هر سه دفتر ابو الفضل محشی مع خواتم و تقاریظ سابقه بطور یادگار بار هشتم در مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکهنؤ بعالی همتی جناب منشی پراگ نراین صاحب دام اقباله مالک مطبع موصوف بماه مارچ سنه ۱۹۱۱ع از حلیهٔ طبع زیب و زینت یافت